
جلد ۹

THE-CASHMIRI-PANDIT

بابت ماہ اپریل سنہ [illegible]ء

مراسلہ کشمیر نمبر ۹۱ NO91

یعنی بہارستان کشمیر

۱۳۰۹ھ

مجاریہ پنڈت شیو نراین صاحب بہار مرحوم جیب ٹن

مطبع بہار کشمیر لکھنؤ محلہ چھوائی ٹولہ مین پنڈت کشن نراین نے چھاپکر شایع کیا

درخواست و یاد دہی

۱ - ایک دو بار درخواست صاحب مہتمم صاحب اخبار قوم از راہ مہربانی اپنے ذمہ لیکر حسابات متفرق قیمت کے پرچے بذریعہ ڈاک شہر لکھنؤ محلہ [illegible] کٹرہ میں پاس بندۂ مشتاق [illegible] کے پاس اس حساب سے ارسال فرمایا کریں کہ قبل از [illegible] ہر مہینے کے [illegible] پہنچ جایا کرے تاکہ آپ لوگون کی توجہ سے جملہ ارباب قوم کل حالات سے واقف ہو کر آپ صاحبون کے مشکور رہوں -

۲ - بمنشاے مذہب مندرجۂ مراسلہ نمبر ۲۲ و ۲۴ امور مذہبی کی جانب توجہ ہو -

۳ - بمنشاے ترتیب تاریخ قوم مندرجۂ مراسلہ نمبر ۲۲ و ۲۳ شجرہ مع حالات ہر خاندان مرتب ہو کر عنایت ہو -

35994

۴ - بمنشاے اشتہار اصلاح عرف ہاے خلاف تہذیب مندرجۂ مراسلہ نمبر ۲۲ و ۲۳ ہر ایک مقام سے فہرست مندرجۂ ذیل عنایت ہو -

نام مع ولدیت و سکونت - لقب واجب التحریر - عرف واجب الترک - کوتر - کیفیت لقب وغیرہ -

۵ - تجویز ترقی مندرجۂ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲۳ و ۲۴ دیباچہ مندرجۂ مراسلہ نمبر ۲۴ پر توجہ ہو -

۶ - تخفیف خرچ آتشبازی مندرجۂ صفحہ ۴ و ۵ مراسلہ نمبر ۲۴ کی نسبت توجہ ہو -

۷ - مضمون شادی کتخدائی مندرجۂ صفحہ ۳ و ۵ تا ۸ مراسلہ نمبر ۲۴ پر [illegible] -

۸ - نسبت تخفیف اور تعین مصارف شادی وغیرہ بلحاظ قانون کشمیر [illegible] تحریرات مراسلۂ قومی توجہ ہو -

۹ - اطفال کو زیور پہنانے کے نقصانات پر بلحاظ تحریرات مندرجۂ مراسلہ نمبر ۲۴ وغیرہ نظر فرما کر [illegible] اطفال کے ترک کے نسبت توجہ ہو -

۱۰ - [illegible] مراسلۂ قومی [illegible] ہر فرد بشر قوم کیطرف سے ہونا چاہیے - یہہ کوئی لین دین تقریبات بیاہ برات نہیں ہے کہ گھر یا خاندان کی قید [illegible] جائے -

۱۱ - مطبع بہار کشمیر لکھنؤ میں ہر قسم کا کام اردو و فارسی اور انگریزی اور ناگری مجموعہ کا خوشخط نہ نہایت مناسب حساب سے سب برادر صاحبان [illegible] ایک قسم کا [illegible] عنایت فرمایا کریں -

۱۲۔ رسالہ مرآۃ الہند از جانب ارباب قوم ماہ بماہ شایع ہوتا ہے جملہ ارباب قوم اِس رسالہ سفید عام ہندوستان کی اعانت فرما کر اپنے اپنے احباب کو اسکی خریداری اور اعانت مین آمادہ فرمائین۔ قیمت سالانہ پیشگی اِس رسالہ سفید عام کی فقط (۱۲؎) اور بنام عبد اللہ (...) مع محصول ڈاک ہے۔

۱۳۔ بمنشاے اشتہار مندرجہ مراسلات گذشتہ مورخہ ۲۹۔ مارچ ۱۹۰۸ء بنظر فایدہ تمام قاعدہ مراسلہ مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۰۸ء ساتھ ضمن ہاے ذیل کا بھی لحاظ فرمایا جائے۔

ضمن ۱۔ کوئی لفظ یا مضمون یا فقرہ جو کہ خلاف تہذیب اور خلاف مصلحت ہو درج نہ فرمایا جائے۔

ضمن ۲۔ کوئی لفظ یا مضمون یا فقرہ طنز آمیز اور نفسانیت انگیز اور باعث اشتعال طبع قوم تحریر فرمانا پسند نہ کیا جائے۔

ضمن ۳۔ کوئی مضمون یا فقرہ یا عبارت یا لفظ جو باعث تحقیر اور توہین اور رنج دہی قوم یا خلاف مذہب یا خلاف رسم و رواج متعلقہ مذہب ہو حوالہ قلم نہ کیا جائے۔

ضمن ۴۔ کوئی مضمون یا فقرہ یا عبارت یا لفظ باندراج اسماے نسوان اور خلاف شرم و حیا سلک تحریر مین نہ آئے۔

ضمن ۵۔ کوئی مضمون یا عبارت یا فقرہ یا لفظ جو بطور مباحثہ یا مناظرہ یا مؤید اسو مہمل اور فضول اور برہمزن اتفاق فیما بین ہو یا کوئی ایسی راے جو خلاف مصلحت عام اور خلاف اصول اطاعت حاکم وقت ہو زبان قلم پر نہ آئے۔

۱۴۔ بمنشاے مضمون کشمیری روپیہ کے چلن کی تدبیر بتراضی باہمی مندرجہ مراسلہ نمبر ۶ فہرست دستخطی عنایت ہو۔

۱۵۔ حسب عملدرآمد جناب راے پنڈت پربھاکر راو صاحب شیولو ... مندرجہ مراسلہ نمبر ۶ گوٹہ کنارى کا مصنوعى گہنا ترک فرما کر بدستور قدیم پھولون کا گہنا برہمن ہنون کے روز بھیجنا پسند فرمایا جائے

۱۶۔ مضمون مصارف فضول مندرجہ مراسلہ نمبر ۵ پر توجہ فرما کر مصارف سفر اور خلاف تہذیب عیاشی اور رقص و سرود کو ترک کر کے علم شایستگی بلند فرمایا جائے۔

۱۷۔ مضمون یا نیر مندرجہ صفحہ ۱۶ ۱۳ مراسلہ نمبر ۷ پر توجہ ہو۔

دختر کو علاوہ سالانہ لوازمہ کے جو مہر اور پوشاک دینا چند سال سے بعض صاحبون نے اختیار کر لیا ہے یہ مرجاو اوعلید آمد کی خلاف ہے

انسان کو اولاد کی محبت [illegible] ہونی چاہیے مگر ہم لوگون نے لڑکی کے لین دین وغیرہ کی ایسی ایسی کہین اپنے سر باندہ لی ہین اور باندھتے جاتے ہین کہ جس سے ہم سب لڑکی کے وجود کو اپنی راحت اور عزت اور دولت وحشمت کا [illegible] یقین کر کے بمجرد اوسکے تولد کے دریا ناپید الکنار غم والم مین ڈوب جاتے ہین [illegible] اور [illegible] اخت اور بہاد اوسی مین بہ نسبت اطفال کے بے احتیاطی کرتے ہین اوسکو [illegible] سے کلمات [illegible] اور دل آزار اور بیرحمی پیش آنا داخل غیرت اور حمیت جانتے ہین ۔ قبل از شادی اوسکے مرجانے کے متمنی رہتے ہین ۔ جسکی لڑکی قبل از شادی مرجاتی ہے [illegible] باپ خود نہایت خوش قسمت خیال کرتے ہین ۔ ظاہر ہے کہ اسی بسفر عام خیال اور رسومات صریح کے [illegible] اوضہ مین ایک عرصہ سے قہر خدا ہندوستانیون پر نازل ہے اور کیون نہو جب ہم سب یہہ جانتے ہین کہ وہ بڑا منصف اور عادل ہے جیسی جسکی نیت ہوتی ہے ویسی ہی اوسکو سزا اور جزا دیتا ہے اور با انہمہ دیدہ و دانستہ کیتان لڑکیون کی نسبت ہماری نیت کا یہہ حال ہے تو ہمارے مجرم اور گنہگار ہونے مین کیا شک رہا اور جب ہم مجرم ہین تو جو کچھ سزا منصف حقیقی کی بارگاہ سے ہو وہ سب بجا ہے ۔ تجربہ سے یہہ بات بخوبی ثابت ہے کہ لڑکیون کے لین دین کو جسقدر ہم بڑہاتے جاتے ہین اوسیقدر وجود لڑکیونکا ہمکو گران گذرتا ہے جسقدر زیادتی لین دین کی ہوتی جاتی ہے اوسیقدر زیادہ ہماری نیت کنیاؤن کے وجود کی دشمن ہوتی جاتی ہے ۔ ابتدا مین ہم خود آنکہہ بند کر کے طرح طرح کے فضول لین دین کی بنا ڈالتے ہین جب آنکہہ کہلتی ہے تو اوسکی اصلاح تو بجز اسکے نا کردہ گناہ کنیا جنکو اپنی عزت و دولت کا دشمن فرض کر کے معتوب بارگاہ الہی بنتے ہین ۔ بعد اس تجربہ کے ایسے گناہ عظیم سے بچنے کے واسطے بجز اسکے اور کیا چارہ ہے کہ لین دین مین جو فضول ہو گئی ہے اوسے مطلق ترک کرین اور آئندہ ہمیشہ وطن کے عمدہ اصول پر نظر کر کے فضول باتون کو ترک کرتے جائین تاکہ سب فضول کرون سے نجات ہو ۔ اور لڑکے اور لڑکی دونو اولاد کی محبت سب کے دلون مین یکسان ہو ۔

قانون کشمیر مشمولہ مراسلہ نمبر ۳ سے واضح ہے کہ تہوار ہائے ذیل مین حسب شرح تحت پہلے سال لین دین زر نقد کا مقرر ہے اور یہان اسمین بھی بحساب زیادتی ہو گئی ہے اور ہوتی جاتی ہے ۔

نمبر	نام تہوار	درجۂ اول	درجۂ دوم	درجۂ سوم	درجۂ چہارم
۱	شیوراتری	معہ — تر عہ / خشک سعہ/	سعہ/ — تر صہ / خشک سے/	عہ/ — تر سے/ / خشک عہ/	کمتر از درجۂ سوم ہرچہ میسر آید ۔
۲	نوری	معہ — داماد ویہ / طفل عہ/ / خدمتگار عہ/	سعہ/ — داماد معہ/ / خدمتگار عہ/	سے/ — داماد سے/ / خدمتگار ۸/	کمتر از درجۂ دوم
۳	شری پنچمی	صہ/	سے/	عہ/	کمتر از درجۂ سوم
۴	ہار شتمی	صہ/	سے/	عہ/	کمتر از درجۂ سوم
۵	ویتاستا ترونشی	صہ/	سے/	عہ/	کمتر از درجۂ سوم
۶	شتر سنکرات	صہ/	سے/	عہ/	کمتر از درجۂ سوم
۷	گوتری	عہ/	۸/	۳/	کمتر از درجۂ سوم
میزان کل	تہوار یکسال	درجۂ اول صہ کشمیری	درجۂ دوم ہیہ کشمیری	درجۂ سوم عہ کشمیری ۱۲/	درجۂ چہارم کمتر از درجۂ سوم ہرچہ میسر آید ۔

ہر ایک شخص جانتا ہے کہ دونو قسم کی اولاد سے یکسان محبت کرنی چاہیے بلکہ ہر ایک انسان یہی چاہتا ہے کہ مین دونو سے یکسان محبت کرون مگر یہہ کوئی نہین غور کرتا کہ زنانہ اور مردانہ محبت کون امر ہے اور اگر کوئی سمجھتا بھی ہے کہ ہمارے ہی مصارف کے ایجادون کا یہہ نتیجہ ہے تو ان کے ترک یا تخفیف مین جو اپنے اختیار کی بات ہے کوئی کوشش نہین کرتا بلکہ قانون قدرت کے پلٹنے کا متمنی رہتا ہے یعنی لڑکی کے وجود ہی کا دشمن ہو جاتا ہے افسوس

تو یہہ ہے کہ ترک یا تخفیف اسباب مخل محبت دختر کیجانب توجہ کرنی کیسی ابھی تو رو ز بروز
ان اسباب کے بڑہانے مین کوشش ہوتی جاتی ہے ۔ اب اگر یہہ سوال ہو کہ کیا فاعل اسکا
دانستہ مرتکب ان افعال کا ہوتا ہے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ جو گروہ موجد ان امور کا
ہے وہ مآل کار نہین جان سکتا ہے اور جو گروہ جانتا ہے وہ ابتدا مین خاموش اور
آخر مین مجبور ہوجاتا ہے ۔ لیکن اکثر بدیہ باتون کی ابتدا دہوکہ یا غفلت یا ناواقفی یا کسیکے
گمراہ کرنے ہی سے ہوجاتی ہے اور یہی سبب ہے کہ بہت سی باتین ایسی ہین کہ ایک گہر مین
اونکا برتاو ہے اور دوسرے گہر مین نہین ہے یا ایک مقام پر ہے اور دوسرے مقام
پر نہین اور اس سے فقط یہی نقصان نہین ہے کہ اسباب نفرت و عداوت تولد اولاد
دختری روز بروز بڑہتے جاتے ہین بلکہ اس اختلاف عملدرآمد باہمی سے راہ و رسم اور
اتفاق عمومی مین بھی روز بروز نقصان عظیم واقع ہوتا جاتا ہے پس اس اختلاف باہمی کے
دور ہونے کے واسطے مراسلہ نمبر ۹ مین فہرست اون اکثر باتون کی جنمین باہم اختلاف
ہے عرض کی گئی ہے اور مراسلہ نمبر [illegible] و ۸ و ۹ و ۱۰ مین منجملہ اونہین مدات کے
چند مدات کے تاریخی حالات معرض تحریر مین آئے ہین اور ایک مد کا حال درج ذیل ہے

وھو ھذا

پردیس مین بیاہی ہوئی لڑکیونکو علاوہ سالانہ لوازمہ کے مہرین اور پوشاک دینا مبنی
اوپر غلطی صریح اور توہین اور ہتک ارباب پسر اور بے انصافی کے ہے ۔ یہہ بات تو سب
جانتے ہین کہ جب تک ہم سب دہلی یا فیض آباد یا لکھنو وغیرہ مین یکجا رہتے تھے اور راہین
دشوار گذار تھین تو اپنے ہی شہر مین حتی الامکان لڑکی کا بیاہ کرتے تھے اور اپنے شہر مین جو
لڑکیان بیاہی جاتی تھین باب بیاہی جاتی ہین اونکو نہ پہلے کوئی علاوہ لوازمہ کے کپڑے اور
مہرین دیتا تھا اور نہ اب دیتا ہے ۔ ابتدا اسکی یہہ ہوئی کہ ہر ایک شخص خصوصًا اہل ہند کی طبیعت
کا اکثر یہہ حال رہا ہے کہ جس سے انکو زیادہ تر سابقہ اور واقفیت ہے اوسکو سب سے برا
جانتے ہین اگرچہ یہہ تو ہر شخص کا حال ہے کہ بمقابلہ اپنے تمام عالم کے آدمیونکو برا جانتا
ہے تو گو یہہ خیال بھی کچھہ قابل تعریف نہین ہے مگر ہمارا تو فقط یہی خیال نہین ہے کہ ہم سب سے
بہتر ہین بلکہ یہہ خیال ہے کہ بمقابلہ اپنے اور اون سب کے جنکے حالات سے ہم بذات خود واقف
نہین ہین انکو برا جانتے ہین جنکے حالات مفصل سے بوجہ یکجائی ہمین واقفیت ہے اور وجہ

اسکی نہیہ ہے کہ جنکو ہم بخوبی جانتے ہین اونکے اوصاف پر تو ہم کبھی نظر نہین کرتے فقط اونکے
عیوب ہی پر ہماری نظر رہتی ہے تو وہ سب سے بدتر ہمین دکھائی دیتے ہین خصوصاً جب ہم
کسی اتفاق سے دولتمند ہوجاتے ہین تو یہہ خیال ہمارا زیادہ قوت پکڑتا ہے اس خیال کے
مطابق جب کسی مقام پر کوئی صاحب مالدار ہوے تو اونکو اپنے شہر کے سب صاحبون
مین ایک نہ ایک عیب معلوم ہوا لہذا اونکا یہہ خیال ہوا کہ غیر شہر کے کسی پرانے نامی گرامی
رئیس کے یہان اپنی لڑکی کی شادی کیجائے۔ پرانے نامی گرامی رئیس ہمارے یہان
وہی سمجھے جاتے ہین کہ جن کے باپ دادا نے خوب فضولخرچی کی ہو اور وہ خود بھی فضولخرچی
مین آبا واجداد کی لکیر پیٹتے ہون اسی خیال مین مالدار صاحب نے کسی پردیسی پرانے رئیس
کے یہان اپنی لڑکی کی شادی کردی۔ ارباب پسر نے جب دیکھا کہ بڑے مالدار سے
مقابلہ ہے اگر فضولخرچی نہوگی تو بزرگون کے نام مین دہبہ لگے گا اور سمدہی صاحب
کے روبرو ہماری لرکی ہوگی تو جہانتک ملا خوب روپیہ قرض لیکر اور باغات او مکانات
وغیرہ رہن کرکے سب روپیہ برباد کیا۔ ہنوز ایک صاحبزادہ کی شادی کے قرضہ سے نجات نہوئی
تھی کہ دوسرے صاحبزادہ کی شادی بھی پردیس مین کسی اوسط درجے کے زردار اور
عالی خاندان کے یہان ہوگئی اور جب ابھی چند روز ہوے کہ ایک صاحبزادہ کی شادی
مین یہہ سب فضولی ہوچکی تھی تو قرض وام اور فروخت اسباب وغیرہ سے اسمین بھی
وہی لکیر پیٹنی پڑی۔ بعد چندے اب قرضخواہان کا تقاضا ہوا مکانات او باغات اور
زیور وغیرہ سب فروخت ہوگیا اب روپیونکو بھی پریشان ہوئے اور روٹیون کے واسطے
اب بافیماندہ زیور اور پوشاک کے فروخت ہونے کی نوبت پہونچی مجبور دریافت اس
حال کے مالدار سمدہی صاحب نے اپنی صاحبزادی کو طلب کیا حضرت نے بوجہ عدم موجودگی
زیور وغیرہ چندے حیلہ وحوالہ کیا آخرکار سمدہن صاحبہ خود آئین اور صاحبزادی کو با
یک بینی و دو گوش اپنے ہمراہ لے گئین۔ اب دوسرے سمدہی نے بھی اپنی صاحبزادی
کو طلب کیا تو یہہ جواب ہوا کہ ابھی ایک کیلینہ اپنے پدر خانہ گئی ہے اگر اسکو بھی روانہ
کردیا جائے تو بالکل تنہائی ہوجائے گی لہذا جب وہ واپس آئے گی تب اسکو
یہان سے روانہ کیا جائے گا۔ دوسرے سمدہی نے خلاف رائے ارباب پسر زیادہ
اصرار مناسب نہ جانا اور صبر کیا۔ بعد چندے مالدار سمدہی صاحب کو بطلب

کیلینہ متواتر تحریرین ہوئین پہلے عذرات پیش ہوئے مگر جب اصرار ہوا ناچار روانگی عمل مین آئی جو کہ لڑکی کے پاس کوئی زیور یا عمدہ پارچہ باقی نہ رہا تھا لہذا علاوہ سالانہ لوازمہ کے کچھہ پوشاک اور زیور بھی طیار کرا کے بکمال اعتقاد دختر کے ہمراہ کر دیا اور تاکید کر دی کہ خبردار اپنی ساس سے کہہ دینا کہ یہہ کپڑا اور زیور بنایا کیلئے لگا ہے نہ کہنا کیونکہ اس سمدھیون کی توہین ہوگی اور انکی توہین بعینہ ہماری توہین ہے ایسے اخفا سے یہہ کپڑے اور زیور وہان رکھہ دینا کہ سمدھیون کا ذاتی بنایا ہوا پایا جائے۔ دختر نے بھی اسکی مطابق کارروائی کی مگر دوسری کیلینہ پر کچھہ عقدہ کھلگیا۔ اب دوسری کیلینہ کی بھی پدرخانہ سے طلبی ہوئی اور حسب وعدہ اوسکی روانگی نہیں ہوئی بعد ایکسال کے جب اوسکو بھی طلب کیا تو والدین اوسکو آمادہ روانگی ہوئے اوسوقت اوسنے اپنے والدین سے کہا کہ علاوہ سالانہ لوازمہ کے جب مجھکو زیور اور پوشاک بھی بنا دوگے تب مین سسرال جاؤنگی والدین اسکے یہہ نئی طلب سنکر سخت متعجب ہوئے مگر اسنے ایک نہ مانا اور کہا کہ جب میرے سسرال مین ایک بہو پارچہ اور زیور اپنے پدرخانہ سے لائی ہے تو اب اگر مین نہ لیجاؤنگی تو میری کمال بے قدری ہوگی والدین نے اسکو جواب دیا کہ یہہ تیری بات ہرگز صحیح نہین معلوم ہوتی اگر ایسا ہوتا تو برادری مین انکو ہوتا۔ اوسنے جواب دیا کہ اونھون نے مخفی دیا ہے کسی غیر کو یہہ حال معلوم نہین ہے لیکن مین اگر بدون ان اشیا کے جاؤنگی تو میری ہنسی ہوگی غرض اسکے والدین نے بہت ٹالا جب اسنے ایک نہ مانا تو ناچار کچھہ زیور اور پوشاک بنانا پڑا۔ سالانہ لوازمہ اور یہہ پوشاک اور زیور دیکر لڑکی کو رخصت کیا اور کہا تاکید کر دی کہ سوائے تیری خوشدامن کے کسی کو یہہ حال معلوم نہ ہو بلکہ سب پر یہہ بات ثابت ہو کہ یہہ سب تیرا [illegible] جس بات سے چند آدمی واقف ہوں وہ کب مخفی رہ سکتی ہے۔ جب یہہ خبر پھیلی تو بہ تقلید اسکے اور بعض ادمیون نے بھی اپنے مفلس پردیسی سمدھیون سے اسطرح کا برتاؤ کیا رفتہ رفتہ بعض مقامات پر یا بعض گھرونمین بلالحاظ مفلسی یا عدم مفلسی سمدھیون کے ان اشیا کا دینا اختیار ہوا۔ یہہ کسی نے خیال نکیا کہ ابتدا اسکی کیا تھی اور کس غرض سے تھی لیکن بہت سے گھر یا مقام ایسے بھی ہین جو اس رسم کی نوعیت سے آگاہ ہین اور اسکے گرد نہین جاتے۔

سچ یہہ ہے کہ ابتدا اسکی جس نے کی اوسکی تو غرض ہی کچہہ اور تھی مگر بعد اوسکے لوگون نے دہوکہ کہا یا یعنے جب یہہ سنا کہ ایکجگہہ ایسا ہوا تو بدون دریافت اصلیت کے ایکنا جائز امر اختیار کرلیا۔ اگر پہلے اسکی ابتدا سے واقف ہوجاتے تو کیون دہوکہ کہاتے۔

اوّل تو بشرح صدر بہ صاف ظاہر ہے کہ ایسی اشیا کا اسطرح دینا صریح ارباب پسر کی توہین کرنا ہے۔ دوسرے اپنے شہر مین جو لڑکیان بیاہی جاتی ہین جب اونکو فقط سالانہ لوازمہ ہی دیا جاتا ہے تو اور لڑکیونکو جو دوسرے شہر مین بیاہی ہون اونسے زیادہ سالانہ لوازمہ کے علاوہ ہر دفعہ پوشاک اور زیور بھی دینا صریح نا روا اور خلاف انصاف ہے۔

ناواقفی مین جو ہوا وہ ہوا مگر جب اسکی اصلیت پر آگاہی ہوگئی اور نقصانات بھی واضح ہوگئے تو پھر کیون کوئی ایسی راہ پر چلے کہ خواہمخواہ اختلاف باہمی اور دیگر نقصانات کا باعث ہوگا

۲۸۔ اپریل سنہ ۱۸۹۰ء

اشتہار تاریخ بدیع ہندوستان بہ تخفیف قیمت

یہ اردو تاریخ شامل ہے اوپر دو حصّون کے۔ حصّہ اوّل مین ذکر پیدایش انسان اور قدامت ہندوستان اور زبان سنسکرت اور مذاہب اور اقوام وغیرہ و وید و پران و شاستر و دیگر علوم و فنون ہندوستان کا ہے اور اقوال اور کتب دیگر ولایات سے ثابت ہوگیا ہے کہ جملہ اقوام کی زبان سنسکرت تھی اور ہندوستان ہی سے انسان اور ملکون مین پھیلے۔

حصّہ دوم مین تذکرہ راجگان سلف کا اور تاریخ اون واقعات کی اور نیز جملہ رجواڑہ اور ریاستہاے واقع ہندوستان کا بیان علحدہ علحدہ کیا گیا اور بیان سلطنت اسلام کا ابتدا سے انتہا تک اور ذکر سلطنت انگریزی کا ابتدای آمد سے اسوقت تک درج ہی۔ چونکہ اس قسم کی اور ایسے تذکرات کی تاریخ آجتک میرے دیکھنے مین نہین آئی یہی امر اس کتاب کی تالیف کا باعث ہوا۔ قیمت اس نادر العصر کتاب کی پہلے عہ تھی مگر نظر برآن کہ اس نادر تاریخ ہندوستان کا جملہ اہل کی نظر سے گذرنا اور سب ارباب ہند کے پاس رہنا نہایت ضرور اور مفید ہے۔ ازانجاکہ بخیال فایدۂ عام بہ تخفیف قیمت اسکی حسب شرح ذیل قرار پائی ہے۔ ایک جلد کے خریدار کو (عہ) دو جلد سے چار جلد کی خریدار کو (عہ) پانچ جلد اور دس سے زیادہ کی خریدار (عہ) جو صاحب قصد خریداری فرمائین اونکو لازم ہے کہ فیض آباد محلہ صاحب گنج مین پنڈت کنہیا لال صاحب کے پاس یا مطبع بہار کشمیر مین بمقام لکھنؤ درخواست مع قیمت بھیجین تو فوراً یہ کتاب لاجواب ملسکتی ہے اور قیمت اس کتاب کی بذریعۂ منی آرڈر پوسٹ آفس عنایت فرمانا چاہیے اور جو بذریعۂ نوٹ روانہ ہو تو رجسٹری لازم ہے۔

مراسلات

فہرست تہوار ہائے پنڈتان کشمیر

نمبر	نام ماہ	نام تہوار بحروف بزبان کشمیری	نام تہوار بلفظ اہل ہندوستان	کیفیت
۱	چیتی	نوراتری	نوراتی	صحیح نام اس تہوار کا بزبان کشمیری (نوؤری) ہے اور زبان کشمیری مین نوؤری شروع سال کو کہتے ہین - چونکہ ہر کہہ و مہ نوراتری اس تہوار کو کہتے ہین اسوجہ سے اہل کشمیر بھی نوراتری کہنے لگے - اس تہوار مین نو روز تک پرستش دیبی جی کی ہوتی ہے اور بعض لوگ برت رکھتے ہین اور وجہ برت و پرستش کی یہہ ہے کہ نام دیبی جی کے زبان سنسکرت مین نو مقرر ہین (۹ عدد) اسلیے دیبی جی نام اس تہوار کا نوراتری مقرر ہوا - اہل کشمیر مین اسقدر اضافہ ہے کہ نو روز سے پہلے رات کو تھالی مین جو یا برنج بھر کر اسپر بادام او برنج پختہ ایک روغنی روٹی اور ایک بی کلان (زچ وری) اور نمک لاہوری و قلمدان اور سیندورا اور پترہ سال جدید سب کو رکھتی ہین اور علی الصباح سب گھر کے آدمی اس تھالی کا منہ دیکھتے ہین اور چند بادام بطور شگون نیک دیے جاتے ہین - دوسرے روز نو روز کو وہ بادام تقسیم ہوتے ہین - لڑکیون کو لوازمہ بابت اس

نمبر	نام ماہ و تتھہ	نام تہوار معروف بزبان کشمیری	نام تہوار ملفوظہ ہندوستان	کیفیت ۱
				تہوار سے دیا جاتا ہے - اور ایک مرفر الغرض اس تہوار سے یہ بھی ہے کہ سابقًا جو فرقہ جوالاجی کی طرف تھا وہ پانچ روز تک ہلدی اور لحم یعنی گوشت نہین کہاتا تھا اور جو راگیان جی کیطرف تھا وہ نو روز تک فقط لحم نہین کہاتا تھا - باقی لوگ لحم اور ہلدی سے محترز نہین رہتے تھے - مگر اب فی زمانہ عام رواج یہہ ہے کہ راگیان والے آٹھہ دن تک تارک لحم رہتے ہین - نوین روز بالضرور اول طعام دہی کہ اسکے بعد مین شام کو لحم کہاتے ہین اور جو گروہ شارکاجی کی جانب ہے ونکے لیے کسی روز لحم کی ممانعت نہین ہے - اور جو خود تو جوالاجی کی جانب ہوا اور اپنی اولاد کو راگیان جی کیطرف کرے تو جو تتھہ سے اشٹمی تک پانچ روز تک ہلدی اور لحم سے مجتنب رہیگا - تیج تک ہر فرقہ کے آدمی لحم کہاتے ہین - جو پریوا سے ترک کرتے ہین وہ بہت کم ہین - ہلدی کا چھوڑنا خاص جوالاجی کیطرف والون کے واسطے ہے - چیت سودی پریوا کو نوروز ہوتا ہے عمدہ کہانا کہاتی ہین اور نئے کپڑے پہنتے ہین اور دختر و داماد کو کچہ نقدی دیتے ہین -
۲	بیساکھہ سدی پنچمی	شی پوہ نجم	ہندوستان مین یہ تہوار نہین ہے	وجہ تسمیہ اس تہوار کی یہہ ہے کہ شپ زبان کشمیری مین یعنی روز مبارک اور پوہ نجم یعنی پنچمی - اس تہوار مین تہہ اہاری یعنی چاول مین ہلدی ملاکر بعد پختگی کے کہاتے ہین اور حسب دستور معینہ رسوم دختروں کو دیجاتی ہے -
۳	بیساکھہ سدی چھٹہ	دیتال شیٹ	ہندوستان مین یہ تہوار نہین ہے	وجہ تسمیہ اس تہوار کی یہ ہے کہ دیتال نام

نمبر	نام مہینہ	نام تہوار معروف بزبان کشمیری	نام تہوار ملفوظ ہندوستان	کیفیت
				بھیرون (دو شیٹ) یعنے چھیٹہ کے ہے اور اِس جنم بھیرون کا ہے اسوجہ سے یہہ روز مسعود سمجھا گیا ہے اور اسن تہوار مین علاوہ لحم وغیرہ کے بالعموم کھچوری چاول کے آٹے کی کہ جسے (راجی) کہتے ہین پکائی جاتی ہے اور کلیجی پکاکر کھائی جاتی ہے اور اِس روز پرستش بھیرون جی کی کیجاتی ہے اور کُتے کو کھلایا جاتا ہے ۔
۴	جیٹھ سدی ایکادشی	نٹ کاہ	نرجلا ایکادشی	وجہ تسمیہ اس تہوار کی یہہ ہے کہ نٹ یعنے سبوچہ اور کاہ یعنے ایکادشی ہے اور نام نٹ کاہ اسوجہ سے رکھا گیا کہ اس روز پیتل کو پانی سبوچہ مین بھرکر دیا جاتا ہے اور برت رکھا جاتا ہے۔
۵	اساڑھ سدی ستمی	ہار ستم	ہند مین نہین ہوتا ہے	واضح ہو کہ ہار بجائے اساڑھ اور ستم یعنے ستمی کے ہے کشمیر مین یہہ روز مبارک سمجھا جاتا ہے طعام لذیذ تناول ہوتا ہے اور دختروں کو رسوم معینہ دیجاتی ہے ۔
۶	اساڑھ سدی پورنون	گور پورنم	بیاس پونون	اس روز اپنی گرو کی پوجا کہ جس سے دست بیع ہوتی ہے کیجاتی ہے اور بعض اس روز برت رکھتے ہین اور طعام شیرین تناول ہوتا ہے ۔ یہہ تہوار عموماً جاری نہین ہے ۔
۷	ساون سدی تیج	تیجنین	تیجین	یہہ تہوار مخصوص عورتون کا ہے اور ہندوستانیوں ہماری قوم کے بعض گھروں نے اس تہوار کو اوڑایا ہے

نمبر	نام تهته	نام تہوار مشہور بزبان کشمیری	نام تہوار ملفوظہ ہندوستان	کیفیت
۸	ساون سدی پنچمی	ناگ پنچمی	ناگ پنچمی	اس روز سانپون کی پوجا ہوتی ہے اور جا بجا اسکے بلون مین دودھ چھڑکا جاتا ہے
۹	ساون سدی پورنماشی	رکش پونم یا رچھہ پنم	سلونون یا رکشابندہن	اس روز دیوتاؤن اور رکھیشرون کا ترپن ہوتا ہے اور آج غذا سے کھیر اور سویان کھائی جاتی ہین اور رکھشا یعنی سرخ ڈورے طرح طرح کے ہاتھ مین باندہے جاتے ہین۔
۱۰	بھادون بدی چھٹہ	چندن شٹ	چاندن چھٹہ	اس روز چاند کا جنم ہے۔ بعض عورتین برت رکھتی ہین اور رات کو بعد طلوع ماہتاب غذا ایک اناج کی بیشتر دودھ چاول کھاتی ہین۔
۱۱	بھادون بدی اشٹمی	زرم اشٹم	جنم اشٹمی	اس روز کشن جی کا جنم ہوا ہے اور یہ روز مسعود خیال کیا جاتا ہے۔ اس روز زن و مرد اکثر برت رکھتے ہین اور بعد طلوع ماہتاب پھل یا ازقسم تخم خربزہ بریان کھانا بنایا اور شیر و شہد پلایا جاتا ہے۔ پہلے یہہ دستور تھا کہ یہہ برت اگر لڑکی یا داماد کو ہو تو اوسکے واسطے تھوڑا سا کپڑا اتار کر بھیجا جاتا تھا اب بجاے اوسکے تھال شیرینی کے جاتے ہین مگر یہہ لوگ مرجاد کے پابند ہین وہ تکلف ہی کا معیوب جانتے ہین اور جن کے یہان یہہ برت نہین ہوتا وہ بھی اس نئی کر سے محفوظ ہین۔

نمبر	نام ماہ و تتھ	نام تہوار معروف بزبان کشمیری	نام تہوار مخصوص ہندوستان	کیفیت
۱۲	از بھادون سدی اکم تا بھادون سدی چودس	پن	ہندوستان میں یہ تہوار نہیں ہے	یہ روز مہالچھمی کا ہے اس روز پوجا ہونے تک برت رکھا جاتا ہے اور طریق پرستش کا یہ ہے کہ دختر برہمن ناکتخدا کے ہاتھ سے کچا سوت کتوا کر سات انگل اور سات لڑکا ڈورہ ہر ایک مرد کے ہاتھ میں اور ہر ایک عورت کے کان میں باندھتے ہیں ۔ اور ایک جو کا لیپ کر کے گھڑا پانی کا بالکل بھر کر مع حرف (اوم) سیندور سے اوپر نقش ناگری بناتے ہیں اور نیچے اس گھڑے کے گھاس سبز یعنے دوب کی ایک انڈوی بناکر رکھی جاتی ہے بعد اختتام پرستش یعنے کہانی مہالچھمی کی کہنے کے بعد وہ ڈورہ ہمراہ گھاس سبز و چند فلوس اور گل برنج اس سبو پر از آب میں ڈالتے ہیں اور یہ فلوس اور زر صورت کسی تقریب کے سوا روپیہ جو پڑتا ہے وہ کہانی کہنے والے کا حصہ سمجھا جاتا ہے اور شام کو قبل از غروب آفتاب اس گھڑے کا پانی کسی ثمردار درخت کے نیچے ڈالتے ہیں اور جو شخص پانی ڈالنے جاتا ہے وہ بوقت واپسی ان فلوس میں سے دو ایک فلوس کے پان یا میوہ تر ساتھ لیجاتا ہے ۔ سابقانی کسر وٹیاں پکتی تھیں مگر اب بجائے اوسکے نمکین اور شیرین روٹ اور پوری پکائی جاتی ہے ۔ مرد کتخدا کا سوا سیر اور ناکتخدا کا اڑہائی پاؤ یا سوا پاؤ کا حصہ خیال کیا جاتا ہے ۔ کہانیاں لچھمی جی کی مختلف ہیں ۔ کہیں کتھا ہوتی

نمبر	نام ماہ و تتھی	نام تہوار معروف بزبان کشمیری	نام تہوار ملفوظہ ہندوستان	کیفیت
				ہوتی ہے۔ اور کہین کوئی کہانی کہی جاتی ہے کہ جسمین مہالچھمی جی کی جود و بخشش کا ذکر ہوتا ہے شام کو سوائے گوشت کے معمولی کہانا پکاتے ہین اور بعض خاندانون مین شام کو لحم کا کہانا بھی فرض ہوتا ہے —
۱۳	بھادون سدی چودس	اننت چودس	اننت چودس	اننت نام نارائن کا ہے اس روز اون کی پوجا ہوتی ہے اور اس روز نیا اننت ریشم خواہ سوت کا چودہ گرہین لگا کر زنار مین باندھا جاتا ہے اور بعض لوگ ریشم خواہ سوت یا طلا یا نقرہ کا بنوا کر بازو مین باندہتے ہین چودہ برس تک اس برت کا رکہنا فرض ہے اور چودہ سال کے بعد ادائے رسوم او دیاپن ترک کر دینے کا اختیار ہے
۱۴	بھادون بدی اماوس	درریاوس	ہندوستان میں یہ تہوار نہین ہے	اس روز کو مبارک خیال کرتے ہین اور اس تاریخ برہمن کشا جنگل سے کاٹ کر بطور شگون نیک اپنے ججمانون کے پاس لاتے ہین اور اونکو دکشنا دیجاتی ہے۔ یہانی کشا بغیر کار آمد نہین ہوتی —
۱۵	بھادون سدی دواد شی	اندرباہ	الیضا	اندر نام راجہ کا ہے اور باہ بمعنی دوادشی کی ہے اس روز اندر کی پوجا ہوتی ہے۔ اندر بعض دا پکائی جاتی ہے —

نمبر	نام ماہ و تتھہ	نام تہوار مشہورہ بزبان کشمیری	نام تہوار المشہور ... ہندوستان	کیفیت
۱۶	بھادون سدی تیرس	وکتھ ترووا	[illegible]	وجہ تسمیہ اس تہوار کی یہ ہے کہ دریائے وتستا یعنے جہلم کشمیر مین جاری ہے اور وہان کے ساکن اسکو بجائے گنگا کے سمجھتے ہین اس روز اسکی پوجا ہوتی ہے اور رسوم معینہ دخترون کو دیجاتی ہے۔
۱۷	از اسوج یعنی کوار بدی اکم تا اسوج بدی ماوس	کنیا گت [illegible]	کنیا گت	اصل نام اسکا کنیان - ارک - گت ہے یعنی کہ کنیان بمعنی برج سنبلہ اور ارک بمعنی آفتاب اور گت بمعنی داخل شدن کے ہے - یعنی جب اس برج مین سورج جاتا ہے اوسوقت یہہ تہوار پڑتا ہے اور ان روزون مین جس پتر کی تتھہ یعنی تاریخ انتقال کی ہوتی ہے اوس تاریخ مراد اوس پتر کا کیا جاتا ہے۔
۱۸	از اسوج یعنی کوار سدی اکم تا نومی	نوراتری دو بہی [illegible]	نوراتر یا نوراتری	حقیقت اس تہوار کی بشرح تہوار نمبر ۱ کے ہے مگر نوراتری یا نوراتر اس تہوار مین نہین ہوتا ہے — اس تہوار کو کہین کہین کھاتا پیا دیبی جی کی کیجاتی ہے یعنی سکان پر پرستش مین جو بوئے جاتی ہین
۱۹	اسوج یعنی کوار سدی اشمی	دسہرہ	دسہرہ	اس تاریخ رامچندر جی نے لنکا کو فتح کیا اسوجہ سے یہ روز مسعود خیال کیا جاتا ہے - کشمیر مین یہ تہوار مانا نہین جاتا ہے اور یہاں ہی قوم مقیم ہندوستان مین بھی کوئی فرائض مقررہ انکے

نمبر	نام ماہ وتتھ	نام تہوار معروف بزبان کشمیری	نام تہوار ملفوظہ ہندوستان	کیفیت
				نہین ہین۔ اکثر نیل کنٹھ جانور کو دیکھ لیتی ہین
۲۰	کاتک سدی یکم	ابا ری	ہندوستان مین یہ تہوار نہین ہے	یہہ یوم مبارک خیال کیا جاتا ہے اور اوّل سال شادی کے ایک سال کے کسیقدر رسوم سفینہ لڑکیونکو دیتے ہین —
۲۱	کاتک بدی ماوس	دیپ مالکا	دیوالی	کشمیر مین یہہ تہوار مروج نہین ہے اہل ہندوستان کی یہ تتبع ہے کہ لعبت ہائے گل کی پوجا کیجاتی ہے۔ اس شب کو مہالچھمی جی کی پوجا ہوتی ہے حسب حیثیت چراغان کیا جاتا ہے کاتک بدی تیرس کو جم دیوا اور کاتک بدی چودس کو چھوٹی دیوالی ہوتی ہے۔ جم دیوا کو نابدان پر ایک چراغ بالضرور رکھا جاتا ہے اور اب لڑکیون کے یہان نقدی اور شیرینی وغیرہ بھی بھیجنا فرض کرلیا گیا ہے۔
۲۲	اگہن بدی تیرس	مکہس تروا	ہندوستان مین یہ تہوار نہین ہے	اس روز برت رکھتے ہین اور مہادیوجی کی پوجا کرتے ہین۔
۲۳	پوہ بدی ماوس	کھیچ ماوس یا کھچڑ ماوس	ایضاً	اس روز کھچڑی اور لحم وغیرہ شب کو پکایا جاتا ہے اور اس روز پوجا کبیر جی ایک خزانہ کی ہوتی ہے اور طریق پرستش کا یہ ہے کہ صحن خانہ مین تھوڑی سی جگہ لیپ کر اوپر گھاس کی ایک انڈوی بنا کر

نمبر	نام ماہ و تتھ	نام تہوار بزبان کشمیری	نام تہوار بلفظ اہل ہندوستان	کیفیت
				رکھتے ہین اور اس انڈوی سے ایک سال آگلی گوسیدہ یا قایم کرتے ہین - یا ایک طباق گلی ہین کہچڑی اور لحم وغیرہ سے دو چار قاش سولی کے تکبر رکھتے ہین اور وہ سب کا سب کہانا ایک کالے کتے کو کہلایا جاتا ہے - اس کتے کو اس روز (کچھ رچ) کہتے ہین - کچھ یعنی جو بدہ زور رایچ مراد کچھ بہت ہے - اچار شلغم کا ہونا اس روز ضرور ہے - اکثر یونکو بھی بسابق مین کچھ کہنا جاتا تہا اور اب کچھ نقدی -
۲۴	مگر کی سنکرات	ششر سنکارت	سنکرات	تہوار مین کہچڑی اور تلی شیر دنکے نام کی برہمنون کو دیجاتی ہے اور وجہ تسمیہ اس تہوار کی یہہ کہ سنسکرت کی رو سے بارہ مہینے کے چہ موسم ہین چونکہ ان موسموں مین ششرت کی تتم بہت مبارک ہے اسوجہ سے اس روز یہ رسوم معینہ ادا ہوتے ہین -
۲۵	ماگہ بدی چوتھ	سکٹ چیہ م	سکٹ چوتھ	یہ لفظ درحقیقت سنکٹ چوتھ ہے - اس روز شب کو پوجا گنیش جی کی ہوتی ہے - اکثر لوگ برت رکھتے ہین - تل و پہوڑی گُڑ کے لڈو بنائے جاتے ہین اور وجہ تسمیہ اس تہوار کی یہہ ہے کہ اس روز برت رکھنا دافع سنکٹ سمجھا جاتا ہے -

نمبر	نام ماہ و تیتھ	نام تہوار معروفہ	نام تہوار ملفوظہ ہندوستان	کیفیت
۲۶	ماگھ سدی تیج	گور تری	گورا تیج	وجہ تسمیہ اس تہوار کی یہہ ہے کہ گور یعنی گورا (پاربتی) اور تری یعنی تیج۔ اس روز پاربتی جی کی تیج سمجھکر پرستش کرتے ہین۔ اور کشمیر مین دستور ہے کہ اس روز برہمنان تصاویر انواع انواع اقسام کی معروف گور تری اپنے ججمانون کے گھر پر لاتے ہین اور اوسکے عوض دکشنا دیجاتی ہے۔
۲۷	ماگھ سدی پورنماشی	کاو پونم	ہندوستان مین بھی یہ تہوار رائج ہے (?)	غذاے لذیذ کھائی جاتی ہے اور اول زاغان کو کچھہ برنج پختہ کھلایا جاتا ہے۔ کاو یعنی زاغ اور پونم یعنی روز سلخ۔
۲۸	شروع مین کی سنکرات	سونت	ایضاً	یہہ تہوار بجاے بسنت کے کشمیر مین جاری ہے مگر اسقدر تفاوت ہے کہ ہندوستان مین تہوار ماگھ سدی پنچمی کو اور قوم پنڈتان کشمیر مین مین کی سنکرات کے دن یہہ تہوار بنام سونت مانا جاتا ہے۔ باقی رسوم تھالی بھرنے کے اس روز بھی ادا ہوتے ہین مثل نوروز کے اس روز بھی طعام لذیذ کھاتے اور پوشاک نفیس پہنتے اور دختر اور داماد کو کچھہ رسوم معینہ کی دیتے ہین۔
۲۹	از پھاگن بدی [illegible] تا پھاگن بدی اکم	ہیرت	ایضاً	اصل نام اس تہوار کا ہری۔ات۔ ہے

نمبر	نام ماہ و تتھی	نام تہوار معروف بزبان کشمیری	نام تہوار ملفوظ ہندوستان	کیفیت
				اور مہر می نام نارایں اور رات بجائے سیر کے ہے یہ تہوار منقسم او پر چند تہواروں کے ہی تشریح ہر ایک ضمیمہ اس تہوار کی ذیل میں لکھی جاتی ہے منجملہ ضمیموں کے تہواروں کے ایک شیوراتری ہے جسے ہندوستانی بھی جانتے ہیں او شیوبرت کہتے ہیں
	پھاگن بدی ستمی	جوال ستم		یعنی جوالاجی کی ستمی - یہ روز جوالاجی کا ہے اور اونکی پوجا ہوتی ہے اور طعام خوش تناول کیا جاتا ہے -
۲	پھاگن بدی اشٹمی	ہُورا ٹھیم		ہور یعنے مکان کی صفائی ہوتی ہے اور لیپتی ہیں -
۳	پھاگن بدی دشمی	دیار دہم		دیار بمعنے روپیہ اور دہم بمعنے دشمی اس روز رسوم سعینہ شیوراتری کشمیر و ہندوستان میں دختروں کو دیتے ہیں -
۴	پھاگن بدی ایکادشی	گاڈہ کاہ		گاڈہ بمعنے مچھلی اور کاہ بمعنے ایکادشی - اس روز پوجا ہوتی مچھلی بریان کرکے کھائی جاتی ہے -
۵	پھاگن بدی دوادشی	داگر باہ		ظروف گلی پرستش کو واگر اور باہ دوادشی کو کہتے ہیں - اس روز پوجا ہوتی ہے -
۶	پھاگن بدی تیرس	ہیرت تروا		ہیرت کی صفت اوپر ہو چکی اور تروا بجائے تیرس کے ہے - اس تاریخ پوجا ہوتی ہے اور بعض لوگ برت رکھتے ہیں اور شام کو طعام تناول کیا جاتا ہے اور اس روز لعوز یعنی پوری خالص سونگ کی پیٹھی کی اور (ببرو) یعنی پوری

نمبر	نام ماہ و تیتھ	نام تہوار معروفہ بزبان کشمیری	نام تہوار ملفوظۂ ہندوستان	کیفیت
				میدہ اور شکر کی تیار ہوتی ہے۔
۷	پھاگن بدی چودس	چڑال چودا		اس تاریخ شیو برت رکھا جاتا ہے اور ریحانۂ دختر و زر دو اور تیمر دا اور بہ سفری اور جغرات وغیرہ بھیجا جاتا ہے۔
۸	پھاگن بدی ماوس	ڈمبا ماوس		اس تاریخ سابقًا اوجھڑی بکری کی پکائی جاتی تھی۔
۹	پھاگن بدی ایکم	سُوون اگدو		اس روز پوجا کرکے سب تہواروں کو رخصت کرتے ہیں اور آخر سب تہواروں کا ہے۔ سُوزن بمعنے رخصت
۱۰	پھاگن سدی اشٹمی	تیل اشٹم	تیل اشٹمی	یہ تہوار پیتروں کا ہے اور ۲۱ چراغ روشن ہو کر اور تل سیاہ چھڑک کر حسب [illegible] پیتروں کی پوجا کی جاتی ہے اور ایک وقت طعام کھایا جاتا ہے۔

راقم اندر پرشاد کچلو ناظر بندوبست۔

تتمہ ترجمہ سابق یعنے استعانت نفس مندرجہ مراسلۂ کشمیر نمبر ۹ ماہ فروری ۱۸۷۰ء صفحات ۲۰۳ و ۲۱۳ و ۲۲۴

لارڈ لیگڈیل صاحب اونس نادر تمثیل کو جو اونکو اپنی ماں سے حاصل ہوئی تھی یاد کرکے بیان کرتے تھے کہ اگر تمام دنیا ترازو کے ایک پلّہ مین رکھی جاوے اور میری ماں دوسرے پلّہ مین تو دنیا کا وزن بمقابلۂ میری مادر مہربان کے بہت ہی کم ہوگا یعنے میری مہربان ماں کا اثر

بچپن بہ نسبت تمام باقی دنیا کے زیادہ تھا"۔
شیمل نینک صاحب کی خاتون عفیفہ عالم شباب مین اوس فدائی اثر کو یاد کرتی تھین جو اون کی مادر مہربان کے سبب سے اون لوگون کے دلون پر جنسے وہ راہ و رسم رکھتی تھین نقش کالحجر ہوجاتا تھا جب وہ کسی کمرہ مین داخل ہوتی تھین تو اون کی وجہ سے گفتگو زیادہ پاکیزگی اور سرفرازی حاصل کرتی تھی اور اخلاقی ہوا گویا مصفا ہوجاتی تھی اور یہ ظاہر ہوتا تھا کہ تمام لوگ زیادہ آزادی سے تنفس کرتے تھے اور زیادہ مستقیم طور سے کھڑے ہوتے تھے۔ مطلب اسکا یہ ہے کہ سب لوگ مطمئن ہوجاتے تھے۔ ہر ایک چیز جو کیجاے گی اور ہر ایک بات جو معرض بیان مین آئے گی بے عیب ہوگی اور ہماری خیالات کی پہاڑ کی چوٹی آسمان سے باتین کرنے لگے گی۔
دختر نیک اختر فرماتی ہین کہ "مین اپنی مان کی موجودگی مین دوسرے شخص کی صورت مین تبدیل ہوجاتی تھی"۔ اخلاقی ہوا یہ جو سانس کے ذریعہ سے اندر جاتی ہے اخلاقی تندرستی اسقدر منحصر ہے مطلب یہ ہے کہ اوس شخص کے اصول اور خیالات اون لوگون کے شامل ہوجاتے ہین جنکے ساتھ وہ ہر دم صحبت رکھتا ہے۔
ب۔ پسر نوح بابدان بہ نشست + خاندان نبوتش گم شد + سگ اصحاب کہف روزی چند + پئے نیکان گرفت مردم شد
اور والدین کا اثر لڑکون پر بہ سبب اوس زندگی کے جو وہ اپنی اولاد کی آنکھون کے سامنے ہر روز بسر کرتے ہین اسقدر پڑتا ہے کہ شاید ہدایت والدین کا نہایت عمدہ قاعدہ جو الفاظ مفصلہ ذیل مین مجملاً بیان کیا جاتا ہے۔ تیر بہدف کا کام دے۔
"اپنے حالات و وضع کی اصلاح کرو"۔
یہ خیال سنجیدہ اور لایق تکریم ہے کہ انسان کی زندگی مین کوئی فعل یا خیال ایسا نہین ہے جسکے نتایج کا سلسلہ ایسا بعید ہو کہ ہم ہرگز اوسکے انجام کا سراغ نہ لگا سکین"۔ کوئی کام ایسا نہین ہے جس سے کسیقدر خاص زندگی متاثر نہو اور اون لوگون کی معاشرت پر جو ہمسے تعلق رکھتی ہین اثر نہ پہونچے۔ فعل نیک یا خیال مفید کا شجر ابد تک قایم رہیگا گو ہم اوسمین پھل لگتے ہوے نہ دیکھین (یعنے گو اوسکے نتایج ہماری حین حیات مین ظہور پذیر نہون) لیکن فعل قبیحہ یا خیال بیہودہ کی بھی یہی کیفیت ہوگی۔ اور کوئی شخص ایسا ناچیز نہین ہے کہ اوسکو اس بات کا یقین کامل نہو کہ میری نظیر سے ایک طرح فایدہ اور دوسری طرح نقصان

نہ پہونچے - فی الحقیقت اس دنیا مین کبھی آدمی کی زندگی مین حیات جاودانی کا جوہر ہے کوئی متنفس اس عالم مین تنہا گذر نہین کرسکتا ہے (یعنے ہر ایک شخص دوسرے کا دست نگر رہتا ہے) وہ تعلقات طرفین کے انتظام کا ایک جزو اعظم ہے اور وہ اپنے افعال مختلفہ کے ذریعہ سے اوس زمانہ مین اور ہمیشہ کے لیے انسانی بہبودی کے جمع کرنے مین یا تو اضافہ کرتا ہے یا کمی کا باعث ہوتا ہے جیسطرح زمانہ حال کے درخت کی جڑ زمانہ ماضی کی زمین مین لپٹی رہتی ہے اور ہمارے آبا و اجداد کی زندگی اور نظایر کی تاثیر ہمیشہ ہم لوگون پر ازمد ہوتی ہے ویسطرح ہم اپنے افعال روزمرہ کے ذریعہ سے زمانہ آیندہ کے لوگون کی وضع اور حالت کی تراش خراش مین مدد دیتے ہین - انسان موجودہ گویا ثمر ہے جو تمام گذشتہ صدہا سالون کی زراعت سے پیدا ہوتا ہے اور پختگی حاصل کرتا ہے -

مطلب یہہ ہے کہ اون بزرگوارون نے جو کہ زمانہ لاتعد مین ہستی کے حباب بے ثبات پر قابض تھے ہر ایک شخص کے چال چلن کو جو اب موجود ہے سانچہ مین ڈہالا ہے اور تکمیل کو پہونچایا ہے -

ابتداے آفرینش سے زمانہ حال تک بنی آدم جانشینون کے کندہے پر ہاتھہ رکھتے چلے آئے ہین (یعنے ایک نسل کے بعد دوسری نسل بلا فاصلہ اور وقفہ پیدا ہوئی اور پہلی نسل کے آفتاب وضع کی پرتو دوسری نسلون پر پڑی ہے) اور اولاد موجودہ فعل اور نظیر کی کڑی ہے جو زمانہ بعید اور مستقبل کے درمیان متوسط ہے - کسی شخص کے افعال بالکل نیست و نابود نہین ہوجاتے ہین اور اگرچہ اوسکا جسم خاک اور باد مین ملجاتا ہے تاہم اوسکے افعال حسنہ اور قبیحہ ہمیشہ نتایج نیک یا بد پیدا کیا کرتے ہین اور لوگون پر زمانہ آیندہ مین اپنا اثر ڈالا کرتے ہین - رشتۂ الفت کو سب جائین گے توڑ - کچھہ نہ نیک و بد ہوا جائینگے چھوڑ - ایسی ہی ضروری اور سنجیدہ امر ہے جو اوپر بیان کیا ہے ہستی انسان کی ذمہ داری اور بڑے خطر کا دارمدار ہے - اَلدُّنیَا مَزرَعَۃُ الآخِرَۃ -

التماس عجز اساس چونکہ مصنف کتاب نے شیخ صاحب فلسفہ دان و ریاضی دان کے ایک عمدہ جملہ کا حوالہ بمصداق اپنے کلام فیض انجام کے دیا ہے اور صاحب موصوف کے خیالات حکیمانہ اور اصطلاحات فلسفی کو بجنسہ درج فرمایا ہے اسوجہ سے خاکسار نے صاحب ممدوح کے دُر خیالات کو سلک ترجمہ مین پرونا اور گردن قرطاس کو اوس سے زینت

دینا مناسب خیال نکیا کیونکہ بجز اون چند اصحاب کے جو علم فلسفہ سے واقفیت تام رکھتے ہین اور عروس خیالات فاخرہ اور تحریرات حکیمانہ سے ہم آغوش ہوتے ہین حظ وافر اوٹھاتے ہین دیگر ناظرین بالمکین کو ایسے میوہ شیرین سے جسکے مزہ سے اون کی زبان آگاہ نہین لطف حاصل نہوگا اور میری محنت کا ثمر محض رایگان جائیگا۔

ہر ایک فعل جو ہم کرتے ہین یا ہر ایک لفظ جو ہم بولتے ہین اور ہر ایک کام جو ہم مشاہدہ کرتے ہین یا ہر ایک بات جو ہم سنتے ہین تاثیر پیدا کرتی ہے جسکا دائرہ صرف ہماری آیندہ زندگی ہی کو نہین بلکہ تمام گروہ (یعنے لوگون) کو اپنی محیط بسیط مین گھیر لیتا ہے گو ہم اوسکے اثر کا سراغ جو ہمارے لڑکون ہمارے دوستون یا رفقا کے درمیان مختلف اطراف مین بالتحقیق اپنا رنگ دکھاتا ہے شاید نہین لگا سکتے۔ اور فی الحقیقت یہہ بات ہمارے حیطۂ امکان سے باہر ہے تاہم یہہ ہمارے لڑکون ہمارے دوستون یا رفیقون کو اپنے دائرہ مین محصور کرتا ہے اور چونکہ ہماری نظیر کا اثر ہمیشہ اون لوگون پر پڑتا ہے جو ہمسے تعلق رکھتے ہین اسلئے نظیر نیک کی رہنمائی کرنا نہایت ضروری اور فایدہ مند ہے (اس خاموش تعلیم کو نہایت غریب اور نہایت کم قدر شخص بھی ہر روز بدلیئے اپنی زندگی کے عمل مین لاسکتا ہے) دنیا مین کوئی شخص ایسا فروتن نہین ہے کہ وہ اس سادہ لیکن بے بہا تعلیم سے لیے دوسرون کا فرض ادا نہو (یعنے نہایت مسکین اور غریب لوگون پر بھی فرض ہے کہ وہ دوسرون کے واسطے نظیر نیک چھوڑ جائین) اسطرح نہایت ہی فرومایہ اشخاص کی نسبت بھی یہی مفید ہو سکتے ہین جونکہ روشنی جو مقام نشیب مین کیجاتی ہے ویسی ہی چمک دمک کہلاتی ہے جیسے کہ مقام بلندی (یعنے ٹیلہ) کی روشنی (مطلب یہہ ہے کہ ایک غریب آدمی کی نظیر نیک خاص اپنے فرقہ مین ویسا ہی اثر رکھتی ہے جیسا کہ ایک ذی رتبہ آدمی کی نظیر نیک اپنی خاص جماعت مین ہے) ہر ایک مقام پر اور عنقریب تمام حالتو مین (گو وہ ظاہر الکیسی ہی مخالف ہون۔) یعنی دلدلون مین گلہ بان کی چھان۔ گانون مین گنوار کی جھونپری۔ اور بڑے قصبون کے تنگ کوچون مین۔ انسان کے اوصاف حمیدہ اپنا جلوہ دکھا سکتے ہین۔ وہ شخص جو اوسقدر قطعۂ زمین کی زراعت کرتا ہے جو اوس مین کے ٹکرہ سے جو اوسکو اپنی قبر کے لیے مطلوب ہے بمشکل بڑا ہوتا ہے ویسی ہی دیانت داری اور نتایج حسنہ سے کام کر سکتا ہے جیسا کہ وہ شخص جو ہزارہا بیگھہ زمین پر قابض ہوتا ہے۔ اسطرح ادنی کارخانہ ایک طور سے محنت

حکمت اور اخلاق پسندیدہ کا مکتب ہو سکتا ہے اور دوسرے طور سے کاہلی بھی قوتی
اور افعال قبیحہ سکھلا سکتا ہے۔ یہہ امر اشخاص افراد اور اوس استعمال پر جو وہ جب اونکو
نیک مواقع ہاتھہ لگتے ہین کرتے ہین بالکل منحصر ہے۔
زندگی کو جو اچھی طرح سے صرف کیا جاتا ہے اور چال چلن کو جو ایمانداری سے نباہا جاتا ہے
کسی شخص کے لڑکون اور دنیا کے واسطے چھوڑ جانا وصیّت خفیف نہین ہے کیونکہ یہہ
نیکی کے واسطے نہایت بلیغ نصیحت اور بدی کے لیے نہایت سخت سرزنش ہے اور
یہہ فخر مناسب اور خوشی اور خرمی کی دائمی بنیاد ہے۔ اون لوگون کے واسطے یہ کہنا
عمدہ بات ہے جیسا کہ **پوپ** صاحب نے بجواب لارڈ **ھروی** صاحب کی طرف اپنے بابون
کے کہا تھا کہ مین یہہ بات کافی خیال کرتا ہون کہ میرے والدین اگرچہ وہ بڑے ذی رتبہ
نہ تھے لیکن مجھکو کبھی اونکے سبب سے شرمندگی حاصل نہ ہوئی اور اون کو اپنے لڑکی کی وجہ
جیسا کہ مین ہون (یعنے گو مین کل عیوب سے مبرّا نہین) کبھی ٹپ ٹپ آنسو بہانے
کی نوبت نہ آئی۔
دوسرون کو اس بات کا کہنا کہ کیا کرنا اون پر فرض ہے کافی نہین ہے بلکہ اونکو حقیقتاً ایسا
کام کرنے کی نظیر دکھلانا ضرور ہے۔ وہ بات جو مسز **جیپھالم** صاحبہ نے بہ نسبت اپنی
کامیابی کے راز کے مسز **استو** صاحبہ سے بیان کی تھی تمام لوگون پر عاید ہو سکتی ہے
بیگم صاحبہ نے فرمایا کہ مینے بخوبی سمجھ لیا کہ اگر ہم کو اس بات کی خواہش ہو کہ کوئی کام انجام کو
پہونچے تو ہمکو ضرور ہے کہ ہم بذات خود جا کر اوس کام کی نگرانی کرین اور اوسکو انجام کو
پہونچائین صرف باتین کرنے اور کتابین اڑلانے سے مطلقاً کچھہ کام نہین نکلتا۔ ایسے معاملہ
مین بلاغت بیکار ہے کیونکہ اس سے صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک آدمی کسطرح گفتگو کر سکتا ہے
اگر لیڈی صاحبہ موصوفہ صرف لکچر ہی دیتی پھرتین تو اونکو یقین کامل تھا کہ اونکا منصوبہ زبانی
بات چیت کی سرحد سے آگے نہ بڑھتا لیکن جب لوگون نے اونھین کام کرتے ہوئے اور
اوس کام کو جو کہ اونھون نے فی الحقیقت انجام کو پہونچایا تھا دیکھا وہ اون کی راے
زرین سے متفق ہوے اور اونکی دستگیری کے واسطے دل و جان سے آمادہ ہو گئے لہذا
بہبودی خلایق کے واسطے کوشش کرنے والا وہ شخص نہین ہے جو نہایت فصیح باتین
بیان کرتا ہے یا وہ جسکے خیالات نہایت بلند پروازی کرتے ہین بلکہ وہ ہے جو نہایت ہمدردی

کے کاموں کو انجام دیتا ہے۔
صاف دل لوگ جو مستعدی سے محنت کرتے ہیں اپنی خاص حیثیت اور منصب سے زیادہ کار ہائے ستودہ کے محرک ہو سکتے ہیں۔ اگر ٹامس ہیٹ صاحب مجوزہ سون کی اصلاح اور جان پونڈز ریگیڈ اسکول یعنی مدارس صنعت کی ضرورت کے نسبت اپنا مغز بکتے بکتے خالی کرتے تو بھی وہ کسی کام کے انجام دینے کے لائق نہوتے لیکن بجائے اسکے وہ صرف کام کرنے میں ہمہ تن مستعد ہوے اور انھوں نے اپنے دل میں یہہ بات ٹھان لی کہ ہم کوشش کرینگے اور زبانی خرچ کو بحر ناپیدا کنار میں ڈبو دینگے۔ ملاحظہ فرمائیے کہ نہایت ہی غریب آدمی کی نظیر بھی لوگوں پر اپنا اثر کسقدر رکھ جاتی ہے اور دیکھیے کان سے سنیے کہ ڈاکٹر گتھری صاحب مدرسۂ صنعت کی تحریک کے حامی و مددگار ذیل میں جان پونڈز صاحب پورٹس متھ کے کفش دوز کی نسبت فرماتے ہیں کہ اس چمار کی نظیر نے میری ہمت کو کیسا برانگیختہ کیا اور مجھکو نیکی کا راستہ بتلایا۔ وہ غرض جو مجھکو اس معاملہ میں پیدا ہوئی اس بات کی نظیر ہے کہ زندگی میں انسان کی قسمت یعنی زندگی کا طریقہ شکل بدلنے کی روانی کے بہت ہی کم خفیف حالات سے کسقدر متوثر اور فیصل ہو سکتا ہے۔
یہہ بات کسقدر عجب ہے بلکہ اس بات کا یاد رکھنا میرے واسطے دلچسپ ہے کہ ایک تصویر کے دیکھنے سے یعنی ایک پرانے بے نام و نشان منہدم شہر (برگ) ٹامس چامرز صاحب کے مولد کی تصویر کے سامنے سے جو فورتھ کی کھاڑی کے کناروں پر ایستادہ ہے مجھے اولاً مدارس صنعت میں دل لگانے کا شوق ہوا۔ کئی سال کا زمانہ گذرتا ہے کہ میں اس مقام کے دیکھنے کو گیا تھا اور جب میں آسائش (یعنی تناول طعام و آرام) کے واسطے ایک سرائے میں وارد ہوا میں نے دیکھا کہ وہ کمرہ جسمیں میں ٹھہرا تھا مع انکسی کے گوالیوں اور ہیروں اور تیموبارس کے لباس فاخرہ میں ملاحوں کی تصاویر سے آراستہ تھا ان تصویرات سے مجھکو کچھ لطف حاصل نہ ہوا لیکن گلخن (یعنی بخاری) کے اوپر ایک بڑی چھپی ہوئی تصویر آس پاس کی تصاویر سے زیادہ سفر رکھتی جسمیں ایک کفش دوز کی دوکان بنی ہوئی تھی اس تصویر میں چمار بھی چشمہ لگائے ہوے اور زانو کے بیچ میں ایک پرانا جوتا رکھے ہوے موجود تھا اس سوچ کی اونچی یعنی چوڑی پیشانی اور منہ کی استواری سے یہہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ بڑا مستقل مزاج تھا اور اوس کفش دوز کی گنجی ہوئی بھنووں کے

نیچے خیر اندیشی بہت سے غریب خرقہ پوش لڑکون اور لڑکیون پر جو اوسکے ہر چہار طرف سبق لینے کے واسطے کہڑے تھے نہ توانگن تھے میرا جگر شوق جوش زن ہوا اور کتابہ مین مین نے پڑہا کہ کسطرح اس آدمی مسمی **جان پونڈز** یعنے **پورٹسمتھ** کے کفش دوز کو بیچارے خرقہ پوش اطفال کے جماعت پر ترس آیا جن کو کہ وزرا اور حکام اور شریف زادیون اور اشراف زادون نے گلی کوچون مین آوارہ گہومنے اور تضیع اوقات کرنے کی اجازت دی تھی۔ کسطرح اوسنے مثل ایک نیک گلہ بان کے ان بدبخت آوارہ لڑکونکو مجتمع کیا۔ کسطرح اوسنے دینی اور دنیوی معاملات مین اونکو تعلیم دی۔ اور کسطرح اوسنے جبکہ وہ مشقت بغایت سے ہر روز اپنی معاش حاصل کرتا تھا۔ اس قسم کے پانچسو اطفال کو ذلت کے پنجہ سے چھوڑا کر جماعت کی ترقی کی۔ اس حال کے پڑہنے سے مجھکو ندامت کے ممندر مین کتھاہ نہ ملی۔ مین قعر ملامت مین دہنس گیا۔ جب مجھکو یہہ خیال آیا کہ مین نے بہت ہی کم انجام دیا ہے۔ یہہ خیال میرے سمند ہمدردی کو ایک تازیانہ ہوا۔ مجھکو اس شخص کے کارہائے عظیم کرنے پر تعجب ہوا اور مجھکو بخوبی یاد ہے کہ اوسوقت جبکہ میرا دریائے ہمدردی جوش زن تھا۔ مینے اپنے ساتھی سے کہا (اور مجھکو بیتے اور تجانیہ کے وقت اپنے سخن کی تردید کرنیکی کوئی وجہ معلوم نہوئی) کہ یہہ آدمی انسانیت کی آبرو ہے اور نہایت بڑے اور ذیشان مرقد کا مستحق ہے جو ابھی تک سر زمین برطانیہ مین اسکیلئے واسطے تعمیر نہین ہوا ہے"۔ مین نے اوس شخص کی تواریخ کو خوب غور سے پڑہا اور مجھکو معلوم ہوا کہ اوسکے دلمین اوس ذات مستغنی الصفات نے جو خلایق پر ترحم کرتا ہے ہمت اور حوصلہ کوٹ کوٹ کر بھر دیا تہا۔ علاوہ اسکے جان پونڈز ایک ہوشیار شخص تھا۔ اور مثل **سینٹ پال** کے اگر وہ ایک لڑکے کو کسی دوسری طرح سے اپنی جانب راغب نکر سکتا تو وہ اوسپر حکمت اور حیلہ سے غلبہ حاصل کرتا تھا۔ لوگ اوسکو ایک غریب لڑکے کا گہاٹ کے نزدیک تعاقب کرتے ہوئے اور پولیس مین کی قوت سے نہین بلکہ ایک بھنے ہوئے آلو کے لالچ سے اوسکو مدرسہ مین آنے کو مجبور کرتے ہوئے دیکھتے تھے۔ وہ واقف تھا کہ اہل آیرلینڈ آلو کے از حد شایق ہین اسلیئے لوگ اوسکو ایک پکا ہوا آلو لیئے ہوئے (جسکا چھلکا اوسکی گودڑی کے مثل پھٹا اور کھڑکھڑا ہوتا) ایک لڑکے کے پیچھے دوڑتے ہوئے نگاہ کرتے تھے۔ جب روز قیامت آئیگا اور اون لوگون کو آبرو بخشی جاسکے گی جو

عزت کے سزاوار ہین مین خیال کر سکتا ہون کہ غریب گمنام آدمی اون لوگونکی جماعت کو جنکی نکنامی کو شاعرون نے بذریعہ نظم مشہور کیا ہے اور جنکی یادگاری کے واسطے تربت عالیشان تعمیر ہوئی ہے سوج کی مثل کاٹ کر اور ملک کے بزرگ اور شریف اور ذی اختیار لوگونکو پیچھے چھوڑ کر اور خود آگے بڑھ کر خداوند تعالی کی خاص نظر عنایت سے سرفراز ہوگا اور ہمیشہ مومنین سرخروئی حاصل کریگا — باقی آیندہ —

کمترین مخلوقات از پرتاب گڈہ

تنزل قوم کے انسداد کی تدابیر

سایل باشندۂ دہلی کا سوال مندرجہ مراسلۂ کشمیر نمبر ۹ میری نظر سے گذرا اسلیے اوسکے سوال کا جواب دینا مجھپر لازم آیا شکر ہے کہ ہماری قوم مین بھی ایسے لوگ ہین جنکی آنکھو مین تنزل قوم کا خار کھٹکتا ہے اور جنکو ہر دم آسودگی قوم کا خیال لگا رہتا ہے مگر جاے تاسف ہے کہ ایسے لوگونکا شمار جو اپنی پیاری قوم کو آسودہ دیکھنا چاہتے ہین اور اوسکو فارغ البالی کی حالت پر پہونچانا فرایض انسانی خیال کرتے ہین بمقابلہ اون لوگون کے جو اپنی ذاتی آسایش اور نمود بے بود مین مستغرق رہتے ہین اور قومی بہبودی مین کوشش کرنا داخل عیب اور کسر شان تصور فرماتے ہین بہت ہی کم ہے اور بدینوجہ اصلاح قوم مین اون کی کوششون کا اثر ایسا ہے جیسا کہ ایک ناتوان اور بیمار شخص کی آواز کا اثر مجمع غفیر اور مجمع کثیر مین ہوتا ہے جسطرح کہ ایک مکھی جسم پر بیٹھنے مین جان دیتی ہے اور ہر وقت اوسکے گرد گھومتی رہتی ہے اور اگر بجاے احتیاط کرنے کے لاپروائی اختیار کیجاے تو وہ زخم پر بیٹھکر اوسکو چند روز مین ناسور کر دیتی ہے اور پھر کوئی دوا اثر نہین کرتی ہے اسیطرح ناعاقبت اندیشی اسراف اور فضول اور بیجا باتین مثل سایہ کے ہماری قوم کے پیچھے چمٹی ہوئی ہین اور روز بروز زیادہ دخیل ہوتی جاتی ہین اور اگر ان باتون کے انسداد کے واسطے کوئی تدبیر جلد نہ سوچی جاے تو یقین کامل ہے کہ چند عرصہ مین اسکا تسلط اسقدر ہوجاے اور اسکا زور و شور اس حد تک پہونچے کہ پھر بجز کف افسوس ملنے کے کوئی تدبیر سود مند نہو اور گو اسوقت ہر ایک شخص بہبودی قوم کا خواہشمند ہو مگر بفحواے اسکے کہ (اب پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چگ گئین کھیت) کوئی اصلاح مؤثر نہو —

ہماری قوم امور صرف عام اور رسوم بے بود کے بھونرمین ایسی غرق ہے کہ اگر کوئی شخص اوسکو آگاہ کرنے کی جرات کرے کہ یہہ راستہ نہایت پر خطر ہے اور اس سے ساری قوم کی سراسر تباہی اور خرابی متصور ہے تو وہ بجاے اپنی غلطی سے نادم ہونے اور اپنے دوست کے شکریہ ادا کرنے کے اوس سے ناخوش ہوجاتے ہین اور اپنے دلمین اوسکی طرف سے کدورت رکھتے ہین ۔ افسوس ہے کہ جب ہمارے اصحاب قوم کے دلومین ابھی تک ایسے خیالات جاگزین ہون تو اصلاح قوم کی امید کرنا گویا دانتون سے لوہے کے چنے چبانا ہے ۔ برادر صاحب پنڈت کشن نراین صاحب شیوپوری نے بہت ہی صحیح ارقام فرمایا ہے کہ لکھنؤ کی شادیون کے حالات سنکر ہم اب توقع نہین کر سکتے کہ ہمارے ہان اصلاح ہو اب مین سایل باشندہ دہلی کا شکریہ ادا کرکے اپنے اشہب قلم کی زمام کو روکتا ہون اور مدعا کی جانب اوسکو پھیرتا ہون ۔

۱۔ ذکور کو علم و ہنر مین کمال کا درجہ حاصل کرنا

اصحاب قوم کو لازم ہے کہ اپنے لڑکون کی اعلی اور عمدہ تعلیم مین روپیہ کے صرف کرنے سے دریغ نہ فرمائین اور جہان تک ممکن ہو اونکی تعلیم تکمیل کو پہونچائین ۔ والدین کا سب سے مقدم یہی فرض ہے کہ اپنی اولاد کی تربیت مین ہمہ تن مصروف ہون یہہ نہین کہ اون کی شادی مین تو اندھا دھند روپیہ لٹائین مگر اونکی تعلیم مین روپیہ صرف کرتے وقت ہچکچائین ۔

تعلیم اعلی سے میری مراد یہہ نہین ہے کہ جب لڑکے میڈل کلاس کا امتحان دیچکین اور اوس درجہ کی سند حاصل کرلین تو اونکو مدرسہ سے اوٹھالین اور اونکو تلاش معاش مین سرگردان پھرنے کی اجازت دین یا یہ کہ جب وہ کسی ہائی اسکول مین درجۂ اول انٹرنس مین کامیابی حاصل کرین اور سند پانے کے مستحق خیال کیے جائین تو اونکی تعلیم کو منقطع کردین اور اونکو دنیا کے دھندے مین لگائین بلکہ میرا مطلب یہہ ہے کہ اونکو کالجون اور یونیورسٹیون کے آخر زینہ تک پہونچائین اور اگر ممکن ہو تو اونکو ولایت بھیجکر بیرسٹری سول سروس ۔ سول انجنیرنگ اور ڈاکٹری وغیرہ کی امتحانات اعلی مین بھی ناموری حاصل کرنے دین

۲۔ روشنی علم کے ذریعہ سے اناث کو جہالت اور گمراہی کے تیرہ و تار حجرہ سے نکالنا اور فضولی اور اسراف بیجا کی مضرتون سے آگاہ کرنا

تا وقتیکہ کسی قوم مین فرقۂ اناث بے علم اور فرقۂ ذکور سے عقل و دانش مین ہم پلہ

نہین ہوتا ہے وہ قوم مہذب اور شایستہ نہین ہوسکتی ہے اور اوس قوم سے اوسکی فارغ البالی کوسون دور بھاگتی ہے اسلیے مستورات کو زیور علم سے آراستہ اور اونکی خیالات کو عمدہ تربیت سے درست کرنا نہایت ضرور ہے تاکہ اطفال کی تعلیم بآسانی بسہولت سے انجام پائے اور مردونکو امور خانہ داری مین ہر طرح سے اطمینان اور طمانیت حاصل ہو

۳ - مردونکو افعال خلاف تہذیب اور امور ممنوعہ سے اجتناب کرنا اور مستورات اور اطفال کی آنکھونکے سامنے نظائر کی تصویر کہینچنا -

مردون کو چاہیے کہ افعال ستودہ اور کردار پسندیدہ کیطرف اپنی طبیعت کو راغب کرین اور خیالات بیہودہ اور تصورات خلاف تہذیب کو کسی حالت مین اپنے گوشۂ دلمین جگہ نہ دین اشیاے منشی کے استعمال سے کلیتاً اجتناب کرین اور ایسی مضر چیزونکو ہرگز ہرگز منہ نہ لگائین

۴ - شادی کے درجون مین باتفاق قوم رقم مناسب مقرر کرنا اور اوسپر کل قوم کا عملدرآمد کرنا -

صرف شادی مین درجے معین کرنا اور ہر درجہ مین رقم مناسب کا بشورہ مقرر کردینا ہی کافی نہوگا بلکہ ہر ایک متنفس قوم کا اوسپر کاربند ہونا اور بطیب خاطر اوس سے استفادہ اوٹھانا درکار اور ضرور ہوگا -

۵ - تجارت کے بابت بدنامی کے خیال کو دل سے دور کرنا اور اصحاب مقدرت اور دولت کا اسکے ذریعہ سے اپنی قوم کو فایدہ پہونچانا -

اب وہ وقت آگیا ہے کہ یہہ قوم تجارت کے فواید سے آگاہ ہوکر پرانے دقیانوسی خیالات کو بالکل بھول جانے اور اوسکو اپنی بہبودی اور دولتمندی کا ذریعہ خیال کرے - اگر وہ اصحاب برادری جو خدا کے فضل سے استطاعت رکھتے ہین اور دولتمند خیال کیے جاتے ہین تجارت کے کارخانے ہر ایک بڑے شہر مین جاری کردین اور اونمین سواے اپنی قوم کے لوگون کے اور کسی کو نوکر نہ رکہین تو دیکھیے کہ چند سال کے عرصہ مین یہہ قوم کسقدر فارغ البال ہوجاتی ہے اور ادبار اور مصیبت کے پنجہ سے کسقدر جلد رہائی پاتی ہے آخر مین یہہ کہکر کہ (کسی قوم کی فارغ البالی اور بہبودی صرف ایک دن یا ایک برس مین ممکن نہین ہے بلکہ یہہ ایک مدت مین ظہور پذیر ہوسکتی ہے اور صرف اوس صورت مین جبکہ قوم کا ہر ایک متنفس اسکے حاصل کرنے مین ہمہ تن کوشش کرتا رہے اور تدابیر مناسب عمل مین لاوے اس مضمون کو ختم کرتا ہون اور بزرگان و خیرخواہان قوم سے امید رکھتا ہون کہ وہ بہت

جلد اسکی جانب اپنی عنان توجہ کو راغب کرینگے اور قوم کو فارغ البالی اور بہبودی کی عزت پہونچائینگے - آمین رب العالمین -

کمترین مخلوقات از پرتاب گڈہ

مضمون مراسلۂ کشمیر - نمسکار مراسلہ ماہ مارچ ۹۶ء نمبر ۹ صفحہ ۱۰ مین جو سوال منجانب سایل باشندہ دہلی درج ہے اوسکا جواب دینا ہمپر فرض ہے -

اکثر کشمیری پنڈتان ساکن ہندوستان کی حالت روبہ تنزل ہے اور ایسا تنزل ہے جسکا نتیجہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا دشمن کو بھی نہ دکھائے - واقعی رسوم اسراف روز بروز زیادہ ہوتے جاتے ہین اور آمدنی اور روزگار عنقا - کوئی صورت ترقی کی نظر نہین آتی ہے اور اگر کوئی ہے بھی تو اوسکا اجرا ہونا ممکن نہین ہے کیونکہ ہماری قوم مین جسقدر مرد و عورات ہین ہر ایک فضول خرچ - مراسلہ قومی کے اجراسے زیادہ اور کیا عمدہ تدبیر اصلاح کی ہوسکتی ہے - ایسا مفید سلسلہ اتفاق کا بھی نا کام رہا تو پھر کیا امید اتفاق کی ہے - سب اقوام کے اخراجات شادی پنجاب مین بحکم سرکار بصلاح پنچان قوم تخفیف کیے گیے مگر اس قوم نے سرکار کی بھی نہ مانی - ہماری قوم مین سوائے بعض خاندان کے ایسا کوئی خاندان نہین ہے جسکی دو تین نسل تک امیری رہی ہو - وجہ یہہ کہ فضول اسراف نے سب کو برباد کردیا - اگر ایک شخص کسی خاندان کا کسی معقول عہدہ پر ممتاز ہوا اور کچھہ روپیہ کمایا تو اسقدر شادیون مین فضول خرچ کردیا کہ صاحبزادے اونکے جنھون نے بڑے ناز و نعمت مین پرورش پائی تھی ضروریات روزمرہ تک سے تنگ ہوگئے - افسوس ہے ایسی فضول خرچی اور ایسی عقل پر کہ شادیون مین آنکھہ بند کرکے سب صرف کرکے آیندہ اپنے تئین برباد کردیا اور نام عزت سب کو خاک مین ملا دیا - ایک وقت پانچ پانچ تان مین گیارہ تان کی مہرین دین پاؤ در بتہ دیئے لیکن اوسوقت کی خبر نہ رہی جبکہ دس روپیہ کا روزگار تک نہین ملتا - اور اسی حالتمین شادی دختر درپیش ہے اگر دولت کو کسی بار آور امر مین لگا دیا ہوتا اور شادی دختر مین پابند قانون وطن کے رہے ہوتے تو ہر شخص ایسے رسوم کو بخیر باد کرتا - اور ایک نہین دس لڑکیان بیاہ دیتا اب ان رسوم کی فضولی دخت پر افسوس کرکے شادی دختر کے واسطے فکر مین گھلے جاتے ہین - غور کی جگہہ ہے کہ اگر اہل

کسی کو بہت پیاری ہو اور پرمیشر نے روپیہ بھی دیا ہو تو اوس اولاد سے ایسا سلوک کرنا چاہیے کہ ہمیشہ اوسکے مفید ہو۔ نہ کہ اوسکی شادی میں ہزار ہا روپیہ برباد کرکے آئندہ کے لیے ایک بلا اونکے لیے چھوڑ گئے۔ دختر کو روپیہ دینا ہے تو بجائے فضول خرچی کے نقد روپیہ اوس لڑکی کے نام کسی بنک مین جمع کردو تاکہ اوس روپیہ سے اوسکو مدد ملے۔ یا خدانخواستہ سختی کے وقت کام آوے۔ اسیطرح صاحبزادون کو علم کے زیور سے خوب آراستہ کرو۔ افسوس ہے کہ اسقدر شایستہ قوم مین کوئی بیرسٹر نہین۔ کوئی سول سروس نہین۔ سوائے ایک صاحبزادہ فخر قوم کے کوئی ایم اے نہین۔ اور ہووین کہان سے دس بارہ برس کی عمر مین شادی ہو گئی۔ پندرہ سولہ برس کی عمر مین جو عین تحصیل علم کا زمانہ تھا بی کے پھیر مین پڑے چلو نوکری کی ٹہری۔ پڑہنا لکھنا کس کا سبق کون یاد کرے۔ سب سے زیادہ اول درجہ کی خرابی تو چھوٹی عمر کی شادی ہے۔ ان شادیون کو دیکہ کر کوئی سچ نہین ہوتا ہے۔ یہہ سب کچھہ دیکھتے بہالتے ہین اور بچاتے ہین اور پھر آنکھہ بند کرکے کم سنی مین شادی کیے جاتے ہین۔

بوجوہ صدر صاف ثابت ہے کہ اس قوم کی حالت رو بہ تنزل ہے۔

خادم قوم از پنجاب

عذر رسالہ کشمیر۔ اس مضمون مین جو اکثر الفاظ اور فقرات مجبوری کم کرنے پڑے ہین وجہ اوسکی یہہ ہی کہ جابجا عبارت اسکی خالی از اعتراض بابت قوم نہ تھی امید ہے کہ صاحب مضمون معاف فرمائینگے

عمدہ عادت و مفید عام نظیر سے اپنی ذات و اولاد و قوم و ملک کو فایدہ پہونچانا فرض انسانی ہے۔

بکل کا قول ہے کہ جو قوم ترقی اور تبدیل عادت کے واسطے مستعد نہو اونکے واسطے عمدہ کوشش وہی ہے کہ اونکے معاملات مین بہت سرگرمی انسان نہ کرے۔ مجھے اپنی قوم کے معاملات مین یہہ قول ایسا ہو بہو صادق اور چسپان پایا جاتا ہے کہ ایک قسم کا گمان پیدا ہوتا ہے کہ شاید موجد اس قول عمدہ کا ہمارے قومی حالات سے کسیقدر واقف تھا۔ جسوقت کہ مین دیکھتا ہون کہ ہمارے قومی معاملات مین روز بروز نئے نئے ایجاد اور نئے نئے رسوم قایم ہوتے ہین اوسوقت مین مایوس سا ہو جاتا ہون کہ آخر اس ساری کوشش اور سعی کا نتیجہ کیا پیدا ہوتا ہے سیکڑون آدمی جو

بجائے خود سمجھتے ہین کہ بعض مراسم ہماری قوم کے ناقص اور قابل ترمیم ہین اونمین سے ایک بھی اتنی جرات نہین رکھتا کہ اونکو ترک کرے - ایک مین بھی مین یہہ ہمت نہین دیکھتا کہ وہ صاف صاف اپنے عزیزون اور دوستون سے کہدے کہ ہم تمہاری ان عادتون مین شریک نہین ہین - وجہ اسکی کیا ہی - کیا ہماری قوم مین لوگون کو اپنے ذاتی معاملات مین استقلال نہین ہے یا اون معاملات کی نیکی اور بدی سے آگاہ نہین ہین - میری دانست مین اصلی وجہ نہ یہہ ہے نہ وہ بلکہ باعث اسکے ایسے خفیہ مثل اسباب قدرت کے ہین کہ چشم ظاہر بین کو نظر نہین آتے - کون صاحب عقل اس بات کو نہین سمجھتا ہے کہ ہماری قوم مین جو رسم ہولی کی ہے اوسمین سوے تفضیح اور اندیشۂ دنگہ وفساد کے کوئی نتیجہ دیگر خواہ دنیا کا خواہ عقبیٰ کا حاصل نہین ہے لیکن کسی صاحب عقل کو مین ایسا صاحب جرات نہین پاتا ہون کہ اس سامان تفضیح و دنگہ و فساد سے وقت پر علحدہ ہوجائے - جسوقت عزیز اور آشنا آکر کہیتے ہین کہ جناب آپکو ہمارے کام مین شریک ہونا ضرور چاہیے - اوسوقت جناب کو طوعًا او کرہًا شریک ہوجانا پڑتا ہے - کون صاحب فہم اس بات کو نہین سمجھتا ہے کہ معاملات شادی جسکو ہم لوگون نے اسقدر طول دے رکھا ہے صرف ایک عقد شرعی درمیان دو بنی نوع انسان کے ہے کہ اونکی زندگی بذریعہ اوس عقد کے آیندہ براحت اور جائز طور سے گذرے لیکن مین ایک بھی صاحب فہم ایسا نہین دیکھتا کہ جو اس معاملہ مختصر کی طولانی سے اپنا دامن چھوڑاکر علحدہ ہوجائے برات کا ہونا ہر صاحب فکر کو برا معلوم ہوتا ہے لیکن آخر کار جسطرح معاملات تقدیری مین انسان مجبور ہے اوسی طرح مجبور ہوکر اسمین بھی شریک ہونا پڑتا ہے - آتشبازی کی بو دماغ کو پراگندہ کردیتی ہے لیکن آخر کو ناک بند کرکے اوسی باروت اور گندہک کو سونگہنا پڑتا ہے - ناچ اور رنگ محفل رقص و سرود جسکا تعلق بعض حالت مین زیبا نہین بلکہ داخل گناہ ہے ہر صاحب فہم و فراست کو برا معلوم ہوتا ہے - لیکن جب کوئی صاحب شوق اور حوصلہ و ولولۂ طبیعت سے محفل آراستہ کردیتا ہے تو لوگون شخص ہے کہ اوسکو شریک نہین ہونا پڑتا ہے - غرضکہ جسقدر رسوم کہ ہم لوگ ناقص اور قابل ترمیم سمجھتے ہین اوسمین طوعًا او کرہًا شریک ہوتے ہین کیا یہہ رسوم مثل احکام تقدیری کے ہین جسنے ہمارے ہاتھ اور پاؤن باندھ دیے ہین - نہین وجہ یہہ ہے کہ ابھی ہماری

قوم مین کثرت سے لوگ مستعد اس بات پر نہین ہین کہ وہ ترقی کو قبول کرین - یہ کہنا نازیبا نہ سمجھا جاے گا کہ اس عدم آمادگی کے بہت سے وجوہات ہین - اول یہہ کہ جو یار اور آشنا اور عزیز و اقارب ہمارے ہین وہ تعلیم عمدہ نہین رکھتے ہین - ہماری عورتین تعلیم یافتہ نہین ہین - تعلیم عمدہ سے میرا مطلب ہرگز یہہ نہین ہے کہ ہماری قوم مین لوگ اعلی درجہ کی تعلیم کتبی حاصل نہین کرتے بلکہ میرا اصلی مطلب یہہ ہے کہ طبیعت کو اپنی اور عمدہ خیالات ہمدردی اور نیکی سے آراستہ نہین کرتے جو اونکو ہر وقت واسطے بہتر کرنے حالت نوع انسان کے رغبت دلا وین -

جبکہ لڑکے کے جنیؤ مین یا شادی مین اور مہربان کو بات بات پر شک ہوتا ہے تو یہہ مہربان کی عقل اوس وقت نازک مین عجیب آتی ہے لاچار حکم عورت جو ہر شایستہ ملک مین حکم غلطی سمجھا جاتا ہے اوسکو تسلیم کرنا پڑتا ہے - جب کہ لڑکی کی شادی ہین ہمارے عزیز و آشنا کی ترنگ کی رئین بتاتے ہین تو ہماری تنہا لے محض بے اثر ہو جاتی ہے

اے میرے شایستہ دوستو مین ایسا دعوی نہین رکھتا کہ مین کوئی ناصح ہون - یا کوئی تعلیم عمدہ مینے پائی ہے - لیکن مجھے افسوس ہوتا ہے کہ تم شایستہ کہلاتے ہو لیکن کوشش اس بات کی نہین کرتے کہ ناشایستہ طریقون سے علحدہ ہو جاؤ تمہاری عادتین تمہارے طریقے اورون کے واسطے نظیر ہون - اور تم اپنی نظیر قایم کرو کہ تمہاری قوم کی قوم تمہاری مشکور ہووے - جسوقت کہ تم محفل مین ناچ دیکھا کرتے ہو تمہین یہہ خیال نہین آتا کہ ہمارے کم سن لڑکے اس عادت کو دیکھکر دلپر نقش جما رکھینگے - جسوقت کہ تم محفل رقص و سرود مین بیٹھے ہو کیا تمکو دکھلائی نہین دیتا ہے کہ تمہارے چھوٹے چھوٹے لڑکے جنکو تمہارے آگے لحاظ کرنا چاہیے وہ تمکو ہٹا ہٹا کر آگے بیٹھتے ہین - اے میرے تعلیم یافتہ دوستو تمہارے ہاتھ مین اپنی قوم کی بہتری و خرابی دونو ہین چاہے تم اونکو اپنی عمدہ حالتون سے اوس آسمان تک پہونچا دو جہان لوگ اونکو دیکھکر مقام رشک ہو خواہ اونکو اوس غار تاریکی مین گرا دو جہان سے اوٹھنا سالہا سال تک دشوار ہو بلکہ مین کہہ سکتا ہون کہ تمہارے ہاتھ مین کل ملک ہندوستان کی بہتری اور خرابی اسوقت ہے - کون ملک ایسا ہے کون شہر ایسا ہندوستان مین ہے کون دفتر کون کچہری کون تحصیل - الغرض کون مقام

اس عظیم ملک مین ایسا ہے کہ جہان تم موجود ہو۔ لیکن افسوس ہے کہ جس جگہہ تم ہو جن عہدون جن کامون پر سرفراز ہو اور مین دعا مانگتا ہون کہ اور بلند تر عہدون پر تم ترقی پاؤ۔ کیا تم وہان نہین دیکھتے کہ تمہارے ملک کے لوگ ان رسوم بد کی بدولت و ان ناقص عادتون کی بدولت کسقدر ذلت اور خواری مین گرفتار ہین پس کیا تم پر فرض نہین ہے کہ تم انکو آراستہ کرو۔ اور اس سے بہتر دوسرا طریقہ اون کے آراستہ کرنیکا اور کوئی نہین ہے کہ پہلے تم خود آراستہ ہو۔

فی زمانہ جو شادیان ہوتی ہین اون کی کیفیت پر اگر واجبی طور سے نظر کیجاے تو کہنا نادرست نہین ہے کہ یہہ شادیان صرف معاملات معمولی اس دنیا کی ہین جس مین نہایت عظیم اور سنگین معاملات انسان کو ادا کرنے باقی ہین لیکن ان معمولی کاروبار دنیا مین جسقدر عظمت ذاتی اور نشو و نما کا پتہ اوسے ہوتا ہے وہ خالی باعث نقصان سرمایہ ذاتی ہی کا نہین بلکہ اثر اوسکا اورون کے واسطے کچھہ عمدہ نہین ہوتا ہے لوگ کہتے ہین کہ جو ہوگیا وہ ہوگیا گذشتہ کا ذکر کیا۔ لیکن انہین گذشتہ حالات سے انسان کو آیندہ فکر کرنا واجب ہے۔ شاید کہ میرا کہنا داخل مبالغہ نہین ہے کہ ان شادیون مین چند تقریبات ایسی ہین کہ ہر ایک تقریب مین ہر آدمی کا صرف کثیر ہوتا ہوگا۔ میر اگمینہ ہر شادی کا اسطور پر ہے۔

مدات مصارف تارہ بندی و شادی پسر و دختر

تارہ بندی

پارچہ	گوٹہ کناری	زیور	ہوریوں و دختران
لعہ	عہ	عہ	الـــہ

پخت	پوجا و بھگشا وغیرہ	آرایش و آتشبازی جلوس بہات و روشنی	میزان کل
الـــہ	عہ	عاعہ	للعہ لعہ

شادی پسر

پارچہ	گوٹہ	زیور	ہوریوں و دختران
الـــہ	لاعہ	الـعہ عہ	الـــعہ

پخت	پوجای دیوگن و لگن	برہمن ہوروَن غیرہ	سوہاگ پیٹارہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

میزان کل شادی پسر [illegible]

شادی دختر ۱

پارچہ	گونہ	زیور	ہوروین و دختران
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پخت	پوجای دیوگن و لگن	کھال آمدہ سمدھیان	برہمن ہوروَن غیرہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جنس و لوازمہ لگن	طشتری	جنس و لوازمہ گراجن اول و دوم	لوازمہ گراجن سوم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
صرف گراجن چہارم	صرف گراجن پنجم	میزان کل	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	

واضح ہو کہ اگر ہر سہ تقریبات مذکورہ بالا مین بجائے پخت معمولی کے سبیل شیرینی کی گئی تو تخمینہ مذکورہ بالا حسب ذیل ہر شکل مین بابت مدات نمبر ۱ ہ وہ ترقی پا جائے گا

سبیل زن و مرد سے ہوروین		فقط سبیل مردون کی سے ہوروین خاص نباشہ	
زنار بندی	[illegible]	زنار بندی	[illegible]
شادی پسر	[illegible]	شادی پسر	[illegible]
شادی دختر	[illegible]	شادی دختر	[illegible]

اور مجھے یقین ہے کہ تخمینہ میران تقریبات کے واسطے شاید کہ کم ہو۔

کیا ہمین معلوم نہین کہ جسوقت ہم ایک شادی کے واسطے زر کثیر خرچ کر دیتے ہین کسقدر ہمارے مثل آدمی دن بھر واسطے حصول کرنے نان خشک کے ترستے ہین۔ کیا ہمارے افعال ایسی خود غرضی کے کتاب قدرت مین روز مرہ واسطے محاسبہ آیندہ کے درج نہین ہوتے ہین اور اوس روز مشکل کو جبکہ یہ دفتر کا دفتر ہماری خطاؤن اور غلطیون کا ہمارے روبرو پیش کیا جائیگا اور آخر کو یہ سوال کیا جائیگا کہ کیون جی جسوقت تم ہزارون روپیہ اپنی مسرت دلشو و نماے فضول مین اوڑاتے تھے۔ تمکو خبر بھی کہ کسقدر ہمارے بندے حصول رزق سہل مین ترستے

تھے۔ اوسوقت سوا ے سرنگون ہونے کے ہمین کیا جواب آئیگا۔ اوسوقت یہ الزام سخت ہم لوگون پر ثابت ہوگا کہ ہمارے حرکات اور افعال سے نقصان عظیم اوس خداوند عالم کی خلقت کا ہوا۔

شاید کہ میری سخت بیانی میرے دوستونکے خلاف ہوے لیکن مین اپنے دوستونکو آگاہ کرتا ہون اون شکایتونسے جو اونکے نسبت سنی جاتی ہین اونکو آگاہ کرتا ہون اون غلطیونسے جمین وہ گرفتار ہین۔ افسوس کہ اونکو خبر نہین کہ گو اونکے دوبدو لوگ اونکی تعریف کرین لیکن اونکی غیبت مین کوئی عمدہ تعریف نہین کیجاتی ہے۔ اونکی اس اعلی اعظمت کا ذکر خیر سنائی نہین دیتا ہے۔ اندرینصورت اے میرے دوستون تمہین واجب ہے کہ میری اس تحریر کیجلے خود تحقیقات کرو بجاے خود غور کرو اور دیکھو کہ تمہارے افعال سے لوگونکا نقصان نہو تاکہ تمہاری زندگی مین اور بعد تمہارے تمہین لوگ بخیر کرین۔ اور تم ایک سرمایہ نیکنامی کا اپنے واسطے اور نیکی کا اورون کے واسطے چھوڑ جاؤ۔

نظم یکے از ارباب قوم ساکن کاپنور در جواب غزل مرزا صاحب

در ہیچ پردہ نیست نباشد نوای تو	عالم پرست از تو و خالیست جاے تو

غزل در حمد

اے لامکان او دیدہ کبریای تو	ہر جا نظر فگندہ ندیدم سوای تو
نے ابتدا بشان تو گنجد نہ انتہا	ثابت نمی شود خبر و مبتدای تو
از جن و انس و حور ملک جملہ کائنات	کس نیست کو بجان نبود مبتلای تو
صد کاروان روح روان از بدن پے	آمادہ رحیل ز بانگ درای تو
منصور وار بانگ انا الحق زنم اگر	خیزد ز تار تار رگ من نوای تو
بے حکم تو نشد بہ بلا مبتلا حسین	آرے نخورد ز مہر رضا بہ رضای تو
دست دعا بجانب گردون کنند بلند	ملا بہ وہم این کہ بود عرش جای تو
شاکر خموش مصرعہ نشنیدہ مگر	خاموشی از ثنای تو حد ثنای تو

اخبار قومی

الہ آباد - پنڈت شام نراین صاحب کول اہلکار ریاست ریوان بضرورت خرید سامان شادی مہاراجہ صاحب بہادر ریوان جو عنقریب ہونیوالی ہے ۲۹ - اپریل ۱۸۸۹ء کو ریاست یون سے یہان تشریف لائے ہین اور مکان پنڈت پران کشن صاحب کول جو دیشی اکلارک کچہری کلکٹری الہ آباد واقع محلہ رانی منڈی مقیم ہین -

آگرہ - پنڈت کاشی ناتھ صاحب کنزرو آنریری مجسٹریٹ کا مزاج علیل تھا اب تخفیف ہے ایشر صحت وشفاے کامل بخشے -

ایضا - پنڈت ہیم نراین صاحب تنکو کا مزاج بعارضہ دنبل علیل تھا اب صحت ہے -

ایضا - پنڈت مہاراج نراین صاحب تنخواہ جو بضرورت شادی پسر خود یہان تشریف لائے ہین دفعتًا بعارضہ درد علیل ہوگئے تھے اب بفضل الہی صحیح ہین -

ایضا - پنڈت مہاراج نراین صاحب تنخواہ کے پسر خورد کی شادی کتخدائی پنڈت جگن ناتھ صاحب کول کی پوتی سے بخیر وخوبی ہوگئی -

بہرائچ - پنڈت مرجو پرشاد صاحب خلف پنڈت دیبی پرشاد صاحب آگرہ ریاست کپور تھلہ مین بعہدہ محرری بمشاہرہ دس روپیہ ماہواری مقرر ہوے ہین یقین ہے کہ اس عہدہ کا ایسی اچھی طرح انجام دین کہ جلد ترقی حاصل کرین -

ایضا - پنڈت ہر پرشاد صاحب نسران جو عرصہ سے بیکار تھے بعنایت جنرل رام شنکر صاحب منتظم ریاست بلرام پور بعہدہ مختاری مقرر ہوکر عدالت ضلع شاہجہان پور ملک آئین مین مختار ہوے ہین -

ایضا - پنڈت راج نراین صاحب خلف پنڈت گنگا پرشاد صاحب آگرہ بوجہ دق تپ و سرفہ بحصول رخصت دو ماہ روانہ لکھنو ہوے -

ایضا - پنڈت شام نراین صاحب کول کمتو لکھنو سے قیصر گنج ضلع بہرائچ مین آئے اور یہان سے گونڈہ اپنے کام پر تشریف لے گئے -

بسوان - پنڈت ہر پرشاد صاحب منتو تحصیلدار بضرورت شادی کتخدائی صاحبزادہ رخصت حاصل کرکے لکھنو تشریف لے گئے - اور وہان سے آگرہ جائین گے -

ایضاً۔ پنڈت شمشیر ناتھ صاحب بہان نے بضرورت شادی کتخدائی صاحبزادہ دو مہینے کی رخصت حاصل کی ہے اب یہانسے لکھنو گئے۔ اور وہانسے آگرہ جائینگے۔

بنارس۔ پنڈت بہاری لال صاحب در کی والدہ نے وفات پائی۔

پرتاب گڈھ۔ پنڈت ہرشنکر صاحب تکو نے ایک مہینے قایم مقام سررشتہ داری کا کام کیا

ایضاً۔ پنڈت تربھون ناتھ صاحب سپرو اسسٹنٹ سنٹلمنٹ ۱۵ اپریل سنہ ء سے قایم مقام ڈپٹی سنٹلمنٹ مشاہرہ ۔ ماہوار مقرر ہوے۔

ایضاً۔ پنڈت راج نراین صاحب کول مستقل نقل نویس نقول مصدقہ کے مقرر ہوے اور دس روپیہ ماہوار باضافہ اجرت نقول اسواسطے دیا جاے گا کہ اسسٹنٹ سنٹلمنٹ کو کارروائی اردو مین مدد دینگے۔

ایضاً۔ قبایل پنڈت گوپی ناتھ صاحب ٹکو بغرض شرکت شادی کتخدائی پنڈت پرتھی ناتھ صاحب چک یہانسے لکھنو گئے ہین۔

ایضاً۔ گلاب راے بھنڈاری کو ڈپٹی پنڈت کشن لال صاحب رینہ سکھیا اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر نے برخاست کیا۔

جے پور۔ پنڈت شام نراین صاحب تکو کپتان فتح پلٹن بحصول رخصت چندروزہ دہلی کو تشریف لے گئے ہین۔

ایضاً۔ پنڈت بیجناتھ صاحب کول شرغہ مع قبایل بضرورت شرکت جشن زناربندی صاحبزادہ پنڈت شمبہر ناتھ صاحب کول شرغہ لکھنو گئے تھے بعد فراغ جشن بدستور اپنے کام پر واپس تشریف لائے۔

جالندھر۔ دیوان پنڈت رام ناتھ صاحب مدن اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر قایم مقام جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر بہادر جالندھر مقرر ہوئے۔

دہلی۔ ۲۷ مارچ سنہ ء کو پنڈت رادہا کشن صاحب سپرو مظفرنگر سے دہلی مین آئے اور ۳۰ مارچ سنہ ء کو مع الخیر واپس گئے۔

ایضاً۔ ۲۶ مارچ سنہ ء کو پنڈت جانکی ناتھ صاحب بندوقچی الور سے آئے اور پھر واپس گئے۔ او متعلقان پنڈت صاحب موصوف بھی بعد روانگی انکے بماہ اپریل سنہ ء روانہ الور ہو گئے۔

ایضاً - پنڈت جانکی ناتھ صاحب مدن آگرہ سے واسطے ایک زونکے آئے تھے اب تبدیلی اونکی براے چندے اجمیر کیطرف ہوگئی ہے لہذا وہان تشریف لیگئے ہین -

ایضاً - ۱۲ - اپریل ۱۸۸۶ء کو بتقریب ترقی عہدہ پنڈت رتن نراین صاحب گنجو برادری مین لڈو تقسیم ہوے -

ایضاً - ۱۶ - اپریل ۱۸۸۶ء کو پنڈت اندر پرشاد صاحب کچلو مع برادران خود میرٹھ سے واسطے شمول شادی زنار بندی بہانجے خود بقبول رخصت دو ماہ داخل دہلی ہوے -

ایضاً - ۱۸ - اپریل ۱۸۸۶ء کو متعلقان پنڈت جیالال صاحب رینہ واسطے شمول شادی مہاراج پنڈت شام نراین صاحب رینہ داخل دہلی ہوئے اور بخانہ پنڈت بشن نراین صاحب ہاکچہ بتقریب شادی جناب دینا ناتھ صاحب مہمان فروکش ہوئے -

ایضاً - پنڈت بشمبر ناتھ صاحب عرف زتشی کانپور مین باستطاعت رہے بخیال اپنے مردمان خانہ کے ٹھہر گئے ہین - چنانچہ مردمان خانہ بھی اونکے دہلی سے روانہ کانپور ہوگئے -

ایضاً - پنڈت بہاری لال صاحب عرف ٹوپانے لڑکا گود لیا ہے کہ جس کی خبر مراسلہ سابق مین درج ہے اب بتقریب زنار بندی عزیز مذکور کے ۲۲ - اپریل ۱۸۸۶ء کو لڑکا بانی جڑہانے کا شکون کیا گیا اور برادری مین دونہ حلوے کے تقسیم ہوے اور ۲۵ - اپریل ۱۸۸۶ء کو دعوت جنابندی ہوئی -

ایضاً - ۲۴ - اپریل ۱۸۸۶ء کو متعلقان پنڈت شام نراین صاحب تکو کپتان فتح پلٹن جے پور سے بخیریت دہلی مین پہونچ گئے - وجہ اونکے آنے کی یہہ ہے کہ پنڈت صاحب موصوف رخصت خفیف لیکر یہان واسطے زیارت والدین کے آئے تھے چونکہ طبیعت اونکی ناساز ہوگئی تھی لہذا رخصت اور اضافہ کرائی گئی اس سبب سے متعلقان کو بھی بلالیا -

ایضاً - ۲۵ - اپریل ۱۸۸۶ء کو مہاراج گنگا دہر جی عرف کہنشو باستماع خبر علالت گوپی شنکر جی مہاراج خویش خود روانہ فرخ آباد ہوے -

ایضاً - پنڈت رتن نراین صاحب گنجو شرف دہلی کی طبیعت بوجہ ضعف علیل تھی اب پانچ بار تپ لرزہ کی آچکی ہین اور ضعف بکثرت ہوگیا ہے ایشر صحت اور قوت عطا کرے -

سلطان پور - پنڈت ہرکشن صاحب سلطان پور کے تحصیلدار مقام جہ ماتحت کو بابۃ ۱۳ کی رخصت فرلو ۷ - مارچ ۱۸۸۶ء سے عطا ہوئی -

علی گڈھ - ڈپٹی پنڈت دیبی پرشاد صاحب لقایا لحصول رخصت یہان سے متھرا اور وہانسے مراد آباد اور بانس بریلی اور فرخ آباد وغیرہ تشریف لے گئے ہین -

صحت غلطی - مراسلہ ماہ مارچ [illegible] نمبری ۹ کے صفحہ ۴۰ اور ۴۹ مین تحصیل امراوتی ضلع علیگڈھ جو تحریر ہے وہ غلط ہے درحقیقت وہ تحصیل اترولی ضلع علیگڈھ ہے -

فیض آباد - پنڈت چندر شیکھر صاحب کول شرغہ کی اہلیہ مع درگا شنکر صاحب جی جزو اصغر خورد لکھنؤ سے یہان آئے ہین اور اپنے صاحبزادہ کو فیض آباد کے اسکول مین بھرتی کرا دیا ہے -

ایضاً - پنڈت کدار ناتھ صاحب کول تیاب اہلمدندول کی لیاقت و کارروائی سے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کمال خوش ہوئے اور پانچ روپیہ ماہواری تنخواہ مین اضافہ فرمایا -

ایضاً - مہاراج سنگم لال صاحب ہندو ہندی مدرس اسکول اجودھیا جی بوجہ تخفیف برخاست ہوئے -

ایضاً - مہاراج دیبی پرشاد صاحب مہتمم فراہمی کتب قدیم سنسکرت لکھنؤ سے یہان بدل ہوکر آئے اب یہان مدرسی اور نگرانی و فراہمی کتب قدیم سنسکرت دونو کام انجام دینگے -

کلکتہ - ۱۹ - اپریل [illegible] کو پنڈت وارکا ناتھ صاحب جلیت منصرم ہائی کورٹ کے یہان صاحبزادہ تولد ہوا اور ۲۰ کو قضا کر گیا - البتہ پنڈت صاحب کا مزاج علیل تھا اب صحت اور تندرستی حاصل ہے -

لاہور - پنڈت [illegible] لال صاحب ٹھلو جو بغرض روانگی کشمیر دہلی سے یہان تشریف لائے تھے بعد میلہ چراغان جو شالامار باغ مین ہوتا ہے کشمیر تشریف لے گئے -

ایضاً - پنڈت شیو ناتھ صاحب پرائیوٹ سکرٹری مہاراجہ صاحب بہادر جمون وارد لاہور ہوے اور بعد ملاحظہ میلہ چراغان کشمیر تشریف لے گئے -

ایضاً - پنڈت بجیا ناتھ صاحب کول بتقریب شادی خود جو پنڈت درگا پرشاد صاحب کے یہان ہونیوالی ہے لاہور تشریف لائے ہین -

ایضاً - پنڈت کنہیا لال صاحب اپنے والد ماجد کی خبر علالت سنکر شرف ابدرست لاہور کر منٹگمری تشریف لے گئے -

ایضاً - پنڈت گوپال جی صاحب ملازم مہاراجہ صاحب بہادر جموں متعینہ لاہور مع اپنے خورد وانہ کشمیر ہوئے وہاں سے بعد چند روز یہاں اپنے کام پر آ دینگے -
ایضاً - کیلئے جناب دیوان پنڈت جیا ناتھ صاحب آگرہ سے لاہور تشریف لائین -
ایضاً - پنڈت بدری ناتھ صاحب کول طولا گوجرانوالہ سے یہان تشریف لائے او متعلقان پنڈت صاحب بھی قریب تر آنے والے ہین -
لکھنؤ - پنڈت مہاراج نراین صاحب تخواہ مع عزیزان بضرورت شادی برادر خورد آگرہ تشریف لے گئے -
ایضاً - پنڈت شیوناتھ صاحب پاتی ضلع رحیم گڈھ سے بضرورت شادی پنڈت سری کنٹھ ناتھ صاحب برادر خورد اور پنڈت سری کنٹھ ناتھ صاحب چک کانپور سے تشریف لائے -
ایضاً - ۱۳ اپریل ۹۶ء کو شادی کتخدائی پنڈت سری کنٹھ ناتھ صاحب چک پنڈت اندر پاشنکر صاحب کوچک کی صاحبزادی خورد سے بخیر وخوبی ہوگئی -
ایضاً - ۱۳ اپریل ۹۶ء کو پنڈت اقبال شنکر صاحب خلف پنڈت دیاشنکر صاحب کوچک کے صاحبزادہ کی موتراشی بخیر وخوبی ہوگئی -
ایضاً - پنڈت سردے نراین صاحب کول وغیرہ جو جو صاحب بضرورت شرکت تقریب شادی پنڈت سری کنٹھ ناتھ صاحب جابجا سے تشریف لائے تھے سب صاحب بعد فراغ شادی علی الطور اپنے اپنے مقام پر تشریف لے گئے -
ایضاً - پنڈت موہن لال صاحب مستوالو میرٹھ وغیرہ سے اور پنڈت ہیرالال صاحب گرہا گوالیار سے اور پنڈت ہرکشن صاحب جائزہ نویس ہتیاپور سے اور پنڈت دیاکشن صاحب جائزہ نویس اور جو جو صاحب جابجا سے بضرورت شرکت تقریب شادی دختر پنڈت دیاشنکر صاحب کوچک تشریف لائے تھے بعد فراغ تقریب بسطور اپنے اپنے مقام پر تشریف لے گئے -
ایضاً - ۱۳ اپریل ۹۶ء کو دیوگن اور ۱۴ اپریل ۹۶ء کو زنار بندی اور پندرہ اپریل ۹۶ء کو برات زنار بندی پنڈت ابنی سہائے صاحب صاحبزادہ اکبر پنڈت بشمبر ناتھ صاحب کول شرغہ پیشکار تحصیل کا دہی بخیر وخوبی ہوگئی -
ایضاً - ۱۴ اپریل ۹۶ء روز شنبہ وقت ۳ بجے دن کے پنڈت بشمبر ناتھ صاحب

کول شرغہ بیشکار کے یہان فرزند ارجمند تولد ہوا اور نام نونہال کا کا لیسہا رکہا گیا ـ

ایضاً ـ پنڈت بجیا نتھ صاحب کول شرغہ وغیرہ جو جو صاحب جا بجا سے واسطے شرکت زنار بندی صاحبزادہ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب کول شرغہ تشریف لائے تھے اکثر اونمین سے اپنے اپنے مقام پر تشریف لے گئے ـ اور بعض صاحب ابھی مقیم ہین ـ

ایضاً ـ پنڈت کیشو ناتھ صاحب منشی مع قبایل وغیرہ فرخ آباد سے یہان تشریف لائے

ایضاً ـ ۳ ـ اپریل نشہ ء کو چھٹی صاحبزادہ خورد پنڈت بشمبر ناتھ صاحب کول شرغہ کی بخیر و خوبی ہوگئی ـ

ایضاً ـ ۲۰ ـ اپریل نشہ ء کو پنڈت کنہیا لال صاحب جنہ مہتمم خزانہ حاوڑہ مع جملہ عزیز و اقارب سہا نپور تشریف لے گئے ـ

ایضاً بماہ اپریل نشہ ء جو جناب کوپر صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر بہادر و چیف کمشنر اودہ نے طلباے کیننگ کالج کو انعام تقسیم فرمایا اوسمین اس قوم کے صاحبزادگان مفصلہ ذیل نے بھی انعام پایا ـ

پنڈت اقبال کشن صاحب صاحبزادہ پنڈت گنگا پرشاد صاحب شرغہ ـ پنڈت سیو برج نراین صاحب خلف پنڈت ہرسہائے صاحب بہادر ـ پنڈت اقبال نراین صاحب صاحبزادہ پنڈت ہردے نراین صاحب سنا دان ـ

ایضاً ـ ۹ ـ اپریل نشہ ء کو پنڈت بشمبر ناتھ صاحب در کی صاحبزادی دو نیم سالہ نے وفات پائی ـ

ایضاً ـ پنڈت بینی نراین صاحب شرغہ نے بعارضہ تپ سن ۱۵ اپریل نشتہ ء کو وفات پائی ـ

ایضاً ـ پنڈت نرنجن داس صاحب شیو لیوری معروف ٹھس نے ۷۰ برس کی عمر مین وفات پائی ـ

مظفر نگر ـ پنڈت تیج سروپ صاحب نبیرہ راے پنڈت رادہا کشن صاحب سپرڈنٹ ڈاک بہادر کی موتراسی میباکہہ شدنی کتخدائی کو قرار پائی ہے اور اس تقریب کی شرکت کے واسطے پنڈت صاحب کے کل اعزہ و اقربا از مقام بھرتپور و دہلی و آگرہ و متہرا وغیرہ سے تشریف لائے ـ بہ بیشتر اس کا خیر کو بخوبی انجام کو پہونچائے ـ

ایضاً ۔ پنڈت لاڈلی ناتھ صاحب منشی کہ جو عرصہ ۶ مہینے سے راجہ رضا علی صاحب رئیس پورینہ کے علاقہ مظفرنگر میں بمشاہرہ [illegible] ماہوار ملازم تھے ۔ راجہ صاحب مقام پورنیہ اپنے علاقہ جدیدہ پر ترقی لیجانا چاہتے تھے لیکن بوجوہات دیہواء کے خراب ہونیکے وہاں کا جانا نامنظور کیا گیا اور نہایت خوشی کا مقام ہے کہ مقام مظفرنگر میں کالون صاحب کلکٹر نے عہدہ واصلباقی نویس صدر کلکٹری مظفرنگر پر بمشاہرہ [illegible] ماہوار مقرر فرمایا اور وعدہ فرمایا ہے کہ بہت جلد ترقی دیجاوے گی ۔

ایضاً ۔ اہلیہ پنڈت جوالا ناتھ صاحب نقشی وارد مظفرنگر ہوئیں اور بعد قیام ایک روز کے ہوشیارپور واسطے لانے اپنی صاحبزادی کے روانہ ہوئیں ۔

جمع خرچ مراسلۂ کشمیر نمبر ۹ بابت ماہ مارچ [illegible]ء

[illegible]

بقایا [illegible]

حال بابت ماہ مارچ [illegible]ء [illegible]

[illegible]

ٹکٹ برای روانگی مراسلۂ نمبر ۹	اجرت تحریر گلدستہ و تقسیم مراسلۂ نمبر ۹	کاغذ و چھپائی و کاپی وغیرہ مراسلۂ نمبر ۸ و ۹ و ۱۰	محصول خط بیرنگ و پوسٹ کارڈ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر ۸ ماہ جنوری ... نمبر ۹ ... ماہ فروری	محصول خط بیرنگ	پوسٹ کارڈ ۱۰ عدد
[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

نمبر ۹ بابت مارچ [illegible]

باقی

[illegible]

نزد پنڈت شام نراین صاحب	نزد پنڈت کشن نراین صاحب
[illegible]	[illegible]

جمع خرچ مطبع بہار کشمیر بابت ماہ مارچ ۱۸۸۰ء

[illegible]

بقایا

۲

حال

[illegible]

از پنڈت کشن نرائن صاحب بابت بیباقی کاغذ و چھپائی و کاپی مراسلہ لغایت مراسلہ نمبر ۹

از پنڈت سہ ان ناتھ جیب بابت چھپائی مراسلہ نمبر ۱۵ - بابت ۱۵ - مارچ ۱۸۸۰ء

[illegible]

نمبر ۷ بابت ماہ دسمبر ۱۸۷۹ء — نمبر ۸ بابت ماہ جنوری ۱۸۸۰ء

[illegible]

نمبر ۹ بابت ماہ فروری — نمبر ۱۰ بابت ماہ مارچ ۱۸۸۰ء

[illegible]

وصول سابق مع پنڈت سہ ان ناتھ جیب مندرجہ جمع خرچ ہای مطبع بابت جنوری و فروری ۱۸۸۰ء

بابت مراسلہ نمبر ۸ — بابت مراسلہ نمبر ۹

[illegible]

تنخواہ کارکنان چھاپہ خانہ ماہ مارچ ۱۸۸۰ء	اجرت سقہ	اجرت سیاہی ساز	فاضل جمع خرچ ماہ فروری ۱۸۸۰ء	پریسمین	استر	انعام چپراسی	روغن چراغ		
[illegible]	۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲	۱	۴		
کاپی	سنگ ساز	کاغذ	اجرت نیکائی و مزدوری و پشتہ خشت	سفیدہ و توتیا برائے لیلی	دودہ	کاجل	روغن برائے پریس و لکڑی و سنگلی		
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
چمڑا و روغن و غیرہ برائے پریس	گاڑی کرایہ و غیرہ روانگی پارسل	سیاہی	کاپی	سیوجہ گلی	مزدوری کاغذ				
[illegible]	[illegible]	۳	[illegible]	[illegible]	۱۰				

باقی

[illegible]

فہرست مراسلۂ کشمیر نمبر ۱۹ بابت ماہ اپریل [illegible]ء

[illegible] بابت [illegible]ء

[illegible] [illegible] [illegible] بجو [illegible] دہلی کو [illegible] کلکتہ [illegible] و اضلاع [illegible] و چیف کورٹ پنجاب [illegible] صاحب جوڈیشل [illegible] بہادر [illegible] و [illegible] بابو [illegible] صاحب [illegible] مغربی و شمالی و ملک اودھ و [illegible] کنہیا لال صاحب [illegible] پنڈت [illegible] لال صاحب اکسترا اسسٹنٹ کمشنر بہادر [illegible] اور [illegible] مطبع بہار کشمیر [illegible] مجلد چھوائی [illegible] خوشخط [illegible] صحت [illegible] چھپا ہے جن صاحبوں کو خریداری اسکی منظور ہو [illegible] معمول [illegible] محلہ [illegible] صاحب [illegible] پنڈت کنہیا لال صاحب [illegible] طلب فرمائیں — [illegible] نادر الوجود [illegible] پاکھوان ہاتھہ فروخت [illegible] قدر دانون کو اسکی [illegible] اشتیاق [illegible]

[illegible]

جلد ۹

THE-CASHMIRI-PANDIT

بابت ماہ مئی ۱۸۷۲ء

مراسلۂ کشمیر نمبر ۹۲ N092

یعنی بہارستان کشمیر
۱۲۸۹ھ

نگاریدۂ پنڈت شیو نراین صاحب بہار مرحوم حبیب وطن

مطبع بہار کشمیر لکھنؤ محلہ جھوائی ٹولہ مین باہتمام پنڈت
شام نراین چھپا اور شایع ہوا

درخواست و یاددہی

۱- ایک دو برادر صاحب ہر مقام مین اہتمام تحریر اخبار قوم از راہ مہربانی اپنے ذمہ لیکر جملہ حالات مفصل دریافت کر کے ہر مہینے بذریعہ تحریر شہر لکھنؤ محلہ لالی کٹرہ مین پاس پنڈت شام نراین صاحب کے اسکے حساب سے ارسال فرمایا کرین کہ قبل ۲۵ تاریخ مہینون کے پہونچ جایا کرے تاکہ جملہ ارباب قوم کل حالات سے واقف ہو ن آپ صاحبون کے مشکور ہون -

۲- بمنشاے مذہب مندرجہ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ امور مذہبی کی جانب توجہ ہو -

۳- بمنشاے ترتیب تاریخ قوم مندرجہ مراسلۂ نمبر ۲۲ و ۲۳ شجرہ مع حالات عمدہ خاندانی مرتب ہو کر عنایت ہو -

۴- بمنشاے اشتہار اصلاح عرف ہاے خلاف تہذیب مندرجہ مراسلۂ نمبر ۲۲ و ۲۳ ہر ایک مقام سے فہرست مندرجۂ ذیل عنایت ہو -

نام مع ولدیت و سکونت - لقب واجب التحریر - عرف واجب الترک - گوتر - کیفیت لقب قدیم وغیرہ -

۵- تجویز ترقی مندرجہ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲۳ و ۲۲ وعدہ باہمی مندرجہ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲۴ پر توجہ ہو

۶- تخفیف خرچ آتشبازی مندرجہ صفحہ ۴ و ۵ مراسلۂ نمبر ۲۴ کی نسبت توجہ ہو

۷- مضمون شادی کتخدائی مندرجہ صفحہ ۳ تا ۵ مراسلۂ نمبر ۲۴ پر التفات ہو -

۸- بہ نسبت تخفیف اور تعین مصارف شادی وغیرہ ملاحظۂ قانون کشمیر و دیگر تحریرات مراسلۂ قومی پہ توجہ ہو -

۹- اطفال کو زیور پہنانے کے نقصانات پر ملاحظۂ تحریرات مندرجۂ مراسلۂ نمبر ۲۳ و ۲۴ وغیرہ نظر فرما کے اس رسم مضر اطفال کے ترک کے نسبت توجہ ہو -

۱۰- اعانت مراسلۂ قومی کی ہر فرد بشر قوم کی طرف سے ہونی چاہیے - یہ کوئی لین دین یا تقربات برادری کا نہین ہے کہ گھر یا خاندان کی قید لگائی جائے

۱۱- مطبع بہار کشمیر لکھنؤ مین ہر قسم کا کام اردو اور فارسی اور انگریزی اور ناگری لیتھوگرافک خوشخط بہ نرخ مناسب چھپتا ہے سب برادر صاحبان ہر ایک قسم کا کام واسطے چھاپنے کی عنایت فرمایا کرین

۱۲۔ رسالۂ مرآۃ الہند از جانب ارباب قوم ماہ بماہ شایع ہوتا ہے جملہ ارباب قوم اس رسالۂ مفید عام ہندوستان کی اعانت فرماکر اپنے اپنے احباب کو اسکی خریداری اور اعانت مین آمادہ فرمائین۔ قیمت سالانہ پیشگی اس رسالۂ مفید عام کی فقط تین ۳ روپیہ بارہ آنہ اور مابعد چار ۴ روپیہ چودہ آنہ مع محصول ڈاک ہے۔

۱۳۔ بمنشاے اشتہار مندرجہ مراسلات گذشتہ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۸۹۰ء بنظر فایدۂ عام قاعدۂ مراسلہ مورخہ ۲۶ جولائے ۱۸۸۹ء کے ساتھ ضمن ہاے ذیل کا بھی لحاظ فرمایا جائے۔

ضمن ۱۔ کوئی لفظ یا مضمون یا فقرہ جو کہ خلاف تہذیب اور خلاف مصلحت ہو درج نہ فرمایا جائے۔

ضمن ۲۔ کوئی لفظ یا مضمون یا فقرہ طنز آمیز اور نفسانیت انگیز اور باعث اشتعال طبع قوم تحریر فرمانا پسند نکیا جائے۔

ضمن ۳۔ کوئی مضمون یا فقرہ یا عبارت یا لفظ جو باعث تحقیر اور توہین اور رنج دہی قوم یا خلاف مذہب یا خلاف رسم و رواج متعلقہ مذہب ہو حوالۂ قلم نکیا جائے۔

ضمن ۴۔ کوئی مضمون یا فقرہ یا عبارت یا لفظ باندراج اسماے نسوان اور خلاف شرم وحیا سلک تحریر مین نہ آوے۔

ضمن ۵۔ کوئی مضمون یا عبارت یا فقرہ یا لفظ جو بطور مباحثہ یا مناظرہ یا مسودہ امور مہمل و فضول اور برہمزن اتفاق فیمابین ہو یا کوئی ایسی راے جو خلاف مصلحت عام اور خلاف اصول اطاعت حاکم وقت ہو زبان قلم پر نہ آئے۔

۱۴۔ بمنشاے مضمون کشمیری روپیہ کے چلن کی تدبیر بہ تراضی باہمی مندرجہ مراسلۂ نمبر ۸۶ فہرست دستخطی عنایت ہو۔

۱۵۔ حسب عملدرآمد جناب راے پنڈت پربھاکر راو صاحب شیوپوری مندرجہ مراسلۂ نمبر ۶۶ گوٹہ کناری کا مصنوعی گہنا ترک فرماکر بدستور قدیم پھولونکا گہنا بہمن ہورن کے روز بھیجنا پسند فرمایا جائے۔

۱۶۔ مضمون مصارف فضول مندرجہ مراسلۂ نمبر ۸۴ پر توجہ فرماکر مصارف منطور خلاف تہذیب عیاشی اور رقص و سرود کو ترک کرکے علم شایستگی بلند فرمایا جائے۔

۱۷۔ مضمون پانسر مندرجہ صفحہ ۱۶ ۳ مراسلۂ نمبر ۹۰ پر توجہ ہو۔

گراچن اور لٹون مین علاوہ شاہ کے لڑکونکو روپیہ نیا خلاف دستور ہے

بموجب قانون کشمیر کے گراچن اور لٹین سب زایدہین کشمیر مین بابت رسم ملاقات کے فقط ایک بار درجہ اول مین عہ اور درجۂ دوم مین صہ اور درجۂ سوم مین عہ اور درجۂ چہارم مین قلیل تر از درجۂ سوم دیاجاتا ہے۔ ہندوستانیون کے یہان جو برات پانچ چار روز تک رہتی ہے اور مسلمانون مین جو چوتھی اور چالہ ہوتا ہے اوسی کی تقلید مین ہمارے یہان یہہ نئی نئی لٹین قایم ہوئین۔ پیاچن کی رسم جو یہان بدون زوجی کے بھی ادا ہوتی ہے یہہ محض ایک امر زاید اور فضول اور بیضابطہ ہے کیونکہ اگر کتخدائی کے وقت زوجی ہو تو یہہ رسم ہونی چاہیے اور اگر اوسوقت زوجی نہو تو بر وقت زوجی کے یہہ رسم پیاچن بھی ادا ہونی چاہیے اور اوسی پیاچن کی رسم مین لڑکون کی دعوت ہوتی ہے۔ کشمیر مین بتقریب زوجی پیاچھون لڑکونکو درجۂ اول مین عہ اور درجۂ دوم مین عہ اور درجۂ سوم مین عہ اور درجۂ چہارم مین درجۂ سوم سے کم دیتے ہین اور ہندوستان مین زوجی دیکر جو کتخدائی ہوتی ہے اور بدون زوجی کے جو کتخدائی ہوتی ہے دونو مین گراچن کے روز پیاچن کے لڑکونکو فی طفل عہ دیاجاتا ہے۔ اور بدون زوجی کے جو کتخدائی ہوتی ہے اوسمین جب زوجی کی رسم ادا ہوتی ہے تو شاہ اور لڑکون کو دعوت کہتے ہین مگر لڑکونکو کچھ روپیہ نہین دیاجاتا ہے فقط شاہ کو اول درجہ مین عہ یا عہ اور درجۂ دوم مین عہ یا عہ یا عہ اور سوم درجہ مین عہ یا صہ یا للعہ اور چہارم درجہ مین للعہ یا عہ یا عہ دیا جاتا ہے لیکن گراچن یا لٹون مین نہ لڑکون کی دعوت ہوتی ہے اور نہ لڑکونکو کچھ دیاجاتا تھا ہرچند یہہ گراچن اور لٹین سب ہندوستان ہی مین ایجاد ہوئین مگر وقت ایجاد سے ابتک دہلی وغیرہ ملک آئین اور پنجاب مین کہین گراچن یا لٹون مین لڑکون کو کچھ نہین دیاجاتا تھا فقط شاہ کو دیاجاتا ہے اور چند عرصہ سے برادر شاہ کی رقم بھی ایزاد ہوگئی ہے۔ لکھنو مین بھی سابقاً بموجب ضابطہ دہلی وغیرہ ملک آئین کے گراچن اور لٹون مین لڑکونکو کچھ نہین دیاجاتا تھا فقط شاہ اور برادر شاہ کو دیتے تھے مگر ایک بار ایسا اتفاق ہوا کہ سمدہی صاحب نے یہہ خیال کیا کہ برادر شاہ کی رقم شاہ کے حقیقی چھوٹے بھائی کو ملنی چاہیے اور سمدہی صاحب کلان نے یہہ دعوی کیا کہ ہم ہر ایک رقم مین بھائی کے مستحق ہین۔ جب شاہ کی رقم سمدہی صاحب کو ملی تو

برادرشاہ کی رقم ہمکو ملنی چاہیے - ہرچند برادرشاہ کی رقم مین سمدہی صاحب کلان کا دعویٰ بجا نہ تہا مگر جب باہم اس بات پر زیادہ تکرار ہونے لگی تو ارباب دختر نے واسطے رفع نزاع کے علاوہ شاہ اور برادرشاہ کے ایک طفل سمدہی صاحب کلان کو بھی کچھہ روپیہ دیدیا رفتہ رفتہ ناواقفی اور بے پروائی سے یہہ بھی ایک مد فقط لکہنؤ مین قایم ہوگئی اور شل اور مدون کے روز بروز اسمین بھی ترقی یہان ہوتی گئی - اگر دہلی وغیرہ ملک آئین مین یہان کے اکثر لوگون کی آمد و رفت مثل زمانۂ حال کے ہوتی اور یہہ ارباب لکہنؤ کو بخوبی معلوم ہوجاتا کہ یہہ ایک نئی کر خلاف رواج قوم قایم ہوئی ہے تو یہان کے سب لوگ ہرگز دہوکہ نہ کہاتے مگر بوجہ دشواری راہ کے دہلی کے مراسم قدیم کا حال جو یہان کے لوگونکو معلوم نہوا تو سب یہہ سمجہتے تہے کہ مثل اور سب قسمون کے یہہ رقم بھی ہماری ساری قوم مین مقرر ہے اور اسی دہوکہ مین پڑتے رہے اب جو بوجہ ریل کے باہمی آمد و رفت بہا بر ہوتی ہے اور نسبتین بھی باہم ہوتی جاتی ہین تو اب یہہ عقدہ کہل گیا کہ یہہ تو محض ایک مد فضول خلاف دستور مروجہ تمامی قوم موجود ملک آئین اور پنجاب اور دہلی وغیرہ ہے پس اب ارباب لکہنؤ کیون خلاف دستور اپنی ساری قوم کے ایک رقم فضول دیکر خواہ نخواہ نکو بنین گے اور باعث اختلاف لین دین باہمی کے ہون گے -

۳۱ - مئی ۱۸۷۸ء

اشتہار ایکٹ نمبر ۱۵ بابت ۱۸۷۷ء

خریدارونکو مژدہ ہو کہ یہہ ایکٹ یعنی قانون میعاد سماعت مجریہ سنہ ۱۸۷۷ء شرح بحوالہ نظائر پریوی کونسل و ہائیکورٹ کلکتہ اور مدراس اور بمبئی اور اضلاع مغربی و شمالی اور چیف کورٹ پنجاب و عدالت صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر ملک اودہ جسکو بابو گوکل چند صاحب وکیل عدالت ہاے ممالک مغربی و شمالی و ملک اودہ اور پنڈت کہنیا لال صاحب خلف الصدق پنڈت کشن لال صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر ملک اودہ نے تالیف کیا ہے مطبع بہار کشمیر لکہنؤ محلہ جہوائی ٹولہ مین خوشخط اور صاف تخت کے ساتہہ چہپا ہے جن صاحبون کو اسکی خریداری منظور ہو ایک روپیہ چار آنہ مع محصول ڈاک مقام فیض آباد محلہ صاحب گنج مین پاس پنڈت کنہیا لال صاحب سکہیا کے بہیجکر ایکٹ مذکور طلب فرمائین - العجلت کیونکہ ایسا نہو کہ یہہ ذخیرہ ایکٹ ہاتہون ہاتہہ فروخت ہوجاے اور قدردان اسکی دید کے مشتاق ہی رہ جائین -

مراسلات

برادر صاحبان مخدوم بندہ مہتمان مراسلۂ کشمیر ادنوازشکم ۔ نمسکار ۔ جب سے کہ مینے مراسلۂ کشمیر مین ولایت جانیکی نسبت اشتہار دیکھا ہے تب سے میرا دل گھبر گھبرا رہا ہے کہ مین درخواست کرون مگر اپنی بدلیاقتی ابتک مانع رہی اور اس امید پر کہ شاید کوئی صاحب جو بہمہ طور لایق ہون جانیکو راضی ہون تو بہتر ہے ابتک خاموش رہا ۔ مگر اب ظاہر ایا گیا کہ کوئی صاحب کمرہمت چست نہین باندہتے ۔ لہذا تصدیعہ دہ ہون کہ آپ از راہ عنایت فدوی کو اون پنڈت صاحب کے نام نامی سے مطلع فرمائیے کہ جو صاحب ولایت بھیجنا چاہتے ہین تاکہ اونکی خدمت مین حاضر ہوکر عزم ولایت کا کرون میری لیاقت اور چال چلن کی تصدیق میرے بیشمار معزز کرمفرماؤن سے بخوبی ہوسکتی ہے اور مین اس بات کا بخوبی اطمینان کرسکتا ہون کہ اگر ولایت گیا اور خدا نے چاہا تو بغیر بیرسٹری کا امتحان دیے ہوے واپس نہ آؤنگا ۔ مین صرف ایک شرط چاہتا ہون اور وہ یہہ ہے کہ جسوقت مین واپس آؤن تو جس قدر میری تعلیم مین صرف ہوا ہو وہ سب روپیہ واپس کرسکون ۔ اگر روپیہ کا واپس لینا منظور ہے تو مین ابھی ابھی جانیکو مستعد ہون ۔

راقم پنڈت بشمبرناتھ در وکیل عدالت

تتمۂ ترجمۂ سلف ہلپ یعنے استعانت نفس مندرجۂ مراسلۂ کشمیر نمبر ۹۱ بابت ماہ اپریل ۱۸۸۸ء صفحہ ۱۲ لغایت ۲۸

ہم یہہ ہرگز نہین کہہ سکتے ہین کہ نظیر نیک کا اثر کہان ٹہر سکتا ہے اور کسطرف یہہ نظیر اپنا اپنا جلوہ دکھلانے کے لایق ہوتی ہے ۔ ناتوان اور خاکسار لوگ زندگی کی اوس حالت مین جسمین تنزل نے اونکو رکھا ہے حتی الامکان مشقت اور کوشش کیا کرتے ہین اور اونکی صابر اور بےگلہ محنت کو دیکھا بہت سے اشخاص جنکے مقاصد اعلی تر ہوتے

ہین مستفید ہو سکتے ہین۔ ہمنے سنا ہے کہ ایک نوجوان جراح نے (جو بعضل یعنی کسی قصبہ مین مریضون کی ایسقدر تعداد بہم پہونچانے کی دشوار کوشش مین مصروف تھا جس سے کہ اوسکو عزت و حرمت کے ساتھ معاش حاصل ہو سکے) یہ خیال کیا کہ مین اپنے مقصد کے حصول مین ضرور مایوسی سے ہم آغوش ہونگا۔ لیکن ایکمرتبہ جبکہ وہ کسی مریض کی عیادت کو گیا تھا اوسنے کہا کہ مینے دریچہ محاذی مین کئی دفعہ بہت رات گئے روشنی دیکھی ہے، یہ کیسی روشنی ہوتی ہے تو ایک شخص نے اوس سے بیان کیا کہ "اوس کمرہ مین جہان لیمپ روشن تھا دو لڑکیان رہتی ہین جنہون نے بوجہ اپنی باپ کی بدچلنی کے بڑی تکلیف مین مبتلا ہو کر خیاطی کا پیشہ اختیار کیا ہے اور اب وہ بدبختی سے جہانتک اون کے امکان مین ہے خم ٹھوک کر لڑتے ہین اور دن اور رات محنت کرتے ہین"۔ نوجوان جراح نے ان الفاظ کو اپنے لوح دل پر منقوش کیا اور جب کبھی وہ اپنی قسمت پر الزام لگانے کو مایل ہوتا تھا تو ان جفاکش لڑکیون کا خیال اوسکو ہمت دلاتا تھا اور اوسکے دلکو تسلی بخشتا تھا اور بعد ازان وہ یہہ کہا کرتا تھا کہ جب میرا دل ٹوٹنے لگتا تھا اونکی نظیر اسوجہ سے کہ وہ مجھکو نئی ہمت دیتی تھی نہایت بے بہا ثابت ہوئی۔

تعلیم وضع کا نظایر پر بہت کچھہ دارمدار ہے (یعنے ہر ایک شخص کا چال چلن اون نظایر پر جو کہ وہ دیکھتا اور پڑہتا ہے بہت کچھہ منحصر ہے) جن لوگون سے کہ ہر وقت ہمکو سابقہ رہتا ہے اون لوگون کے اوضاع۔ اطوار۔ عادات اور آرا کے سانچہ مین ہم بھی نہایت بے خبری سے ڈہالے جاتے ہین۔ قواعد نیک سے فایدہ مترتب ہو سکتا ہے لیکن نظائر نیک سے زیادہ فایدہ کی امید ہوتی ہے کیونکہ ہم نظائر نیک مین تعلیم عملی پایا کرتے ہین اور حکمیہ دانش روان دیکھتے ہین۔ پند سودمند انسانی وضع کی عمارت کو ایک ہاتھ سے تعمیر کرتا ہے اور نظیر بد دوسرے ہاتھ سے اوسکو ڈہاتی ہے۔

مطلب یہہ ہے کہ جہان نصیحت نیک اور نظیر بد ایک دوسرے کے درپے اخراج رہتے ہین وہان نظیر بد اپنے دشمن پر کامل فتح حاصل کرتی ہے اور اوسکی تاثیرات نیک کو بالکل مٹا دیتی ہے) بدین وجہ احباب و رفقا کے انتخاب مین خصوصاً زمانہ شباب مین بڑی احتیاط کو کام مین لانا نہایت ضروری امر ہے۔ جوان لوگون مین ایک قسم کی مقناطیسی قوت ہوتی ہے جو اون کو آہستہ آہستہ ایک دوسرے کے مشابہ کردیتی

ہی جو رتھہ صاحب کو اسقدر یقین واثق تھا کہ بوجہ ہمدردی کے حضرات نوجوان بلا ارادہ اوس جماعت کا رنگ ڈہنگ پکڑتے یا تقلید کرتے ہین جہان اکثر وہ آمد و رفت رکھتے ہین۔ اونکی راے مین یہہ بات نہایت ضروری تھی کہ نوجوان کو اس بات کی تعلیم کرنا لابد ہے کہ وہ نہایت عمدہ نمونے انتخاب کرین۔ صاحب ممدوح کا یہہ قول تھا کہ ”یا تو کسی قسم کی صحبت اختیار نہ کرے یا اگر کرے تو صحبت نیک سے التفات رکھے“۔

لارڈ کالنگ وڈ صاحب نے ایک نوجوان دوست کو خط لکھتے وقت یہہ تحریر کیا کہ اس بات کو تم اپنا دستور العمل بناؤ کہ صحبت مبتذل سے تنہا رہنا بہتر ہے۔ یا تو تمہارے احباب اور رفقا تم سے بہتر ہون یا تمہارے ہی مثل ہون کیونکہ آدمی کی لیاقت اوسکی صحبت کی قابلیت پر موقوف ہے۔ لیاقت اوسکی صحبت کی محکوم ہے جسطرح کہ سر پیٹر لیلی صاحب کا یہہ قاعدہ تھا کہ حتی الوسع خراب تصویر کو ہرگز نہین دیکھتے تھے کیونکہ یہہ یقین تھا کہ جب کبھی مین ایک خراب تصویر کو دیکھتا تھا تو میری تصویر کشی کے طرز مین اوس خراب تصویر کے دیکھنے سے نقص واقع ہوتا تھا اوسیطرح جو شخص کہ ایک انسان کی وضع قبیحہ کو اکثر غور دیکھتا اور اوسکے ساتھہ ربط و ضبط رکھنا پسند کرتا ہے وہ رفتہ رفتہ اوسی قسم کی چال ڈھال اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

اسلیے نوجوانون کو نیکون کی صحبت تلاش کرنا اور اعلی تر ہدف پر ہمیشہ نشست باندہنا مناسب ہے فرانسس ہارنر صاحب نے اون فواید کا تذکرہ کرتے وقت جو اونکو عالی طبع اور عقیل لوگون کے ساتھہ صحبت کی برکت سے حاصل ہوے تھے یہہ فرمایا ”مین اس امر کے فیصلہ کرنے مین کچھہ پس و پیش نہین کرسکتا ہون کہ اون تمام کتابون کے بہ نسبت جو مین نے پڑہی ہین ان عالی دماغ لوگون کی صحبت سے مینے زیادہ عقلی ترقی حاصل کی ہے۔ لارڈ شلبرن صاحب (بعدازان لنسڈاون کے مارکیوس) جبکہ وہ نوجوان تھے ماترم اور مسٹر ملشیربز کی ملاقات کو گئے اور اونکی زیارت سے اونکے دل پر اسقدر اثر پہونچا کہ انھون نے کہا کہ مین نے بہت سفر کیا ہے لیکن مجھپر کبھی کسی شخص کے ذاتی اتصال یعنی صحبت نے اسقدر اثر نہین کیا اور اگر میرے ایام زندگی مین کبھی کوئی نیکی مجھسے سرزد ہونے کار آوے تو مجھکو یقین ہے کہ ڈی ملشیربز کی یادگار میری روح کو ہمت دلائے گی“۔ اسیطرح فوویل بکسٹن صاحب

نظیر خاندان گرنی کی قومی تاثیر کو جس سے ایام طفولیت مین اونکا چال چلن درست ہوا اقبال کرنے مین ہمیشہ مستعد تھے۔ صاحب موصوف یہہ کہا کرتے تھے کہ میری زندگی مین اس تاثیر نے اپنا رنگ خوب جمایا۔ ڈبلن یونیورسٹی مین اپنی کامیابی کے نسبت تذکرہ کرتے وقت اونھون نے اس بات کا اقرار کیا کہ مین اپنی کامیابی کے اسباب کو سواے خاندان گرنی کی ملاقات کے اور کسی سے منسوب نہین کر سکتا ہون۔ ا تحقیق نفس کا شوق صاحب موصوف کے دل مین خاندان گرنی کی وجہ سے پیدا ہوا تھا۔ کمترین مخلوقات ازتپا گیڈہ

بقیہ کہانی مندرجہ مراسلہ نمبر ۹۰ بابت ماہ فبروری ۱۸۸۲ء

اس مضمون مین اسماے ذیل بجاے اون ناموں کے جو پہلے سابق مین قایم کیے گئے ہین قایم کیے جاتے ہین۔

۱۔ ٹیکارام جی

۲۔ رانی۔ زوجہ ٹیکارام جی کی۔

۳۔ بدیاوانی جی۔ رشتہ دار اونکی۔

گنگا سمائی جی۔ والدہ ٹیکارام جی کی۔

۵۔ دیاساگر جی۔ دوست ٹیکارام جی کے

۶۔ گنگا سروپ بیٹا اونکا۔

۷۔ نوال رام جی گھر کا گرو۔

چند روز بعد ٹیکارام جی لاہور سے آئے انکی غیبت مین زایچہ آگیا تھا۔ اونکا آنے پر اوسکو جو ملایا گیا تو ٹھیک ملگیا مگر اس خبر کو سب سے مخفی رکھا گیا کیونکہ شادی جلد کرنا منظور تھا۔ دو چار مہینے کے بعد پھر خط آیا کہ اگر زایچہ ملگیا ہووے اور شادی کرنا منظور ہو تو ہم اب وہ نقلین اور کسی کو نہ دین اور اگر نہ ملا ہووے تو ویسا ہی لکھو کہ اوسکی نقلین اور بھی کئی گھر مین مانگتے ہین۔ چونکہ بات معقول تھی اور ان پسند آچکا تھا اظہار ایجاب کیا گیا اور تواک بھی دیا گیا۔ اس عرصہ مین رانی کی امید واری متحقق ہوگئی۔ گنگا سمائی جی سر اور مخطوط دالان مین بیٹھی تھین کہ بدیاوانی جی آئین۔

گنگا سمائی جی۔ اے اچھی تو ہو مجھے بڑا تردد ہو رہا تھا کہ کئی دن سے تم نہین آئین لڑکے کیسے تھے۔

ودیاوانی جی۔ کیا کہون کیسی مصیبت مین مینے یہہ دن کاٹے ہین۔ بدہ کے دن

رات دہو کو بخار چڑہا اور دو روز تک بخار مین پڑا رہا تیسرے روز دوپہر کو ہاتھ پانون ٹھنڈے ہو گئے اور منہ سے جھاگ آنے لگی۔ حکیم طبیب سب کچھہ کیا کچھہ بھی آرام نہ ہوا۔ آخر کو جب پرمیشر نے فضل کیا تب آرام ہوا۔ جب آج وہ اچھا ہوا تو تمھارے پاس آئی۔

گنگا سمانی جی - ہان وہی تو۔ پرمیشر نے تمھارے بڑہاپے پر ترس کہایا۔ مینے کئی مرتبہ چاہا کہ تمھارے پاس جاؤن۔ بہو کی طبیعت چار پانچ روز سے ایسی بیمار ہے کہ نہ کچھہ کہاتی ہے نہ پیتی ہے۔ بہو کا استیدواری ہے۔ پرمیشر کرے بہو ہاتھہ پیر سے اچھی طرح چھوٹے۔ میرا تو پوتے کا منہ کہان ہے۔ بہو کی بیماری دیکہکر تو میرا کلیجہ کانپتا ہے۔

بدیاوانی جی - گہبراؤ نہین پرمیشر اچھا کرے گا میری بات کی وہی ٹیک کہے گا۔

الغرض جیسا کہ بدی دشمی کو بروز پنجشنبہ بارہ ۱۲ بجے پر پچیس ۲۵ منٹ شب کے ٹیکارام جی کے گہر مین فرزند پیدا ہوا کچھہ عورتین جو قریب تر قرابت مین تھین وہ شب کو آگئین تھین۔ علی الصباح خبر ہوتے ہی عورتون کا آنا شروع ہوا۔ گنگا سمانی جی نے بفرط مسرت گیارہ ۱۱ یوم کامل تک سکان پر نوبت رکھی پانچوین روز سندر کی رسم ادا ہوئی پر نونہال کا نام گنگا سروپ کہا گیا نوین روز شب کے وقت سب باہر بیٹھے ہوئے تھے کہ ودیاوانی جی۔ گنگا سمانی جی کیطرف مخاطب ہوکر بولین۔ اب کا نتیجہ پرسون کروگی اور کیا بہت ہوگی۔

گنگا سمانی جی - ہان پرسون گیارہوان دن ہے پرسون ہی کا نتیجہ بھی کرون گی کرنے کو یہی پوری کچوری پنجیری۔ میرا تو جی کچی رسوئی کو چاہتا تھا پر کیا کرون دیکہتی ہون کہ کچی مین پکی سے زیادہ دام لگین گے اور پہر لوگ خوش نہین ہونگے۔ اتنے مین گروجی سولو مسعود کا جنم پتیرہ ہاتھہ مین لیے ہوئے آئے۔ سب لوگ۔ نمسکار گروجی مہاراج۔ گروجی۔ سکہی رہیے اور یہہ کہکر لڑکے کا جنم پتیرہ اوسکے اوپر پارون لپیٹ کر لائے۔

گنگا سمانی جی - کول رام جی گرو سے۔ لڑکے کے گرہ کیسے ہین۔ مان باپ کیا ہے آیو کیسی ہے۔

کول رام جی گرو - سب گرہ مہاراج شبھ ہین سنیچر اور منگل اور سورج تینون گرہ اونچ کے ہین۔ آیو پورن ہے تیسرا اور پانچوان سال ذرا ناقص ہے سنیچر کے سنیچر سوا تیسرل

اس نے دان کراتے رہنا —

گنگا سمانی جی - پرمیشر کرے کیہ جیتا رہے مین اسکو چھوڑ کر جاؤن - میرے ایسے بھاگ کہان تھے - بھگوانے ایشر نے کیا میرے بڑہاپے کا خیال کیا کہ میرے جی کا ارمان نکالا - جنم ستپرہ لیکر دو اشرفیان گورو جی کو دین اور کہا کہ مہاراج کل سامان کر کے کہے کا پرسون گانتیھر ہے -

کول رام جی گرو - بہت اچھا مہاراج -

دوسرے روز گرو جی مہاراج نے سب سامان گانتیھر کی پوجا کا تیار کیا - اگلی روز شام تک گانتیھر سے فراغت حاصل کی شام کو برادری کی دعوت تھی -

گنگا سمانی جی (بیٹے کیطرف مخاطب ہوکر) ایسا کرنا کہ شام تک سب سامان تیار ہو جائے سبھا پر کسی چیز کی پکار نہ پڑے - رات کرنے سے کیا فایدہ - مین سویرے ہی کھلا دونگی سات بجے سب عورتین برادری کی جمع ہوگیئن اور آٹھ بجے پوری کچوری کا بٹنا شروع ہوگیا -

گنگا سمانی جی - پوریان منگواؤ پنجیری کے پیالے لاؤ -

ٹیکا رام جی - پتلین دو پوریان بھی آتی ہین -

ادہر تو مہمان کہانے مین مصروف ہوے اودہر ٹیکا رام جی کے دوست دیا ساگر جی ایک ٹوکرے مین پوریان آدمیون کے تقسیم کرنے کی لیکر دروازہ پر جا بیٹھے -

دیا ساگر جی - کہاریون کی طرف مخاطب ہوکر - ایک ایک آؤ اور پوریان لیتی جاؤ یہہ سنکر کہاریان ٹوکرے کیطرف جھپٹین -

دیا ساگر جی - ٹیکا رام جی - ان بیوقوفون نے غضب مین جان کردی -

ٹیکا رام جی - لایا ٹوکرہ لایا - دو منٹ مین ٹیکا رام جی ٹوکرہ ہاتھون پر اونچا لیے ہوے آئے - اور بہزار دقت دونو نے تقسیم سے نجات پائی -

مہمانون نے بھی کہا پیکر اور لے دیکر فراغت پائی - بارہ بجے مہمان رخصت ہوئے -

ٹیکا رام جی - والدہ کیطرف مخاطب ہوکر - اب تمہین چھٹی ملی -

دوسرے روز ٹیکا رام جی اور گنگا سمانی جی اور دیا وانی جی بیٹھے ہوے رات کی باتین کرنے لگے -

ٹیکا رام جی - کل صاحب ایک کہاری بازو بند بات کرتے ہی ہین اوڑانے گئی صاحب یہہ کہار کہاریان ہماری قوم مین ناک مین دم کر دیتی ہین - ساری براوریکا کہلانا کچہہ مشکل بات نہین مگر انسے نپٹنا کڑہی جتنا ہے - اگر ننہا کی شادی کرنا نصیب ہوئی تو دکہنا انکو کہانا وپنے کا ایک خاص انتظام یہہ کرونگا - جب مہمان سبہا بیٹہہ جاینگے اوسوقت سب نوکر ونکو ایک جگہہ جمع کر کے ایک ایک کو پوریان یا نقدی دیجاے گی - ہماری برادری کی ساری باتین دنیا سے نرالی ہین -

ننہا کے کاج مین پہلے سب سے تو یہہ کرونگا کہ شہر کی سب ڈولی والونکا ٹھیکہ کرونگا کہ سب گہرون پہونچائین اور سواریان لے آئین چاہے کوئی خوش ہو یا ناخوش - مجہے پیادہ بی اناث کی سخت شاق گذرتی ہے -

گنگا سہائی جی - ہان تجہے بیٹہے بیٹہے یہی سوجہتی ہے - بیٹا برادری کے معاملہ مین دخل نہ دینا چاہیے -

ٹیکا رام جی جس ضرورت سے پہلے لاہو گئے تہے پہر اوسی ضرورت سے لاہو چلے گئے اور گنگا سہروپ کے واسطے چونکہ پہلے ٹیکا رام جی کے کئی لڑکے مرگئے تہے دودہ پلانے دائی رکہی گئی - چاو پیار کا کیا ٹہکانا - پانچ لڑکیون مین ایک لڑکا - ہاتہون مین باوٹو - گلے مین ٹرٹو - پیرونمین کڑے گہنگرو چہاگل - کمر مین تاگڑی - پاؤ بہر کا بچہ سیر بہر چاندی سونے کا زیور ہاتہہ پانون مین - باقی آئندہ -

از دہلی -

ترجمہ رسالہ من تصنیف جوزف اڈیسن صاحب

آسودہ دلی

مین آسودہ دلی کو خوشی پر ہمیشہ ترجیح دیتا ہون - مسرت کو مین فعل اور طمانیت کو قلب کی عادت خیال کرتا ہون - مسرت ناپایدار اور قلیل ہے - جمعیت خاطر مستقل اور لازوال ہے وہی لوگ اکثر فرط مسرت و انبساط سے اپنے جامہ مین نہین سماتے ہین جو رنج والم کے طوفان کی تیزی مین بہت ہاتہہ پانون مارتے ہین - فلک دنیا مین جنکو عیش اون کو غم بہی ہوتا ہے جہان بجز

ہین نقارہ ہے وہان ماتم بھی ہوتا ہے + برعکس اسکے اگرچہ آسودگی دلی سے قلب کو اسقدر
شادمانی حاصل نہین ہوتی ہے تاہم یہہ ہمکو بحر اندوہ و غم کے بے انتہا عمق مین گرنے سے
باز رکھتی ہے - مسرت مثل بجلی کی کوند کے ہے جو بادلون کی تاریکی کو دور کر کے ایک لمحہ
تک درخشندہ رہتی ہے - زندہ دلی سے دلمین روز روشن کا اوجالا رہتا ہے -
(یعنے دل ہمیشہ خوش و خرم رہتا ہے) اور قلب مین پایدار اور دائمی آسودگی کا ذخیرہ بھرا
رہتا ہے - متقی اور محتاط لوگ نشاط کو آزمایش کی حالت کے لیے نہایت بد وضع اور
رندانہ خیال کرتے ہین - یعنے وہ لوگ جو کہ لذائذ نفسانی اور حظوظ شیطانی کے جال مکر و
فریب کے پھندے مین کسیطرح نہین پھنستے ہین - نشاط بے بساط کو تخریب اور ہوا و ہوس
کا اسقدر ممد و معاون سمجھتے ہین جسقدر زندگی کو - (جسے امتحان اور آزمایش کی حالت
کہنا چاہیے) شایان نہین ہے - اور یہہ بیان کرتے ہین کہ اس سے کسیقدر کبر اور تکبر دل
مین غلبہ کر لیتا ہے - جو ایک ایسی زندگی کے واسطے جسکو ہر وقت نہایت بڑے خطرون کا
خدشہ لگا رہتا ہے نازیبا ہے -
دلجمعی اعتراضات مفصلۂ بالا سے بری ہے - یہہ سنجیدہ اور مستقل خو رکھتی ہے - یہہ دلکو
ایک ایسی حالت مین جو انسان کی موجودہ حالت کے لیے غیر واجب ہے مبتلا نہین کرتی ہے
اور یہہ اون لوگون کے اوضاع مین بہت جلوہ گر ہوتی ہے جنکو بت پرست نہایت دانشمند
او حکیم خیال کرتے ہین اور جنکو عیسائی اولیا اور پارسا کے القاب سے واجباً مشرف
فرماتے ہین -
اگر ہم طمانیت خاطر کو تین پہلو سے اولاً خود اپنی نسبت ثانیاً بلحاظ اون لوگون جن سے
ہم گفتگو کرتے ہین - اور ثالثاً بہ نسبت اپنی ہستی کے بڑے بانی یعنے خداوند تعالے
کے نگاہ کرین تو ہر صورت سے ہم اسکو نہایت قدر و منزلت کے لائق سمجھین گے اوس
شخص کو جو دلکی اس عمدہ بناوٹ پر قابض ہے - اپنے خیالات ہی مین آسانی نہین ہوتی
ہے (یعنے وہ صاف دل ہوتا ہے) بلکہ اوسکو اپنی روح کی تمام طاقتون اور قوتون پر بھی
قدرت کاملہ حاصل ہو جاتی ہے - اوسکی رائے ساکن رہتی ہے - اوسکا خیال ہمیشہ صاف
اور پاک رہتا ہے اور وہ پاکاری اور بیکاری دونومین مستقل اور قایم مزاج رہتا ہے اور
وہ تمام اون نیکیون اور فواید کو جو حقتعالے نے اوسکے واسطے مہیا کیے ہین حاصل کرتا ہے

وہ خلقت کی تمام لذتون کا جو اوسکے گرد موجود رہتی ہین مزہ چکھتا ہے اور اوسکو اون ناگہانی مصیبتون کا جو اوسپر نازل ہون پورا پورا وزن معلوم نہین ہوتا ہے۔ (یعنے وہ کسی خطرہ اور مصیبت سے حد سے زیادہ ملول نہین ہوتا ہے۔)
مگر ہم انسان کو بلحاظ اون لوگون کے جنسے وہ ہمکلام ہوتا ہے خیال کرین تو ہمکو معلوم ہوگا کہ دلجمعی اوسکی جانب بالطبع محبت اور نیک اندیشی پیدا کرتی ہے۔ زندہ دل آدمی جو دہی جوش اخلاق اور بامروت نہین ہوتا ہے بلکہ وہ اون لوگون کو بھی جو اوسکی صحبت سے مستفیض ہوتے ہین خلیق اور ملنسار کر دیتا ہے۔ ایک آدمی کو اپنی دولت کی خوش مزاجی سے خوشی حاصل ہوتی ہے گو وہ نہین جانتا ہے کہ اسکا کیا باعث ہے۔ آسودہ دلی مثل اوس اچانک دہوپ کے ہے جو دل مین پوشیدہ خوشی پیدا کرتی ہے گو دل اوسکی طرف متوجہ نہین ہوتا ہے۔ غنچۂ دل خود بخود شگفتہ ہوتا ہے اور اوس شخص کے ساتھ جسکا اثر اوسپر اسقدر ہوتا ہے بالطبع دوستی اور خیرخواہی کرتا ہے۔ جب مین دلکی اس خوش و خرم حالت کو تیسرے پہلو مین خیال کرتا ہون تو مین اسکو خلقت کے بڑے بانی کی جانب مستقل معمولی شکرگذاری کا چشمہ سمجھتا ہون۔ باطنی زندہ دلی رزاق کو تمام مخلوقات کی جانب برتاؤ مین مفہوم سپاس اور شکر نعمت ہے۔ اس سے اوس حالت مین جسمین کہ پروردگار نے ہمکو رکھا ہے ایک قسم کی رضامندی ظاہر ہوتی ہے اور بنی نوع انسان کے ساتھ حاکم حقیقی کے سلوک مین مشیت ایزدی کی پوشیدہ رضا پائی جاتی ہے۔ میری دانست مین صرف دو باتین ہمکو دلکی اس آسودگی سے اتفاقاً محروم کرسکتی ہین۔
اولاً گناہ کا خیال۔ ایک آدمی جو اپنی زندگی بدی اور بیحیائی کی حالت مین بسر کرتا ہے دلکی اوس آسودگی اور طمانینت کا مستحق نہین خیال کیا جا سکتا ہے جو روح کی تندرستی اور نیکی اور صفائی قلب کا اصلی نتیجہ ہے۔ انسان بدی کی زندہ دلی کے واسطے کوئی ایسا سخت نام ہماری زبان مین نہین ہے جس سے ہم اوسکو نامزد کرین اور اوس درجہ سے بھی جسکو ہم بیوقوفی یا جنون کہتے ہین اوسکا درجہ کہین بڑہا ہوا ہے۔
ثانیاً۔ ملحد (جس سے میری مراد عزوجل کے وجود سے انکار اور بد نتیجہ حالت آیندہ کے نسبت بے اعتباری ہے) چاہے جو اسکا نام ہو انسان کو اس قسم کی خوشی طبیعت سے اتفاقاً محروم کرسکتا ہے عدم کی نسبت خیال ہمیشہ مین انسانی سرشت کو بعض چیز خصوصاً ایسی تاریک اور زبون معلوم

ہوتی ہے کہ مجھکو اور بہت سے فلسفیان بے بدل کو تعجب ہے کہ یہہ کسطرح ممکن ہے کہ انسان
اوسکی امید کے بعد زندہ رہتا ہے (یعنے جبکہ انسان کے دلمین عاقبت کا اعتماد جاتا رہتا ہے
تو وہ کسطرح سے زندہ رہ سکتا ہے) اگر کوئی مجھسے پوچھے تو مین خیال کرتا ہون کہ خدا کی
ہستی مین کسیطرح کلام نہین ہے اور عنقریب صرف یہی حقیقت ہے جسکا کہ ہمکو یقین کامل ہے
اور یہی حقیقت ہم ہر ایک شئے ۔ ہر ایک واقعہ اور ہر ایک خیال مین دریافت کرتے ہین اگر
ہم جہان کی اوضاع واطوار کو بغور وتعمق دیکھین تو عموماً ہمکو دریافت ہوگا کہ اومین تکبر
عیب گیری اور غصہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے ۔ فی الحقیقت یہہ کوئی تعجب خیز بات نہین ہے،
کہ انسان جسکو خود قرار نہین ہے اونکو دنیا کے بقیہ لوگون کے ساتھہ بھی بیقراری ظاہر
کرنا لازم ہے اور ایسے ایک شخص کے واسطے (جسکو ہر لحظہ اس بات کا خوف دامنگیر ہے کہ
مین اپنی بھاری ہستی کو ضایع کرونگا اور بالکل نیست ونابود ہوجاےگا) یہہ کسطرح ممکن ہے
کہ اوسکو بے آرامی کی حالت کے سوا اور کوئی حالت نصیب ہو ۔ اسلیے بدکار آدمی اور
ملحد طمانیت دل کے کسیطرح مستحق نہین ہین اور اگر وہ اوسکے حاصل کرنے کی کوشش بھی
کرین تو اونکا یہہ فعل نہایت بیجا ہوگا ۔ کسی شخص کے لیے جسکی سرپر عقوبت یا عدم کا بھوت
سوار ہوتا ہے ۔ اور جسکو ذلت اور نیستی کامل کا خوف لگا رہتا ہے آسودہ دلی سے بسر کرنا اور
اپنی موجودہ ہستی مین حظ اوٹھانا غیر ممکن ہے ۔

ان دو بڑے اصول کے بیان کرنے کے بعد جو آسودہ دلی کے حق مین انصافاً زہر قاتل کی
خاصیت رکھتے ہین مین کوئی دوسرا سبب نہین خیال کرسکتا ہون جو ایک نیک نہاد شخص
کے دلسے اس خوشی طبع کے دور کرنے کے لایق ہو ۔ دکھہ اور بیماری ۔ شرم اور ملامت
مفلسی اور ضعیفی بلکہ موت ہے (اونکے زمانہ قلیل اور اوس فایدہ کو جو ہم اونسے حاصل
کرتے ہین خیال کرکے) مصیبتونکے نام کے مستوجب نہین ہین ۔ ایک نیکبخت شخص ان
عارضی واقعات زندگی کو استقلال اور آرام اور آسودہ دلی سے برداشت کرسکتا ہے ۔ وہ
طوفان کے اوچھالنے اور پھینکنے سے مضطرب نہین ہوتا ہے کیونکہ اوسکو یقین ہے کہ وہ
آخرکار مسرت بخش بندر مین پہونچیگا (یہان طوفان کو انسان کی مصیبتون سے اور
مسرت بخش بندر کو بہشت سے تشبیہ دی ہے ۔ مطلب یہہ ہے کہ نیکبخت انسان
زندگی کے مصایب سے افسردہ خاطر نہین ہوتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ مین ان ہی کے

ذریعہ سے آخرکار بہشت مین پہونچیگا اور وہان خوشی لازوال سے حظ اوٹھاویگا)۔
اوس شخص کے لیے جو نیکی اور عقل سلیم کی ہدایات کے موافق اپنی زندگی بسر کرتے ہین حتّی الوسع کوشش کرتا ہے بلحاظ اپنی خاص طبیعت اور اوس مستغنی الصّفات کے جیر وہ بھروسہ رکھتا ہے طمانیت دل کے دو دائمی چشمہ ہوتے ہین۔ اگر وہ اپنے مین بغور و تعمق ملاحظہ کرے تو وہ اپنی اوس ہستی مین بلغ بلغ ہوگا جو اوسکو اسقدر تھوڑا عرصہ ہوا عطا ہوے تھے اور جو گردہا سال کے بعد بھی نئے اور آغاز مین رہین گے جب وہ ازل و ابد مین داخلہ کے نسبت فکر کو دوڑاتا ہے۔ جب وہ اون قوّتون کی بابت جنھون نے چند سال کے عرصہ مین اور اوایل مین بھی ترقّی عظیم کی ہے اور جو ہمیشہ کمالیت کی زیادتی اور بدینوجہ آسودہ حالی کی ترقی حاصل کرتے رہین گے خیال کرتا ہے تو اوسکے دلمین کیسی مبارکبادیان باطنی کسقدر پیدا ہوتی ہین۔ ایسے وجود کی آگاہی سے ایک نیکبخت آدمی کی روح مین دائمی خوشی کا چشمہ جاری رہتا ہے اور وہ اپنے تئین ہر لحظہ زیادہ اور زیادہ خوش معلوم کرتا ہے۔ گو وہ اس دائمی خوشی کی ترقی کا سبب بیان نہین کر سکتا ہے۔
ایک نیک آدمی کی طمانیت دل کا دوسرا چشمہ اوس ذات وحدہ لاشریک کا خیال ہے جسپر ہم بھروسہ رکھتے ہین اور جسکی ذات مین اگرچہ ہم اوسکو ابھی تک کمالات کے تخمین ضعیف اختلاف مین دیکھتے ہین) ہم ہر ایک چیز کو جو ہم خیال کر سکتے ہین عظیم۔ قلیل یا ہر دل عزیز تصور کرتے ہین اوسکی نیکی ہر ایک جگہہ ہماری ممد و معاون ہوتی ہے اور ہم اوسکی محبت اور رحم کے بیشمار دائرہ مین محصور رہتے ہین۔ المختصر ہم ایک ایسی ذات پر بھروسہ رکھتے ہین جو ہمکو مختلف وسایل سے خوش کرنے کی قدرت رکھتا ہے اور جسکی نیکی اور راستی اوسکو اون لوگون کو خوش کرنے کو مجبور کرتی ہے جو اوس سے خوشی کی خواہش کرتے ہین اور جسکی لازوالی ہمکو اس خوشی مین ہمیشہ کے لیے مطمئن کرے گی۔
ایسے خیالات جنکا مسکن ہر ایک شخص کے دلمین علی الدوام ہونا چاہیے ہمارے دل سے تمام اوس پوشیدہ رنج کو جسمین ناسمجھ لوگ حالانکہ اونکو کوئی اصلی تکلیف نہین ہوتی ہے مبتلا رہتے ہین اور تمام اوس کوفت کو جسکو کہ ہم بسبب کسی بلا کے جو حقیقتاً ہمکو اپنا مظلوم بناتی ہے معلوم کر سکتے ہین۔ اور اسمین مین حماقت اور نشاط کے اون ولولون کو بھی شامل کرتا ہون جو نیکی کی دستگیری کرنے کی بہ نسبت اوسکی گمراہی کے زیادہ لایق ہوتے ہین

دور کرین گے۔ اور یہی خیالات ہمارے دلون مین مسرت آسودگی کی ایسی بنیاد مستحکم ڈالین گے جس سے ہمکو اپنی ہستی خوشگوار معلوم ہوگی اور اون لوگون کو ہم بھلے معلوم ہون گے جن سے ہم گفتگو کرین گے اور خدا بھی ہم سے خوش رہیگا۔ جس کے خوش کرنے کے واسطے ہم بنائے گئے ہین۔ باقی آیندہ

کمترین مخلوقات از پرتاپگڈہ

سوالات

۱۔ لڑکون کی زنار بندی چار پانچ برس کے سن مین کرنا اور والدین کو اس فرض کے بار سے سبکدوش ہونا احکام شاستر کے مطابق ہے یا نہین۔

۲۔ تقریبات شادی اور زنار بندی وغیرہ مین اقوام غیر کف کی دعوت کرنا ایک رسم نو کی بنیاد ڈالنا اور اسور فضولی مین ایک مد بے ضرورت کا ایزاد کرنا ہے یا نہین

نسبت امر اول کے مجھے امید قوی ہے کہ عقلاے قوم اور علماے شرع بحوالۂ اقوال شرعی مراسلہ آیندہ مین جواب دین گے۔

نسبت امر دوم کے میرا یہہ خیال ہے کہ کسی تقریب کے روز اصحاب غیر کفو کی ضیافت کرنا گویا اپنی قوم کے سر ایک کر باندھنا اور اپنے نادار بھائیون کے سر پر ایک بار تازہ ڈالنا ہے۔ یہہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جس روز ہم اہل برادری کی دعوت کرین اور اوسی روز اشخاص غیر بھی ہمارے مدعو ہون تو ہم ویسی توجہ اور تواضع اور خاطرداری جیسی کہ ہم اپنے اصحاب قوم کی اوس صورت مین جبکہ ہم صرف اون ہی کی دعوت کرتے کر سکتے تھے کرنے کے لائق نہونگے اور بدینوجہ کسیقدر بے اعتنائی ظاہر کرنے کو مجبور ہونگے خیر یہہ نقص تو اسطرح رفع ہو سکتا ہے کہ دوسری قوم کے لوگون کی دعوت دوسرے یا تیسرے روز کر دیجاے مگر مجھکو کلام تو اس امر مین ہے کہ کسی تقریب کی وجہہ سے غیر قوم کی دعوت کرنا ایک رسم نو کی بنیاد ڈالنا اور اپنے بیچارے بھائیون کو جنکو خدا نے متمول نہین کیا ہے ایسی رسم کے اختیار کرنے پر مجبور کرنا ہے۔ کیونکہ جب اس رسم نو کا سکہ عموماً ہماری قوم پر بیٹھ جائے گا تو ہر ایک متنفس کو چاہے وہ اس بار کا متحمل ہو سکے یا نہین اس رسم کو جاری کرنا سخت دشوار بلکہ غیر ممکن ہوگا اور اگر کوئی شخص اس رسم سے بحالت مجبوری بے استطاعتی

پہلو تہی کریگا تو علاوہ اپنی قوم کے دوسری اقوام کی نظرون سے گرجائے گا اور عجب نہین کہ ظریف اور آزاد طبع لوگ اوسکو ممسک و بخیل کے القاب سے بیمروّت یاد کرین اور اوسکے شیشۂ دل کو ایسی ہی محقّر الفاظ سے ٹھیس لگاتے ہین۔

گو یہ سچ ہے کہ غیر قوم کے لوگون کی دعوت کرنے سے ہماری ناموری اور شہرت ہوتی ہے اور ہماری قوم کی آبرو اون کی نظرون مین بڑہتی ہے۔ ہمارے یہان کی اغذیہ لذیذ اور لطیف کہا کر وہ عش عش کرتے ہین اور فراخ حوصلگی کی داد دیتے ہین تاہم تقریبات کی وجہ سے اون کی دعوت کرنا میرے نزدیک اپنی قوم کے حق مین ایک طریقۂ جدید واسطے زیر باری کے قائم کرنا ہے جو اصحاب کہ خدا کے فضل سے صاحب دولت اور بمقدرت ہین اگر وہ سال مین دو چار بار دوسری قوم کے لوگون کو اپنے یہان کے مختلف اقسام کے کہانے کا مزہ چکہائین اور اونکی زبان کو چٹپٹی و مرغن غذا کا عادی کرین تو اسمین کسیکو کچھ کلام نہوگا بلکہ اس سے قوم کو ایک طرح کی خوشی حاصل ہوگی کیونکہ اسوجہ سے قوم کی فراخ حوصلگی کا نقش دوسرے اقوام کے دلون پر بخوبی جم جایگا۔ اور دعوت کرنیوالے کا نام مثل نیم روز کے روشن اور زبان زد خاص و عام ہوجائے گا۔ اس سلسلہ مین میرا یہہ بیان کرنا بیموقع نہوگا کہ کسی تقریب کے روز یا اوسکی وجہ سے دوسرے یا تیسرے روز رقص و سرود کی محفل جمکانا اور احباب کے دلون کے غنچہ کو شگفتہ کرنا قوم کے حق مین مضر اور تہذیب اور شائستگی کے خلاف ہے۔

افسوس ہے کہ بجائے اسکے کہ ارباب قوم اپنی پیاری قوم کی بہتری مین ساعی ہون اور اوسکو اسراف بیجا اور اخراجات فضول کی دلدل سے نکالنے مین ہمہ تن کوشش کرین مین دیکہتا ہون کہ وہ روز بروز ایک رسم نو کے موجب ہوتے ہین اور اپنی قوم کی حالت کیطرف مطلق توجہ نہین کرتے ہین۔

احکم الحاکمین ہماری قوم کے خیالات کو درست کرے اور راہ راست پر لائے۔ آمین ربّ العالمین

یارب ہماری قوم سدا شاد کام ہو
اسراف کی بلا سے یہ محفوظ مدام ہو

خیر خواہ قوم نزہت تاب گڈھ

اوہم

خرد چون دفتر تلقین کشاید بدین آئین روجود آید کہ باید

ہم شادی اور کتخدائی کے لغوی اور اصطلاحی تشریح مضامین مندرجہ مراسلہ کشمیر نمبر ۸۹ و ۹۰ مین صفائی کے ساتھ بیان کر چکے ہین۔ غالباً ناظرین مراسلہ نے اون پر بخوبی تمام غور کیا ہوگا اب ہم اس بات پر بحث کرنا چاہتے ہین کہ آیا قانون کے اندر اور بالائی لوازمے کسواسطے ہوتے ہین۔ اور اون کی بنیاد کیون۔ کس سنے اور کس واسطے ڈالی گئی ہے۔

قانون مذہب قانون کا کچھ تذکرہ نہین کرتا ہے نہ لڑکی کو کوئی چیز از قسم زیور عقد بندی کے وقت دینا بتلاتا ہے۔ کیون۔ کیا اس باعث سے کہ قانون بنانے والا زیور سے ناواقف تھا۔ یا یہ کہ اوس زمانہ مین دولت نہ تھی اسلیئے یہ باتین درج قانون نہ ہوئین۔ نہین یہہ دونو قیاس بالکل غلط ہین۔ کیونکہ اس قانون مین زیور اور دولت کا تذکرہ اوسمقام پر آیا ہے۔ باین وجہ یہہ نہین کہہ سکتے ہین کہ واضع قانون نے نادانی سے اونکو قلم انداز کیا۔ بلکہ یہہ کہ اونہنے دانستہ تحریر نہین کیا اور نہ اوسکی رائے مین حالت دولت مین بھی زیور کا دینا مناسب معلوم ہوتا تھا۔ اب ہم اس قانون اور اوسکے بنانے والے کی رائے سے بغیر کسی مستثنی کے مخالفت رکھتے ہین۔ گو ہم تمام دنیا مین اقرار کرتے ہین کہ یہ ہمارا قانون مذہب ہے ہمارا ہے۔ ہمارے واسطے بنایا گیا ہے مگر اوسپر ہم تعمیل نہین کرتے ہین اور نہ تعمیل کرنا چاہتے ہین۔ یعنے اگر ہم اوسپر تعمیل کرتے ہوتے تو وہ ہمارا قانون مذہب نہ ہوتا۔ سبحان اللہ۔ کیا عمدہ سمجھ ہماری ہے۔ ہماری تعلیم اور تربیت چلن اور دانائی کی تعریف کیجیے باین دلیل ہم کہہ سکتے ہین کہ یہہ ایجاد بعد مین ہوئی ہے۔ اور غالباً اوسکی وجہہ یہہ ہوئی ہوگی جب بیواہ ہونا بند ہوا۔ اس بیواہ سے مرد وزن کی یہ غرض رہتی تھی کہ ہم اپنی تمام عمر کو آسایش اتفاق اور خوشی مین بسر کرین۔ اور زیبایش کرنا یا اشیاے زیبایش کو کام مین لانا موجودگی اونکے وسائل کے بالکل معیوب تھا۔ اور لڑکی کے باپ سے کچھ لینا خاوند کی کمال بےعزتی و ہتک سمجھی جاتی تھی (اس مقام پر حملہ صاحبان فہم کو غور کرنا چاہیے) اسلیئے اسکا رواج نہ تھا اور اسی سبب سے واضع قانون نے اسکا تذکرہ کرنا مناسب سمجھا۔ مگر اب بجاے اوسکے شادی کتخدائی ہونے لگی۔ اس شادی کتخدائی کا نتیجہ والدین نے دیکھا۔ کہ ہماری لڑکی کی قدر کچھ نہین ہوتی ہے وہ خورد نوش اور خرچ سے لاچار رہتی ہے

جیسا اونھون نے یہ اسباب مصیبت رفع کرنے کے لیے نقد وجنس اور برتن دینے کی تجویز
نکالی ۔ نقد رفع محتاجی ۔ جنس خوبصورتی اور قدر کی باعث ہوئی ۔ مگر معلوم نہین ہوتا
کہ برتنون کے دینے کی تجویز کیون ہوئی ۔ غالباً اوس زمانہ مین برتن بھی معتدد ۔ کہتے ہونگے
اب یہہ مٹی کے برتن چاندی سونے مین تبدیل ہوتے جاتے ہین ۔ برعکس اسکے بواہ مین
اس نقد وجنس کو ایسا بُرا جانتے تھے جیسا ہم کارکن دان کا لینا جانتے ہین ۔ چونکہ ابتدا
شادی کتخدائی والدین نے اپنی ذمہ داری پر کرنی شروع کی ۔ اسلیے ان عیوب کو پوشیدہ رکھنے کی
غرض سے اہالیان دختر نے اپنے داماد اور اوسکے مان باپ کا دولت سے مونہہ بند کر دیا ۔
اون کی لاپروائی کو جبر داری مین تبدیل کرکے اونکو ایک طرح کی اطاعت مین لائے ۔ اونھون نے
جب دولت کی یہہ تاثیر دیکھی تو صاحبان دول نے اس داد و دہش مین یہان تک ترقی کی کہ
اب بنڈارہ تان تک نوبت پہونچی ۔ اس کارروائی کی دلیل وہ صاحبان ہم جو اوسی لکیر پر
ابہر ہو بیٹھے ہین یہہ دیتے ہین کہ لڑکا لڑکی دونو اولاد ہین ۔ لڑکا وفات پدری پر ترکہ پدری
کا وارث ہوتا ہے اور لڑکی کو اوسمین سے کچھہ نہین ملتا ہے اسلیے حسب مقدور اپنے جیتے جی اسکو
بھی کچھہ دینا والدین کا فرض ہے ۔ یہہ دلیل بامعنی معلوم ہوتی ہے مگر مذہب اور بواہ کے
لیے جہیز اسکی بنیاد رکھی گئی ہے کچھہ معنی نہین رکھتی ہے ۔ باپ کا وارث قانون قدرت کے
موافق بیٹا ہے لڑکی نہین ہے ۔ یہہ قانون کا نقص نہ سمجھنا چاہیے بلکہ اسی کا وزن پورا کرنے
کے لیے وید مقدس مین بواہ کرنا تجویز ہوا ہے کہ وہ بھی اپنے شوہر کی ملکیت سے وہی فائدہ
حاصل کرے جو کہ لڑکا اپنے ترکہ پدری سے کرتا ہے اسوقت کی کارروائی ایسی ہے کہ شوہر
بیچارہ (دس برس کی عمر اور شوہر کہلاوے مقابلہ سے مقام حیرت اور افسوس معلوم ہوتا ہے)
خود ہی محتاج نان شبینہ کا رہتا ہے تا بہ اہلخانہ چہ رسد + ہماری دانش پر اور زور کلمات تعریف
بیان فرمائیے ۔ کیا یہہ کارروائی عمدہ نہین ہے ۔ قبلہ نہایت عمدہ ۔ اب اگر یہہ لڑکی کم سے
پانچ تان لیکر آئی ہوئی ہوتی ہے تو خیر اوسکے سسرال والون کو لوازمہ کی امید قانون کے
حساب سے لگی رہتی ہے کچھہ دبے ہوے رہتے ہین ۔ بشرطیکہ وہ لوازمہ ادا ہوتا رہے
برخلاف اسکے وہ لڑکی کو اپنی حیات تک ناداری کے طعنون سے نادم اور محجوب کرتے
رہتے ہین وہ بیچاری ایسے الفاظ کے سننے سے برف کے موافق گلتی رہتی ہے دیکھو
منوسمرتی ادھیائے سوم اشلوک ۵۵ ۔ بیاہی ہوئی عورتون کی عزت اور لحاظ اونکے

بالیوان اور بھائیون سے ضرور ہونی چاہیے اور اونکے شوہرون اور اونکے شوہرونکے بھائیون سے اگر وہ اقبالمندی چاہتے ہون،، ایضاً - ۵۶ - "جہان عورتون کی عزت ہوتی ہے وہان دیوی دیوتا خوش ہوتے ہین - اور جہان اون کی بے عزتی ہوتی ہے وہان تمام دہرم کے کارج (ہوم پن وغیرہ) ضایع ہوتے ہین" ہمارے یہان اس پچھلے فقرہ کی تعمیل ہوتی ہے - پھر فرمایئے یہہ قانون ہمارا ہے یا نہین نہایت افسوس ہے کہ ہم ایسے مردود طریقہ کو پسند کرین - مقام خوف ہے کہ ہم لوگون کے واسطے وہ آتش دوزخ تیار ہو رہی ہے جس کی لو آسمان تک پہونچے گی - غرض کہ بموجب اون کی رائے کے یہہ تجویز نکالی گئی کہ عقد بندی کے وقت دختر کو بھی حسب مقدور دینا چاہیے - تاکہ دونون پلے برابر رہین اور لڑکی کو بھی کچھہ حاصل ہووے - بغیر دینے ہی سے لڑکی کی آسایش کی توقع سمجھی گئی آسان اور عمدہ بات کو چھوڑ کر مشکل اور ناقص کو پسند کرنا ہماری ہی قوم شریف کا کام تھا - طفل اشکم ز دیدہ می آید + مرحبا نور دیدہ می آید + لینے والے بیواہ کے موافق ہاتھہ پھیلانے کو ہتک نہ سمجھکر اس مانگنے کو حق اور سینہ زوری جانتے ہین - اہل دانش اور صرف وہی اس بات کو معلوم کرین گے کہ بیواہ مین لڑکی کا شوہر اپنے خسر خانہ سے کچھہ لینا اپنی بے عزتی کمینہ پن اور نالایقی تصور کرتا تھا - کیونکہ وہ عالی دماغ - صاحب دل - لایق اور کارگزین ہوتا تھا - برخلاف اسکے اب تمام خاندان مین سے ہر ایک کیا چھوٹا کیا بڑا ہاتھہ پسارے ہی رہتا ہے - واہ کیا حمیت - کیا غیرت - کیا لیاقت - اور کیا عالی دماغی - اس چلن مین پائی جاتی ہے -

جب زیور کی ابتدا ہوئی اوسوقت تمام اپنے رشتہ دار اور دوست صاحب خسر سے بامداد پیش آتے تھے - ٹیکہ کے روز روپیہ لیکر جانا (نقد) اور رسم دست لوسی (جنس) اوسی مدد سے خبر دیتے ہین - اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ اوسوقت ہمدردی عروج پر تھی - اور اس ہمدردی سے یہہ بڑا فایدہ ہوتا تھا کہ صاحب دختر کو یہ کارج گران نہین معلوم ہوتا تھا - اس نقد وجنس کی رفاقت اوسوقت ہمدردی نے کی تھی اور اب برخلاف اوسکے بے دردی مصیبت نے - بہین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا -

دوم - عزت اور قدر دانی کا باعث دولت نہین ہوتی تھی ورنہ اب ہوتی ہے مگر اب دولت نے دماغ مین ایسا خلل پیدا کیا کہ قانون سے ہمکو اسقدر نفرت ہے کہ ہم اوسکا نام

لینا معیوب سمجھتے ہین - معلوم نہین کہ ہمارا کیا مذہب ہے - کس کتاب کے پیرو ہین -
اور کس قانون پر چلتے ہین - دیکھیے پرماتما کو ہر ایک چیز کس افراط سے میسر ہے کہ ہم
اوسکا خیال بھی نہین کر سکتے ہین - مگر کوئی کام اونکا اس سرشتی مین نہین پاتے ہین
جو پابند قانون نہو - پس کیا اوسکی نسبت مقابلہ اپنی کارروائیون کے برعکس خیال
کر سکتے ہین - معاذ اللہ منہا - ہرگز نہین - اس سے صاف پایا گیا کہ جس کام کے لیے
کوئی قانون مقرر نہین کیا جاتا ہے وہ کام اونسے سرزد ہوتا ہے جو عاقبت اندیش اور
دانائی سے محروم ہوتے ہین - یعنے بیہودہ اور دوراندیش نہین ہین - جبکہ اسقدر زمانہ
اب مین اون اہل دانش سے مخاطب ہوتا ہون جو اس روشنی کے زمانہ مین پیدا ہوکر
حب قومی کے معنے سمجھے ہین - اور گاہ گاہ اوسکا جوش بھی اپنے دلمین معلوم کرتے ہین
کہ آپ اس بارہ مین کوئی ایسی تجویز فرماییے جو باعث رفع شکایت مندرجہ صدر ہووے
پھر کس صاحب منصف کا خیال ہے کہ جسکو بیاہ مقدور ہے وہ بیاہ ہی کریگا - فروخت و
قرض کرنے کے لیے کون کسکو مجبور کرتا ہے - ایک شخص کے دو بیٹے تھے - ایک ایسا
خوش نصیب نکلا کہ لاکھون روپیہ کمائے - دوسرا اسی جائداد پدری پر گذارہ کرتا رہا -
خوش نصیب نے اپنی صاحبزادی کو ایک سو اکیس تان (فی تان بہا ۳۰ معہ زیور دین) - دوسرے
بھائی نے دیکھا کہ اوسکو اسقدر طاقت نہ تھی - مگر اپنے بھائی کے پاس پاس آنا چاہا ازجہہ شرم
کھا نسے آیا غور سے قدرتی جذبہ کے قریب قریب معلوم ہوتا ہے تاکہ لوگ اوسکو ملعون نہ
ٹھہرائین - جائداد پدری فروخت کی اور کچھ قرضہ لیکر ایک سو ایک تان بحساب مذکورہ بالا جہیز
کا سج مین لگائے - اسکو کسی نے مجبور نہین کیا تھا مگر اپنے بھائی کی کارروائی نے - جو اوسکی
بربادی کا باعث ہوئی - اگر اوسکا بھائی اول ہی سے دانائی کو کام مین لاتا خود نظیر
بنکر اوسکو اس بربادی سے بچا سکتا تھا - باین وجہہ یہ فقرہ کون مجبور کرتا ہے نادرست ہے
دوم - قوانین بنانے کی کیا ضرورت تھی - جو جیسا کرتا اوسکو بادشاہ وقت اپنی طاقت سے
ویسی ہی سزا دیسکتا تھا - قوانین علاوہ باعث انتظام شایستہ ہونیکے بادشاہ کی ہمدردی
خیرخواہی سے رعایا کو خبر دیتے ہین - جس ریاست مین حاکم کی زبان قانون ہے وہان وہ
بے انصافیان اور ظلم ہوا کرتے ہین جو ناگفتہ بہ ہین - اسلیے خوبی قانون سے واقف ہوکر
مین محبان قوم کو کوئی ضابطہ بنانے کی طرف رغبت دلاتا ہون اور کہتا ہون کہ آپ کی حب

قومی - ہواخواہی - بہی خواہی - نیازمندی - خادمی قوم - کب اور کسوقت کام آئیگی
اسپر ہم مضمون جداگانہ مین بحث کرینگے اور بتلاوینگے کہ یہہ قانون کیا ہے اور اوسکی تکمیل
کیونکر ہوسکتی ہے اس مقام پر یہہ کہنا بیجا نہوگا - کہ وہ شخص جو اپنی صاحبزادی کو اکیسو
اکتیس تان دیتا ہے اوسے خوشقطع مجی دیتا ہے زیادہ تر عزت حاصل نہین کرتا ہے - آپ
سمجھی سے پیدا دو ہیش - سلوک ہونا دوستون واقفکارون اور بیگانون مین نام آور
اور معزز نہین بناتا ہے کیونکہ عزت دو قسم کی ہوتی ہے قومی - اور ملکی - قومی عزت
وہ شخص حاصل کرسکتا ہے جو مربی بنکر تمام قوم پر کوئی احسان کرے - اسمین ہمدردی
ہوتی ہے - اور ملکی عزت وہ اشخاص لے مرتے ہین جو خیرخواہی کو اپنا مذہب سمجھتے ہین
اسمین انسانیت پائی جاتی ہے - تان - دولت اور پدرم ہفت ہزاری بودہ سے یہ مرادین
حاصل نہین ہوتی ہین - اسلیے یہ کلمات (کہ جن کسکو مجبور کرتا ہے) ہمدردی اور انسانیت
کے خلاف ہین اور جس شخص مین یہ دونو وصف نہین وہ انسان نہین ہے -

اسمین شک نہین کہ اسکی ترقی اہل دول سے ہوئی - اسلیے اس اصول پر اونکا فرض ہے
کہ وہ عملی کرنی شروع کرین - آپکو تجربہ سے معلوم ہوا ہوگا کہ دوسرے بھائی کے موافق
جو کہ ترکہ پدری پر اپنا گذارہ کرتا تھا ہماری برادری کے تہیدست اشخاص برابری
کرنیکے لیے فروخت و قرض کرکے اونکے پاس آنے کی کوشش کرتے ہین - اس جذبہ
کو سوائے تخفیف اہل دول بنامین کوئی نہین روک سکتا - مگر استقلال اور اتفاق -
اون اشخاص کو نہایت درجہ شرم آنی چاہیے جنہون نے عمدہ قواعد کو توڑا اور اونکو
زیادہ تر بیجا نون شکنون کی پیروی کرتے ہین - غریب اس پیروی کو برابری تصور
کرتے ہین اس کارروائی سے صاف معلوم ہوگا کہ صاحبان دولت اپنے غریب بھائیون سے
قطع تعلق کرتے ہین - یہہ غفلت - قطع تعلق کرنا آپکو تو اپنی ہی گھر مین معزز نہین بناتا بار
والون کا تو کیا ذکر ہے -

سیاست تان دولتمندی نہین بیان کرتے ہین بلکہ قواعد شکنی - برابری اوس قدیم قواعد سے
اطلاع دیتی ہے جسنے ہر ایک رتبہ اور حالت کے آدمی کو اوسکی پابندی سے سب کو یکسان
بناکر قوم کو طاقتور بنادیا تھا - مگر تازہ دولتون کو یہہ اتفاق خوش نہ آیا - ایسے راجہ
نے جنکا قانون اونکی زبان ہوتی ہے حقیقت مین عزت - نام آوری - دولتمندی

اور دانش اسیکا نام ہے۔
دولت خاص خاص خاندانون مین محدود نہین رہ سکتی ہے۔ ممکن ہے جو اسوقت مالدار ہے وہ دوسری تیسری۔ چوتھی یا پانچوین پشت مین مفلس ہووے۔ خاندان تیموریہ کو نظیراً پیش کرتا ہون۔ اس سے بڑھکر کون خاندان ہوگا۔ پس کیا ایسے زمانہ سے بچنے کے لیے سرانجام کرنا معیوب ہے۔ ہرگز نہین۔ بلکہ ایسا کرنا عین دانش ہے اسیلئے مربیان قوم پر فرض ہے کہ وہ خود اون اصولون پر چلین جنکو برادری پسند کرتی ہے۔ اب ہم وہ تدبیر بتلاتے ہین جو دونو برادری اور دولتمندی دوراندیشی کے ساتھ قایم رکھہ سکتی ہے وہ یہہ ہے۔

فی تان پانچ روپیہ مقرر ہون۔ اور جو صاحب سات تان دیوین وہ بعد عقد بندی کے اپنی لڑکی کو اوسکی زیست تک عـ۵ ماہوار دیا کرین اور جملہ لوازمہ۔ نوچی۔ پیاو وکھاند بالگو و ریا کلان وغیرہ بالکل ترک فرمادین۔ اس حساب سے اگر اوسط عمر لڑکی کی چالیس برس قرار دیجاوے تو یہہ رقم عـ ہوتی ہے بمقابلہ اسوقت کے سات تانون کے کچھہ کم نہین ہوتی ہے۔ اسیطرح جو صاحب پانچ تان دیوین عـ۵ چار تان دیوین عـ۵ تین تان مین صـ۲۔ علی ہذالقیاس ماہوار دیا کرین۔ اب اسکا قاعدہ یہہ ہونا چاہیے۔ اگر لڑکی قبل از اپنے شوہر کے اولاد چھوڑکر رحلت کرجاوے تو یہہ رقم ماہواری اوسکی اولاد کو اوسوقت تک دیجایا کرے۔ جب تک وہ اپنا گذارہ نہ کرسکے۔ یہ قاعدہ اولاد نرینہ کے واسطے ہے۔ اور اگر دختر و دختران ہین تو اونکی کتخدائی یا حیات تک جیسا موقع اور مناسب وقت ہووے۔ یہ تجویز تو معقول معلوم ہوتی ہے مگر اسمین تین بھاری نقص ہین۔ اول اس تجویز کو کوئی راجہ صاحب بیان نہین فرماتے ہین دوم شادی کتخدائی کے وقت تعداد اور وزن زیور مین کمی ہوگی۔ سوم پانچ چار تین تان والے عـ۵ عـ۵ صـ۲ ماہوار نہ دیسکین گے۔ نقص اول کا جواب۔ راجہ صاحب اپنی زبان کو قانون جانکر پابندی سے نفرت تام رکھتے ہین۔ اونکے نزدیک کوئی مرے کوئی جیے (ہیچ پروائے ندارد)

نقص دوم کے نسبت مین یہہ کہسکتا ہون کہ یہہ تعداد اور وزن زیور کی کمی (اگر زیور ہی مین عزت قومی اور ملکی تصور کیجاوے) ماہواری رقم سے پوری ہونے سے کہین

زیادہ ہوتی ہے ۔ اور غالباً یہہ باقاعدہ ماہواری یکبارگی سات دینے سے بڑی
بڑی حاجت روائیان کرتی رہے گی ۔ اندرین باب ہم پورا قاعدہ بیان کرینگے ۔ بشرطیکہ
برادران اہل دل اس تجویز کو بنظر حقارت نہ دیکھین ۔ قومی جلین مجھکو یقین دلاتا ہے کہ مضمون
کا یہہ حصہ جو نیا او سیقہ خلاف عادت بیان کیا گیا ہے ۔ مختلف الفاظ لفرت انگریزمین
میری محنت کا عوضانہ عطا کریگا ۔ سوم واقعی یہ درست ہے ۔ مگر یہہ قانون ایسا نہین
ہے کہ غریب آدمی کو پانچ تان دینے پر مجبور کرے ۔ اور اگر وہ دے بھی گذرے تو یہہ شاہی
حکم نہین ہے کہ اوسکو اوسکا لوازمہ بھی ماہوار دینا پڑے ۔ پھر اوسکی خوشی ہے چاہے دے
چاہے نہ دے ۔ وہ پانچ تان دیکر کچھہ نہ دینے کا اختیار رکہتا ہے ۔ اس قانون سے اوسکو
یہہ فایدہ ہوگا کہ لوازمہ دینے سے چھوٹ جایگا اور قانون کے زر کثیر سے محفوظ رہے گا ۔
اسمقام پر شاید کوئی صاحب یہہ سوال فرمائین کہ جب اہل دل صاحب ماہوار دیا کرینگے
تو غریب اشخاص یہہ کہینگے کہ ہمکو بھی قریب قریب آنا چاہیے جواب یہ ہے (آئیے مانع کون ہے)
دوم اگر کوئی مالدار بعد عقد بندی کے اپنی صاحبزادی کو دس لاکھہ روپیہ بخشدے تو غریب
کیا کہین گے ہم بھی دین ۔ آپ بھی دیجئے ۔ یا اونسے بہت زیادتی کی آپ بھی کیجیے ۔ کون مانع
ہے ۔ یہہ خیالات اگر اونکے دلمین پیدا ہونگے ۔ بالکل فضول ہین اور توجہ کرنیکے لایق نہین
ہین ۔ کیونکہ ہم یہہ صیغہ ماہواری صرف اہل دل کے واسطے بتلاتے ہین ۔ یہان شاید آخری
سوال یہ ہوگا کہ دولت سدا کسی کے پاس نہین رہتی ہے ۔ ممکن ہے کہ وہ اسقدر عرصہ تک
ایسے فراخ دست نہ رہین ۔ پھر تو کرکری ہوجاے گی ۔ اسلیے ہونے کے وقت دیا جانا
بہتر معلوم ہوتا ہے ۔ نام بھی رہا اور دولت بھی کام آئی ۔ یہہ وہی ہمارا پختہ خیال ہے ۔
اسیواسطے ہم چاہتے ہین کہ قانون بنایا جاے ۔ پس کیون ایسی ابتدا کرین جسکے سالمہ دینے کا
ہمکو یقین نہین ہوتا ہے ۔ دوم ایسا فرض کرنے پر ہم ہونے کے وقت پر یہہ تجویز بتلاتے ہین
کہ جب سات تان دینے کا اسقدر ہو تو بہتر یہہ ہے کہ پانچ ہزار روپیہ علیحدہ کرکے کسی بنک مین کہین
اور اوسکے سود سے ماہواری کا سلسلہ جاری رکہین (اس قسم کی نسبت بھی اوسی طرح ہم پوری طرح
بیان کرین گی ۔ کیونکہ ہمارا مقصد اپنی عالی دماغی یا حسد کہلانے سے نہین ہے بلکہ یہہ غرض ہے کہ قوم مین اتفاق
ہو ۔ اس اتفاق سے ہزارون بلکہ لاکھون فواید جو اسوقت نظر مین نہین آتے ہین میسر ہونگے ۔

راقم پنڈت کشن نرائین شنگلو پوری کلرک دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ملتان

اخبار قومی

الہ آباد - نہایت مسرت کا مقام ہے کہ پنڈت ہیم نراین صاحب کہوسہ کی دو صاحبزادیون کی شادی کتخدائی بخیر و خوبی ہو گئی - پنڈت راجناتھ صاحب عرف صاحب کی ہمدردی اور کوشش قابل ہزار تحسین و آفرین کے ہے - ایک صاحبزادی کی شادی پنڈت پران ناتھ صاحب برادر ماسٹر کیننگ کالج ساکن لکھنؤ سے اور دوسری صاحبزادی کی شادی پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب کار ہلو ساکن دہلی سے ہوئی - ۲۳ مئی ۱۸۸۳ء کو دونو براتین تھین - پنڈت پران ناتھ صاحب نے بپابندی خیالات ترقی اور تہذیب کے جو وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے ہین امور نشو و نما سے از قسم آرایش اور آتشبازی وغیرہ برات مین مطلق اجتناب کیا اور نوکر و نکو کھانا بھی بر وقت دعوت صف سے علحدہ دیا - اور پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب کار ہلو کی برات مین بھی سامان نمایش مثل آرایش وغیرہ نہایت اختصار کے ساتھ تھا -

ایضاً - پنڈت شام نراین صاحب سلیدان اور جناب پنڈت رام نراین صاحب اوپادھیا اور پنڈت شیو نراین صاحب اوپادھیا ماسٹر کیننگ کالج لکھنؤ اور پنڈت جے نراین صاحب کول وغیرہ لکھنؤ سے اور پنڈت رتن ناتھ صاحب کچلو نواب گنج بارہ بنکی سے اور پنڈت راج نراین صاحب کچلو سلطانپور سے جو بضرورت شرکت تقریبات شادی بتقریب صدر یہان آئے تھے بعد فراغ تقریبات سب اپنے اپنے مقامات پر تشریف لیگئے

ایضاً - بعد فراغ شادی پنڈت پران ناتھ صاحب برادر مع عزیزان لکھنؤ اور پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب کار ہلو مع عزیزان دہلی تشریف لیگئے -

ایضاً - پنڈت شام نراین صاحب کچلو ملازم ریاست ریوان جو واسطے خرید اسباب جشن جلوس راجہ صاحب ریوان یہان تشریف لائے تھے بعد خرید اسباب واپس تشریف لیگئے

ایضاً - پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب کنزرو وکیل ہائیکورٹ جو بضرورت شادی کتخدائی صاحبزادی خود آگرہ تشریف لیگئے تھے بعد فراغ شادی یہان اپنے کام پر آگئے -

ایضاً - پنڈت درگا پرشاد صاحب مشران تحصیلدار تحصیل منڈیہ جو بضرورت شرکت تقریب

برات پنڈت پران ناتھ صاحب ٹپا زماشر یہان تشریف لائے تھے بعد فراغ تقریب
برات اپنی تحصیل پر تشریف لے گئے۔

ایضاً۔ پنڈت موتی لال صاحب نہرو طالبعلم میو کالج بوجہ تعطیل یہاں سے کانپور و
کانپور سے بمقام تلہر ضلع شاہجہان پور پنڈت نندی دہر صاحب منصف تلہر اپنے برادر
صاحب کلان کے پاس مع والدہ صاحبہ وغیرہ تشریف لے گئے۔

ایضاً۔ پنڈت کنہیا لال صاحب رینہ مہتمم خزانہ چاوڑہ دہلی سے بعد فراغ زنار بندی
صاحبزادہ پنڈت شام نراین صاحب رینہ یہاں تشریف لائے اور یہاں سے اندور تشریف لیگئے

اگرہ۔ پنڈت لچھمی نراین صاحب برادر خورد پنڈت مہاراج نراین صاحب تنخواہ اکسٹرا اسسٹنٹ
کمشنر بہادر سلطان پور کی شادی کتخدائی پنڈت بھولا ناتھ صاحب مرحوم خلف پنڈت جگن ناتھ
صاحب کول کی صاحبزادی سے بخیر و خوبی ہوگئی۔ مگر بوجہ علالت کے طرفین کے یہاں
کسیقدر پریشانی رہی ادہر پنڈت مہاراج نراین صاحب تنخواہ در دگردہ کے عارضہ مین
علیل رہے اور ادہر پنڈت جگناتھ صاحب کول کی اہلیہ علیل اور رنجور رہین اس بنا
مین بھی امور نشو و نما سے مثل آرایش اور آتشبازی کے بہت کچھ اجتناب رہا۔ پنڈت
اندر نراین صاحب تنخواہ نے اس تقریب کا سب کاروبار از راہ شفقت بزرگانہ اپنے
دست مبارک سے انصرام فرمایا باوجودیکہ پنڈت صاحب موصوف خود علیل تھے۔

ایضاً۔ پنڈت گوپی ناتھ صاحب برادر خورد پنڈت مہاراج نراین صاحب ماسٹر سلطان پور
نے بوجہ علالت پنڈت مہاراج نراین صاحب برادر کلان خود رخصت زاید بذریعہ تار
اپنے افسر سے حاصل کی اور بعد ختم رخصت زاید سلطان پور اپنے کام پر تشریف لیگئے۔

ایضاً۔ پنڈت مہاراج نراین صاحب پہلے خود یہان علیل رہے بعد اوسکے اون کا
صاحبزادہ بعارضہ سخت برسام و تپ علیل رہا اس سے ایک عرصہ تک یہان مقیم رہے
اب بعد صحت خود مع عزیزان ۳۰ مئی ۱۸۹۱ء کو لکھنو تشریف لے گئے۔ انکو اب عارضہ
سے نجات ہے فقط ضعف باقی ہے۔ اور اونکے صاحبزادہ کو اب بفضلہ شداید مرض سے
نجات ہے فقط کسیقدر تپ اور نقاہت باقی ہے ایشر صحت کامل عطا کرے۔

ایضاً۔ پنڈت ہر پرشاد صاحب فتو تحصیلدار بسوان مع جملہ عزیز و اقارب بضرورت
شادی کتخدائی صاحبزادہ خود یہان تشریف لائے ۲۰ مئی ۱۸۹۱ء کو اونکے صاحبزادہ

کی شادی کتخدائی پنڈت جگناتھ صاحب کنزرو وکیل عدالت آگرہ کی صاحبزادی سے بخیر وخوبی ہوگئی

ایضاً - پنڈت بشیشر ناتھ صاحب بھان و پنڈت راج نراین صاحب بخشی وغیرہ معہ جملہ عزیزان ع د بضرورت شادی صاحبزادہ لکھنؤ سے یہان تشریف لائے اور ۷ امئی ششلہ ع کو اونکے صاحبزادہ کی شادی کتخدائی پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب کنزرو وکیل ہائی کورٹ الہ آباد کی صاحبزادی بخیر وخوبی ہوگئی ــ

پنڈت بشیشر ناتھ صاحب بھان کی لیاقت و پنڈت پرشاد صاحب فتو و پنڈت نراین صاحب کول بخشی کی عمدہ خیالات تجربہ مانہ سے مہتمان مراسلہ کو امید تھی کہ ان تجویزات پر جو نسبت آرایش اور آتشبازی کے محض بغرض ترقی اور بہبودی قوم تحریر ہوتی ہین غور فرما کر اجرا اوسکا ان تقریبات مین فرمائین گے تاکہ اورون کو بھی ایسی نظیر عمدہ پا کر جرات ہو اور کل قوم کو باعث مشکور کیا ہو مگر بجز اسکے کہ دستور مروجہ گو وہ دستور کیسا ہی ناقص ہو بوجہ جرات و استقلال عمدہ ترین تبدیل کرنا اور اوسکی نقص رفع کرنا خالی از دقت و مشکل نہین و مختلف اسباب مانع پیش قدمی ہوتے ہین اور دیگر وجوہ پائے نہین جاتے ہین جو مانع پابندی تجویزات مفید عام قومی کے اس موقع پر ہوئی ہون - بہر حال دیر آید درست آید -

ایضاً - پنڈت ہر پرشاد صاحب فتو معہ جملہ عزیزان بعد فراغ شادی صاحبزادہ لکھنؤ تشریف لیگئے -

ایضاً - پنڈت بشیشر ناتھ صاحب بھان معہ جملہ عزیزان بعد فراغ شادی صاحبزادہ لکھنؤ تشریف لیگئے

ایضاً - پنڈت راج نراین صاحب بخشی بعد فراغ شادی صاحبزادہ پنڈت بشیشر ناتھ صاحب بھان یہان سے متھرا و بندراین ہی تشریف لے گئے - اور وہان سے بعد درشن لکھنؤ تشریف لیگئے

ایضاً - پنڈت بیجناتھ صاحب کول صاحبزادہ پنڈت امرناتھ صاحب کول و پنڈت سورج نراین صاحب صاحبزادہ خورد پنڈت بشن نراین صاحب بخشی بعد فراغ شادی صاحبزادہ پنڈت بشیشر ناتھ صاحب یہان سے جے پور تشریف لے گئے اور جے پور سے واپس آکر لکھنؤ تشریف لیگئے

ایضاً - جو جو ارباب قوم بضرورت شرکت تقریبات شادی ہائے مصرحہ صدر پنڈت کاشی ناتھ صاحب کنزرو اور پنڈت بشیشر ناتھ صاحب بھان اور پنڈت ہر پرشاد صاحب فتو او پنڈت مہاراج نراین صاحب تنخواہ او پنڈت جگناتھ صاحب کول کے یہان جابجا سے تشریف لائے تھے سب صاحب بعد فراغ تقریبات مسطور اپنے اپنے مقامات پر تشریف لے گئے -

ایضاً - پنڈت کاشی ناتھ صاحب کنزرو آنریری مجسٹریٹ آگرہ ہنوز بعارضہ لقوہ وفالج علیل ہین معالجہ ڈاکٹر صاحب کا ہوتا ہے ایشر صحت بخشے -

ایضاً - پنڈت کاشی ناتھ صاحب کنزرو کے یہان صاحبزادونکی تاربندی بخیر وخوبی ہوگئی ــ

امرتسر - پنڈت بہاری لال صاحب خلف پنڈت نندلال صاحب سپرو کی شادی کتخدائی پنڈت مہیرام صاحب رالپوری کے یہان بخیر وخوبی ہوگئی -

ایضاً - زنار بندی صاحبزادہ پنڈت راجیند صاحب بخیر وخوبی ہوگئی -

ایضاً - شادی کتخدائی صاحبزادہ پنڈت راجیند صاحب بخانہ پنڈت نرائن صاحب بخیر وخوبی ہوگئی -

ایضاً - زنار بندی صاحبزادہ پنڈت کدارناتھ صاحب تینی بتاریخ ۱۵ - مئی [illegible] بخیر وخوبی ہوگئی - پنڈت صاحب موصوف نے از ابتدا رسم آتشبازی برات کے نشوونما سے از راہ تہذیب و بنظر فایدہ عام اجتناب فرمایا -

ایضاً - زنار بندی صاحبزادگان پنڈت شیو نرائن صاحب کول بھرکلہ بتاریخ ۲۰ - مئی [illegible] بخیر وخوبی ہوگئی -

ایضاً - شادی کتخدائی پنڈت پریم ناتھ صاحب بخانہ پنڈت کنہیا لال صاحب بخیر وخوبی ہوگئی -

اندور - ۲۹ - اپریل [illegible] کو پنڈت دوارکا ناتھ صاحب پہلوان نائب کماشندار دھوپ گڈھ علاقہ ریاست مہاراجہ صاحب دہار بہمراہی اپنی اہلیہ اور دختر اور نبگہ کے اور دو فرزند کے بغرض ادا کرنے رسوم زنار بندی مہر دو صاحبزادگان دیواس سے یہان آئے اور کوٹھی رئیس دہار موسومہ چہاونی ہذا مین اقامت گزین ہوئے - پنڈت صاحب ممدوح کے چھوٹے بھائی پنڈت لچھمی نرائن صاحب پہلوان بحصول رخصت کچہ روز پہلے آپ سے ہانپور سے یہان آئے ہین - ۱۴ مئی [illegible] کو رسم خانبندی ادا ہوئی -

ایضاً - غالباً اول ہفتہ مین ماہ مئی [illegible] کے والدہ صاحبہ پنڈت جوالاناتھ در پیکار رکامدار صاحب جاوڑہ بہمراہی اپنی کیلئے خود اور اپنے پوتے پنڈت تنگناتھ صاحب در کے اور ۲ امئی [illegible] اہلیہ پنڈت جوالاناتھ صاحب در او پنڈت شام ناتھ صاحب در اونکے چھوٹے صاحبزادہ اور پنڈت [illegible] ناتھ صاحب نبیرہ پنڈت جوالاناتھ صاحب در بضرورت شرکت زنار بندی صاحبزادگان پنڈت دوارکا ناتھ صاحب پہلوان جاوڑہ سے یہان آئے اور شادیخانہ پنڈت دوارکا ناتھ صاحب مین مقیم ہوئے -

ایضاً - ۱۳ مئی [illegible] کو پنڈت [illegible] صاحب پہلوان وکیل ریاست دیواس پانتی کلان متعینہ ایجنٹی بھوپال اور [illegible] بہمراہ اہلیہ و ہردو صاحبزادگان [illegible] ہردو صاحبزادگان پنڈت کاشی ناتھ صاحب لنگاپید

صاحب لنگر منشی ٹیس دیواس پانتی خور دیہان آئے اور پنڈت دوارکا ناتھ صاحب کے شادیخانہ مین مقیم ہوے ـ

ایضاً حسب الطلب پنڈت دوارکا ناتھ صاحب پہلوان کے ۵ مئی سنہ ۹۶ء کو پنڈت شام نراین صاحب ہاکچر نائب صوبہ اوجین اور اونکا سطبنجی لعلچند اوجین سے اور ۷ مئی سنہ ۹۶ء پنڈت کالکا پرشاد صاحب لنگر اور پنڈت شام ناتھ صاحب نکو اسسٹنٹ انجنیر دیواس سٹیٹ وزیران اور اونکا سطبنجی اور پنڈت ہرنراین صاحب پہلوان انسپکٹر پولیس ریاست دیواس پانتی خورد دیواس سے یہان آئے ـ پنڈت شام ناتھ صاحب بعد قیام ایک روز کے ۹ مئی سنہ ۹۶ء کو واپس گئے ـ

ایضاً ۹ مئی سنہ ۹۶ء کو دیوگن اور ۲۰ مئی سنہ ۹۶ء کو زنار بندی اور ۲۱ کو برات زنار بندی اور ۲۲ کو کوشل ہوم زنار بندی ہرد و صاحبزادگان سے پنڈت دوارکا ناتھ صاحب نے بخیر و خوبی فراغت حاصل کی اور محض بخیال تجویزات مراسلۂ قومی پنڈت صاحب حبیب قوم نے آرایش اور آتشبازی وغیرہ فضول ہوحق سے احتساب کیا اونکل اہل برادری موجودہ چھاونی ہذا کو اپنی اس کارروائی سے اپنا نہایت ثناخوان بنایا اس معاملہ مین آپکی جسقدر تعریف و توصیف کیجاے تھوڑی ہے ـ

برات زنار بندی مین جو اصحاب برادری شریک ہوے تھے اونکے اسماے گرامی ذیل مین درج کیے جاتے ہین ـ

راے پنڈت دہرم نراین صاحب ہاکچر ـ راے پنڈت سروپ نراین صاحب ہاکچر ـ پنڈت شام نراین صاحب ہاکچر ـ پنڈت جیالال صاحب کول غرغہ ـ پنڈت وشیشر ناتھ صاحب پنڈت رادہے ناتھ صاحب منشی ـ پنڈت رتن لال صاحب کھار ـ پنڈت اندر نراین صاحب کٹھس ـ پنڈت ہرنراین صاحب ہاکچر ـ پنڈت شیونراین صاحب ہاکچر ـ پنڈت گوپال نراین صاحب ہاکچر ـ پنڈت رام نراین صاحب ہاکچر ـ پنڈت برج کشور صاحب منشی پنڈت اوتم ناتھ صاحب منشی ـ پنڈت اجودہیا ناتھ صاحب وانچو ـ پنڈت بنسی لال صاحب کول شرغہ ـ پنڈت نراین داس صاحب در ـ مہاراج ہرجی گرو ہنڈو ـ مہاراج نراین جی گو نیچو ـ پنڈت کالکا پرشاد صاحب لنگر ـ پنڈت شام ناتھ صاحب در ـ پنڈت شنکر ناتھ صاحب در ـ پنڈت اندر نراین صاحب پہلوان ـ پنڈت ہرنراین صاحب پہلوان

پنڈت شیو نراین صاحب کول شرغہ ۔ پنڈت لچھمی نراین صاحب ہیلون ۔ پنڈت ٹھاکر پرشاد صاحب کول ۔ پنڈت جے نراین صاحب ۔ پنڈت منوہر ناتھ صاحب لنگا ۔ پنڈت اندر نراین صاحب لنگر ۔

ایضاً ۔ ۱ مئی ۱۸۸۴ء کو پنڈت سورج نراین صاحب کچرو طالب العلم بورڈنگ اسکول الہ آباد الہ آباد سے یہاں تشریف لائے انکے ہمراہ ہادی لوناتے ایک سجنی بھی تھا ۔

ایضاً ۱۲ ۔ مئی ۱۸۸۴ء کو مہاراج نراین جی گر دعرف بچی حسب الطلب پنڈت دیب نراین صاحب رینہ منشی حاضر سرکار جاوڑہ یہاں سے جاوڑہ گئے اور ۱۵ ۔ مئی ۱۸۸۴ء کو واپس آئے پنڈت صاحب ممدوح کے بھتیجے کی سوتراشی تھی ۔

ایضاً ۔ جناب قبلہ پنڈت جیالال صاحب کول شرغہ کا مزاج سخت نادرست ہوگیا تھا مگر بفضل ایزدی اب پھر اصلاح پر آگیا ہے اور کوئی شکایت باقی نہیں ہے ۔

بنارس ۔ پنڈت امرناتھ صاحب کول دلی کے نبیرہ کی زنار بندی بخیر و خوبی ہوگئی ۔

ایضاً ۔ پنڈت کیشو ناتھ صاحب منشی کی اہلیہ مع اپنے پوتے کے لکھنؤ سے یا اور جو صاحب عزیز و اقارب ہیں سب نے بضرورت شرکت زنار بندی نبیرہ پنڈت امرناتھ صاحب جا بجا سے تشریف لائے تھے سب اپنے اپنے مقام پر بعد فراغ زنار بندی تشریف لے گئے ۔

بوٹالہ ضلع گوجرانوالہ ۔ افسوس ہے کہ پنڈت جے نراین صاحب کول سررشتہ دار بوٹالہ جو ترقی پاکر کشمیر گئے تھے رہگرائے عالم بقا ہوئے ۔ اور جوانمرگی سے اپنی لواحقان اعزیان کو مفارقت دائمی کا رنج دے گئے ۔

پرتابگڈھ ۔ بتاریخ ۱۷ ۔ اپریل ۱۸۸۴ء بوقت ایک بجے ۴۰ منٹ شب کے بخانہ پنڈت ہرشنکر صاحب عرف شیو پوری معروف بہ تکو فرزند ارجمند تولد ہوا ۔ پنڈت صاحب ممدوح کے عزیز و اقارب کو نارائن یہ مولود مسعود سعید اور مبارک کرے ۔

ایضاً ۔ ۲۷ ۔ اپریل ۱۸۸۴ء ٹھاکر جی مہاراج گرو واسطے پوجا ے چھٹی کے حسب الطلب پنڈت ہرشنکر صاحب تکو سلطان پور سے تشریف لائے اور بعد انصرام پوجا واپس تشریف لیگئے

ایضاً ۔ ۲۸ ۔ اپریل ۱۸۸۴ء کو بخانہ پنڈت ہرشنکر صاحب ممدوح الصدر بتقریب مبارک چھٹی صاحبزادہ دعوت جمیع اصحاب قوم کی ہوئی ۔

ایضاً ۔ ۱ مئی ۱۸۸۴ء کو پنڈت دشمبر ناتھ صاحب سپرنٹنڈنٹ ضلع ہردوئی بحصول خصت

بغرض انصرام کار خیر زنار بندی نور چشمان خود تشریف لائے اور بعد فراغت اپنے کام پر تشریف لے گئے۔

ایضاً۔ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب سپرو کے صاحبزادگان کی زنار بندی بخیر و خوبی ہوگئی۔

ایضاً۔ ۱ مئی ۱۸۸۶ء کو پنڈت کدار ناتھ صاحب دکھنی بحصول رخصت ڈیڑھ ماہ بغرض شرکت شادی صاحبزادہ پنڈت مادھو پرشاد صاحب چک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر دہلی تشریف لے گئے۔

ایضاً۔ عزیز پنڈت نرنجن لال صاحب ٹوپا نے جماعت پنجم سابق سے جماعت پنجم جدید میں ترقی پائی۔

ایضاً۔ پنڈت لچھمی نراین صاحب منشی ایک روز کے واسطے تشریف لائے اور پنڈت بشمبر ناتھ صاحب منصرم کے دولت کدہ پر فروکش رہ کر فیض آباد تشریف لے گئے۔

ایضاً۔ مہاراج گنگا دھر جی گرو کے صاحبزادہ کی سوتراشی بخیر و خوبی ہوگئی۔

ایضاً۔ مہاراج ٹھاکر جی گرو جو سلطان پور سے اس تقریب میں حسب الطلب پنڈت بشمبر ناتھ صاحب سپرو تشریف لائے تھے بعد فراغت واپس تشریف لے گئے۔

ایضاً۔ پنڈت مہاراج کشن صاحب خلف پنڈت کدار ناتھ صاحب کول مقیم فیض آباد بامید صیقلی یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔

جاوڑہ۔ پنڈت کنہیا لال صاحب رینہ مہتمم خزانہ جاوڑہ جو لکھنؤ و دہلی میں بضرورت تقریبات شادی وغیرہ مع عزیزان تشریف لے گئے تھے مع الخیر مع عزیزان یہاں تشریف لا کر کار سرکار میں مصروف ہوئے۔

جالندھر۔ سوتراشی نبیرہ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب بخیریت انجام پذیر ہوئی۔

ایضاً۔ پنڈت جگتا کشن صاحب ولی خلف رائے بہادر پنڈت مہاراج کشن صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر مع والدہ صاحبہ خود دہلی تشریف لائے۔

ایضاً۔ متعلقان دیوان پنڈت رام ناتھ صاحب مدن اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر لاہور کو بضرورت خانگی تشریف لے گئے۔

ایضاً۔ ڈپٹی پنڈت مہاراج کشن صاحب ... تبدیلی ضلع رہتک سے بضلع جالندھر ہوگئی چنانچہ پنڈت صاحب ممدوح یکم اپریل ۱۸۸۶ء کو جالندھر میں پہونچے اور چھاونی میں

قیام فرمایا اور چارج لیا۔

چھپرہ - پنڈت امرناتھ صاحب کوچک نے بماہ گذشتہ بعالم جوانی وفات پائی گل اپنے عزیز و اقارب کو علی الخصوص اپنی والدہ ماجدہ کو سخت داغ مفارقت دائمی سے گئے۔

ایضاً - پنڈت رتن لال صاحب صراف کے گھر مین فرزند ارجمند تولد ہوا خداوند کریم عمر دراز کرے۔

ایضاً - پنڈت شام نراین صاحب صراف کے گھر مین دختر نیک اختر تولد ہوئی۔

ایضاً - پنڈت شام نراین صاحب جو یہان سب ڈپٹی کلکٹر بصیغہ داخل خارج ماہ نومبر سنہ ۸۷ء سے تھے بعد اختتام کار خود بحکم گورنمنٹ دو ماہ کے لیے بمقام تبیا ضلع چمپارن بطور عوضی دوسرے شخص کے گئے ہین۔

دہلی - ۲۶ - اپریل سنہ ۸۸ء کو دعوت مستورات برادری بخانہ پنڈت پیارے لال صاحب ٹوپا بتقریب تاربندی پسر خود ہوئی۔

ایضاً ۲۷ - اپریل سنہ ۸۸ء کو پنڈت شام نراین صاحب پنہ واسطے انصرام کار خیر شادی تاربندی پسر خود جے پور سے تشریف لائے۔

ایضاً - ۲۷ - اپریل سنہ ۸۸ء کو پنڈت جگناتھ صاحب بنارسی آگرہ سے دہلی مین آئے اور بعد قیام ایک روز لکھنو کو واپس گئے۔

ایضاً - ۲۶ - اپریل سنہ ۸۸ء کو صاحبزادہ پنڈت دیبی پرشاد صاحب پنہ برائے معالجہ خود اجمیر سے رخصت سہ ماہہ حاصل کر کے دہلی مین تشریف لائے۔

ایضاً - ۳۰ - اپریل سنہ ۸۸ء کو برات شادی زنار بندی صاحبزادہ پنڈت پیارے لال صاحب ٹوپہ کی جمنا جی پر بمقام راج گھاٹ گئی اور واپس آئی۔

ایضاً - یکم مئی سنہ ۸۸ء کو مہاراج منی دہجی گرو کلاواسطے لانے اپنی ہمشیرہ کلان کے لاہور گئے۔

ایضاً ۵ - مئی سنہ ۸۸ء کو مہاراج کشن جی گرو ملازم ریاست جے پور واسطے کرنے برسی اپنی والدہ کے یہان آئے اور بعد الفراغ برسی تیسرے روز روانہ آگرہ ہوے۔

ایضاً - پنڈت لچھمی نراین صاحب کول جو یہان آئے ہوے تھے آگرہ کو گئے۔

ایضاً - متعلقان مہاراج ٹھاکر پرشاد جی گرو جے پور سے براے شمول شادی دہلی آئے ہین۔

ایضاً - اہلیہ پنڈت شمبھو ناتھ صاحب کول رئیس الور مع صاحبزادہ خود روانہ کرنال ہوئین

ایضاً - ۴ می ۹۲ء کو پنڈت کنھیا لال صاحب رینہ مع متعلقان گوالیار سے بضرورت تقریب زنار بندی صاحبزادۂ پنڈت شام نراین صاحب رینہ داخل دہلی ہوئے -
ایضاً - ۸ می ۹۲ء کو مہاراج گنگا دہر جی گرو کہنسنو جو فرخ آباد گئے تھے مع الخیر واپس آئے اور معلوم ہوا کہ گوشنکر جی مہاراج اونکے داماد کو صحت ہے -
ایضاً - ۸ می ۹۲ء کو پنڈت رام ناتھ صاحب الور سے واسطے لینے پنشن کے دہلی مین آئے اور بعد الفراغ واپس گئے -
ایضاً - ۸ می ۹۲ء کو پنڈت نرنجن ناتھ صاحب عرف درمعروف بندہ تھی بضرورت کار سرکار الور سے آئے اور بعد قیام ایک روز کے واپس گئے -
ایضاً - پنڈت مہاراج کشن صاحب عرف زتو مظفر نگر سے آئے اور واپس گئے -
ایضاً ۹ - می ۹۲ء کو پنڈت رادہا کشن صاحب خلف پنڈت جیون رام جی صاحب کول فیروزپور ضلع گڑگانوہ سے آئے اور رہتک گئے -
ایضاً ۹ می ۹۲ء مہاراج بنی دہر جی گرو جو لاہور گئے تھے اپنی ہمشیرہ صاحبہ کو واپس لیکر پہونچے
ایضاً - پنڈت مادہو پرشاد صاحب چک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر لکھنو بضرورت شادی صاحبزادہ مع اصحاب ذیل و دیگر عزیز و اقارب یہان رونق افروز ہوے - پنڈت کیشو ناتھ صاحب منشی - پنڈت گنگا پرشاد صاحب عرف کشف - پنڈت کرتا رام صاحب عرف صراف - پنڈت ایشر ناتھ صاحب سبی - پنڈت شیو نراین صاحب کول - پنڈت اند نراین صاحب کچلو - پنڈت ہرے نراین صاحب گنجور - پنڈت سورج نراین صاحب چکبست - پنڈت اقبال نراین صاحب گنجور - پنڈت کدار ناتھ صاحب لالا کہنی - پنڈت جانکی ناتھ صاحب چک - مہاراج کدار ناتھ جی گرو -
ایضاً - ۱۰ می ۹۲ء کو شادی کتخدائی صاحبزادہ پنڈت مادہو پرشاد صاحب چک پنڈت نرنجن ناتھ صاحب لنگر کی صاحبزادی سے بخیر و خوبی ہوگئی -
رائے پنڈت مادہو پرشاد صاحب چک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر کے خیالات عمدہ سے مہتمان اصلاح قومی کو امید کامل تھی کہ اون تجویزات پر جو نسبت آرایش و آتشبازی کی محض بغرض ترقی اور بہبودی قوم ہوتی ہین پنڈت صاحب ممدوح کو توجہ کامل ہے اور اجرا اون تجاویز کا وقت مناسب پر جناب موصوف بغرض فایدۂ قوم ضرور فرمائین گے تاکہ جناب ممدوح کی نظیر اونکو

واسطے تقلید کے ایک عمدہ ذریعہ حاصل ہوا اور کل ارباب قوم کو باعث شکرگزاری کا ہو۔ لیکن اس امید نے جو کہ امید قومی ہے نہ کہ ذاتی شکل کامیابی کی نہ دیکھی۔

ایضاً - ۲۳ مئی ۱۸۸۸ء کو پنڈت مادھو پرشاد صاحب اور ۲۸ مئی ۱۸۸۸ء کو اور صاحب جو غرض شرکت شادی صاحبزادہ پنڈت سوم الصدر تھے لکھنؤ تشریف لے گئے۔

ایضاً - ۱۲ مئی ۱۸۸۸ء کو برات شادی و تار بندی صاحبزادہ پنڈت شام نراین صاحب بہ بنیہ بخیر و خوبی ہوگئی۔

ایضاً - ۱۶ مئی ۱۸۸۸ء کو برات شادی کتخدائی مہاراج بنسی دھر جی گرو نجانہ مہاراج بڑے صاحب جی گرو گئی اور بخیر و خوبی ۱۸ مئی ۱۸۸۸ء کو شادی سے فراغت پائی۔ اور مہاراج ٹھاکر جی گرو جو الور سے آئے تھے وہ بعد الفراغ واپس گئے۔

ایضاً - ۲۲ مئی ۱۸۸۸ء کو زنار بندی صاحبزادگان مہاراج راجہ رام جی گرو و مہاراج بنسی دھر جی اور مہاراج بڑے صاحب جی گرو بخیر و خوبی ہوگئی۔

ایضاً - ۲۲ مئی ۱۸۸۸ء کو پنڈت شام نراین صاحب تلو کپتان فتح پلٹن راج جے پور جو واسطے اپنے معالجہ کے یہاں تشریف لائے تھے بعد حصول صحت مع مردمان خانہ خود واپس روانہ جے پور ہوئے۔

ایضاً - پنڈت برج نراین صاحب شیوپوری جو بضرورت شرکت شادی کتخدائی ہمشیرہ زادی خود آگرہ گئے تھے بعد فراغ تقریب بدستور یہاں تشریف لائے۔

ریوان - پنڈت شام نراین صاحب کول جو بضرورت خرید ضروریات جشن جلوس مہاراجہ صاحب بہادر ریوان الہ آباد تشریف لے گئے تھے ۸ مئی ۱۸۸۸ء کو بعد خرید ضروریات بدستور ریاست ہذا میں تشریف لائے۔

ایضاً - پنڈت شام نراین صاحب کول کو دیوان صاحب بہادر ریاست ریوان نے یکم مئی ۱۸۸۸ء سے بعہدہ اسسٹنٹ سکرٹری میونسپل کمیٹی ریاست ریوان مقرر فرمایا ہے۔

سلطان پور - پنڈت گوپی ناتھ صاحب تنخواہ ماسٹر بعد فراغ شادی برادر خورد و معیت برادر کلاں آگرہ سے بعد ایکماہ کے اپنے کام پر آگئے۔

ایضاً - پنڈت مہاراج نراین صاحب تنخواہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر نے بوجہ علالت دو مہینے کی رخصت اور چاہی ہے اور پنڈت صاحب کی تبدیلی یہاں سے گونڈہ کو ہوئی

ہے۔ دیکھیے بعد حصول صحّت وختم میعاد رخصت کہاں جاتے ہین اس ضلع مین سب کو
پنڈت صاحب کے تبادلہ کا کمال رنج ہے۔ خدا کرے کہ بدستور یہین تعیناتی ہو کیونکہ
گونڈہ کی آب وہوا بھی پنڈت صاحب کے عارضہ اور مزاج کے موافق ہوئی تھی۔
ایضاً۔ پنڈت کیلاس ناتھ صاحب سررشتہ دار ججکورٹ کے قبایل بنارس گئے ہین۔
ایضاً۔ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب پہلوان کے قبایل بھی بنارس گئے ہین۔
شملہ۔ پنڈت پران ناتھ صاحب زرد جوب ہمراہی جناب پوسٹماسٹر جنرل پنجاب
تشریف لائے۔
ایضاً۔ پنڈت کنٹھ جو صاحب منشی خلف الصدق پنڈت شیو دیال صاحب منشی
پسرزادہ جناب پنڈت تلوکچند صاحب منشی رئیس کبیر کشمیر جنت نظیر ہمراہ جناب فیضمآب
دیوان گوبند سہاے صاحب کنفیڈنشل ایجنٹ حضور فیض گنجور سرکار حضور
جناب مہاراجہ صاحب بہادر جموں وکشمیر دام ملکہم وحشمتہم کے تشریف لائے ہین
پنڈت صاحب ازحد لایق اور خلیق ہین۔
علیگڈہ۔ پنڈت جوالا ناتھ صاحب ہکو کی تین صاحبزادیون کی شادی کتخدائی ہوئی
ایک کی شادی کتخدائی پنڈت کندن لال صاحب گرٹو کے صاحبزادہ سے جو کانپور
سے تشریف لائے تھے اور دوسری صاحبزادی کی شادی پنڈت دوارکا ناتھ صاحب
کے صاحبزادہ سے جو بھاولپور سے تشریف لائے تھے اور تیسری صاحبزادی
کی شادی پنڈت بشمبر ناتھ صاحب کے صاحبزادہ سے جو ملتان سے تشریف
لائے تھے۔ پنڈت کندن لال صاحب گرٹو کے صاحبزادہ کی برات مین آرایش
اور آتشبازی وغیرہ سامان نمایش سے اجتناب رہا۔ فقط چند مہتاب بغرض روشنی
بن گئے تھے اور پنڈت دوارکا ناتھ صاحب اور پنڈت بشمبر ناتھ صاحب
کے صاحبزادون کی برات مین کسیقدر آرایش اور آتشبازی بھی تھی۔
ایضاً۔ پنڈت رتن ناتھ صاحب در اور پنڈت پران ناتھ صاحب بخشی وغیرہ جو جو
صاحب بضرورت شرکت شادی کتخدائی صاحبزادہ پنڈت کندن لال صاحب گرٹو اور جو جو
صاحب جابجا سے واسطے شرکت شادی ہاے سطور بالا یہان تشریف لائے تھے سب صاحب
بعد فراغ شادی اپنے اپنے مقام پر تشریف لے گئے۔

ایضاً - پنڈت کندن لال صاحب گرٹو بعد فراغ شادی صاحبزادہ مع عزیزان کانپور تشریف لے گئے -

ایضاً - پنڈت دوارکا ناتھ صاحب بقایا بعد فراغ شادی صاحبزادہ مع عزیزان لکھا جویہ تشریف لے گئے -

ایضاً - پنڈت شام پرشاد صاحب منشی تحصیلدار اترولی جو بضرورت شرکت تقریب شادی یہاں کے ہمدد تشریف لائے تھے اپنی تحصیل پر تشریف لے گئے -

ایضاً - پنڈت سروپ نراین صاحب یہاں جو بضرورت شرکت تقریب شادی ہمارے مدد تشریف لائے تھے اپنے مقام پر تشریف لے گئے -

فیض آباد - پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب شیولپوری عرف ٹھس جو بضرورت کریاکرم پنڈت نرنجن ناتھ صاحب جد امجد خود لکھنؤ تشریف لے گئے تھے بعد ادائے فرائض کریا یہاں تشریف لائے -

ایضاً - پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب شیولپوری عرف ٹھس کے صاحبزادہ کی موتراشی بخیر و خوبی ہوگئی -

فرخ آباد - پنڈت دیبی پرشاد صاحب بقایا ڈپٹی کلکٹر علیگڈہ ۳۰ - اپریل ۱۸۹۶ء کو یہاں تشریف لائے اور ۳ - مئی ۱۸۹۶ء کو یہاں سے متھرا تشریف لے گئے -

ایضاً - کیلنہ خورد پنڈت لچھمی نراین صاحب مشران ۹ مئی ۱۸۹۶ء کو اکبرآباد اپنے صدر خانہ گئیں

ایضاً - پنڈت لچھمی نراین صاحب مشران مع پنڈت راج نراین صاحب صاحبزادہ خود حسب الطلب ڈپٹی پنڈت دیبی پرشاد صاحب بقایا بضرورت تقریب چھٹی نبیرۂ ڈپٹی صاحب ۱۱ - مئی ۱۸۹۶ء کو متھرا تشریف لے گئے اور ۱۹ - مئی ۱۸۹۶ء کو واپس تشریف لائے -

ایضاً - یکم مئی ۱۸۹۶ء کو پنڈت لچھمی نراین صاحب مشران کے دولتخانہ پر حکام انگریزی کی دعوت ہوئی صاحب لوگ آٹھ بجے شب کے تشریف لائے اور دعوت نوش کرنے کے بعد ایک بجے شب کے سب صاحبان معہ صوف کیپ فتحگڈہ کو واپس تشریف لے گئے -

کرنال - بتاریخ ۱۴ مئی ۱۸۹۶ء موتراشی عزیزی پنڈت بالکشن صاحب خلف اصغر پنڈت پیارے کشن صاحب وکیل سوپرنٹنڈنٹ ضلع کرنال بمقام تھانیسر بخیر و خوبی ہوگئی اور پنڈت گوبندکشن صاحب نائب تحصیلدار بلبگڈہ ضلع دہلی واسطے شمول شادی مذکور مع عزیزی

پنڈت پرتھی ناتھ جی اوکھل دہلی سے تشریف لائے اور دیگر لواحقان بھی دہلی سے بمقام کرنال تشریف لائے اس تقریب مین برادران ذیل بھی شریک دعوت ہوئے۔

پنڈت بہاری لال صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ بہادر راز مقام کرنال۔ پنڈت گوبند کشن صاحب نائب تحصیلدار ربلب گڈہ۔ پنڈت مہاراج کشن صاحب ٹپر دہر ولادت کرنال۔ پنڈت رام کشن صاحب کول۔ پنڈت وشمبر ناتھ صاحب اوکھل اسسٹنٹ لوکل فنڈ کلرک کرنال۔ پنڈت دہرم چند صاحب شیولپوری مددگار واصل باقی نویس کرنال۔

ایضاً۔ مرزمان خانہ پنڈت پران کشن صاحب اوکھل جو واسطے اشنان سری گنگاجی و ہردوار جی کے گئے تھے بخیر وخوبی واپس آئے اور پنڈت شام کشن صاحب اوکھل خلف پنڈت پرانکشن صاحب اوکھل بھی ہمراہ اپنی والدہ صاحبہ کے گئے تھے حسب اتفاق یہان جناب پنڈت جواہر لال صاحب کول مقیم ہردوار موجود تھے پنڈت جواہر لال صاحب ممدوح بہت عنایت اور مہمانداری سے پیش آئے۔ کیون نہو کہ وہ ایسی ہی خلیق و باقدرت ہین

ایضاً۔ پنڈت رادہا کشن صاحب خلف پنڈت جیون رام صاحب کول دہلی سے تشریف لائے اور سمت کنکھل اپنے بھائی پنڈت ہرکشن صاحب تحصیلدار کنکھل کے پاس گئے۔

ایضاً۔ پنڈت ستیل پرشاد صاحب تحصیلدار شاملی ضلع مظفرنگر جو واسطے ملاقات پنڈت بہاری لال صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کے بمقام کرنال تشریف لائے تھے بخیر وخوبی واپس اپنی تحصیل کو گئے۔

کانپور۔ پنڈت بنسی دہر صاحب نہرو سغف تلہر ضلع شاہجہانپور کو تبدیل ہوئے۔

ایضاً۔ پنڈت سوتی لال صاحب نہرو برادر خورد پنڈت بنسی دہر صاحب نہرو مع والدہ صاحبہ وغیرہ کانپور سے خانہ کوچ بمقام تلہر ضلع شاہجہانپور پاس پنڈت بنسی دہر صاحب کے گئے

ایضاً۔ جناب پنڈت شیوکشن صاحب رتو بتاریخ ۲۰ مئی [illegible]ء کو کانپور سے الہ آباد تشریف لیگئے

ایضاً۔ پنڈت کندن لال صاحب گرٹو جو علیگڈہ بضرورت شادی صاحبزادہ خود تشریف لے گئے تھے بعد فراغ شادی مع الخیر یہان تشریف لائے۔

نوہستاوان۔ ضلع رائے بریلی۔ افسوس کا مقام ہے کہ پنڈت کیشو ناتھ صاحب نبیرہ پنڈت کاشی پرشاد صاحب کول کی اہلیہ نے بحالت کمسنی وفات پائی۔

لاہور۔ پنڈت مہاراج کشن صاحب غمخوار ڈیرہ اسمعیل خان سے لاہور تشریف لائے

ایضاً۔ پنڈت بیجناتھ صاحب کانگرو واسطے بیاہنے دختر کنور پنڈت نرنجن ناتھ صاحب

کے لاہور تشریف لائے اور بعد قیام دو روز کے واپس گئے۔
ایضاً۔ پنڈت درگا پرشاد صاحب شیوپوری تحصیلدار ضلع راولپنڈی لاہور تشریف لائے
ایضاً خوشی کا مقام ہے کہ پنڈت رتن لال صاحب ٹوپی کی تبدیلی جہلم ریلوے سے بمقام لاہور محکمہ اکنٹر ولر ہوئی۔ اب پنڈت صاحب ممدوح کو پچاس روپیہ ماہوار ملے گی اور آئندہ امید ترقی کی بھی ہے۔
ایضاً۔ بتاریخ ۳۔ مئی ۱۸۸۶ء پنڈت بدری ناتھ صاحب کول کمابی واسطے شامل ہونے شادی برادر خورد اپنے کے ہوشیارپور تشریف لے گئے۔ وہاں سے پنڈت صاحب ہمراہ والد ماجد اپنے کے روانۂ علیگڈھ ہو گئے۔
ایضاً۔ پنڈت جانکی ناتھ صاحب کول کمابی سوپرنٹنڈنٹ ضلع ملتان بحصول رخصت شہر لاہور میں تشریف لائے۔
ایضاً۔ شادی دختر پنڈت درگا پرشاد صاحب شیوپوری ہمراہ فرزند پنڈت بجناتھ صاحب کول بخیر وخوبی ہو گئی اس برات میں کسیقدر آرایش اور آتشبازی بھی تھی۔
ایضاً۔ افسوس کا مقام ہے کہ پنڈت جے گوپال صاحب کمان تحصیلدار ضلع منٹگمری نے وفات پائی۔ پنڈت صاحب کے صاحبزادہ خبر بیماری کی سنکر گئے تھے اب پھر لاہور میں آئے ہیں۔
ایضاً۔ افسوس کا مقام ہے کہ اہلیہ پنڈت درگا پرشاد صاحب شیوپوری جوانمرگ ہوئیں۔ جس روز کہ اون کی صاحبزادی کی برات رخصت ہوئی اوسی روز جناب موصوفہ نے وفات پائی۔ (دنیا میں توام ہیں شادی و غم)
ایضاً۔ پنڈت کشن لال صاحب کھلل مع اہلیہ و عزیزان یہاں سے جموں تشریف لے گئے اور اب جموں سے کشمیر بخیریت تمام پہونچ گئے وہاں بمکان دیوان پنڈت بدری ناتھ صاحب گورنر کشمیر مقیم ہیں۔
ایضاً۔ پنڈت جگت نراین چنا اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر جہلم لاہور میں تشریف لائے طبیعت پنڈت صاحب ممدوح کی کچھ ناساز ہے۔
ایضاً۔ لاہور میں گرمی کی شدت ہے کچھ خفیف سی بارش بھی ایک دو مرتبہ ہوئی غلہ بھی روپیہ ارزانی ہے۔
صحت غلطی۔ مراسلۂ ماہ اپریل ۱۸۸۶ء میں جو یہ خبر درج تھی کہ پنڈت بجناتھ صاحب

کول واسطے شادی کے آئے ہین اوسمین لفظ فرزند تحریر سے رہ گیا تھا۔ دراصل بجناتھ صاحب کول واسطے شادی فرزند اپنے کے تشریف لائے تھے۔

لکھیم پور کھیری -۱مئی ۱۸۷۶ء کو پنڈت سدہ ناتھ صاحب ببعی کی صاحبزادی کی شادی کتخدائی پنڈت گوری شنکر صاحب خلف پنڈت گوربن داس صاحب رئیس مرادآباد کے صاحبزادہ سے بخیر وخوبی ہوگئی۔ اس شادی کی برات مین کسیقدر آرایش اور آتشبازی بھی مگر تکلف سے اجتناب رہا۔

ایضاً -پنڈت سدہ ناتھ صاحب ببعی کے صاحبزادہ کی زنار بندی بخیر وخوبی ہوگئی۔

ایضاً -پنڈت بشیشر ناتھ صاحب ببعی عرف ننگل بابو صاحب جو لکھنو سے بضرورت شرکت تقریب شادی صاحبزادی پنڈت سدہ ناتھ صاحب ببعی مع گروجی مہاراج آئے تھے بعد فراغ شادی لکھنو تشریف لے گئے۔

ایضاً -پنڈت گوری شنکر صاحب کول مع عزیزان بعد فراغ شادی صاحبزادہ مرادآباد تشریف لیگئے۔

ایضاً -جوجو ارباب قوم جابجا سے واسطے شرکت تقریب شادی کتخدائی اور زنار بندی مذکورہ بالا تشریف لائے تھے وہ سب صاحب بعد فراغ اپنے اپنے مقامات پر تشریف لے گئے۔

ایضاً -اہلیہ پنڈت سدہ ناتھ صاحب ببعی یہان سے مرادآباد اور وہانسے اپنی صاحبزادی کو لیکر براہ لکھنو یہان تشریف لائین۔

ایضاً -پنڈت سرکشن صاحب کول اپنی کیلینہ کو آگرہ پہونچانے گئے۔

لکھنو -نہایت خوشی کا مقام ہے کہ پنڈت اندر پرشاد صاحب کول ڈپٹی انسپکٹر پولیس کی تنخواہ المضاعف ہوگئی اور درجہ مین بھی ترقی ہوئی ابتک سو روپیہ پاتے تھے اب دو سو روپیہ ماہوار پائینگے۔

ایضاً -مئی ۱۸۷۶ء کو پنڈت ہر پرشاد صاحب فتو تحصیلدار رسولان مع جملہ عزیز واقارب یہان سے آگرہ بضرورت شادی صاحبزادہ تشریف لے گئے۔

ایضاً -مئی ۱۸۷۶ء کو پنڈت بشیشر ناتھ بھان مع جملہ عزیز واقارب یہان سے آگرہ بضرورت شادی کتخدائی صاحبزادہ تشریف لے گئے اور اب بعد فراغ شادی بخیر وخوبی مع جملہ عزیزان یہان تشریف لائے۔

ایضاً - ۱۲ - مئی ۸۳ء کو پنڈت مادھو پرشاد صاحب چک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر لکھنو جو واسطے شادی اپنے صاحبزادہ کے مع عزیز و اقارب وغیرہ دہلی گئے تھے بعد الفراغ شادی مع عزیزان مع الخیر یہان تشریف لائے -

ایضاً - پنڈت ہرکشن صاحب بخشی کے گھر مین رسم زدجی ادا ہوئی - اس تقریب مین پنڈت شام نراین صاحب مسلدان کے یہان کل برادری کی دعوت ہوئی تھی اوسمین نوکرون کو ضعف سے علحدہ کھانا دیا گیا تھا - موجد اس تہذیب عمدہ کے پنڈت بیجناتھ صاحب کول بنارسی ہین -

ایضاً ۲۰ مئی ۸۳ء کو تقریب زنار بندی اور ۲۲ مئی ۸۳ء کو برات زنار بندی پنڈت سوہن کشن صاحب صاحب زادہ پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب بخشی بخیر و خوبی ہوگئی -

ایضاً - ۲۰ - مئی ۸۳ء کو سوتراشی پنڈت کشن جی صاحبزادہ خورد پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب بخشی بخیر و خوبی ہوگئی -

ایضاً - پنڈت گنگا پرشاد صاحب تیمنی جو واسطے سوتراشی فرزند اکبر کے بمقام سدہ ناتھ جی واقع جامو ضلع کا نپور تشریف لے گئے تھے بعد فراغ سوتراشی مع الخیر یہان تشریف لائے -

ایضاً - پنڈت پران ناتھ صاحب نراز ماسٹر کننگ کالج جو بضرورت اپنی شادی کتخدائی کے مع عزیزان اور احباب الہ آباد تشریف لے گئے تھے بعد فراغ شادی مع عزیزان اور احباب مع الخیر تشریف لائے -

ایضاً - پنڈت بیرتھی ناتھ صاحب تکو حسب الطلب مسٹر ولیمسن صاحب بہادر قایم مقام کلکٹر فتحپور فتحپور گئے اور وہان محرر آبکاری مقرر ہوئے اور اب بعہدہ سر براہ کاری کورٹ ترقی ہونے والی ہے -

ایضاً - پنڈت پیم نراین صاحب کول کی نواسی کی شادی کمی دہلی مین پنڈت جا پرشاد دھو صاحب چک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر کے صاحبزادہ سے ہوئی ہے لہذا پنڈت پیم نراین صاحب نے اپنی نواسی کی سسرال والون کا گراجن بمقام لکھنو کیا -

ایضاً - پنڈت مہاراج نراین صاحب تنخواہ بعد فراغ شادی برادر خورد آگرہ سے یہان آئے اب پنڈت صاحب کا مزاج صحیح ہے فقط ضعف باقی ہے مگر اونکے صاحبزادہ کو

ابھی کسیقدر حرارت باقی ہے ایشر صحت عطا کرے۔

ایضاً۔ پنڈت رتن ناتھہ صاحب در نے چند روز گذرے کہ اڈیٹری اودھ اخبار سے استعفا دیدیا تھا مگر اب پھر بعوض ماسہ ماہوار بچند شرائط بمضمون نومینی منظور کر لی

ایضاً۔ پنڈت درگا پرشاد صاحب کول کی اہلیہ نے وفات پائی۔

ایضاً، ۲۔ مئی ۱۸۸۳ء کو پنڈت دیاندہان صاحب ججو کی والدہ نے پیرانہ سالی مین وفات پائی

ایضاً ۱۳۔ مئی ۱۸۸۳ء کو پنڈت گنگا پرشاد صاحب بھان نے ۷۰ برس عمر مین بعارضۂ تپ ورم وفات پائی۔

ایضاً۔ پنڈت راج نراین صاحب کول بخشی وکیل و اسپشل مجسٹریٹ لکھنو کو انکے تعلقہ مین آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات سرکار سے عطا ہوئے

ایضاً۔ پنڈت کشن نراین صاحب وسفسن لکھنؤ کے صاحبزادہ کی نسبت شادی کتخدائی مین پوری مین کول الوںکے یہان قرار پائی۔

ایضاً راجہ رام جی برود جو واسطے شادی فرزند کے مراد آباد گئے تھے بعد شادی صاحبزادہ مع الخیر مع عزیزان یہان آئے۔

ایضاً۔ مہاراج ستیل پرشاد جی گورکھو لکھنؤ کے صاحبزادہ کی زنار بندی بمقام متبرک گنگاجی بخیر و خوبی ہوگئی اور مہاراج ستیل پرشاد جی مع عزیزان بعد فراغ زناربندی گنگاجی سے یہان تشریف لائے۔

ایضاً۔ پنڈت نرنجن ناتھہ صاحب منٹو تحصیلدار ... بوجہ علالت یہان تشریف لائے ہین بابو نوین چندر ڈاکٹر کا معالجہ ہوتاہے بہ نسبت سابق کے اب تخفیف ہے،

ایضاً۔ پنڈت شنکر ناتھہ صاحب منٹو جو بضرورت شرکت تقریب زناربندی صاحبزادہ پنڈت اجودھیا ناتھہ صاحب بخشی بانس بریلی سے تشریف لائے تھے بعد فراغ تقریب زناربندی اپنے مقام پر تشریف لے گئے۔

مراد آباد پنڈت گوری شنکر صاحب کول جو بضرورت شادی صاحبزادہ لکھیم پور گئے تھے بعد فراغ شادی مسطور مع الخیر یہان تشریف لائے۔

ایضاً۔ راجہ رام جی برود ساکن لکھنو کے فرزند کی شادی کتخدائی دیارام جی کی دختر سے بخیر و خوبی ہوگئی اور بعد شادی کے روانہ لکھنو ہوئے۔

متھرا - پنڈت راج بہادر صاحب خلف ڈپٹی پنڈت دیبی پرشاد صاحب بقایا کے صاحبزادہ کی چھٹی بخیر وخوبی ہوگئی -

ہمیرپور - صاحب مہتمم بندوبست نے پنڈت اندر نراین صاحب شیوپوری کو سو روپیہ انعام کارگذاری عمدہ بندوبست کے صلہ مین عنایت کیے اور نیز سارٹیفکٹ انگریزی بھی عطا کیا -

ایضاً - پنڈت برجکشور صاحب سررشتہ دار بندوبست غرض تیمنی ۶ مئی ۱۸۸۶ء کو دس روز کے واسطے دہلی گئے اور ۱۶ مئی ۱۸۸۶ء کو واپس تشریف لائے -

ایضاً - پنڈت اندر نراین صاحب شیوپوری کلارک بندوبست ۱۵ مئی ۱۸۸۶ء کو بحصول رخصت رعایتی ۲۰ یوم آگرہ کو بغرض اشتراک شادی ہمشیرہ زادی تشریف لے گئے اور بعد فراغ شادی دہلی جائینگے -

ہردوئی - پنڈت رتن لال صاحب صاحبزادۂ اکبر پنڈت کشن لال صاحب ٹھٹل ضلع اسکول کے درجۂ سوم مین اور پنڈت کشن لال صاحب صاحبزادۂ دوم پنڈت صاحب ممدوح درجۂ چہارم مین تحصیل علم انگریزی کرتے ہین - دونو صاحبون کی کی ذکاوت سے اونکے ماسٹرون کو امید قوی ہے کہ امسال ضرور پاس کے ترقی درجہ حاصل کرین -

صدائے قوم

جس قومی صدا نے ملک انگلستان مین بڑے بڑے لایق وفایق مشیران سلطنت کو کام سے دفعتاً علیحدہ کر دیا جس قومی صدا نے لارڈ لٹن صاحب بہادر گورنر ہند کو ایسے عہدۂ عظیم یعنے حکومت ہندوستان سے علیحدہ ہونے پہ مجبور کیا - جس قومی صدا نے شاہ روس کی جان کیسی عذاب مین ڈال رکھی ہے - الغرض جس قومی صدا نے کل ملک یورپ مین تہلکہ ڈال رکھا ہے کیا وہ صدائے قومی جسنے ہمارے خاص فرقۂ محدود مین چند سال سے زور وشور باندھ رکھا ہے بے اثر بند ہو جائیگی - یا ضعیف ہو جائیگی ہرگز نہین - بلکہ یقین کامل ہے کہ روز بروز قوت پکڑیگی اور گو سرست وہ صدای قومی ایک ظرافت ہمیشی نقشو فرمائی جناب یقین عنقریب ہے وہ زمانہ جب وہ صدا ہر کوچہ اور مکان سے ہر مرد اور عورت اور

ہر بچے کی زبان سے گونج گونج کر نکلیگی - پس اے میرے عزیزوں اور دوستوں مستعد ہو اون کے واسطے جب اس صداے ہمیں کو وہ قوت حاصل ہوگی کہ ہر ایک سننا اوسکا ماننا اور انصافاً فرض ہوگا -

گلی لیو ایک گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر مدتوں پکارا کیا کہ کرۂ زمین کو گردش ہے آسمان کو گردش نہیں لوگ ہنستے تھے اور اوسکو باولا سمجھتے تھے صدہا سال کے بعد کہنا اوسکا صحیح نکلا مثل گلی لیو کے میں اور بہت سے بہی خواہ قوم گوشۂ دل سے صدا دے رہے ہیں کہ مراسم قومی ہمارے قابل ترمیم ہیں - کسیوقت آپ لوگوں کو بھی معلوم ہوگا کہ قابل ترمیم کے تھے کہ نہیں -

آپ بہ یقین تصور کیجیے کہ صداے قوم محض خلاف ہے چند مراسم کے نسبت جو ہماری قوم میں روز بروز ترقی پکڑ رہے ہیں -

نسبت اون مراسم قوم کے جو روز بروز ترقی پہ ہیں سب سے زیادہ صداے قوم خلاف ہے نسبت اون شادیوں کے جو صغرسنی میں ہوتی ہیں کیونکہ ان عادات قوم کو صداے قوم جو بالفعل ضعیف ہے ایک گناہ قومی تصور کرتی ہے -

بعد از ان صداے قوم خلاف ہے اون نمایش ظاہری کے جو برات اور سبیل اور رسومات وغیرہ میں ظاہر کیجاتی ہے - کیونکہ گو بعض صاحب حوصلہ ان مدات نمایش کو تہیں تمام بلا تردد انجام دیسکیں لیکن صداے قوم زیادہ اون لوگوں کے حق میں اعانت کرنا چاہتی ہے جو ناہموارئ قسمت زمانہ سے حالت عمدہ میں نہیں ہیں اور بدین سبب ان امور نمایش کو باعث سبکی آبرو اور ہتک عزت ارباب قوم کے تصور کرتی ہے -

یقین مانیے کہ جسوقت آپ کی برات میں باجا بجتا ہے صداے قوم پیچھے پیچھے کہنماتی چلتی ہے جسوقت کہ آپ کی تقریبات سبیل کی ہوحق میں آواز سنائی نہیں دیتی صداے قوم بھی غل مچانے کو سوچ رہی ہے کہ یہ ہمت و فیاضی آپ کی قوم کے حق میں بہتر نہیں ہے جسوقت کہ آپ مکان میں ڈومنیوں کا ناچ امانت کی سبھا یا النگہہ کا سہس دیکھتے ہیں صداے قوم دروازہ پر آپ کے چیختی ہے غل مچاتی ہے سر دہنتی ہے - گو آپ کی بلا سنے کہ یہ صحبت آپ کے کم سن لڑکوں کے واسطے ضرور سم کا اثر رکھتی ہے - یہ صحبت آپ کی عورتوں کے اخلاق کو ایسا ناقص کریگی کہ مہذب اور شایستہ لوگوں کو وہ اخلاق دیکھکر شرم آئے گی -

پس اے دوستون آگاہ رہو صدائے قوم سے تاکہ وہ تمہاری شاکی نہو۔ شاید کہ بعض لوگ یہ خیال کرین کہ صدائے قوم تو ہمارے خلاف نہین۔ جسوقت کہ ہم کسی تقریب مین مٹھائی کی بیل کرتے ہین اوسوقت تو قوم کی قوم ہمارے کام مین شریک رہتی ہے ہماری مٹھائی کی تعریف کرتی ہے۔ جسوقت کہ ہم برات کو آراستہ کرتے ہین اوسوقت قوم کی قوم ہماری برات کا انتظام کرتی ہے یہین یہ بات صحیح نہین ہے۔ قوم سے مراد اون لوگون سے نہین ہے جو آپ کے افعال پر غور کامل نکرین۔ جو افعال کے نتایج عمدہ کو سمجھ نسکین بلکہ قوم سے مراد اون لوگون سے ہے جو نیک اور بد کو سمجھ سکتے ہین اور قوم کے سچے اور پکے خیراندیش ہین۔ مجھے افسوس ہے کہ صدا ان لوگون کی آپ کے خلاف ہے۔

جمع خرچ مراسلہ کشمیر نمبر ۹۱ بابت ماہ اپریل ۱۸۸۰ع

بقایا

[illegible]

حال

[illegible]

[illegible]

ٹکٹ برائے روانگی مراسلہ نمبر ۹۱	اجرت تحریر کربستہ و تقسیم مراسلہ نمبر ۹۱	کاپی وغیرہ مراسلہ نمبر ۹۱	کاغذ و چھپائی وغیرہ مراسلہ نمبر ۹۱
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

محصول خطوط بیرنگ	پوسٹ کارڈ ۹ عدد
[illegible]	[illegible]

[illegible]

نزد پنڈت کشن نراین صاحب	نزد پنڈت شام نراین صاحب
[illegible]	[illegible]

جمع خرچ مطبع بہار کشمیر بابت ماہ اپریل ۱۸۸۰ء

[illegible]

بقایا لغایت ماہ مارچ ۱۸۸۰ء

[illegible]

حال

[illegible]

از پنڈت شام نراین صاحب بابت کاغذ چھپائی وغیرہ مراسلۂ نمبر ۹۱ در ماہ اپریل ۱۸۸۰ء	از پنڈت بیران ناتھ صاحب بابت مرآة الہند نمبرہ ۵ محررہ ۱۵ اپریل ۱۸۸۰ء
[illegible]	[illegible]

[illegible]

گلو خان چپراسی بابت تنخواہ ماہ اپریل ۱۸۸۰ء	آب کشش	پرلیسمین	سیاہی سا
[illegible]	۳	[illegible]	[illegible]
روغن چراغ	سیاہی کاپی	سنگ ساز	تنکائی و مزدوری دبرد استعمل وغیرہ
۴	۱۴	[illegible]	[illegible]
سیدہ و لوتیا برای پیچ	کاپی	سیاہی و قلم	ملیث و ابرایاب و انگی پاپسل و بورہ تاث و ستلی وغیرہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۴
کاغذ	کیرا وغیرہ برای زریدن کاغذ	روغن وغیرہ برای بارنش	دودہ
[illegible]	۶	۳	۱۲
کاجل	مرمت پرلیس آہنگر وغیرہ	جزدانی سنگ	مصور
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳
ٹکٹ خطوط	سبوچہ		
۱۰			

[illegible]

[illegible]

رسید زر

پنڈت بصیرون ناتھ صاحب کول سرشتہ دار گونڈہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سے/ ر
پنڈت کنھیا لال صاحب منشی از فیض آباد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ للعہ
پنڈت کشن نراین صاحب تنخواہ از کانپور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۵ ر
پنڈت رامناتھ صاحب اسسٹنٹ جیل لاہور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سے/ ر
پنڈت دہرم چند صاحب ہنڈ واز شملہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سے
پنڈت کنھیا لال صاحب مہتمم خزانہ جاوڑہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۵
پنڈت جیا لال صاحب پیشہ دیوان ریاست جاوڑہ منجملہ للعہ ۵ ر

میزان کل ۔ نزد پنڈت شام نراین صاحب

اشتہار تاریخ بدیع ہندوستان بہ تخفیف قیمت

یہ اردو تاریخ مشتمل ہے اوپر دو حصون کے ۔ حصہ اول مین ذکر پیدایش انسان اور قدامت ہندوستان اور زبان سنسکرت اور مذاہب اور اقوام وغیرہ و وید و بیان شاستر و دیگر علوم و فنون ہندوستان کا ہے اور اقوال اور کتب دیگر و لایات سے ثابت ہوگیا ہے کہ جملہ اقوام کی زبان سنسکرت تھی اور ہندوستان ہی سے انسان اور ملکون مین پھیلے ۔
حصہ دوم مین ۔ تذکرہ راجگان سلف کا اور تاریخ اون واقعات کی اور نیز جملہ رجواڑہ اور ریاستہاے واقع ہندوستان کا بیان علٰحدہ علٰحدہ کیا گیا اور بیان سلطنت اسلام کا ابتدا سے انتہا تک اور ذکر سلطنت انگریزیکا ابتداے آمد سے اسوقت تک درج ہے ۔ جو کہ اس قسم کی تواریخ ایسے تذکرات کی تاریخ آجتک میرے دیکھنے مین نہین آئی تھی امر اس کتاب کی تالیف کا باعث ہوا قیمت اس نادر العصر رسالہ کی پہلے دو روپیہ آٹھ آنہ تھی مگر نظر بران کہ اس عمدہ تاریخ ہندوستان کا جملہ اہل ہند کی نظر سے گذرنا اور سب ارباب ہند کے پاس رہنا بہت ضرور اور مفید ہے اب محض بخیال فایدہ عام بہ تخفیف قیمت اسکی حسب شرح ذیل قرار پائی ہے ۔ ایک جلد کے خریدار کو عمر دو جلد سے چار جلد تک کے خریدار کو عہ پانچ جلد اور اوس سے زیادہ کے خریدار کو ۱۲ر ۔ جو صاحب قصد خریداری فرمائین اونکو لازم ہے کہ فیض آباد محلہ صاحب گنج مین پنڈت کنھیا لال صاحب کے یا مطبع بہار کشمیر لکھنؤ مین درخواست مع قیمت بھیجین تو فوراً یہ کتاب لاجواب مل سکتی ہے ۔ اور قیمت

[illegible]

فہرست مراسلہ کشمیر نمبر ۹۲ بابت ماہ مئی ۱۸۸۸ عیسوی

التماس ضروری

جو ارباب قوم کہ اپنے قومی مراسلہ کے واسطے مضامین عنایت فرماتے ہین اگر اسقدر مہربانی اور فرمائین کہ ہر صفحہ کے دو کالم یا ۳ کالم فرض کرکے ایک کالم پر مضمون تحریر فرمایا کرین اور ایک کالم یعنے نصف صفحہ یا ثلث صفحہ [illegible] رہین تو کمیٹی خاص کو نہایت آسانی ہوگی اور مہتممان مراسلہ نہایت مشکور ہونگے —

۳۰ مئی ۱۸۸۸ء

جلد ۹

THE-CASHMIRI-PANDIT

بابت ماہ جون سنہ ۱۸ء

مراسلۂ کشمیر

نمبر ۹۳ NO93

یعنی بہارستان کشمیر

۱۲۸۵ھ

ذ پنڈت شیونراین صاحب بہار مرحوم حسب طلب

مطبع بہار کشمیر لکھنو محلہ جھوائی ٹولہ مین باہتمام پنڈت
شام نراین چھپا اور شایع ہوا

درخواست و یاددہی

۱۔ ایک دو برادر صاحب ہر مقام میں اہتمام تحریر **اخبار قوم** از راہ مہربانی اپنے ذمہ لیکر جملہ حالات قوم مفصل دریافت کرکے ہر مہینے بذریعۂ تحریر شہر لکھنؤ محلہ رانی کٹرہ میں پاس پنڈت **شام نراین صاحب** کے اس حساب سے ارسال فرمایا کریں کہ قبل از پچیسوین ماہ کے پہونچ جایا کریں تا کہ جملہ ارباب قوم کل حالات سے واقف ہوکر آپ صاحبوں کے مشکور ہوں۔

۲۔ بمنشاے **مذہب** مندرجہ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲۲ و ۲۳ پر اہل مذہب کی جانب توجہ ہو۔

۳۔ بمنشاے ترتیب تاریخ قوم مندرجہ مراسلہ نمبر ۲۲ و ۲۳ **شجرہ** مع حالات عہدہ خاندانی مرتب ہوکر عنایت ہو۔

۴۔ بمنشاے اشتہار **اصلاح عرف ہاے** خلاف تہذیب مندرجہ مراسلہ نمبر ۲۲ و ۲۳ ہر ایک مقام سے فہرست مندرجہ ذیل عنایت ہو۔

نام مع ولدیت و سکونت۔ لقب واجب التحریر۔ عرف واجب الترک۔ گوتر۔ کیفیت لقب قدیم وغیرہ۔

۵۔ تجویز ترقی مندرجہ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲۳ و **مدد باہمی** مندرجہ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲۴ پر توجہ ہو۔

۶۔ تخفیف خرچ **آتشبازی** مندرجہ صفحہ ۵۴ و ۵۵ مراسلہ نمبر ۲۴ کی نسبت توجہ ہو۔

۷۔ مضمون **شادی کتخدائی** مندرجہ صفحہ ۵۳ تا ۵۵ مراسلہ نمبر ۲۱ پر التفات ہو۔

۸۔ بہ نسبت **تخفیف** اور تعین مصارف شادی وغیرہ بملاحظۂ قانون کشمیر و دیگر تحریرات مراسلۂ قومی توجہ ہو۔

۹۔ اطفال کو **زیور** پہنانے کے نقصانات پر بملاحظۂ تحریرات مندرجہ مراسلہ نمبر ۲۴ و ۳۰ وغیرہ نظر فرماکے اس رسم مضر اطفال کے ترک کے نسبت توجہ ہو۔

۱۰۔ **اعانت** مراسلۂ قومی کی ہر فرد بشر قوم کیطرف سے ہونی چاہیے۔ یہ کوئی لین دین یا تقرر برادری کا نہیں ہے کہ گھر یا خاندان کی قید لگائی جائے۔

۱۱۔ مطبع **بہار کشمیر** لکھنؤ میں ہر قسم کا کام اردو و فارسی اور انگریزی لیتھوگرافک خوشخط بہ نرخ مناسب چھپتا ہے سب برادر صاحبان ہر ایک قسم کا کام واسطے چھاپنے کے عنایت فرمایا کریں۔

۱۲ - رسالہ مرآۃ الہند از جانب ارباب قوم ماہ بماہ شایع ہوتا ہے جملہ ارباب قوم اس رسالۂ مفید عام ہندوستان کی اعانت فرماکر اپنے اپنے احباب کو اسکی خریداری اور اعانت مین آمادہ فرمائین - قیمت سالانہ پیشگی اس رسالۂ مفید عام کی فقط تین روپیہ چھہ آنے اور مابعد چار روپیہ چودہ آنہ مع محصول ڈاک ہے -

۱۳ - بمنشاے اشتہار مندرجۂ مراسلات گذشتہ مورخۂ ۲۹ مارچ ۱۸۸۹ء بنظر فایدۂ عام قاعدۂ مراسلہ مورخۂ ۲ جولائی ۱۸۸۹ء کے ساتھ ضمن ہاے ذیل کا بھی لحاظ فرمایا جاے -

ضمن ۱ - کوئی لفظ یا مضمون یا فقرہ جو کہ خلاف تہذیب اور خلاف مصلحت ہو درج نہ فرمایا جائے -

ضمن ۲ - کوئی لفظ یا مضمون یا فقرہ طنز آمیز اور نفسانیت انگیز اور باعث اشتعال طبع قوم تحریر فرمانا پسند نکیا جائے -

ضمن ۳ - کوئی مضمون یا فقرہ یا عبارت یا لفظ جو باعث تحقیر اور توہین اور رنجدہی قوم یا خلاف مذہب یا خلاف رسم و رواج متعلقہ مذہب ہو حوالۂ قلم نکیا جائے -

ضمن ۴ - کوئی مضمون یا عبارت یا فقرہ یا لفظ باندراج اسماے نسوان اور خلاف شرم و حیا سلک تحریر مین نہ آئے -

ضمن ۵ - کوئی مضمون یا عبارت یا فقرہ یا لفظ جو بطور مباحثہ یا مناظرہ یا مؤید امور مہمل اور فضول اور برہمزن اتفاق فیمابین ہو یا کوئی ایسی راے جو خلاف مصلحت عام خلاف اصول اطاعت حاکم وقت ہو زبان قلم پر نہ آئے -

۱۴ - بمنشاے مضمون کشمیری روپیہ کے چلن کی تدبیر بہ تراضی باہمی مندرجہ مراسلہ نمبر ۹۰ فہرست دستخطی عنایت ہو -

۱۵ - حسب عملدرآمد جناب راے پنڈت برجکاکر راد صاحب شیوپوری مندرجہ مراسلہ نمبر ۹۲ گوٹہ گناری کا مصنوعی گہنا ترک فرماکر بدستور قدیم پھولوں کا گہنا بہمن ہورن کے روز بھیجنا پسند فرمایا جائے -

۱۶ - مضمون مصارف فضول مندرجہ مراسلہ نمبر ۸۹ پر توجہ فرماکر مصارف مضر اور خلاف تہذیب عیاشی اور رقص و سرود کو ترک کرکے علم شایستگی بلند فرمایا جائے -

۱۷ - مضمون پانسو مندرجہ صفحہ ۱۶۲ مراسلہ نمبر ۸۹ پر توجہ ہو -

چار تان مین چالیس یا پچاس اور پانچ تان مین ساٹھ سے زیادہ دینا مرجاد اور قاعدہ کے خلاف ہے

دنیا مین وہی انسان باطمینان زندگی بسر کر سکتا ہے اور اعتراضات سے محفوظ رہ سکتا ہے جو کسی قاعدہ کا پابند ہے ۔ تمام کارخانۂ قدرت قانون قدرت کا پابند ہے ۔ اگر کوئی شے بھی قانون کے خلاف ہو جاوے تو نقصانات عظیم عاید ہون ۔ آفتاب اگر پابند قانون نہ رہے ۔ ماہتاب اگر بے قاعدگی اختیار کرے ۔ زمین اگر قانون معینہ کے خلاف اپنی رفتار بدل دے ۔ ہوا اگر قاعدہ کے مطابق عمل نہ کرے ۔ تو دنیا تہ و بالا ہو جائے ۔ انسان اشرف المخلوقات ہے پرمیشر نے اسکو عقل اسیواسطے عطا کی ہے کہ قانون قدرت کو دریافت کرے اور اسکا پابند رہے ۔ انسان کی انسانیت اور شایستگی اور عدم انسانیت اور غیر شایستگی کی یہ بھی ایک عمدہ شناخت ہے جس سلطنت یا ملک یا گروہ یا قوم یا انسان کو انسانیت و شایستگی حاصل ہے وہ کسی نہ کسی قانون مفید عام کے پابند ہین یا پابند ہوتے جاتے ہین اور جو مثل بن مانسون کے بوجہ اپنی جہالت وغیرہ کے قانون کی پابندی سے بھاگتے ہین وہ جامۂ انسانیت سے عاری اور جوہر شایستگی سے محروم ہین ۔

اگر یہ کوئی کہے کہ ہماری قوم کو ابھی اوسقدر شایستگی نہین حاصل ہوئی ہے جو بعد تحقیقات اور تجربہ قانون ضبط تحریر مین لاتی اور اوسکی پابندی کرتی تو یہ غلط ہے ۔ گو کہ ابتدا مین سب انسان مثل بن مانسون کے جاہل محض قانون اور پابندی قانون سے ناواقف تھے مگر جملہ نوع انسان مین شاید سب سے پہلے ہم برہمنون ہی نے ترقی کی ہے ۔ ہر ایک قسم کے قانون کا ضبط تحریر مین لانا اور یکجا کرنا اور اوسپر خود عملدرآمد کرنا اور اورون کو اوسکے فواید سے آگاہ کر کے اوسکے عملدرآمد کا پابند کرنا ہمارا ہی کام تھا ۔ ہمارے ملک مین ہماری کل قوم مصارف شادی مین بھی ہمیشہ پابند ایک قانون کی رہی ہے ۔ اگر بمرور زمان دراز بوجہ اختلاف اور تبدیل سلطنت وغیرہ کے کسی قسم کی تبدیلی اوسکے کسی جزو مین ضروری سمجھی گئی ہے تو وہ بھی ضبط تحریر مین آئی ہے اور ساری قوم مین یکسان اوسکا بھی عملدرآمد ہوتا رہا ہے ۔ اب بھی کشمیر مین قانون مصارف شادی وغیرہ جاری

ہے اور اوسکی پابندی ہوتی ہے ۔ ملاحظہ کیجیے قانون کشمیر مندرجہ مراسلۂ نمبر ۶۳ ۔ قانون کشمیر مین تان وغیرہ کچھہ نہین ہین ۔ چار درجہ ہر ایک امر کے مقرر ہین لڑکیون کے زیور کے بھی چار درجہ حسب تفصیل ذیل مقرر ہین ۔

اول ۔ بارہ مہر سے پندرہ مہر تک جسکے ماتہ سے ما [illegible] روپیہ کشمیری تک یا [illegible] سے ما [illegible] سکۂ ڈبل چہرہ شاہی تک ہوے

دوم ۔ سات مہر سے دس مہر تک جسکے ما [illegible] سے ما [illegible] روپیہ کشمیری تک یا [illegible] سے [illegible] روپیہ سکۂ ڈبل چہرہ شاہی تک ہوے ۔

سوم ۔ تین مہر سے پانچ مہر تک یعنے [illegible] سے [illegible] روپیہ کشمیری تک یا [illegible] سے [illegible] روپیہ سکۂ ڈبل چہرہ شاہی تک ہوے ۔

چہارم ۔ قلیل تر از درجۂ چہارم ۔ ہر انچہ بآسانی تمام ممکن شود ۔

جب ہماری قوم کے لوگ ابتداً کشمیر سے ہندوستان مین آئے تو چندے بوجہ غریب الوطنی بے عنوانی رہی اور کسی قانون کی پابندی نہ تھی جب بعد چند خرابی راہ کے کشمیر کا جانا ہوا اور مجمع قوم کا بمقام دہلی بڑہا اور جمعیت خاطر اور شائستگی کی ترقی ہوئی تو واسطے رفع کرنے بے قانونی کے جو شائستگی کے خلاف تھی مصارف شادی کا بھی قانون چند عقلاء قوم نے تجویز کیا اور ساری قوم بنظر اتفاق باہمی از راہ شائستگی کمال ربط وضبط کے ساتھہ ایک مدت دراز تک اوسکی پابند رہی ۔ تجویز ان قانون نے تان کا طریقہ قائم کرکے ۶ درجہ قرار دیے تھے اور تان کی تعداد کے مطابق زیور ہر ایک عضو کا بشرح ذیل تجویز کر دیا تھا

نمبر	نام درجہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	کیفیت
۱	ترمجی	ـ	ـ	دو مہر	ـ	یک مہر	ـ	یک مہر	ـ	نیم مہر	نیم مہر	۵ مہر	کمی میں اختیار ہے
۲	تین تان	ـ	۲	۲	۳	۳	۳	۳	۳	۱ مہر	۱ مہر	۳۰ مہر	ـ
۳	چار تان	۳	۳	۳	۳	۳	۳	فی ہاتہ ۳ / ۶	۳	۲ مہر	۲ مہر	۴۰ مہر	
۴	پانچ تان	۵	۵	۵	۵	۵	۵	فی ہاتہ ۵ / ۱۰	۵	۳ مہر	۳ مہر	۵۰ مہر	
۵	سات تان	۷	۷	فی کان ۷ / ۱۴	۷	۷	۷	فی ہاتہ ۷ / ۱۴	۷	۳	۷	۸۰ مہر	
۶	گیارہ تان	۱۱	۱۱	فی کان ۱۱ / ۲۲	۱۱	۱۱	۱۱	فی ہاتہ ۱۱ / ۲۲	۱۱	۴	۱۱	۱۲۵ مہر	

زمانہ دراز تک قانون صدر کی پابندی رہی۔ تخمیناً فی صدی پچاس گھر تھے اور ۲۰ تین تھان
اور ۲۵ چار تھان اور ۳۰ پانچ تھان اور ۴۰ سات تھان سو صدر دیتے تھے اور گیارہ تھان تو شاید
دس بیس برس کے بعد کوئی دیتا ہو جسکو زیادہ دینے کی مقدرت ہوتی تھی ایک درجہ
سے دوسرے درجہ کا پابند ہوتا تھا۔ درجہ مین خلاف قانون زیادتی یا بے عنوانی نہین ہوتی
تھی بعد مرور ایام جب چند دولتمندون نے ہر درجہ مین زیادتی مہرون کی چاہی تعریفی عضو جو
مہرون کا قانون تھانون کے حساب سے تھا اوسکا بدلنا دشوار تھا لہذا اونہون نے بابت
کرتون کے نقدی بکر مہرون کی تعداد رفتہ رفتہ بشرح ذیل بڑہا دی تب سے سع کرتہ تھان
مین ۲۰ سے ۳۰ مہر تک اور چار تھان مین ۴۰ سے ۵۰ مہر تک اور پانچ تھان مین ۵۰ مہر سے ۶۰ مہر
تک اور ۷ تھان مین ۱۰۰ مہر سے ۱۲۵ مہر تک اور گیارہ تھان مین ۱۲۵ مہر سے ۱۵۰ مہر تک نوبت پہونچی۔
جب دہلی سے اکثر ارباب فیض آباد مین اور فیض آباد سے لکھنؤ مین آئے تو وہان بھی ایک مدت
دراز تک کمال ربط و ضبط باہمی ساتھہ اسی قانون کی مراسم شادی مین پابندی رہی اگر کبھی
کوئی کچھہ بھی بے عنوانی چاہتا تھا تو اہل باب قوم اوسکو باز رکھتے تھے۔ جب مردون نے مستورات
کو قوانین شادی کا حافظ پایا تو مردون نے مطلق اس کام سے بے تعلقی اختیار کی الا یقہ
مستورات نے کمال ضبط اور لیاقت کے ساتھہ ایک عرصہ تک اس کام مین مطابق قانون
مسلکہ جو اونھین برزبان تھا بہت اچھی کارروائی اور پابندی کی جب وہ مستقل مزاج اور
قانون دان مستورات باقی نہ رہین تو پھر ہر ایک مقام پر چند ہی مستورات ایسی رہ گئین
جنکے حافظہ پر قانون کا مدار تھا۔ جب ایک مدت تک عورتون کے حافظہ ہی پر اس قانون
کا انحصار ہوگیا تو پھر اگر کسی مرد نے کچھہ دخل دینا چاہا تو سب نے اوسپر خندہ زنی شروع کی اور اوسکو
زنانہ خطاب مثل کاکین وغیرہ کے دینے شروع کردیے اس سبب سے اور بھی سب مردون نے
ان امور مین دست اندازی چھوڑ دی۔ بعض مقام پر جو ایک دو مستقل مزاج اور خیرخواہ
قوم اور ضابطہ دان مردون نے بلالحاظ ان فضول باتون کے بنظر فایدہ عام اور پابندی
قانون کے اس جانب توجہ فرمائی تو اونکے یہان بلکہ اون کی توجہ سے اونکے شہر مین بھی
چندے اس بارہ مین پابندی قانون کا لحاظ رہا۔ جب وہ بھی نہ رہے اور آئندہ کوئی مرد
اوسطرح کا مستقل اور قانون دان اس جانب متوجہ ہوا تو اب نیم قانون دان مستورات
ہی کی زبان پہ مدار رہا۔ مفلس یا طامع ارباب نے جب یہہ دیکھا کہ اب ایک یا دو

نیم ضابطہ دان غیر مستقل یا مفلس عورتون ہی پر مدار رہے تو بعض نے طمع دیکر اپنی رقم ایزاد کرادی اور بعض نے حساب سے زیادہ خود بے حجابانہ طلب کرکے ارباب خیر سے لے لیا۔ اور جس نے مطابق قانون اونکو بتایا تھا اونکو سخت و سست کہنا شروع کیا۔ اور بعض اون لوگون نے جنکی معاش کا مدار ایک مدت تک سمدھیانہ ہی کی آمدنی پر رہا اور رفتہ رفتہ یہی پیشہ اونکا ہوگیا تھا۔ صدہا ناجائز تدبیرین اپنی رقوم بڑہانے مین کین۔ جب قانون دان غیر مستقل مستورات نے دیکھا کہ اگر واجبی مطابق قانون کے بتایا جاوے تو ارباب خیر ناحق ہماری جان کے دشمن ہو جاتے ہین اور زیادہ بتانے سے خوش ہوتے ہین تو اونھون نے بھی واسطے رضامندی و زبان بندی ارباب خیر کے ہر سال اور ہر فصل پر بڑہانا شروع کیا۔ مگر بعض مستقل مزاج اور قانون دان خاندانی بزرگ باین ہمہ بے عنوانی اپنے یہان اوسی ضابطہ کے پابند رہے اور ہین۔

عملداری انگریزی مین چند سال سے لفظ **آزادی** کا جو ہمارے گوش زد ہوا تو اوسنے فقط ہماری قوم ہی کو نہین بلکہ ہم ایسے لکھے پڑہے نیم ملاؤن کے دین و دنیا کے سب کامون کو برباد اور بے ترتیب کردیا۔ ابتک تو نافہم مستورات اور طامع یا مفلس ارباب خیر ہی کی ذات سے قانون متعلقہ شادی مین بے عنوانی ہوتی تھی اب تو بڑے بڑے پڑہے لکھے قانون دان حضرات خود ہر روز نئی نئی قسم کی فضولی و بے عنوانی ایجاد کرکے قانون مقررہ کو ابتر کرتے جاتے ہین اور اگر کوئی کچھ اعتراض کرتا ہے یا پابندی قانون کی درخواست کرتا ہے تو بے سمجھے بوجھے یہ جواب دیتے ہین کہ ہر ایک انسان کو آزادی حاصل ہے۔ افسوس۔ دیکھیے ایک وہ زمانہ تھا کہ ہماری قوم برہمن ہی نے سب جگہ شایستگی پھیلائی تھی اور ایک یہ زمانہ ہے کہ جس آزادی کی بدولت ولایت مین روز بروز ترقی علم و عقل اور شایستگی ہوتی جاتی ہے اوسی آزادی نے ہمارے آبائی اخلاق اور ہمدردی اور شایستگی اور عقل اور اتفاق باہمی اور انتظام قوانین مفید عام دینی و دنیوی کو برباد کردیا۔ فرائض ترک ہوئے۔ ممنوعات اختیار کیے گئے۔ اگر آزادی کا نتیجہ ناشایستگی ہوتا تو ولایت مین کیون شایستگی کی روز بروز ترقی ہوتی جاتی۔ سچ یہ ہے کہ لفظ آزادی کا کوئی قصور نہین ہے بلکہ یہ سب ہماری ہی سمجھ کا فتور ہے۔ ولایت کے اول درجہ کے علما نے خیال کیا کہ جس امر کے نسبت جو قانون ایک بار بن گیا اگر دنیا کے قیام تک ہم سب اوسی

عمل کرتے رہین تو ہماری قوم موجودہ حالت سے کبھی ترقی نہ کرے گی لہذا اس امر
آزادی حاصل ہونی چاہیے کہ جب کسی قانون مین کوئی نقص یا کوئی بات مانع ترقی قومی
پائی جاوے تو باتفاق رائے عقلاے قوم فورا اوسمین ترمیم ہوجایا کرے اور اوسی کے
مطابق عملدرآمد ہوا کرے نہ یہہ کہ ایک ہی قوم مین باہمی لین دین کے معاملات مین
قبل از ترمیم قاعدہ او قانون کے نئی نئی بے عنوانیان مضر عام ہون - قوم کی تعریف
اوسی گروہ پر صادق آتی ہے جسکے مراسم باہمی یکسان ہون اور ترقی اوسی قوم کو نصیب
ہوتی ہے جسکے قوانین مراسم باہمی مفید عام ہون - ہان اگر قانون قدیم وجدید مین
کوئی بات مضر عام معلوم ہو تو ارباب قوم کو باتفاق رائے اوسکی ترمیم کا ہر وقت
اختیار ہے مگر قبل از ترمیم سب سارے قوم اوسی کی پابند رہیگی اوسی حالت مین وہ
تعریف قوم کی صادق آئے گی - اور اتفاق باہمی کی (جو ہر ایک قسم کی ترقی کی جڑ ہے)
روز بروز ترقی ہوگی - آزادی سے جسقدر فایدہ انگریزون نے اوٹھایا اور
اوٹھاتے جاتے ہین اوسیقدر بلکہ اوس سے بدرجات زیادہ تر ہندیون نے نقصان
اوٹھایا اور اوٹھاتے جاتے ہین اور یہ کیون محض اپنی جہالت او سمجھ کی غلطی سے - اہل ہند نے آزادی
کے معنی تو بیخوفی کے سمجھے ہین اور نتیجہ یہہ مان نکال لیا ہے کہ ہر انسان بلاخوف مثل آزادی -
زناکاری - دروغگوئی - نقصان رسانی - چوری دغابازی - خودغرضی - حسد - عقوق
بغض - کینہ - بدگوئی - بے ایمانی - رشوت ستانی - وغیرہ تمام خلق کے کار ہاے بد
او مضر عام جو چاہے سو کرے قانون قدرت یا قانون حاکم یا قانون ملک یا قانون
قوم یا قانون تہذیب و اخلاق وغیرہ کسیکا کچھہ خوف نہ کرے اور افعال نیک اور بد اور مضر
عام اور مفید عام اور امر و نہی کا بھی کچھہ تمیز نہ کرے -
آزادی کے معنے جو بیخوفی کے سمجھے گئے ہین یہی صحیح مگر یہ تو غور کرنا چاہیے کہ استعمال
اسکا کیونکر اور کن باتون مین کرنا چاہیے اور بیخوفی انسان کو کس حالت مین اور
کن افعال سے حاصل ہوسکتی ہے - انگریزون کی آزادی کا شوق اوسوقت کرو
جب اونکی سی علمیت اور لیاقت حاصل بھی کرلو محض ایک مفرد جز شن لینے سے کوئی حکیم نہین
ہوجاتا - برسون علم پڑھے اور مدتون حکماے حاذق کی شاگردی کرکے نسخہ نویسی اور
تشخیص کی لیاقت پیدا کرے پھر ایک عمر خود غور و تامل کے ساتھہ تجربہ کرے اور ذکاوت

اور ذہن خداداد بھی اوسکو حاصل ہو تب کسی جزو کے استعمال کی فی الجملہ لیاقت آتی ہے۔ سنکھیا بھی تو بہت سے امراض کی مجرب دوا ہے پس اگر کوئی فقط اسقدر سنکر کہ سنکھیا بھی مرض کی دوا ہے یا سنکھیا کے استعمال سے ایک مریض نے شفا پائی خود بھی استعمال کرلے تو سوائے اسکے اور کیا ہوگا کہ جان پر بنجائے۔ اسمین شک نہین کہ آزادی کا بیجا استعمال ارباب ہند کے حق مین بعینہ سنکھیا ہی کا کام کر رہا ہے اور کریگا۔

آزادی سے جو یہہ معانی مراد لیجاتی ہے کہ بلا امتیاز نیک و بد اور بلا پابندی قاعدہ اور قانون جو کام چاہو سو کرو اور بیخوف رہو یہ محض غلطی ہے اور غلطی بھی کیسی کہ نہایت عظیم اور صریحی کیونکہ جب کوئی کسی بد اور خلاف قانون کام کا مرتکب ہوگا تو بیخوف کسطرح ہوسکتا ہے نہ خوف کوئی اوڑہنے یا بچھانے کی چیز نہین ہے کہ جب چاہا زیب تن کیا اور جب چاہا نکالدیا۔ یہہ تو ایک ایسی حالت ہے کہ ہر ایک انسان پر کار ہائے بد ارتکاب کے وقت طاری ہوتی ہے اور بعد ارتکاب فعل بد کے مدت تک فاعل کے دل کو دکھاتی ہے اور نوبت بجان پہنچاتی ہے اور اکثر وقت اقدام کے دل اوسکا فقط خائف ہی نہین ہوتا بلکہ اوسکے ارتکاب سے رکتا بھی ہے اور بعد ارتکاب کے علاوہ دائمی خوف دلی اور فکر جانکاہ اور انفعال کے فقط عزت ہی نہین جاتی ہے بلکہ جان پر بھی بنجاتی ہے۔

ہان جو شخص مثل بن مانسون کے محض وحشی اور جاہل ہے اور قوت منفعلہ اور ممیزہ اوسکی معطل محض ہے وہ البتہ قبل از حصول نتیجہ اور مواخذہ کے اس حالت کو تمیز نہین کرسکتا ہے مگر پس از حصول نتیجۂ بد اور مواخذہ اوسپر بھی خوف کی حالت خواہ مخواہ طاری ہوجاتی ہے اور ایکبار سزا پانے اور کیفر کردار کو پہونچنے کے بعد وہ بھی واسطے آیندہ کے متنبہ ہوجاتا ہے مگر ہندمین ایک آدمی بھی ایسا نہین ہے کہ مثل بن مانسون کے محض وحشی ہو۔

دیکھو جو چوری کرتا ہے اوسکے مکان پر اگر کسی اور ضرورت سے بھی پولیس کا آدمی جاتا ہے تو تا زمان دریافت حال غایت خوف سے دل اوسکا کانپتا ہے اور روپوشی اختیار کرتا ہے۔ اسیطرح جو آدمی کسی قانون یا قاعدہ کے خلاف (عام اس سے کہ وہ قانون سلطنت ہو یا ملک یا قوم) کوئی کارروائی کرتا ہے تو ہمیشہ اوسکو مواخذہ اور شکایت اور اعتراضات کا خوف رہتا ہے۔ جو صاحب آزادی کو بیحیائی اور بےغیرتی کا مترادف سمجھتے ہین یہہ اونکی غلطی ہے۔ اگر آزادی کا شوق پیدا ہوا تھا اور منشا اوسکا سمجھ مین نہ آیا تھا تو دیکھنا چاہیئے تھا

کہ انگریز جنکی یہاں اسکا استعمال ہے اسکو کہاں اور کیونکر استعمال کرتے ہیں نہ یہ کہ الٹے معنے لگا لیے جائیں ۔ عاقل اور غافل میں بھی فرق ہوتا ہے ۔ دیکھیے انگریزون کو کہ اپنے یہاں کے قانون ملکی اور قومی کے کسقدر پابند ہیں ۔ انگریزون نے تو اس آزادی کی بدولت اپنے شتر بے مہاری کے سخت عیب پر آگاہی پائی اور اس عیب کے ترک پر آمادہ ہوئے اور ہوتے جاتے ہیں اور خود اسکے مقر ہیں کہ شتر بے مہاری ترک کیے بغیر ہم تہذیب اور شائستگی کا دعوی نہیں کر سکتے اور ہندو لاکھون غافل نوجوانون نے اس آزادی کی بدولت خلاف احکام شرع و شاستر اور قواعد تہذیب اخلاق اور انسانیت برملا شتر بے مہاری شروع کر دی اور عدیم تعمیل قوانین ملکی اور قومی اور اخلاقی کا حال ناگفتہ بہ ہے ۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا ۔

جس سلطنت اور ملک اور قوم میں قانون موجود ہے وہان ہر ایک کو آزادی یعنی بیخوفی حاصل ہے بشرطیکہ ٹھیک قانون کی پابندی کرے کیونکہ جو قانون کے مطابق عمل کرتا ہے اوسکے دلپر حاضر و غائب اور حال اور استقبال میں کبھی کسی قسم کا خوف طاری نہیں ہو سکتا ہے بلکہ ہر وقت دل اوسکا خوش اور بیخوف رہتا ہے ۔

ہان جس سلطنت اور ملک اور قوم میں کوئی قاعدہ اور قانون نہیں ہے وہان نہ کسی کو آزادی حاصل ہے نہ اطمینان کیونکہ اس حالتمین اگر اچھے سے اچھا عمدہ تر اور مفید عام کام کرے تب بھی اوسکو بھی خوف اور دغدغہ رہتا ہے کہ دیکھیے یہ میرا کام پسند آتا ہے یا کہ داخل گناہ سمجھا جاتا ہے ۔ بے قانونی کی حالت میں وہی حال ہوتا ہے کہ گاہے بسلامے برنجند وگاہے بدشنامے خلعت دہند ۔

ہمارے ہان قانون ملکی اور مذہبی اور اخلاقی اور قومی سب کچھ موجود ہے فقط پابندی کا ہے ۔ جو شخص پوری پوری پابندی قوانین مذکور کی کریگا اوسکو ہر گونہ بیخوفی اور خوشی حاصل رہے گی ۔ اعتراض اوسپر ہو سکتا ہے جو کوئی کام محض اپنی رائے سے خلاف اپنے یہان کے قانون کے کرے ۔ قاعدہ کے مطابق جو کام کوئی شخص کرتا ہے اوسکی ذات خاص سے کسیکو کچھ شکایت کا محل باقی نہیں رہتا ۔ اگر کوئی اعتراض بھی کرے گا تو قانون پر اور اوسکا جواب صاف اور عام پسند موجود ہے کہ اگر قانون میں کوئی بات قابل اصلاح ہو تو اوسکی ترمیم کیجائے ۔ جب کچھ ظاہر ہے کہ از روے قانون اور قاعدہ مجوزہ بزرگان انتہا تک

چار تان مین ۴۰ مہر سے ۵۰ مہر تک اور پانچ تان مین ۵۰ مہر سے ۶۰ تک جائز ہے اور
اس سے زیادہ قاعدہ اور مرجاد کے خلاف اور ناروا ہے تو اب کیا ضرور ہے کہ اوس سے
زیادہ دیکر خواہ مخواہ مورد اعتراضات اور باعث برہمی قاعدہ اور نقصان عام ہون۔
اگر کسیکے پاس دولت کی کثرت ہو تو وسکو اسمو مفید عام اور ضروری وغیرہ فرائض انسانی
مین خرچ کر کے دینا و عقبیٰ کا فایدۂ عظیم حاصل کرے اور بعد اسکے اگر لڑکی سے بھی عنایت
منظور ہو تو حسب تجویز پنڈت کشن نراین صاحب شیوپوری مندرجۂ صفحہ ۶۵-۶۷ مراسلہ نمبر ۹۲
اوسکے نام نوٹ خرید کر دے۔
غرض تیھرح صدر چار تان مین چالیس یا پچاس مہر اور پانچ تان مین ساٹھ مہر سے زیادہ
دینا سراسر خلاف مرجاد اور قاعدہ ہے لہذا ارباب قوم کو اس جانب توجہ ضرور ہے۔

۳۰ جون ۱۸۸۰ء

اشتہار تاریخ بدیع ہندوستان بہ تخفیف قیمت

یہ اردو تاریخ مشتمل ہے اوپر دو حصون کے۔ حصۂ اول مین ذکر پیدایش انسان و رقدامت
ہندوستان اور زبان سنسکرت اور مذاہب و اقوام وغیرہ وید و پران و شاستر و دیگر علوم و فنون
ہندوستان کا ہے اور اقوال اور کتب دیگر ولایات سے ثابت ہوگیا ہے کہ جملہ اقوام کی زبان سنسکرت
تھی اور ہندوستان ہی سے انسان اور ملکون مین پھیلے۔ حصۂ دوئم مین تذکرہ راجگان سلف کا
اور تاریخ اور واقعات کی و نیز جملہ رجواڑہ و ریاست ہاے واقع ہندوستان کا بیان علیحدہ علیحدہ کیا
گیا اور بیان سلطنت اسلام کا ابتدا سے انتہا تک اور ذکر سلطنت انگریزیکا ابتداے آمد سے اسوقت
تک درج ہے۔ چونکہ اس قسم کی اور ایسی تذکرات کی تاریخ آجتک میرے دیکھنے مین نہین آئی یہی امر اس کتاب
کی تالیف کا باعث ہوا قیمت اس نادر العصر رسالہ کی پہلے عہ تھی مگر نظر بران کہ اس عمدہ تاریخ ہندوستان کا
جملہ اہل ہند کی نظر سے گذرنا اور سب ارباب ہند کے پاس رہنا بہت ضرور اور مفید ہے۔ اب مجمع
بخیال فایدۂ عام تخفیف قیمت اسکی حسب شرح ذیل قرار پائی ہے۔ ایک جلد کے خریدار کو (عمار) دو جلد سے
۴ جلد تک کے خریدار کو (۴ ار) پانچ جلد اور اوس سے زیادہ کے خریدار کو (۴ ر) جو صاحب بقصد خریداری
فرمائین اونکو لازم ہے کہ فیض آباد محلہ صاحب گنج مین پنڈت کنہیا لال صاحب کے پاس یا مطبع بہار کشمیر
لکھنؤ مین درخواست مع قیمت بھیجین تو فوراً یہ کتاب لاجواب مل سکتی ہے اور قیمت اس کتاب کی بذریعہ
منی آرڈر یا پوسٹ آفس عنایت فرمانا چاہیئے اور جو بذریعہ نوٹ ہو تو رجسٹری لازم ہے۔

مراسلات

اوم

گرا درخرد رائے باشد بلند	نگوید سخنہائے ناسودمند

شادی ۔ شادی ۔ شادی ۔ تو نے ایسے گہر مین نشو و نما پایا ہے جو کسی زمانہ مین خردمندی ۔ دور اندیشی ۔ علم ۔ شایستگی ۔ شرافت ۔ اقبال ۔ اور دولتمندی مین روے زمین پر اپنا ثانی نہین رکہتا تہا ۔ اوسوقت سب لوگ یہی یقین کرتے تہے کہ تو اسیطرح ہمیشہ پہولتی پہلتی رہے گی ۔ مگر افسوس مین دیکہتا ہون کہ تو اب بیوقت ضعیف العمر ہوگئی ہے اور تنہائی بیکسی اور واویلا مین بسر کر رہی ہے !!!

مین خیال کرتا ہون کہ شیے شادی اور شادی کی تخذالی پر کسیقدر تشریح کے ساتھہ چند مضامین مدتیہ ناظرین مراسلۂ قومی کیے ہین ۔ مگر اونسے کیا فایدہ ہوا قیاساً کہتا ہون ۔ اونسے ایک خاص قسم کا جوش پیدا ہوا ہے ۔ جس سے ہماری دولت جو قاعدہ کو بالکل ناپسند کرتی ہے اس امر مین کوشش کر رہی ہے اور تجاویز سوچتی ہے کہ کوئی نقص اونمین سے نکالکر دور اندیشی کی آنکہون پر پردہ ڈالے اور اپنے لوگن کیطرف اور رونکو متوجہ کرے ۔ مین یقین نہین کرتا ہون کہ وہ خوش فہم اشخاص جو ترکیب زا اور قواعد آلاپ سے بخوبی واقف ہین اون کے بے سرلے راگ سے کچہہ حظ اوٹہائین گے ۔ الّا ناواقف اپنی نادانی پوشیدہ کرنیکے لیے اونکی خوش الحانی کی تعریف ضرور کرین گے ۔ یہہ تعریف صاحبان خرد کے نزدیک ہجو ملیح ہوگی ۔ یا یون کہیے کہ ہم مین سے کوئی لایق نہین ہے جو قانون بنانا جانتا ہے ۔ یا اگر بنانا جانتا ہے تو اوسکی پابندی سے وہ اسقدر نفرت کرتے ہین جسقدر روشنی تاریکی سے کرتی ہے ۔ یعنی وہ بے تمیزی کی آزادی کو پسند کرتے ہین ۔ باتمیز آزادی بغیر قوانین حسن اخلاق اور دور اندیشی کبہی نہین ہوتی ہے اسلیے ہم وید مقدس اور قوانین دہرم شاستر سے بدرجۂ کمال متنفر ہو کر اونکی تعمیل نہین کرتے ہین ۔ اس مقام پر بیدردی کے ساتھہ کہا جا سکتا ہے کہ ہم کہتے کچہہ اور

اور کرتے کچھ اور ہین ۔ یعنے ہم تمام دل سے اقرار کرتے ہین کہ وید مقدس کلام الہی
ہماری ہدایت کے واسطے نازل ہوا ہے ۔ مگر ہماری کارروائی اوسکو بالاے طاق
رکھتی ہے ۔ بانیوجہ ہماری سمجھ ہمارے دل کے ساتھ نہین ہوتی ہے ۔ اسکو ہم کلام
الہی کی تکمیل کہتے ہین ۔ دوم ۔ جو ہم چاہتے ہین کرتے ہین ۔ مگر وہ کسی اصول دہرم شاستر
پر مبنی نہین ہوتا ہے ۔ اس دہرم شاستر سے ہماری دولت ہمکو شرم دلاتی ہے ۔ اوسمین
لکہا ہوا ہے کہ کنیان کو صرف ایک پیراہن پہنا کر عقد بندی کرنی چاہیئے اور یہان بدون ہا
ہرون کے زیور اور ہزارون روپیہ کی پوشاک کے کنیان دان کرنے مین کسر شان
اور بےعزتی سمجھی جاتی ہے پہر تعمیل دہرم شاستر کیونکر گوارا ے خاطر فیض مآثر ہو سکتی ہے
باین خوبہات کارروائی اور نتایج اب صفائی کے ساتھ معلوم ہوگئے کہ وہ حصہ قوم جو
جلنے والے آفتاب کے نیچے اپنی بود و باش رکہتا ہے یہہ مذہب نہین رکہتا اور اونسے کوئی
علحدہ طریقہ نکالا ہے جسمین وہ چاہتا ہے یا جو وہ چاہے کر سکتا ہے ۔ یہان ایک اعتراض ہو سکتا ہے
اوسپر ہم مضمون علحدہ مین بحث کرینگے اگر کوئی صاحب اوس اعتراض کو پیش کرین ۔ تاکہ
ناظرین کو اس گفتگو سے حظ کافی حاصل ہو ۔ مختصراً وہ مستثنی مین داخل ہے ۔
افسوس ہے یہہ قوم شریف کیسی تھی ۔ حکماے یونان جو تمام دنیا مین اپنی دانشمندی سے مشہور
ہین اور جنکا نام ادب او تعظیم کے ساتھ لیا جاتا ہے اس قوم شریف کی نسل مین سے تھے ۔
دیکھو انڈیا ان گریس
باب دوم و سوم ۔ اب کیا ہوئی جاتی ہے ۔ کمال کے بعد ہمیشہ زوال آتا ہے ۔ جیسے بزرگان
پیشین نے ہمدردی مین کمال حاصل کیا تھا ویسا ہی اب بےدردی نے عروج پایا ہے ۔
وہ باعث شادی تھا اور یہہ موجب رنج ۔ (از ماست کہ بر ماست) کیون ایسا ہوتا ہے
اسکے اسباب ہین ۔ اول ۔ علم شایستگی سے محروم ہو کر تہیدستی مین دولت کا ملنا ۔ شایستگی
ہمیشہ وہ کام کیا کرتی ہے جو باعث فرحت اور طمانینت خود اور دوسرون کی جنکے لیے وہ اسکا
اثر پہونچتا ہے ہوتی ہین ۔ وہ خود قانون مفید عام پر چلتی ہے ۔ سبکے ساتھ باقاعدہ
رہتی ہے اور اوسکی کارروائی سبکے واسطے اور سبکے ساتھ یکسان مفید ہوتی
ہے ۔ اسلیے اوسمین کوئی نقص کسیطرح کا پایا نہین جاتا ہے مگر ہم اسکے خلاف کرتے
ہین ۔ اپنے برادرون سے برادرانہ سلوک نہین ہوتے ہین ۔ اونکو عادات نیک

کیطرف رغبت نہین دلاتے ہین - اون کی بہبود بہتری کے لیے کوئی ذخیرہ موجود نہین
کرتے ہین - اسلیے اسکا قدرتی نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ کوئی کسیکو نظر تمیز سے نہین دیکھتا ہے
کیونکہ تمیز اور شایستگی کے مکتب ہی مین نہین بیٹھے - اسکا دیا نشین حسد ہوتا ہے جسکی
نمونیان اور کارروائیان ہر روز ہم اور سب دیکھتے رہتے ہین - کچہہ احتیاج شرح نہین -
یہ ہماری شایستگی ہوئی - اب جب تہیدستی مین دولت ملی تو جشن جمشیدی منائے
جاتے ہین - اور صاحب اہل دانش کا مرتبہ حاصل کرنا چاہتے ہین تو وہ بیجا تان -
آتشبازی - نامعقول رقص و سرود - اور نوبت دکھلاتے ہین - دوم خودغرضی
کے مدرسہ مین تعلیم پائے ہوئے کیطرف راغب ہونا - ہم اپنے بھائی کو مدد دینا نہین چاہتے
ہین - افسوس ہے کہ اسوقت تک کوئی انجمن ہماری قوم شریف مین پیدا نہین ہوئی جسمین
ہمدردی پائی جاوے - ہمدردی سامان سے غرض ہے جس سے ہماری اولاد
اور اون کی اولاد کو سلسلہ وار فایدہ پہونچتا ہے - یہہ سامان تعمیل قوانین مفید و
شایستہ کارروائی سے مراد ہے -
سوم - جیسے پیارے فرقون کے تمیز نے اتفاق کی کشتی کو بے تمیزی کے سمندر مین غرق کیا
تھا - اسیطرح کلین اور اکلین نے آپس مین تفرقہ ڈالا - وہ لوگ خاص تحسین کے لایق ہین
جنہون نے کچھہ ڈھکوسلا نکالا - اور اس نااتفاقی کو اس ذریعہ سے ترقی بخشی ہے - اور
تعجب ہے کہ اونکی اولاد نے اسپر غور کیا - اور انکہین بند کرکے اسی لکیر کے فقیر ہو بیٹھے
اصلیت اسکی یہہ ہے کہ اکلین اوس خاندان یا شخص سے غرض ہوتی تھی جسکے کمینہ خیالات
ہوتے تھے اور چلن مردود - کیونکہ کلین لفظ سنسکرت ہے اور معنی اوسکے اشراف کے
ہین - شرف اوس صفت کو کہتے ہین جو صحبت بدخیالات فاسد نہ جانکر عادات نیک کا
دوست ہو اور صاحب تمیز ہو - یعنے جو صاحب ایسے ہوتے تھے وہ بدچلن بدعادات
بدوضع اشخاص کے ساتھہ رشتہ داری کرنا معیوب جانتے تھے - یہہ خیال ابتک چلا
آتا ہے - مگر چونکہ یہہ فرقہ ایک ہی تھا اسلیے خورونوش باہمی ترک نہ ہوا - معلوم رہے
کہ شرافت ذاتی صفت ہے نہ یہہ کہ اوسکی اولاد ہمیشہ تک ایسی ہے اور رہے گی -
اسوقت اگر کوئی فرضی کلین خاندان بطور مثال پیش کیا جائے تو میری راے مین وہ صفات
مذکورہ بالا سے موصوف نہوگا - کوئی نہ کوئی بات اوسمین اکلین کی بھی پائی جاے گی

پھر یہہ مان لینا کہ ہم کلین ہین اور وہ اکلین کمال نادانی - بے انصافی اور حق تلفی مین داخل ہے ایسا کرنے سے ہم بچپاتے رہتے ہین - کیا یہہ تمیز ہماری بے تمیزی سے خبر نہین دیتا ہے اگرچہ شایستگی وعلم نے نہین بلکہ دولت نے اس تمیز سے ضرورتاً نفرت دکھلائی ہے بہت سے بے دولت کلین نے اہل دول اکلین سے برشتہ داری کی ہے - یہہ اپنے اختیار مین نہین ہے کہ ہم تمام قوم کو دولتمند بنا دین جس سے یہہ تفرقہ جاتا رہے - مگر یہہ کر سکتے ہین - کہ وہ اشخاص جو اشراف ہین کلین مانے جائین اور جو بے تمیز ہین اکلین موسوم ہون اس کرنے سے کلین کے معنے درست ہونگے اور کارروائی کل قوم کی بہتری کے لیے عمدہ سامان جمع کریگی - واضح رہے کہ زبان سے کوئی کتاب معتبر نہین ہو سکتی ہے

چہارم - خوردسالی مین شادی کرنا - ایسا کرنے سے اکثر ایسے مواقع پیش آتے ہین اور حادثے گذرتے ہین کہ ساری عمر نا اتفاقی اور رنج باہر رونے مین گذرتی ہے شادی کا زمانہ کنیان کے واسطے ۱۳ سے ۱۶ برس تک قرار دینا چاہیے - اور لڑکے کے واسطے ۲۰ سے ۲۵ برس تک - ایسی کارروائی سے غالباً بہت سے فواید حاصل ہونگے جو ہم چاہتے ہین اور میسر نہین ہوتے ہین - ہاے افسوس اس حالت اور ایسے خیالات نامعقول نے ہمکو آدمیت اور انسانیت سے اسقدر بےمحروم کیا ہے کہ غور کے وقت صاحبان ہوش افسوس مین بیہوش ہوتے ہین -

پنجم - ہماری قوم شریف نوکری (غلامی) کو فخر - اور باقی پیشیون کو تجارت دوکانداری کا اپنی برادری کی ملازمت بد - بدتر اور بدترین تصور کرتی ہے - غلامی کو کوئی پسند نہین کرتا ہے - مگر ہم پسند کرتے ہین - اہل فرنگ اس تجارت کے وسیلہ سے وسیع ممالک کے حکمران بنگئے ہین - باشندگان لندن اسی دکانداری کے ذریعہ سے مالامال ہوے ہین - یہانتک کہ مشہور ہے کہ لندن تمام دنیا مین سب سے زیادہ مالدار ہے - ہماری قوم شریف کو دیکھیے - ہم حکمران اور دولتمند ہونا چاہتے ہین مگر جن وسایل سے وہ باتین حاصل ہو سکتی ہین اونسے نفرت رکھتے ہین اور باعث بےعزتی خود جانتے ہین - برین عقل و دانش بباید گریست + اور سنیے - اگر کوئی بھائی کلین یا اکلین تمہارے واسطے کھانا بناتا ہے اوسکو ہم ذلیل ترین چیز خیال کرتے ہین - یہہ ایک داغ اوسکی پیشانی پر لگتا ہے جو جب تک یاد رہتا ہے مٹنے مین نہین آتا ہے -

اگر یہہ ذلت اوسکو اسواسطے دیجاتی ہے کہ وہ کھانا بناتا ہے تو اس قاعدہ پر جو کوئی شخص ایسا
کرتا ہے اوسکو ذلیل جاننا چاہیے ایسا نہین ہوتا ہے - کیونکہ وہ غیر ہوتا ہے - یہہ کوئی وجہ
معقول نہین ہے - ذلت صرف کام سے ٹھرائی جاتی ہے مخارت - یا جہل و بدچلنی سے نہین - اور
اگر یہہ کہا جاے کہ وہ تنخواہ لیتا ہے - اسواسطے وہ ذلیل ہے - یہہ بھی ویسا ہی نامعقول
عذر ہے جیسا اوپر مذکور ہوا - کیونکہ پھر تمام تنخواہ دار اسی صفت سے موصوف
ٹھرائے جاسکتے ہین - غرضکہ آپ کسی اصول پر قایم نہین ہو سکتے ہین - جو صاحب
اپنی رہبری کے واسطے کوئی اصول نہین رکھتے ہین وہ اوس شخص کے مانند ہوتے ہین
جو اپنے سے بے خبر رہتا ہے - اسکی خاص وجہ یہہ ہے کہ ہماری قوم کے اہل دول جو شمار
مین بہت ہی تھوڑے ہین نہین چاہتے ہین کہ کوئی قانون وضع کیا جائے - کیونکہ وہ
جانتے ہین کہ پابندی قوانین اونکے حق مین مضر ہوگی اونکے دل کے مضر عام ارمان
دل ہی مین رہ جائین گے - اون کی ہوس پوری نہ ہوگی اونکی دولتمندی کسی پر
ظاہر نہ ہوگی اور اس باعث سے غریب اور امیر برابر ہوکر اونکی عزت مین فرق آکر
اون کی تعظیم مین کوتاہی کمی ہوگی - یہہ بیانات واقعی درست ہین - ہماری
سمجھہ مین یہہ نہین آتا ہے کہ ارمان اور ہوس چہ معنی دارد - دولتمندی کسطرح ظاہر
ہو سکتی ہے اور عزت کسکو کہتے ہین - کیا دنیوی ارمان اور ہوس یہی ہین کہ فی تان اتنا سو مہرین
دین - دولتمندی کا نتیجہ خوشی ہے یہ بعد وفات معلوم ہوتی ہے جیتے جی نہین - یا کبھو مہرین دیکھانے
سے کوئی شخص عزت نہین کرتا ہے - بلکہ وہ مہرین جسکے پاس پہونچتی ہین اوسکو اور لینے
کی خواہش پیدا کرتی ہین - یہہ لینے کی خواہش اپنے صاحب کو مجہول اور بیکار اور سست
کر دیتی ہے اور اپنے فرایض سے نادان محض رکھکر اور ہی رنگ جما دیتی ہے - برابری
مین عزت دوچند ہوگی نہ کہ کم - عزت کے معنے قدردانی کے ہین اور اسکا نتیجہ ہمیشہ یہی ہوتا ہے
کہ صاحبان عزت کنندہ اپنے معزز کی دعوات ترقی عمر و دولت اور فہم اپنے سچے دلسے ہر وقت
مانگتے رہتے ہین - اس قسم کی عزت صرف دو ہی اشخاص کی کیجاتی ہے - اول وہ دولتمند
جسکی دولت سے اوروں کو بھی فایدہ ملتا رہے - دوم وہ صاحب علم جسکی تعلیم سے روشن ضمیری
پیدا ہووے - اس سے صاف معلوم ہوا کہ سو مہرین باعث عزت نہین ہوتی ہین - جیسا قیاس
کیا جاتا ہے - اور سو مہرین دینے والے دولتمند بجاے خود سمجھہ بیٹھے ہین - دوسرے یہ بات

ہے کہ نظر حقارت جس سے وہ اپنے کم رتبہ بھائیونکو دیکھتے رہتے ہین جاتی رہے گی یعنی پھر دونون غریب اور دولتمند رسوم مذہب چلن اور عادت مین یکسان ہون گے اس یکسانیت سے دو باتین حاصل ہونگی - ایک یہہ کہ ہر ایک شخص آرام دلسی اپنی عمر بسر کریگا (نہ معلوم اس آرام مین اوسکو کیا کیا عمدہ باتین سوجھین گی - دوم صاحب دولت کی مددگار اور خیر خواہ ساری قوم رہے گی - ایسی حالت مین اونکو وہ خوشی حاصل ہوگی جو اونکو ابتک نامعلوم ہے - یہہ تو سب کچھہ وہ چاہتے ہین اور چاہین گے - مگر لفظ قانون سے اسقدر غصہ آتا ہے کہ جی یہی چاہتا ہے کہ تمام دفتر دانش اور ہمدردی کو جلا کر خاک سیاہ بنا دین - ہم اور قانون کی پابندی - غصہ کی کوئی بات نہین ہے بیرم اتماکا کوئی کام بغیر پابندی قوانین ہرگز نہین ہے نظام شمسی کو دیکھیے - زمین کی بہار وخزان سردی اور گرمی کو دیکھیے - دن کی صبح شام پر نظر کیجیے - کبھی اسمین فرق نہین آتا ہے - یہہ خوبی قانون ہے اور قانون ہی سے حکمت اور طاقت پائی جاتی ہے - یہہ درست ہے - مگر ہمکو کیا ضرورت ہے کہ ہم مفلسون کے واسطے تعلیم قوانین کرین - اس بیان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپنے میری طرف توجہ نہ فرمائی - سنیے ایک سچے اور پورے ہمدرد کا مقولہ ہے کہ اگر قوم مین سے ایک آدمی کو دوزخ مین ڈالتے ہون اور باقی کل قوم کو بہشت مین - تو ان سب کو چاہیے کہ بہشت پر لات مار کر اوسی دوزخی کے ساتھہ دوزخ مین جائین - یا اوسکو اپنے ساتھہ بہشت مین لائین اسمین کمال طاقت اور پوری ہمدردی پائی جاتی ہے - کیا مین خیال کرسکتا ہون کہ یہہ مسئلہ ہمدردی کا ہماری قوم مین سے کسی نے ابتک نہین سنا تھا اب اوسنے سنا تو کیا کیا ایسی ایسی مشکلات رفع کرنے کے لیے ہمنے یہہ تجویز کی ہے کہ ایک قومی کمیٹی بنائی جائے اور اوسکے روبرو تمام امور جنکی اصلاح مد نظر ہو قطعی فیصلہ کے واسطے ایک ایک کرکے بذریعہ مراسلہ قومی پیش ہوا کرینگے اور جو امر جسوقت طی ہوا کریگا وہی قانون ہوگا اور کمیٹی اوسپر عملدرآمد کرتی رہےگی - اس کمیٹی کا کام علیحدہ مضمون مین بیان کیا جائگا -

اس قومی کمیٹی مین اشخاص ذیل شامل ہونگے -

پنڈت سوتی لال صاحب تھلل - پٹرن - پنڈت سروپ نرائن صاحب بالکھو - پٹرن - لکھنو - پنڈت پریسیڈنٹ - پنڈت وایس پریسیڈنٹ - پنڈت سرکرشن صاحب

تکرو سکرٹری - پنڈت شام نراین صاحب سُسلہ دان سکرٹری - پنڈت پران ناتھہ صاحب نراز
سکرٹری - پنڈت شیو نراین صاحب ادیا دہیا سکرٹری - پنڈت اسسٹنٹ سکرٹری
پنڈت اسسٹنٹ سکرٹری - پنڈت اسسٹنٹ سکرٹری - پنڈت اسسٹنٹ سکرٹری
ممبر - ممبر - ممبر - ممبر - ممبر - ممبر - ممبر -

آگرہ - پنڈت اندر نراین صاحب تنخجہ اہ - سکرٹری - پنڈت جگناتھہ صاحب کنزرو - اسسٹنٹ سکرٹری -
ممبر - ممبر - ممبر - ممبر -

دہلی - پنڈت رام نراین صاحب ٹکو - سکرٹری - پنڈت رتن نراین صاحب گنجور - اسسٹنٹ سکرٹری -
ممبر - ممبر - ممبر - ممبر -

لاہور - پنڈت کنور نرنجن ناتھہ صاحب ٹن - سکرٹری - پنڈت راج کشن صاحب کوبل اسسٹنٹ سکرٹری -
ممبر - ممبر - ممبر - ممبر -

ملتان - پنڈت کشن نراین صاحب شیولپوری - سکرٹری - پنڈت بشیشر ناتھہ صاحب کول - ممبر -

یہہ سب بھائی صاحب درجۂ اول کے ہمدرد قوم ہین - آپ نے آٹھہ آنہ کا روپیہ لین دین باہمی مین جاری کرنا پسند کیا - ہندوستان کے جس شہر مین آپ ہونگے یہی کشمیری روپیہ لین گے اور دین گے - یہہ استقلال آپکا آپکو مرتبہان قوم مین نامزد کریگا - مین مراسلہ کو اس بات کی مبارکباد دیتا ہون -

جن اصحاب کا نام یہان درج ہوا ہے اگر اونمین سے کسی صاحب کو شراکت کمیٹی سے اغماض ہو تو براہ مہربانی مراسلہ کو اطلاع بخشین گے - تاکہ اونکا نام فہرست مین سے خارج کیا جائے گا - اور جن صاحبونکو داخل ہونا منظور ہو اونکا نام اطلاع آنے پر فہرست مین داخل کیا جائے گا - ہمنے اپنے علم سے جسکا باعث مراسلۂ قومی ہوا ہے اسمائے گرامی اس بھروسہ پر درج کیے ہین کہ ہم وہی کرنا چاہتے ہین جسکی خواہش سب صاحبان ملک رکھتے ہین - ایسی حالات مین استصواب کرنا سوائے تضیع اوقات کے اور کیا خیال کیا جاسکتا ہے - اسلیے دریافت کرنیکی کوئی ضرورت نہ تھی -

پنڈت کشن نراین شیولپوری
کلارک دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ملتان -

تتمۂ ترجمۂ سلف ہلپ یعنی استعانت بنفس مندرجۂ مراسلہ نمبر ۹۲ بابت ماہ جون سنہ ۱۸۸۶ء

اچھے لوگوں کی صحبت کسی حالت میں نیکی کی راہ بتلانے میں خطا نہیں کرتی ہے اور ہم نیک لوگوں کی فیضان برکت سے کسی نہ کسی طرح مستفیض ہو ہی جاتے ہیں جسطرح کہ مسافروں کے کپڑے اون پھولوں اور جھاڑیوں کی خوشبو سے معطر ہوتے ہیں جو انکو راہ میں ملتی ہیں اون لوگوں نے جو جان اسٹرلنگ صاحب مغفور سے بخوبی واقف ہیں اوس مفید اثر کا ذکر کیا ہے جو صاحب موصوف کی وجہ سے تمام اون لوگوں پر پڑتا تھا جنکو اونکے ساتھ راہ و رسم کرنیکا اتفاق ہوتا تھا۔ اولاً بہت سے لوگ خواب غفلت سے بیدار ہونے اور برتر ہستی میں قدم رکھنے کے واسطے صاحب متوفی الیہ کے مشکور تھے۔ (مطلب یہ ہے کہ اون لوگوں کو سب سے پہلے اس بات کی خبر ہوئی کہ ہمکو اس حالت موجودہ سے ہمیشہ بہتر ہونیکی کوشش کرنا چاہیے) اور بعضوں کے فیضان صحبت سے اونکو معلوم ہوا کہ ہم کیا ہیں اور ہمکو کیا ہونا چاہیے۔ ترینچ صاحب مرحوم کی نسبت بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے آئینۂ دل پر اون کی عمدہ خصلت کی روشنی پڑتی تو پھر یہ غیر ممکن تھا کہ اوسکے دلمیں ترقی اور بہبودی کا حوصلہ پیدا نہوتا کیونکہ جب کبھی میں اونکے پاس سے رخصت ہوتا تھا تو میں بہ نسبت اوس مقام کے جسمیں کہ کسی شخص کو معمولاً بود و باش کرنے کی ترغیب ہوتی تھی مطالب و مقاصد کے زیادہ بلند مقام پر ہمیشہ پہنچ جاتا تھا۔ لایق انسان کا عمدہ چال چلن ہمیشہ اپنا عمل کرتا ہے ہم اوس انسان کے برابر ہو کر سرفرازی حاصل کرتے ہیں اور اوس کے اثر کو بعینہ ظاہر کرتے ہیں (یعنی ہم اوسکے نقش قدم پر چلنے اور چیزونکو مثل اوسکے نگاہ کرنے کی عادت حاصل کرنے سے باز نہیں رہ سکتے ہیں) اسطرح قلوب ایک دوسرے پر حرکت اور حرکت بازگشت کا طلسم ظاہر کرتے ہیں۔

صناعان بھی اوستادان صنعت کی صحبت سے اپنے تئین ممتاز سمجھتے ہیں مثلاً ہینڈل عالم موسیقی نے ہیڈن کے شوق کو اولاً اشتعال دی جب اونے اوسکو بجاتے ہوئے سنا اور اوسکے دلمیں موسیقی کا شوق دفعتاً پیدا ہوا اور خود ہیڈن کو یقین تھا کہ اگر ایسی کیفیت نہوتی تو میں ہرگز مقدس ناٹک یعنی کریئیشن تصنیف نہ کرسکتا۔ ہینڈل کے

نسبت تذکرہ کرتے ہوئے اوسنے بیان کیا کہ جب وہ چاہتا ہے بجلی کے مثل اثر پیدا کرتا ہے (یعنے اوسکے بجانے سے ولپر ایسی تاثیر پیدا ہوتی تھی جیسی کہ رعد کی کڑک کے بعد ہوا کرتی ہے) دوسرے موقع پر اوسکا بیان یہہ تھا کہ اوسکی کوئی نے یا سُر ایسا نہ تھا کہ انسان کے ہر موے بدن سے صدائے امر حبا نہ نکلے (یعنے وہ علم موسیقی پر اسقدر قادر تھا کہ سامعین کے قلوب اوسکے راگ سے وجد مین آجاتے تھے۔) اسکارلیٹی جو ہنڈل کا دوسرا شیدا تھا اوسکے ساتھ ساتھ تمام اطالیہ مین پھرا بعدازان جب کبھی وہ اس بڑے اوستاد کے نسبت تذکرہ کرتا تھا تو وہ اوس کے نام کو نہایت تعظیم و تکریم سے زبان پر لاتا تھا۔ سچے صناعان ایک دوسرے کی بزرگی کی داد دینے مین ہرگز اغماض نہین کرتے ہین مثلاً چبرینی کی دستگاہ علم موسیقی پر بیتہوون کا فریفتہ ہونا شاہانہ تھا اور اوسنے شوبرٹ کو اوسکی ذہانت اور طبیعت خداداد کے واسطے مبارکباد دیا۔ اوسنے کہا فی الحقیقت شوبرٹ کا آئینہ باطن ربانی تجلّی سے منور ہے۔ جب نارتھکوٹ محض نوجوان تھا وہ رینلڈز پر اسقدر شیفتہ تھا کہ جب وہ بڑا مصور ایکدفعہ ڈیوان شلیر کے جلسۂ عام مین موجود تھا وہ لڑکا بھیڑ کو کاٹ کر اور لوگون کو ہٹاکر رینلڈز کے اسقدر قریب جا پہونچا کہ اوسکے کوٹ کا دامن چھولیا۔ نارتھکوٹ بیان کرتا ہے کہ میرے دلکو اوسکے کوٹ کا دامن چھونے سے بہت تسلی حاصل ہوئی۔ صغرسنی مین ذکاوت کی فریفتگی پر یہہ ایک صادق لمس تھا۔

جوانمردون کا نمونہ بزدلون کے لیے الہام کا کام دیتا ہے اون کی موجودگی سے ہر ایک رگ و ریشہ مین جوش آتا ہے (یعنے جوانمرد بہ سبب اپنی موجودگی کے اپنی خاص شجاعت کو دوسرے لوگون کے دلون مین ڈالدیتے ہین جس سے وہ لوگ ہر ایک چیز کے لیے جرات کرتے ہین مگر ہمت جُبت کستے ہین۔) اسوجہ سے بہادر سپہ سالارون کے ماتحت تمام لوگون نے اکثر مردانگی کے حیرت انگیز کام انجام دیے ہین۔ شجاعون کے کارِ اہم کی یادگار یہی قرنا کی آواز کے مثل آدمیونکی آتش ہمت کو بھڑکاتی ہے۔ زسکا۔ لوہیمیا کا شریف زادہ اپنے چمڑے کو نقارہ پر مڑہنے کے واسطے اس نظر سے وصیت مین دیگیا تھا کہ اہل لوہیمیا کی دلیری کو اشتعالک ہو۔ (زسکا۔ لوہیمیا کے ایک شریف کالڑکا تھا جسنے فرقۂ پراٹسٹینٹ رفارمر کا جبنہ کرکے لوہیمیا کو ہنگری کے بادشاہ سے

حفاظت مین رکھا) - جب سکندر بیگ ایریس کا شاہزادہ داخل خلد برین ہوا کون
کو یہ خواہش ہوئی کہ ہم اوسکی ہڈیون پر قابض ہون تاکہ ہر ایک ترک ایک ایک ہڈی کا تعویز
حرز جان بنائے کیونکہ اونکو امید تھی کہ ہم اسطرح سے اوس دلیری کا کچھ حصہ جوکہ اوسنے
اپنی حین حیات مین ظاہر کی تھی اور جسکی آزمایش وہ خود کئی بار لڑائی مین کرچکے تھے
حاصل کرینگے - جب لارڈ ڈگلاس نے جو بروس کا دل زمین متبرک یعنے جودیا
(پیلیسٹن) مین لیجاتا تھا دیکھا کہ مسلمانون نے میرے ایک بہادر سپاہی کو لڑائی
مین گھیر لیا اور اوسکی ناک مین دم کردیا تب اوسنے اپنی گردن سے اوس چاندی کے
غلاف کو جسمین اوس جوانمرد یعنی ڈگلاس کی وصیت ملفوف تھی نکالکر اور اپنے دشمنونکے
جم غفیر مین پھینک کر باآواز بلند کہا کہ "پہلے تم معرکہ مین جاؤ جیسا کہ تمہارا دستور تھا"
اور ڈگلاس تمہارے پیچھے پیچھے چلے گا یا اپنی زندگی سے ہاتھ دہو بیٹھیگا" اور یہ کہکر
وہ اوس مقام کی طرف جھپٹا جہان وہ غلاف جاکر گرا اور وہان لڑکر جان بحق تسلیم ہوا ہے
سوانح عمری کا خاص فایدہ وضع کے عمدہ نمونون کی کثرت پر مشتمل ہے ہمارے نامی بزرگوار
بسبب اپنی واقعات زندگی اور اون افعال کے جو وہ انجام دے گئے ہین اور جنکو بقا ہے
ہمیشہ ہم لوگون مین زندہ رہتے ہین ہر وقت ہم لوگون کے پاس موجود رہتے ہین اور
ہمارا ہاتھ پکڑکر ہمکو افعال حسنہ کے ارتکاب کی ہدایت کرتے ہین وہ ہمارے نفع کے
واسطے نشانہائے نیک چھوڑ جاتے ہین جن سے ہم سبق حاصل کرتے ہین اور جنکی ہم تعریف
اور تقلید کرتے ہین - فی الحقیقت جو شخص کہ کردار پسندیدہ کی فہرست اپنے پیچھے چھوڑ
گیا ہے وہ نیکی کا دایمی حصہ اپنی آل و اولاد کے واسطے وصیت کرگیا ہے کیونکہ یہ
دوسرون کو زمانہ مستقبل مین اپنا چال چلن درست کرنے کے واسطے بطور نظیر کارآمد
ہوتی ہے -
وہ ہم لوگون کے قالب مین نئی زندگی ڈالتا ہے (مطلب اسکا یہ ہے کہ وہ ترقی
پر نشانہ لگانے کے واسطے ہم لوگون مین طاقت کوٹ کوٹ کر بھر دیتا ہے -) اپنی
حیات کو از سر نو تازہ کرنے کے واسطے ہم لوگونکا ممد و معاون ہوتا ہے اور اپنے چال چلن
کو دوسری صورتون سے بتن کرتا ہے - بدین وجہ وہ کتاب جسمین ایک راستباز آدمی
کے واقعات زندگی کا صرف تذکرہ ہے بیش بہا تخم سے معمور ہوتی ہے - بلٹن صاحب نے

اپنے الفاظ مین اسکو اسطرح ادا کیا ہے کہ یہہ ایک ذی حوصلہ شخص کا قیمتی خون زندگی ہے جو انسان کی ابدی بہبودی کے واسطے ذخیرہ کرنیکی غرض سے بوجہ خوشبو کے معنبر او محفوظ رہتا ہے،، ایسی کتاب ایک ممتاز اثر پیدا کرنے اور نیکی کے واسطے قوت کو کام مین لانے سے ہرگز باز نہین رہ سکتی ہے۔

کمترین مخلوقات از پرتابگڈھ

نظیر دلچسپ

ملک **اسکاٹ لنڈ** انگلستان کے جانب شمال ہے وہ کوہسار اور بہت ہی زرخیز ملک ہے۔ وہان کے پہاڑ کے کنارے بہت سخت اور کرخت ہین بعضی بعضی جگہہ مین سمندر کا کنارہ بھی کوہستان ہے اور پہاڑ کے پہلو اطراف اپنے دشوار گذار رہین کہ آدمی کا چڑھنا اون پر مشکل بلکہ بغیر ممکن ہے۔ دریائی چڑیان انڈا دیتے وقت لب دریا کے جانب اوڑ کے اپنے انڈون کو حفاظت کے لیے کوہ کے شگاف یعنی درہ مین اس امید سے رکھتی ہین کہ کوئی ایسی مشکل جگہہ مین پہونچکر انڈون کو اوٹھا نہ لیجا سکے۔ مگر انسان نے دنیا کی تمام چیزون کو اپنے اختیار مین کرلیا ہے۔ زمین کے عناصر بھی اوسکے خدمتگذار ہین جسطرح آدمی سمندر کے گہراو مین اترکے بیش قیمت موتیون کو نکال لاتا ہے اور پہاڑ کے غار مین جاکے چھپے خزانون کو باہر لاتا ہے۔ ویسے ہی ملک مذکور کے پہاڑیون نے تدبیر کی کہ اون چڑیون کے انڈون کو اپنے قبضہ مین کرکے اون پر گذران کرین اور اسکام کرنیکا طور یہہ ہے کہ لوگ ایک مضبوط رسا اور ایک پھاڑنی میخ لوہے کی لے کر ایسی پہاڑ پر چڑھ جاتے ہین جسکے اطراف پر انہونے چڑیون کو ادہر اودہر دیکھا ہو تو وہ اوس میخ کو زمین مین گاڑ کر رسی کے ایک سرے کو اوسکے ساتھ مضبوط باندھتے ہین اور ایک ٹوکرا پیٹ پر لیے ہوے بوسیلہ اوس رسی کے پہاڑ کے پہلو کے پاس اوس جگہہ تک اوتر جاتے ہین جہان چڑیان انڈے رکھتی ہین اور انکو اوٹھاکر ٹوکرے مین بھرتے ہین اور رسی پر چڑھ کر بے خوفی کے ساتھہ اس خطرناک کام مین مشغول رہتے ہین ایک دن صبح کے وقت ایک شخص اپنا ٹوکرا اور رسا اور میخ لیکر ایک نہایت مشکل جگہہ پر گیا اور اپنی میخ کاڑکر اور رسا باندھ کر اوس جگہہ کی طرف اوترنے لگا

جہان بار بار اوسنے چڑیون کو کثرت سے اوڑتے ہوے دیکھا تھا جب اوس
جگہہ کے متصل آ پہونچا جہان انڈے جمع تھے تو اوسنے دیکھا کہ پہاڑ ایسا ابھرا ہوا اور جھکا ہوا ہے
کہ ہاتھ انڈون تک بالکل نہین پہونچ سکتا۔ قریب دو گز نیچے ایک قدم بھر جگہہ تھی
جہان وہ کھڑا رہ سکے لیکن بسبب پہاڑ کے اطراف کے جھکاو کے یہ جگہہ بھی اسمین گڑھے سے
تھی۔ ایسی حالت مین وہ رسّا پکڑے ہوے دو لحظہ تک لٹکا رہا۔ تب وہ اپنے تیئن زور
سے اوس جگہہ کیطرف جھلانے لگا جہان اوسنے دیکھا کہ مین کھڑا ہو سکونگا۔ آخرش
بہت جھولنے کے سبب سے اوسکے پانون اوس جگہہ تک پہونچگئی۔ اور اوسپر پانون ٹیککر کھڑا
ہوگیا۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ اوسنے رسّہ کا خیال نکیا کہ وہ اوسکے ہاتھ سے
چھوٹ گیا۔ جب رسّا اسکی طرف ہل کر آتا تھا تب وہ اوسکے پکڑنے کی کوشش کرتا تھا لیکن
وہ اسکے ہاتھ سے دور رہتا تھا۔ اب رسّا اوسکی طرف جھولتا تھا اور وہ ہر چند کہ بہت کوشش
کرتا تھا مگر ہر وقت اوسکے ہاتھ سے دور دور ہوجاتا تھا۔ جس جگہہ پر کہ وہ کھڑا تھا وہ صرف
اتنی تھی کہ وہ مشکل سے اوسپر قایم رہ سکتا اور وہ شگاف جسمین انڈے رکھے تھے اسکے سر
سے اتنا اونچا رہ گیا تھا کہ اونکو نہ پکڑ سکتا تھا۔ اسکے پانون کے نیچے چار سو فٹ کا غار تھا
کہ اگر اوسمین گرتا تو ضرور چکنا چور ہوجاتا۔ تسپر مشکلات یہہ تھین کہ نہ کوئی آدمی اسکے ساتھ
آیا تھا نہ گہر کے لوگون کو کچھہ خبر تھی کہ وہ کدہر گیا ہے۔ اوسوقت اوسنے غور کیا کہ
یہان دیر تک کھڑا نہ رہ سکونگا میرے پاس خوراک ہے نہ پانی ہے۔ وہ انڈے جنکے ڈہونڈنے
کے لیے اس خطرہ مین آیا تھا اونکو بھی مینے نہ پایا۔ چنانچہ وہ بھی میرے ہاتھ سے دور ہین نہ
یہان میرا کوئی یار ہے نہ مددگار ہے اور نہ کسی کی امداد دیر آنے کی امید ہے۔ اُسیدم اسنے معلوم
کیا کہ صرف رسّے پر اسکی امید ہے مگر اوسکو پکڑنا غیر ممکن تھا۔ ہر چند کہ وہ کچھہ کچھہ جھولتا تھا لیکن
اوسکے ہاتھ سے دور ہوتا جاتا تھا۔ اوس بیچارے نے سوچا کہ مین رسّے کیطرف کودون اگر وہ
کودتے وقت میرے ہاتھ مین آگیا تو مین بچگیا ورنہ مین چار سو فٹ نیچے گرونگا اور ریزہ
ریزہ ہوجاؤنگا مگر تاہم مجھے مرنا ہی ہوگا۔ پس جب رسّا اسکی طرف ہلتا ہوا آیا وہ اوسکی طرف
کودا اور شکر ہے خدا کا کہ اوسکی مدد سے اسکا ہاتھ ٹھیک رسّے تک پہونچگیا وہ اوسکو پکڑکر
اوسکے وسیلہ سے اوپر چڑھ گیا۔ کانپتے کانپتے وہ کوہ کے سرے پر پہونچا۔ جب پانون پہاڑ
پر رکھا تو نہایت خوش ہوکے گھٹنے ٹیکے اور سجدۂ شکر بجالایا۔

اگرچہ یہہ ایک نقل صادقہ ہے - پر راقم اثم کا منشا خاص کر یہہ ہے کہ اس کمبخت آدمی کو ایک مثل ٹھہرا دے اور ثابت کر دے کہ ہماری قوم اور مراسلۂ کشمیر اس بہاڑی اور بہاڑ وغیرہ مذکورہ بالا سے ٹھیک ٹھیک مشابہت رکھتے ہین - مراسلۂ قومی اس غرض سے جاری کیا گیا ہے کہ ہماری قوم مین جو رسوم مذموم ہین وہ بذریعہ اس پرچہ کے باتفاق جمیع ارباب قوم ایک طرح پر طے ہو کر اصلاح پذیر ہو جائین مگر کئی سال کے تجربہ سے ظاہر ہو گیا کہ اس جھو لتے ہوئے رسے کو کوئی شخص کود کر نہین پکڑتا بلکہ نصیحت کو عمل پر فوق دیتا ہے خواہش جسم اور خواہش چشم اور غرور زندگی ان تین چیزون کے حاصل کرنے کے لیے بہت تیز رفتاری عمل مین لاتے ہین جیسے ساری ندیان سمندر مین بہتی ہین اور سمندر پھر نہین جاتا - ویسی ہی آنکھہ دیکھنے سے آسودہ نہین ہوتی اور نہ کان سننے سے بھرتا ہے - ہر ایک شخص جو اس دنیاے فانی کی دولت و مال و ثروت و آسایش اور آرام کو حاصل کرنا چاہتا ہے اپنے تئین بڑے خطرہ مین گرفتار کرتا ہے - ان چیزون کے طالب جانتے نہین کہ اونکے پیچھے ایک ہولناک غار ہے (افلاس و عسرت کا) اگر اوسمین گرین تو ہلاک ہو جائین - دنیا کا مال و دولت اور ثروت و آرام مثل ایک انڈی کے ہے جسکا چھلکا بہت نازک اور جلد ٹوٹنے والا ہے (خدا نخواستہ کوئی صاحب یہہ تحریر مملو بہ رشک و حسد تصور فرمائین بلکہ ماخذ اسکا جو ہے اور جس لیے مراسلۂ قومی جاری ہوا ہے اور اوسمین تحریرات بھیجی جاتی ہین اوسکو خوب غور سے ملاحظہ فرمائین) - اپنے اون سب بھائیون کی رستگاری کے لیے جنکو اپنی تن پروری بھی محال ہے اور با حرمت و عزت و آبرو بسر کرنا مشکل نصیب ہوتا ہے کچھہ قواعد مرتب کر کے اگر اوسپر عملدرآمد مین بھی پیشقدمی کی جائے تو کیا یہہ امر باعث نیکنامی دنیا اور ثواب عقبیٰ نہین ہو سکتا - کیا بھائیون کی جیب لینا اور جائز او ناجائز وسایل سے دولت پیدا کر کے شادیومین دہرا دہڑ فضول لٹانا یا دیگر اسکو سفر مستحق او ناجائز مین برباد کرنا کار ہاے احسن تصور کیے جاتے ہین -

ہماری حالت تو اب مثل اوسی انڈے ڈہونڈہنے والے کے ہوتی جاتی ہے اور مراسلۂ کشمیر بجنسہ مثل رسے کے ہے اگر چندے اور اس رسے کے پکڑنے مین تاخیر ظہور پذیر ہوگی تو پھر کوئی صورت اور امید بچ جانے کی نظر نہین آتی -

راقم اثم پنڈت ہیرا سنگر تکو از پرتاب گڈہ -

سوالات مندرجہ مراسلہ نمبر ۹۰ صفحہ ۴۸ کا جواب

راقم نہایت شکرگذار ہے اون برادر صاحبون کا جنھون نے نیازمند کے سوالات کا جواب عنایت فرمایا۔ نہایت عمدہ تجویز اوسوقت ہوتی اگر تمام ارباب قلم اپنی اپنی راے ظاہر فرماتے مگر افسوس ہے کہ ہم لوگ ایسی غفلت مین مبتلا ہین کہ بہبودی کی آرزو ہی نہین ان سوالات کا جواب اکثر وہ لوگ دیسکتے ہین جنسے زمانہ موافق ہے۔ لیکن اون بزرگون سے جواب کا حاصل ہونا دشوار ہے۔

ایسے اہل دل اس زمانہ مین بہت کم ہین جو مختلف دلون کی کیفیت سے آگاہ ہون۔ پس اگر کوئی تدبیر بھی ذہن مین گذرے تو حصول مدعا ناممکن ہے۔ میری دانست مین تو کوئی تدبیر حالت موجودہ پر واسطے ترقی قوم کے امکان نہین رکھتی ہے سواے اسکے کہ خیراندیش قوم خدا سے دعا مانگین کہ الٰہی غریبون پر اپنا رحم کر اور امرا کو نیک ہدایت دے کہ آئندہ خرابی سے محفوظ رہین۔ تدبیر تو صرف اسقدر امکان رکھتی ہے لیکن لکھنے کے واسطے اور بہت سی تدبیرین ہین لیکن وہ تدابیر بدون اتفاق قوم کے ممکن نہین اگر ہان اتفاق قوم کسیطرح حاصل ہوجائے تو تدبیر بہت آسان ہے۔

مین صرف ایک تدبیر ذیل مین درج کرتا ہون جس سے ہر ایک درجہ کے لوگون کو زمانہ حال و مستقبل کے واسطے فایدے ہین۔ صرف تجارت قومی ایسی تدبیر ہے کہ جس سے سب تکلیف اسیوقت دفع ہوسکتی ہے اگر بعض ارباب قوم کسیقدر سرمایہ اپنا تجارت عام مین لگائین تو اوس سے تمام قوم کا فایدہ حاصل ہووے۔ بہت سے لایق شخص جو اسوقت تلاش معاش مین سرگردان ہین اونکے واسطے نوکری موجود ہوجاے اور جن صاحبون کا روپیہ ہے اونکو منافع کثیر حاصل ہووے۔ اس زمانہ مین تین طریقہ مین روپیہ مستعمل کرتے ہین۔ اوّل درجہ کے احتیاط والے سودی نوٹ خرید سکتے ہین جسکا سود فیصدی ۵ ر ماہواری سے زیادہ نہین ہوتا ہے۔ دوسرے۔ مہاجن کی کوٹھی مین جمع کراتے ہین جسمین انتہاے درجہ فیصدی ۸ ر کا سود ہے۔ تیسرے درجہ مین کہین کسی کو قرض دیدیا۔ یا اراضی تھوڑی سی رہن رکھلی۔ تیسرے درجہ کی تدبیر البتہ عمدہ ہے بشرطیکہ اپنا تمام وقت اسی مین صرف کرے۔ یہ نہین ہوسکتا کہ تنخواہ دو سو روپیہ ماہواری کی

نوکری چھوڑکر ایک تھوڑی سی جایداد مین اپنا بہت بڑا عزیز وقت صرف کرے ۔ جب خود اپنے ہاتھہ سے یہ کام نہ کیا جاوے گا تو اوسمین ہمیشہ نقصان معلوم ہوگا کیونکہ یہ مثل مشہور ہے (کھیتی خصم سیتی) یعنے جب تک مالک خود اپنے ہاتھہ سے اوس کام کو نہ کریگا تب تک نفع ظاہر نہ ہوگا ۔ اگر اپنی قوم مین سب لوگ جنکو جن لوگون سے اتحاد ہے متفق ہوکر دو تین بڑے کارخانہ تجارت جاری کردین تو جن لوگون کے پاس روپیہ ہے اونکو منافع کثیر حاصل ہوگا اور تجارت اختیار کرنے سے ضرور اون کی طبیعت مین فضولخرچی باقی نہ رہیگی اس فعل کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان کو جمع کرنے کی عادت ہوجاتی ہے اور بالآخر تاجران دولتمند ممسک ہوجاتے ہین ۔ گو ممسک ہونا بھی داخل عمدگی نہین ہے لیکن بالفعل تو بے صرفی کے واسطے عمدہ دوا ہے کسی شخص کو یہہ کہنے کی ضرورت نہوگی کہ آپ فلان کام مین اپنی حیثیت سے زیادہ صرف نہ کیجیے اوسکی طبیعت مین خود کفایت شعاری پیدا ہوجائے گی ۔ اس سے چار عمدہ نتیجہ پیدا ہونگے اوّل وہ لوگ جو اسوقت اہل زر ہین اونکی دولت کو قیام ہوجائے گا ۔ دوسرے تجارت کے ذریعہ سے روپیہ کی ہمیشہ ترقی ہوتی رہے گی ۔ تیسرے فضولخرچی مین بھی کمی ہوگی چوتھے تجارت مین راست گفتاری اور اعتبار زیادہ درکار ہوتا ہے ۔ پس بہت سے لوگ جو از روے روزگار رکھتے ہین اور خوش چلن نہین ہین ضرور اونکو بھی نیک چلن اور متدین ہونا پڑیگا ۔ اور بہت سے لوگ تجارت قومی مین روزگار کرنے کی خواہش کی ضرورت سے خوش چلن اور ایماندار ہوجائینگے ۔

میری دانست مین ترقی کے واسطے دو امر ضرور ہین ۔ اوّل کسب معاش ۔ دوسرے خوش چلنی ۔ تجارت مین یہہ دونوں امر حاصل ہین ۔ فایدہ زر بھی کثیر ہے اور خوش چلنی بھی ضرور ہے ۔ انکے بغیر دو تین روز دیوالہ نکلتا ہے پس تجارت کے ذریعہ سے جو اہل زر اسوقت موجود ہین اونکی تعداد مین کمی نہوگی ۔

اب رہے وہ لوگ جو زمانہ آئندہ مین پیدا ہونگے اونکے واسطے علم سے بڑھکر اور کوئی ذریعہ نہین ہے اونکی تعلیم پر توجہ ہونی چاہیے اگر اوسط درجہ کی بھی تعلیم ہوگی تو بھی ترقی ہوجاوے گی کیونکہ زمانہ کے موافق ہمیشہ دو چار دولتمند اور دو چار مفلس ہوجاتے ہین جب افلاس کا سبب دور ہوجائے گا تب ہمیشہ ترقی ہوگی کمی نہین ہوسکتی ہے ۔ اسکے علاوہ ایک امر اور ضروری ہے وہ یہہ کہ جو اہل دول ارباب قوم مین سے اولاد نابالغ

چھوڑ کر مر جاتے ہین گو اون نابالغون کے واسطے قانون موجود ہے لیکن ہماری قوم مین اسکا برتاؤ نہین ہے۔ اگر خیراندیشان قوم ہمیشہ وقت مناسب پر گورنمنٹ کو اطلاع کرتے رہین اور ولی قانونی مقرر ہوتے رہین تو اونکی تعلیم اور پرداخت اور جایداد کی حفاظت ہو جائے۔

ॐ

برادر صاحبان مہتمان مراسلۂ کشمیر نمسکار۔ مضمون مندرجہ بحث نسبت قبایح شادی صغر سنی کے ارسال خدمت ہے براہ عنایت کسی گوشہ مراسلۂ قومی مین جگہہ دیجیے۔

کم سنی کی شادی احکام شاستر کے سراسر خلاف اور عقل و اخلاق کے بھی برعکس ہے

جب ہم لوگ پنڈت کہلاتے ہین اور رکھیشرون کی اولاد ہین تو کیا ہمکو دلایل عقلی اور نقلی کے برخلاف کام کرنا چاہیے۔ نہین صاحب یہہ ہماری ناواقفیت اور کم علمی اور عدم تعلیم نسوان کا قصور ہے پس ہمکو ایسی کوشش کرنا بہت ضرور ہے کہ جس سے ہمارے سب قاعدے درست ہو جائین۔ مجھہ ناقص العقل کی دانست مین جسقدر قبایح شادی کم سنی کے ہین بتشریح ذیل عرض کرتا ہون۔

جس حالتمین کہ لڑکی آٹھہ یا نو برس کی اور لڑکا نو یا دس برس کا ہے اور اونکی شادی والدین نے اپنی خوش کرنے یا اپنا ارمان نکالنے یا اپنے فرایض کے ادا کرنے کے خیال خام مین کر دی تو یہہ بات تجربہ کی ہے کہ جب سے لڑکون کی شادی ہوتی ہے تو شغل نوشت و خواند مین فرق آتا ہے اور لڑکے بار بار کسی حیلہ سے گھر مین آتے ہین مکتب مین ہرگز دل نہین لگتا ہے۔ اکثر اوقات کم عمری ہی مین اونکی یکجائی پسند کیجاتی ہے۔ بدینوجہ کمزوری و نوجوانی غالب ہو جاتی ہے۔ ہمیشہ ضعف معدا و ضعف دماغ کی شکایت رہتی ہے اور جب اولاد ہوتی ہے تو وہ بھی محض نحیف ہوتی ہے۔ اب سمجھنا چاہیے کہ جب وہ اولاد ضعیف القوی پیدا ہوئی تو اوسکا دماغ بھی نہایت کمزور ہوگا اور جب دماغ قوی نہوگا تو عقل اور حافظہ بھی کم ہوگا اور طاقت تحصیل علم معقود

ہوگی اور خیالات عالی ہرگز نہونگے اور حسب قاعدہ بالا پھر اونکی شادی بھی صغر سنی
مین ہوئی اور اوسی صورت سے اونکی بھی اولاد ہوئی تو وہ اولاد محض نحیف النحیف اور
ضعیف الضعیف ہوئی اور روز بروز ایسی ہی ابتری ہوتی گئی۔ دیکھیے انھین وجوہ
سے اگلے زمانہ کے لوگ یعنی بوڑھے ہون سے ہم جوانون کے قوائے جسمی ضعیف ہین
اور حقیر اندام اور کوتاہ قد اور پست ہمت اور اکثر کم سنی ہی مین ایسے ایسے عوارض مہلک
لاحق انکو ہوتے ہین کہ جن سے بڑا خطرہ ہوتا ہے۔ پس اگر لڑکی ضایع ہوئی تو علاوہ
نقصان جان عزیز کے روپیہ بھی جانبین کا برباد ہوا اور اگر خدانخواستہ لڑکا ضایع ہوا
تو کتنا بڑا اوسوقت افسوس ہے اور کسقدر برائیان ایسی صورت مین ظاہر ہو سکتی
ہین اور وہ کیونکر مدۃ العمر اپنی گذرانے اور در حالیکہ غریب بھی ہوا اور کوئی سرپرست
بھی نہو تو نہایت مشکل کا مقام ہے اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ کم سنی مین شادی ہوئی
اور بعد بلوغ لڑکا نالایق اور بدچلن نکلا تو لڑکی بیچاری کی جان کیسی عذاب مین پڑی اور
جب کم سنی مین شادی ہوئی تو قبل از بلوغ عمر اولاد پیدا ہوتی ہے اور اوسوقت بوجہ
کم عمری کے اکثر عورتونکو نہایت جان کا خطرہ رہتا ہے اور اکثر نقصان جان کا ہوجاتا ہے
چند عالمون نے از روے حساب کے اوسط عمر باشندگان آریہ ورت اور یورپین کا
لگایا تو فی کس ہم لوگون کی عمر چالیس برس کی اور فی کس اہل یورپ کی عمر ستر برس کی
برآمد ہوئی۔ پس یہی باعث ہے کہ ہم لوگون کو کم سنی مین خراب ہوجانے سے عوارض
بھی عارض ہوکر قوائے جسمانی کو ضعیف اور ناتوان کر لیتے ہین اوسوقت عمر بھی کوتاہ ہوتی
ہے۔ اور کیون نہو یہ تو ہمارے بزرگون ہی کی عنایت ہے۔ اگر بعد بالغ ہونیکے اوسوقت
شادی ہووے جب سن و سال مین از روے دہرم شاستر جائز اور درست ہے تو ظاہر
ہے کہ جب عمر جانبین کی معقول ہوگی تو نطفہ بھی ضعیف نہوگا اور اولاد بھی قوی و تندرست
ہوگی اور دل و دماغ بھی قوی ہوگا عقل بھی صالح ہوگی اور عوارض بھی کم ہونگے۔ ہمت بھی
عالی ہوگی۔ تحصیل علم بھی اچھے طور سے ہوگی اور قریب شباب کے والدین دختر کو لڑکے کی لیاقت
علمی اور چال چلن اور اخلاق اور تہذیب و شوق روزگار کا بھی حال معلوم ہوجاویگا ایسی حالت مین
شادی کرنا مناسب ہوگا اور عورت بھی وقت مناسب پر شادی ہونیسے نقصانات عظیم مذکورہ صدر سے
محفوظ رہیگی —

خاکسار قوم ہندو شیو کشن لال مستوا لوا زرخ آباد

بقیہ کہانی مندرجہ صفحہ ۵۵ مراسلۂ نمبر ۹۲ بابت ماہ مئی ء

ٹیکا رام جی کے جلنے کے دس دن بعد ایک دن گنگا سرپ گلے مین تر ٹو ۔ تو ڑا ہنسلی ہاتو مین کنٹھے ۔ بازو ٹو ۔ پیرو مین گھنگرو چھاگل ۔ پہنے ہوی گہر کی صحن مین کیلا کہیل رہا تہا اور سب عورتین گہر کی اپنے اپنے کاروبار مین مصروف تھین ۔ دفعتاً کہیلتے کہیلتے باہر چلا گیا ۔ دروازہ پر ایک فقیر بیٹھا ہوا بھیک مانگ رہا تھا اوسنے جو بچہ کو زیور سے لدا ہوا اکیلا اور سب گہر والون کی نظرون سے علحدہ دیکھا اٹھائی ذلا نسکی بہانے اپنے پاس بلا کو دمین لے غائب ہوا ۔ گہڑی دو گہڑی بعد گنگا سمانی جی کو جو خیال آیا تو لڑکے کو نہ پایا ۔

گنگا سمانی جی ۔ گہبرا کر نوکرون سے پوچھنے لگین ارے لڑکا کہان ہے ۔

کہار ۔ مہاراج ۔ ابھی یہین تو کہیل رہے تھے ۔ ارے یہان تو نہین ہے ۔ ابھی تو کہیل رہے تھے ۔

گنگا سمانی جی ۔ بہوانی کیا تیرے پاس لڑکا ہی نہین جی ۔ تمہارے ہی پاس تو ابھی تھا ۔ ارے میرے پاس تو نہین ہے ۔ مین تو یہان رسوئی بنوانی مین تھی وہ صحن مین کہیل رہا تھا خبر نہین کہان چلا گیا ۔ اوسکے ہاتھ پانون مین گہنا تہا ۔ کہار او ٹہلنیان چارون طرف بازار اور گہرون مین دوڑین کہین لڑکے کا پتہ نہین ۔ آدمیون کے واپس آتی ہی گہر مین ایک کہرام مچ گیا ۔ کسی نے جا کر دیا ساگر جی ٹیکا رام جی کے دوست کو بھی خبر کی ۔ وہ آئے ۔

دیا ساگر جی ۔ ماجی صاحبہ کیا ہوا ۔ گنگا سرپ کا لوگ کیا کہتے ہین ۔ روتی کیون ہو گہبرائو نہین ۔ بچہ ہے کہین ادہر اودہر چلا گیا ہوگا ۔ اجی ۔ اوسکے ہاتھ پیر و مین گہنا ہے کہین گہر سے باہر نکل گیا ہے کوئی فقیر دقیر آیا ہے وہی اوٹھا لے گیا ہے ۔ زیور کا حال سنکر دیا ساگر جی کے بدن مین کاٹو تو لہو نہین ۔ پیرون تلے کی مٹی نکل گئی ۔ گہبرا کر سیدہے کوتوالی پہونچے ۔ وہان جا کر کوتوال سے لڑکے کے گم ہو جانے کا سارا حال کہا زیور کی تعداد بتلائی ۔ کوتوال نے پولیس کے کانسٹبل چارون طرف تلاش مین بھیجے ۔ شہر مین منادی ہو گئی دیا ساگر جی نے سو روپیہ انعام تلاش کنندہ کو دینا مشتہر کرایا ۔ اور مارے گہبراہٹ کے اوسیوقت ٹیکا رام جی کو بھی تار دیا ۔ شام تک کہین پتہ نہ ملا ۔ سب کانسٹبل ناکام پھر

چلے آئے۔ اتفاقاً ایک کانسٹبل کو راستہ مین پیاس معلوم ہوئی وہ کنوئین کے پاس آیا اور لوٹہ رسی مین باندہ کر چاہتا تھا کہ کوئین مین ڈالے کہ یکایک بچہ کے رونے کی سی آواز اوسکے کان مین آئی دلمین تو کہتکا تھا ہی وہ آواز سنتے ہی کنوئین مین اوتر الو کیا دیکھتا ہے کہ ایک خوبصورت بچہ پڑا ہوا ہے اور رسونہ مین اوسکے خوب کپڑا اٹھنسا ہوا ہے اوسنے اوسیوقت کپڑا سونہ سے نکالا اور بچہ کو لیکر کنوئین سے باہر نکلا اور سیدہا کوتوالی کیطرف بھاگا اور دیاساگر جی کے سامنے لڑکے کو رکھدیا کہ لیجیے اپنا لڑکا لیجیے اور سو روپیہ انعام کے دہنے ہاتھہ سے عنایت کیجیے۔ دیاساگر جی لڑکے کو دیکھکر ایسے خوش ہوے کہ مارے خوشی کے پھول گئے۔ جھٹ پٹ سو روپیہ کے نوٹ کا قطعہ جیب سے نکالکر کانسٹبل کو حوالہ کیا اور خوشی خوشی لڑکے کو لیے ہوے گہر مین آئے۔

دیاساگر جی — لیجیے ماجی صاحبہ اپنا لڑکا لیجیے۔ زیور وغیرہ تو کچہ بھی نہین ملا فقط لڑکا ہی لڑکا ہے۔

گنگا سمانی جی — اجی میرا لڑکا ملگیا مینے لاکھون پائے۔ اتنے مین شیام کی ریل ٹیکارام جی بھی گھبرائے ہوئے آئے۔ مگر لڑکے کو دیکھکر سارا رنج مبدل بخوشی ہو گیا۔ دیاساگر جی نے گنگا جی کے کہو جانے اور کنوئین مین گر جانے اور کانسٹبل کے نکالنے کا سارا حال مفصل بیان کیا اور کہا بہائی صاحب اگر آپ اپنے بال بچون کی زندگی کے خواہان ہین تو سبکا زیور اوتار کر صندوقچہ مین رکھوا دیجیے۔ تمہیں سب جانتے ہین کہ ٹیکارام جی بڑے مالدار ہین زر و زیور سب کچہ اونکے یہان ہے صرف لوگون کے دکہلانے اور ذرا سی نمایش فضول کے واسطے بیچارے معصوم بچون کو ورطۂ ہلاکت مین عمداً نہ ڈالیے۔ جہانتک جی چاہے اچھا کھلائیے اچھا پہنائیے۔ لڑکون کے واسطے خدمتگار رکھیے۔ سواری شکار کیجیے کہ توانا ہون تندرست ہون —

ٹیکارام جی — صاحب مین کیا کرون ان عورتون نے تو میرا ناک مین دم کر دیا ہے ہزار کہا لاکھہ سمجھایا کہ زیور نہ پہناؤ نہ پہناؤ اسمین ہمیشہ دغا ہے اور اگر زیور کی ایسی ہی للش ہے تو ایک خدمتگار رکھو ہر وقت ساتھہ رکھو۔ لڑکونکو اکیلا ہرگز نہ پھرنے دو۔

دیاساگر جی آپ بھی کیا بات کہتے ہین اے صاحب زیور پہنانا ہی کیا ضرور ہے۔ انگریزون کے بچون کو آپ نہین دیکھتے ہین کہ نہ زیور کچہ پہنتے ہین نہ گوٹہ کناری سادے سادے کیا اچھے معلوم ہوتے ہین۔ خدمتگار آپ کے کیا کچہ عزیز ہین جو آپکو اون پہ

اتنا بڑا اعتبار ہے۔ چار ہی دن کی بات ہے کیا آپکو یاد نہین کہ ایک مہاجن کے لڑکے کو ایک خدمتگار (کہ جس نے اوس بچہ کو پالا تھا) بات کی بات مین مار کر زیور لیکر رفو چکر ہو گیا۔ پھر کیون نہین آپ کرتے کہ ایک چھوٹا سا ٹانگن لڑکے کے واسطے رکھو اور خدمتگار معین کرو کہ شام کیوقت لڑکے کو باغون کی ہوا کھلایا کرین۔ پوشاک ہر وقت سفید او رصاف رکھیے کہ بچہ ہر وقت تر و تازہ رہے۔ دیا ساگر جی کی سچی تقریر کا ایسا قوی اثر ٹیکا رام جی کی والدہ کے دل پر ہوا کہ اوسیوقت اونہون نے سب لڑکونکا زیور اوتار کر صندوقچہ مین رکھدیا اور تھوڑے دن بعد ایک چھوٹا سا ٹانگن گنگا سروپ کے واسطے مول لے اور دو آدمی معقول خاص اوسی کے واسطے نوکر رکھے۔

دوسرے روز گنگا سروپ کے ملجانے کے لڈو تقسیم ہوے۔ دو چار روز کے بعد گنگا سروپ کی سالگرہ ہوئی۔ اتنا پاس کے ہمقوم اور عزیزونکو دعوت کہی گئی۔ شام کے وقت ٹیکا رام جی۔ گنگا سہائی جی۔ ودیا وانی جی۔ رانی جی وغیرہ باہم باتین کرنے لگے۔

ٹیکا رام جی (مان کیطرف دیکھکر) اب ننھا پانچ برس کا ہو گیا ہے اسکو پڑھا نے بٹھانا چاہیے۔

گنگا سہائی جی۔ بھلا پانچ برس کے بچے کو مکتب مین بٹھلانے سے کیا فایدہ یہی چار دن تو کھیلنے کے ہین پھر جبتیا رہے مکتب مین تو بیٹھنا ہی ہے۔

ٹیکا رام جی۔ واہ کیا آپ کی عقل ہے یہہ نہین دیکھتین کہ یہی عمر پڑھنے کی ہے چھوٹی ہی عمر مین جو لکھنا پڑھنا آجاے گا وہی آجاے گا۔ جہان شادی ہوئی اور گھر والی آئی پھر پڑھنا لکھنا بخیر ہے۔ بچے پنے مانا کہ کچھ پڑھے گا نہین لیکن کوئی اچھی بات تو سیکھیگا۔ سمجھہ تو آےگی عقل تو آےگی۔ ہم مین ایسی باتون مین آپ کی راے سے متفق نہین ہون۔ آپ ہر اسواسطے کہا کہ بہوت وبہوت اپنا دکھلا لیجیے

ودیا وانی جی۔ ہان ٹیکا رام جی۔ سچ تو کہتی ہین۔ کہونگی تو برا مانےگی تیری تو ایسی ہی باتین ہین۔

اگلے روز ٹیکا رام جی نے گرو جی کو بلا کر مکتب بٹھانے کی ساعت دکھلا کر جمعرات کے سات گھڑی دن چڑھے گنگا سروپ کو پڑھنے بٹھایا مولوی کو گھر ہی پر نوکر رکھا۔ گنگا سروپ کے ناز و نعم کا کیا پوچھنا۔ پانچ بہنون مین ایک بھائی اور پھر یہہ دولت۔ جتنا چاو پیار ہو تھوڑا

ہے گھڑی دو گھڑی مجکو مکتب مین بیٹھا ابھی پورا اچھی طرح مولوی صاحب نے سبق بھی نہین پڑھایا کہ جھٹ پٹ آدمی پہونچا کہ ماجی صاحبہ نے بلایا ہے انکو ابھی چھٹی دیدیجیے۔
ٹیکارام جی۔ کچھ کیا بات ہے گھڑی بھر تو لڑکے کو مکتب مین بیٹھنے دیا کرو مولوی صاحب کا کیا قرض دینا ہے۔ بچہ گھڑی بھر تو دل لگا کر پڑھے۔
گنگا بہانی جی۔ آئین دو ہی روز مین میرے بچہ کا کیسا مونہ اوتر گیا ہے۔ تمہارے پڑھنے لکھنے کو کیا مانگون گی۔ میری تو اندھے کی لکڑی ہے پرمیشر یون ہی اسکی عمر دراز کرے مجھے اسکی کچھ کمائی نہین کھانی ہے۔ مجھے جو کچھ ہے وہی خرچ کرنا ہے جی جلے پڑا ہو۔ آپ ہی سب لکھ پڑھ لے گا۔
گنگا سروپ کو مکتب مین بیٹھے ہوے پورا برس دن ہو گیا۔ مگر الف۔ بے۔ تک بھی ختم نہ ہوئی۔ مولوی صاحب کی کیا مجال جو لڑکے کو سبق یاد نہ کرنے مین ہون سے تون کہہ سکین۔ ٹیکارام جی کی کیا طاقت جو ذرا بھی تاکید کر سکین۔ اگر کبھی کہی بدتمیزی پہ ایک آدہ گھڑکی دی تو بس گھر مین ایک آفت مچ گئی۔ رانی ہین لہدا رو رہی ہین۔ گنگا بہانی جی ہین کہ الگ بٹیو کو کوس کاٹ رہی ہین۔ ان باتون سے لڑکا ایسا شیرخام ہو گیا کہ دن بھر محلہ کی گلیون کے رزیل چھوکرون کے ساتھ کھیلنا اور وہی بدتمیزیان سیکھنا۔ پھرون رو جھینک کر گھڑی بھر کے لیے مولوی صاحب کے پاس جانا اور گھڑی آدہ گھڑی بیٹھنا اور پھر کسی بہانے گھر چلے آنا۔ باقی آیندہ   از دہلی

تاریخ وفات مہاراج بشن چند گر بید شاگرد رشید مہاراج جیالال جی بید مرحوم

بشن چند رطبیب عصر نمود	جامۂ مرگ ناگہان در بر
مادر ناتوان او زین غم	کوفت سنگ گران بسینہ و سر
حیف آن نوجوان مرگ نصیب	خود گذشت و گذاشتہ مادر
شد بہمشیرہ اش ازین ماتم	عرصۂ زیست عرصۂ محشر
پور او نوجوان گوپی ناتھہ	ہمہ تن داغ شد ز مرگ پدر
پیر خورد نام سنتہ و لعل	سوخت داغ الم بسینہ و سر
حال مرگش شنید چون حیرت	بہر تاریخ خورد خون جگر
سرخ اقبال تافت از دنیا	داغ خود او بداد با مادر

۱۸۷۶ء

نتیجۂ [illegible] لال صاحب [illegible]

اخبار قومی

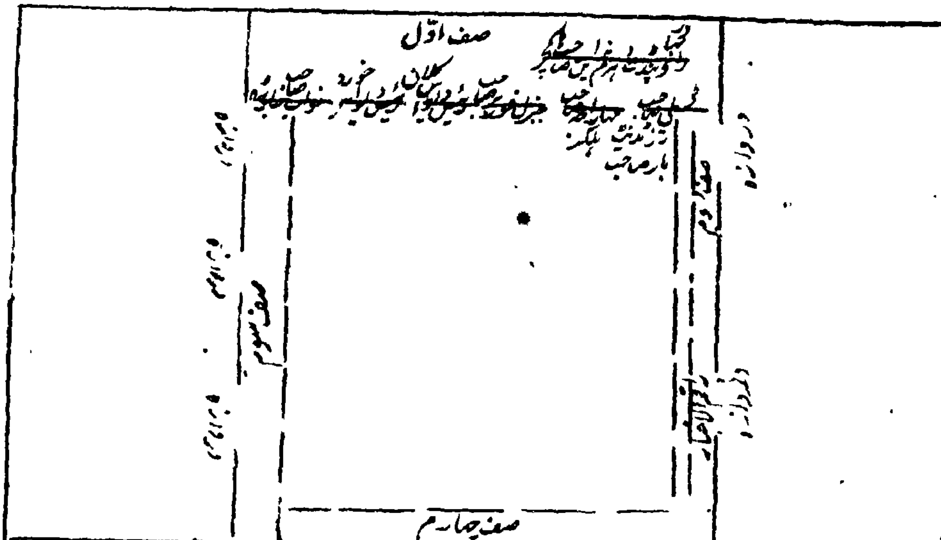
اندور۔ چھاونی رزیدنسی۔

پنڈت سروپ نراین صاحب ہاکچر اور خطاب سی۔ آئی۔ ای۔

راقم الاخبار چھاونی ہذا بذریعۂ اخبار قومی مندرجۂ مراسلۂ کشمیر بابت ماہ جنوری ۱۸۷۷ء
صفحہ نمبر ۹۳ سطر ۱۶ ناظرین مراسلہ کو اس مژدہ کی اطلاع دیچکا ہے کہ پنڈت سروپ نراین صاحب ہاکچر
ڈپٹی بھیل ایجنٹ و پولٹیکل اسسٹنٹ مانپور کو منجملہ دیگر حکام ذوالاقتدار کے یکم جنوری حال
کو جو یوم لینے خطاب قیصر ہند ملکۂ معظمہ والی ملک ہند و انگلستان کا اور نیز تھا ایک نئے طبقہ
اعلیٰ موسومہ سلطنت ہند کا ہے منصب سی۔ آئی۔ ای یعنی ہنسیر سلطنت ہند کا حضور سے ملکہ معظمہ
تک عطا ہوا۔ چونکہ اس منصب کے مخصوص لوازمات مثل تمغا و سند کے پنڈت صاحب ممدوح کے
پاس آخر ہفتہ ماہ گذشتہ تک نہ پہونچے تھے لہذا اونکا ذکر معرض اندراج مراسلہ بنا بر اطلاع
ارباب قوم ابتک معرض التوا مین رہا۔ اب ۲۹ ماہ گذشتہ کو جو تاریخ انعقاد دربار سالگرہ جناب
ملکہ معظمہ مقرر ہے دربار ہوا زمانہ تقرری ایجنٹی سنٹرل انڈیا سے دستور ہے کہ فقط مہاراجہ صاحب بہادر
ہلکر مع اپنے اعزہ و ہمراہی مصاحبین و افسران ملکی اور مالی اور فوجی کے بتزک و احتشام اور
جلوس شاہانہ اس دربار کے واسطے ہر سال ماہ مئی مین کوٹھی رزیدنسی موقوعہ چھاونی ہذا مین
تشریف لاتے ہین اور صاحب رزیڈنٹ بہادر سے ملکر تقریب سالگرہ مذکورہ مبارکباد دیتے
ہین۔ اب کی مرتبہ اس دربار کو معمول سے کہین زیادہ وسعت محض اس غرض سے دیگئی تھی کہ اوسمین
پنڈت سروپ نراین صاحب ہاکچر کی حسن خدمات سابق و حال کا اظہار کیا جاوے اور اوسکا صلہ
جو جناب ملکۂ معظمہ کی جانب سے عطا ہوا ہے دیا جائے۔ چنانچہ ہر دو رئیس دیواس خورد و
کلان اور نواب صاحب جاورہ خاص اس موقع پر دربار مین شریک ہونے کو اپنی اپنی
دار الخلافہ سے طلب کیے گئے تھے۔ رئیس تلام بوجہ ناد رستی اپنی طبیعت کے نہ آسکے۔
علاوہ انکے امراے موجودہ چھاونی ہذا مین سے یاسین محمد خان بھوپال و اونکے کر
صاحب کھاگلی۔ مہر سیران علی بہادر صاحب مرحوم مغرول سٹیں باندہ۔ راو صاحب

جہانسی والے۔ وغیرہ وغیرہ ۔ ۲۹ ماہ گذشتہ یوم سہ شنبہ دربار کی صبح کو راے بہادر پنڈت
دہرم نراین صاحب ہاکچر ڈپٹی اسسٹنٹ و میر منشی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا
بعد معائنہ آراستگی کمرہ دربار بغرض ادائے رسم پیشوائی اول نواب صاحب بہادر جاورہ کے
یہان اور بعد ازان ہزور وساے دیواس کے یہان تشریف لے گئے۔ وہان سے رخصت
ہوکر حسب معمول قدیم مہاراجہ صاحب بہادر ہلکر کے باڑہ پر پہونچے محل باڑہ کے درباری
کمرہ مین مہاراجہ صاحب سے جو منتظر آپکی تشریف آوری کے تھے نیاز حاصل کیا اور وہان سے
مہاراجہ صاحب بہادر کی سواری کے ساتھ بسواری فیل جانب کوٹھی رزیڈنسی روانہ ہوے
ریلوے اسٹیشن سے اربب صاحب بہادر سول سرجن اسسٹنٹ دوم صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل بہادر جو واسطے استقبال کے اپنی حد تک گئے تھے سواری مین شریک ہوے جب
سواری کوٹھی رزیڈنسی پر پہونچی کپتان بار صاحب بہادر اسسٹنٹ اول صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا لب فرش تک استقبال کرکے آخر زینہ تک کوٹھی رزیڈنسی کے اوپر کے
اور مہاراجہ صاحب بہادر کو اوپر زینہ کے لائے ۔ جنرل سر ہنری ڈیلی صاحب بہادر ایجنٹ
گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا لب فرش تک استقبال کو آئے اور مہاراجہ صاحب بہادر سے مصافحہ
کیا اور بعد معمولی تقریر مزاج پرسی وغیرہ کے مہاراجہ صاحب بہادر کو کمرہ دربار مین
اونکی نشست کے مقام پر بٹھایا۔ مہاراجہ صاحب بہادر کی تشریف آوری سے پہلے جمیع رئیسا
اور امرا جنکے اسمائے گرامی اوپر درج ہو چکے ہین کوٹھی رزیڈنسی مین تشریف لا چکے تھے
دربار مین چار صفین تھین ۔ صف اول یعنی صدر کی صف مین (نقشہ ذیل دربار کا ملاحظہ
کیجیے) اول نشست جنرل ڈیلی صاحب کی تھی ۔ اونکے دست راست بخط مستقیم اول مہاراجہ
تکوجی راؤ ہلکر صاحب بہادر ۔ دوم جنرل فوربر صاحب کمانیر افواج سرکاری متعینہ
چھاونی مئو ۔ سوئم رئیس دیواس کلان ۔ چہارم رئیس دیواس خورد ۔ پنجم نواب صاحب جاورہ
فقط ۔ اور راے بہادر پنڈت دہرم نراین صاحب ہاکچر کی کرسی حسب معمول اپنے آقاے
نامدار صاحب رزیڈنٹ بہادر کی پشت پر تھی ۔

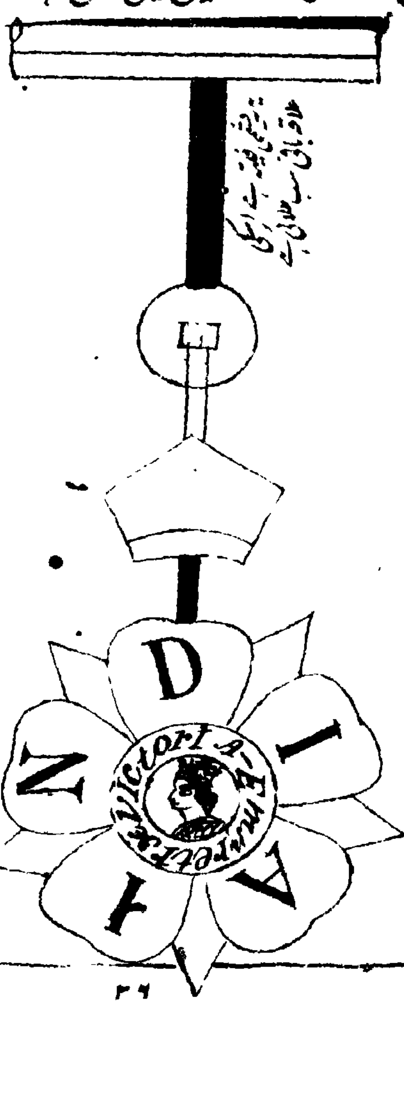
نقشہ صفحہ ۱۲۹ ملاحظہ ہو



دوسری صف مین دو قطارین اور چوتھی مین ایک اونمین مہاراجہ صاحب کے بڑے اور چھوٹے صاحبزادے اور دیگر امراے موجودہ چھاونی مذا جو طلب ہوے تھے ۔ اور حکام فوجی اور مالی اور ملکی اور جمیع رئیسان موجودہ دربار ۔ اور قطار اول کے سرے پر دوسری صف مین متصل جنرل ڈیلی صاحب بہادر کے کپتان بار صاحب بہادر اسسٹنٹ اول اونکے پیچھے جمعدار جمعدار صاحب رزیڈنٹ بہادر کا ایک چھوٹا بکس تمغہ سی آئی ای اور اوسکی سند کا ایک کشتی نقرہ مین لیے ہوے کھڑا تھا ۔

تیسری صف مین ایک قطار اوسمین صاحبان انگریز ملکی و مالی اور جنگی چھاونی مو اوچھاونی مذا اور اونمین پنڈت سروپ نراین صاحب ہاکچر علاوہ کمرہ دربار کے آس پاس کے کمرون مین لیڈیان اور عمال دفاتر متعلق ایجنسی سنٹرل انڈیا تھے ۔ جب سب صاحب اپنے اپنے مقام بیٹھ گئے ۔ اوسوقت سر ہنری ڈیلی صاحب بہادر کھڑے ہوے اور مہاراجہ صاحب بہادر ہلکر اور جنرل فوربز اور مسٹر دور رئیس دیواس اور نواب صاحب بہادر جاوڑہ اور جمیع حضار دربار سے خطاب کر کے صاحب ممدوح نے ایک طویل اسپیچ دی جسمین پنڈت سروپ نراین صاحب ہاکچر کی حسن خدمات کی ابتداے ملازمی سے نہایت تعریف کی اور فرمایا کہ پنڈت سروپ نراین صاحب نے جس مستعدی اور خلوص نیت اور دیانت داری اور امانت داری اور لیاقت اور دانشمندی سے سرکار گورنمنٹ اف انڈیا کے حقوق اور اغراض کا پورا پورا لحاظ رکھکر اپنے فرائض منصبی کو وقتاً فوقتاً اور اوقات نازک مین ادا کیا ہے اونکو

نہ صرف مین قدر کرتا ہون بلکہ میرے متقدمین کرنیل سر ارسیڈ صاحب حال ریزیڈنٹ حیدرآباد
جنرل لیونیڈ صاحب نہایت بڑا شجاع سپاہی جنکو سب انگریز بسبب ونکی کارنمایان کے قابل تعریف خیال
کرتی ہین جو ایام غدر مین یہانکے ریزیڈنٹ تھے اور اپنے عہد لفٹنٹ گورنری پنجاب مین ہاتھی پرسے گر کر مرگئے۔
سیسکیر صاحب (یہ شاید فوت ہوگئے ہین) اور مسٹر لیبرٹ ہملٹن صاحب (یہ شاید ولایت مین ہین) جو مجھسے پہلے
ایجنٹ ہوگئے ہین کرگئے ہین۔ بجلدوے ان خدمات کے حسب فرمان ویسرای و گورنر جنرل بہادر
کشور ہند تمغہ سی آئی ای اور اوسکی سند عطیۂ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند جو میرے پاس
پہونچے ہین آج پنڈت سروپ نراین کو دیتا ہون یہ کہکر خندہ پیشانی سے پنڈت شری نراین
صاحب کو اپنے سامنے بلایا اور اسسٹنٹ اول نے تمغہ سی آئی ای پیش کیا جسکو صاحب
ایجنٹ بہادر نے خود اپنے دست مبارک سے پنڈت صاحب کے چوغہ مین سینہ پر آویزان
کیا اور مبارکباد دی۔ تمغہ کی صورت ذیل مین درج ہے۔



بعد ازاں اعلی صاحب ایجنٹ بہادر صاحب اسسٹنٹ اوّل نے سند مزین بدستخط خاص جناب ملکہ معظمہ انگلستان و قیصر ہند اور لارڈ کریم پوزول صاحب بہادر سابق سکرٹری اف اسٹیٹ فور انڈیا آواز بلند پڑھ کر کل حاضرین دربار کو سنائی اور پنڈت صاحب کی حوالہ کی نقل و ترجمہ سند مہری جناب ملکہ معظمہ کا مراسلہ اینده مین درج ہوگا۔ پنڈت صاحب نے سند لیکر جواباً جو تقریر بیان کی اوسکا خلاصہ یہ ہے

جو کچھ صاحب رزیڈنٹ بہادر نے میری نسبت فرمایا ہے مین ہرگز اپنے تئین اوسکا مستحق نہین سمجھتا ہون اور جو میری ناچیز خدمتونکا مبالغہ کے ساتھہ اظہار کیا گیا ہے وہ صرف نتیجہ اوس عنایت اور شفقت کا ہے جو رزیڈنٹ صاحب بہادر ہمیشہ سے مجھپر کرتے ہین اسکے بعد رزیڈنٹ صاحب بہادر کا شکریہ واسطے اس خاص عنایت کے ادا کیا اور ایک لفافہ سربستہ موسومہ جناب لایل صاحب بہادر سکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا پنڈت صاحب نے اکنٹ اوسیو جنرل صاحب بہادر کے ہاتھہ مین دیا۔ اور اپنی جگہہ پر آپ تشریف لے گئی اوسپر انگریزی باجہ بجنا شروع ہوا اور ادہر جنرل صاحب بہادر نے مہاراجہ ہلکر صاحب بہادر اور بار صاحب اسسٹنٹ اوّل نے ہر دو رئیس دیواس اور نواب صاحب بہادر جاوڑہ و فرزندان مہاراجہ صاحب بہادر ہلکر کو اور [illegible] بہادر پنڈت ہرم [illegible] صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ نے جمیع ہمراہان رؤسا اور امرای حاضرہ دربار کو عطر و پان و چکنی ڈلی و الایچی و حمایل گل تقسیم کیے بعد تقسیم کے دربار برخاست ہوا۔

راقم الاخبار نے یہہ دربار بچشم خود اوس دروازہ کے پاس سے دیکھا جو عقب مین صف دوم اور متصل صف چہارم ہے۔

ایضاً۔ آخر ہفتہ مین ماہ مئی کے اور شروع ہفتہ مین ماہ جون ۱۸۹۰ء کے پنڈت و النکا صاحب اور اونکے جملہ خویش و اقارب جو بغرض شرکت تقریب زنار بندی قریب جوا رسے یہان آئے تھے لینے اپنے جاے قیام کو تشریف لے گئے سوا ے اہلیہ پنڈت جوالا ناتہ صاحب کے جو واسطے علاج چشم اپنے چھوٹے صاحبزادہ پنڈت شام ناتھہ صاحب کے یہان ٹھہری ہوئی ہین اور سوے اہلیہ پنڈت کا لکا پرشاد صاحب لنگرا اور اونکے صاحبزادون کے جو بوجہ تنہائی اہلیہ پنڈت جوالا ناتھہ صاحب کے یہان ٹھہرے ہوے ہین۔

ایضاً۔ پنڈت شام ناتھہ صاحب بکلو اسسٹنٹ انجنیر دیواس سب ڈویژن ۱۵ جون ۱۸۹۰ء کو یہان آئے اور ۱۷ ماہ جون ۱۸۹۰ء کو واپس گئے۔

ایضاً۔ بھنڈاری ملازم پنڈت دیبی پرشاد صاحب راز دان ملازم نواب صاحب بہادر جاوڑہ کا جو بسبب نادرستی طبیعت واسطے علاج کے یہان آیا تھا ۶ ماہ مئی ۱۸۸۰ء یوم یکشنبہ کی شب کو قضا کر گیا۔

ایضاً۔ پنڈت جوالا ناتھ صاحب شروع ہفتہ مین جاوڑہ سے یہان تشریف لائے اور بعد قیام چندروز کے واپس جاوڑہ کو چلے گئے۔

آگرہ۔ پنڈت جانکی ناتھ صاحب ان اکوئنٹ ریلوی شاہی کی تبدیلی یہانسے بمقام دہلی ہوئی ہو مگر ابھی کسی سرکاری کام کے واسطے چندی یہان قیام ہیگا بعد چندی دہلی تشریف لیجائینگے۔ بالفعل پنڈت صاحب بضرورت سرکاری کام کے جیپور کی لین پر گئے ہین حکام آپکی لیاقت وصداقت وکارگذاری سے نہایت راضی ہین۔

ایضاً۔ پنڈت جانکی ناتھ صاحب مدن اکوئنٹ ریلوے شاہی کی تنخواہ مین ستر روپیہ کی ترقی ہوئی۔ اب اکیسو ستر روپیہ ماہواری پاتے ہین۔

الہ آباد۔ پنڈت تن ناتھ صاحب کچلو کی اہلیہ مع فرزند متبنی اسکے لکھنو گئین۔

ایضاً۔ پنڈت نرنجن ناتھ صاحب عرف صاحب کے قبایل ہردوئی سے یہان آئے۔

ایضاً۔ ۲۲ جون ۱۸۸۰ء سے بارش شروع ہوئی ہے بخار وغیرہ امراض کی شکایت مین کمی ہوتی جاتی ہے۔

امرتسر۔ پنڈت بہاری لال صاحب کچلو جوڈیشل اسسٹنٹ کی والدہ صاحبہ نے بتاریخ ۱۲ جون ۱۸۸۰ء ۹۰ برس کی عمر مین وفات پائی اس مقدسہ نے اپنی اولاد کی چار پیڑھیان دیکھین۔

ایضاً۔ افسوس ہے کہ پنڈت بہاری لال صاحب کچلو جوڈیشل اسسٹنٹ کی اہلیہ نے بتاریخ ۱۴ جون ۱۸۸۰ء بعارضہ تپ دق وفات پائی۔

ایضاً۔ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب خلف پنڈت دیبی پرشاد صاحب کول ملتان ریلوے پر بمشاہرہ عسہ مقرر ہوے اور امید ترقی ہے۔

انبالہ خاص۔ جب بمبئی کی فوج قندہار گئی اور بنگال کی فوج وہانسے روانہ ہوئی تو پنڈت بہاری لال صاحب ادیب گماشتہ درجہ اول کمسریٹ بھی وہانسے روانہ ہوکر یہان انبالہ مین داخل ہوے اور یہان ہمراہی میجر بانڈسی صاحب پرنسپل افسر کمسریٹ فیلڈ فورس جنوبی وافغانستان تصفیہ حساب جملہ گماشتگان مین مصروف ہین

بعد تصفیہ حساب اور اختتام اس کام کے ماہ جولائے ۱۸۸۰ء مین حسب الحکم کمسر جنرل بہادر روانہ فیلڈ فورس بنواح کابل و پشاور ہونگے۔ بالفعل پنڈت بہاری لال صاحب ادیب گماشتہ اول کمسریٹ لام قند بارکیمپ انبالہ مین بمقام صدر بازار انبالہ مقیم ہین۔ برائے اطلاع و آگاہی عزیز و احباب پنڈت صاحب جائے قیام مفصل تحریر ہوا۔

انبالہ تحصیل نراین گڈہ۔ پنڈت کنہیا لال صاحب کچلو نائب تحصیلدار تحصیل نراین گڈہ ضلع انبالہ امتحان تحصیلداری مین از روے گورنمنٹ گزٹ پنجاب مورخہ ۲۴ ماہ جون ۱۸۸۰ء پاس ہوئے۔

بھوانگر متصل سورت بندر۔ افسوس صد افسوس کہ پنڈت کشن لال صاحب آتا چودہری اکونٹنٹ متخلص بطالب نے بعالم جوانی عارضہ استسقا مین ۱۹ جون ۱۸۸۰ء کو وقت نصف شب وفات پائی۔ بیوہ ستم رسیدہ اونکی مع طفل شش سالہ تبمبئی چلی گئین اور وہان استرک پر راہ کر کو روانہ مظفر گڈہ قسمت ملتان ہوئین تجدید ہنگام واقعہ دلخون کن کی دریائے غم جوش زن ہے۔ ایشیر پنڈت صاحب کی بیوۂ غمگین کو صبر اور فرزند کو عمر خضری عطا کرے۔

پنڈت صاحب مرحوم اعلیٰ درجہ کے ترقی خواہ قوم اور معین مراسلہ قومی تھے۔ جب یکبارگی بعد وفات پنڈت شیو نراین صاحب مرحوم موجد مراسلہ قومی مراسلہ کے بند ہوجانیکا اشتہار درج مراسلہ ہوا تھا تو بمجرد معائنہ اشتہار کے آپ رخصت لیکر لکھنو آئے تھے اور اجرا اور قیام مراسلہ مین نہایت کوشش کرکے جب بدستور مراسلہ جاری ہوگیا تب تشریف لیگئے۔ جس مقام پر آپ رہے وہان کے سب ارباب قوم آپ کے حسن اخلاق اور خلوص اور ہمدردی قومی کے رطب اللسان رہے اور فایدۂ عام قومی مین ہر گونہ آمادہ رہے۔ فیض آباد ملک اودہ مین جب تک آپکا قیام رہا ہر یکشنبہ کو بسواری ریل لکھنو تشریف لاکر اور کمیٹی مراسلۂ قومی مین شریک ہوکر امور مفید عام قومی مین دلی کوشش فرماتے تھے۔ فیض آباد کی کمیٹی مین آپ کی ذات سے کمال اتفاق اور استحکام بڑہا۔ پنڈت صاحب مرحوم کا مصمم قصد تھا کہ بعد پنشن ہوجانے کے شب و روز امور مفید عام مین کوشش کرتا رہونگا۔ علاوہ دیگر اعانت کے ایسے سچے اور پر جوش مضامین آپ نے درج مراسلہ قومی فرمائے کہ جسکے دیکھنے سے خواہ مخواہ انسان کے دلمین ایک قسم کا جوش حب قومی پیدا ہو۔ ذکاوت آپ کے حصہ مین تھی تحفۂ طالب وغیرہ تصنیف و تالیف آپ کی عمدہ یادگار رہین۔ دفتر مراسلہ مین اپنے خطوط مضامین آپ اکثر بخوف اتلاف بذریعۂ رجسٹری ارسال فرماتے تھے اور ہر ایک اہل قوم کو تحریراً اور تقریراً بلحاظ مفید عام قوم اور اعانت مراسلۂ قومی کیجانب ارادہ

نیک نیتی اور ہمدردی آمادہ فرماتے تھے۔ تاریخ وفات و سوانح عمری پنڈت صاحب کی آئندہ درج مراسلہ ہوگی۔ ایسے لایق اور خلیق اور ہمدرد قوم نوجوان کی وفات کا ہر ایک اہل قوم کو عموماً اور خیر اندیشان قوم اور احباب اور اقارب پنڈت صاحب مرحوم کو خصوصاً کمال رنج و الم ہوا۔

بہرایچ۔ ۱۵ جون ۱۸۸۸ء کو پنڈت لچھمی نراین صاحب گہر ساکن لکھنؤ اہلکار ریاست نانپارہ نے بمقام نانپارہ ضلع بہرایچ اسی برس کی عمر میں وفات پائی۔

بہاولپور۔ ۵ جون ۱۸۸۸ء سے جناب پنڈت بشمبر ناتھ صاحب عرف بقایا میر منشی ریاست بہاولپور کا اضافہ تنخواہ ... ماہوار بسبب پورا ہوجانے ایکسال کے ہوا۔ تاریخ مذکور سے سالم تنخواہ عہدہ میر منشی کی ... ماہوار پائینگے۔ پنڈت صاحب موصوف نہایت لایق و خلیق اور دیانتدار اور ہوشیار کارگذار ہیں۔ عہد ایجنسی میں صاحبان پولیٹکل ایجنٹ و اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ انکی کارگذاری اور دیانتداری سے بہت خوش رہے اور اکثر بذریعہ تحریر و تقریر تعریف کرتے رہے۔ بعد علیحدگی ایجنسی کے بھی حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور پنڈت صاحب موصوف کی کارگذاری اور لیاقت کی قدر کرتے ہیں اور انکی نیک چلنی و دیانتداری سے نہایت رضامند ہیں یہہ پنڈت صاحب علاوہ کام میر منشی گری کے جو متعلق ریاست یا غیر کے ہے کام پرسنل اسسٹنٹ وزیر و سکرٹری کونسل کا بھی حسب تجویز صاحب پولیٹکل ایجنٹ انجام دیتے ہیں۔ چونکہ یہہ پنڈت صاحب سال ۱۸۷۶ء میں ملتان سے تبدیل ہوکر ایجنسی بہاولپور میں آئے تھے اور حسب قرارداد اوسوقت کے سرکار انگریزی نے تہ دار استحقاق پنشن وغیرہ کی ہوئی تھی۔ اسلیے مراسلہ منجانب حضور نواب صاحب بہادر باطلاع ترقی تنخواہ پنڈت صاحب موصوف محکمہ عالیہ گورنمنٹ پنجاب میں بھیجا گیا۔ صاحبان قوم کو جو لعل ریاست میں ملازم ہیں۔ ان پنڈت صاحب کے سبب سے بڑی تقویت ہے۔ پرمیشر پنڈت صاحب موصوف کی ترقی اس سے بھی زیادہ روز افزون کرے۔

ایضاً۔ پنڈت رامچند صاحب عرف کول جو صیغہ ریلوے میں بمقام ملتان بمشاہرہ ... مقرر تھے محکمہ وزارت بہاولپور میں بمشاہرہ ... ماہوار ماتحت جناب پنڈت بشمبر ناتھ صاحب میر منشی مقرر ہوئے۔

ایضاً۔ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب بقایا میر منشی جو حسب الحکم حضور نواب صاحب بہادر ۸ جون (؟) سنہ ۱۸۸۸ء کو واسطے ادائے رسم دستار بندی خلف شیخ فیروز الدین صاحب وزیر مرحوم ریاست

بہاولپور مع دس ہزار سات سو نقد و دو شالہ و دستار کے لاہور گئے تھے بعد ادائے رسم دستار بندی و دینے زر نقد و دو شالہ وغیرہ منجانب حضور نواب صاحب بہادر کے ۲۳ ماہ جون ۱۸۸۵ء کو واپس تشریف لائے۔ بوقت ادائے رسم دستار بندی پنڈت صاحب نے ایک اسپیچ دربارہ اظہار خدمات وزیر مرحوم اور قدر دانی جناب نواب صاحب بہادر جلسہ عام میں باآواز بلند بہت عمدگی سے پڑھی جسکے سننے سے حاضرین نے قدر دانی جناب نواب صاحب بہادر کا شکریہ ادا کیا۔

ایضاً - مہاراج مہادیو جی گرو جو واسطے پوجا پرستی نانی پنڈت منوہر ناتھ صاحب چھبلی ملتان سے بہاولپور میں آئے تھے بعد پوجا پرستی واپس ملتان گئے۔

ایضاً - پنڈت دوارکا ناتھ صاحب کول بعد سرانجام شادی فرزند خود مقام علیگڈھ سے واپس تشریف لے گئے۔

بنارس - پنڈت امر ناتھ صاحب کول ولی الحینٹ مہاراجہ صاحب بہادر روز یانگرام لعاب بواسیر خونی سخت علیل ہو گئے تھے اب بفضل صحت حاصل ہے فقط ضعف باقی ہے۔

ایضاً - پنڈت مہاراج کشن صاحب آغا علیگڈہ سے تبدیل ہوکر بعہدہ منصری عنقریب یہان آنیوالے ہین۔

ایضاً - پنڈت کدار ناتھ صاحب داروغہ سرکار مہاراجہ صاحب بہادر بنارس مع پنڈت بدری ناتھ صاحب صاحبزادہ خود منجانب مہاراجہ صاحب کوہ شملہ پر حضور نواب گورنر جنرل صاحب بہادر مع ڈالی تشریف لے گئے۔

ایضاً - اہلیہ بابو پنڈت شمبر ناتھ صاحب منشی علیل ہین خوشدامن اونکی لکھنو سے بدریافت علالت تشریف لائی ہین۔

ایضاً - پنڈت گوپی ناتھ صاحب تنخواہ جو بخانہ پنڈت بہاری لال صاحب تحصیلدار بیگر مہاراجہ صاحب بہادر بنارس برسم تعزیت آئے تھے سلطانپور اپنے کام پر واپس گئے پرتاب گڈھ - پنڈت کدارناتھ صاحب کہنی جو رخصت لیکر گئے تھے ایک مہینہ بعد تشریف لائے اور اپنا کام کرتے ہین بقیہ ایام کی رخصت غیر منقضیہ منسوخ کرادی۔

ایضاً - پنڈت اجناتھ صاحب سپرنٹنڈنٹ العلم مدرسہ انگریزی بہ بنکی میں تشریف لیگئے

ایضاً - پنڈت اقبال کشن صاحب انبالہ سے یہان آئے اور بنابر تحصیل علم انگریزی

بدولتخانہ جناب ہیڈ ماسٹر صاحب مقیم ہوئے۔
ایضاً۔ تقریب زوجی پنڈت راجناتھ صاحب سیر و بخیریت ہوگئی۔
ایضاً۔ جو جو صاحب تبقریب شرکت زنار بندی نور چشمان بخانۂ پنڈت دشمبر ناتھ صاحب سپر آئے تھے اپنے اپنے مقام پر گئے۔ اور بعض بنارس یہانسے تشریف لے گئے۔
ایضاً۔ جناب پنڈت امر ناتھ صاحب ٹٹو کی صاحبزادی جو دو جو اپنے والد کے پاس ملنے آئی تھیں بعد قیام چندے لکھنؤ گئیں۔
ایضاً۔ گرو جی مہاراج جو ہمراہ مہاراج اقبال کشن جی کے انبالہ سے آئے تھے انبالہ واپس تشریف لے گئے۔
ایضاً۔ پنڈت کدار ناتھ صاحب ٹھل بی اے امتحان وکالت درجۂ سوم یعنی منصفی میں کامیاب ہوئے اب امتحان خاص قوانین صوبۂ اودھ کا دلویں گے اور سال آیندہ میں انشاءاللہ امتحان ہائی کورٹ میں کامیابی حاصل کریں گے۔
ایضاً۔ بہ کاش داس جی خوشنویس بجائے گلاب رائے موقوف شدہ کے بخانۂ جناب پنڈت کشن لال صاحب سکہیا اکسترا اسسٹنٹ کمشنر بہادر کے مقرر ہوئے
ایضاً۔ پنڈت جگموہن ناتھ صاحب اور پنڈت گنگا پرشاد صاحب کو بجلد وے پاس کرنے امتحان مڈل کلاس کے انعام ملا۔
ایضاً۔ ایک کمیٹی کے انعقاد کی تجویز درپیش ہے جسمیں سوالات مطبوعہ مراسلۂ ماہ مئی ۱۸۸۸ء اور نیز در باب شراکت مہاراج کشن جی کول عرف لسو جی کے بحث کیجاے گی۔
جہیلم۔ افسوس کا مقام ہے کہ اہلیۂ پنڈت جی کشن صاحب دار وغہ جیل جہلم تاریخ ۴۔ جون ۱۸۸۸ء جوانمرگ ہوئیں اور اپنے معصوم بچونکو مفارقت دایمی دی گئیں۔
جموں۔ پنڈت شیو کشن صاحب ٹکو ساکن دہلی نے پچاس برس کی عمر میں وفات پائی
جے پور۔ ۱۲۔ مئی ۱۸۸۸ء کو بعد دورہ جو کیات اہداری پنڈت مادھو پرشاد صاحب گشت جے پور میں واپس آئے۔
ایضاً۔ پنڈت بجیا ناتھ صاحب کول شرفہ جو واسطے شراکت شادی اپنے رشتہ دار کی لکھنؤ گئے تھے واپس آکر تحصیل لوتلی کو مع متعلقان خود گئے۔
ایضاً۔ پنڈت کاشی ناتھ صاحب ٹکو جو آگرہ میں بغرض شراکت شادی اپنی خسر اور دونوں کے

ہمراہ آگرہ آئے تھے بطور سیر جے پور مین نجانہ دیوانصاحب دو روز ٹھہر کر واپس گئے۔
ایضاً - ۳۰ - مئی سنہ ۸۶ء کو پنڈت شام نراین صاحب ٹکو مع متعلقان خود و کیلینہ خورد پنڈت کشن لالصاحب ٹھکل اعنی اہلیہ پنڈت کشن لال صاحب ٹھکل ہمراہی پنڈت اندر نراین صاحب بینہ و دختر پنڈت برجناتھ صاحب ہکو مقام دہلی سے داخل جے پور ہوئے
ایضاً تعجب کی بات ہے کہ کپتان پنڈت شام نراین صاحب ٹکو کو ہنوز باوجود علاج دہلی کے ایک حصہ بھی آرام نہین ہوا اب علاج ڈاکٹری سے جے پور مین شروع کیا ہے پرمیشر صحت بخشے
ایضاً - کیلینہ ثانی پنڈت کشن لالصاحب ٹھکل اعنی زوجہ پنڈت رتن لال صاحب ٹھکل جو بغرض شادی آگرہ مین اپنے لواحقان کے ہمراہ آئی تھین مع پنڈت بجناتھ صاحب کول خلف پنڈت امرناتھ صاحب کول آگرہ سے یہان آئین۔
ایضاً - بہتی بھاگن بدی دشمی روز شنبہ کو وقت پہر دن چڑہے سمبت گذشتہ کو دختر خوردسالہ پنڈت جے نراین صاحب ٹکو نائب تحصیلدار ملارنہ نے انتقال کیا۔
ایضاً - ۲۴ - مئی سنہ ۸۶ء کو مندر مہادیوجی مین جو دیوان پنڈت موتیلال صاحب ٹھکل نے متصل اسٹیشن ریلوے مع ایک کوٹھی و دہرمسالہ و باغ کے بنایا ہے پرتشٹھا ہوئی۔
اس تقریب مین اہل برادری کی بھی دعوت تھی - دہلی سے مہاراج درگاپرشاد جی گرو عرف بادشاہ گرو آئے تھے - انتظام اس تقریب مین برہمنان گجراتی کا رہا اور خوب عمدہ طور سے ویدخوانی ہوئی - نارائن یہہ تعمیر دیوانصاحب موصوف کو مبارک کرے۔
ایضاً - کشن جی گرو مہاراج آگرہ سے بعد انفراغ شادی اپنے ججمانون کے واپس آئے۔
ایضاً - پنڈت اندر نراین صاحب بینہ دہلی تشریف لے گئے۔
ایضاً - ۶ - مئی سنہ ۸۶ء کو پنڈت اقبال کشن جی صاحب ولد پنڈت دیاشنکر صاحب کوچک بیس لکھنو جو کہ بطور سیر یہان تشریف لائے تھے بعد قیام دو تین روز کے واپس چلے گئے۔
ایضاً - ۲۷ - مئی سنہ ۸۶ء کی شب کو پنڈت بجناتھ صاحب کول خلف پنڈت امرناتھ صاحب کول واسطے اشنان پشکرجی کے گئے۔
ایضاً - مہاراج کشن جی گرو اپنی تحصیل کو گئے۔
ایضاً - ۳۰ مئی سنہ ۸۶ء - دو روز ہوئے کہ پنڈت سورج نراین صاحب بخشی متھرا کی سیر کرکے یہان آئے اور کیلینہ کلان پنڈت کشن لالصاحب ٹھکل اعنی زوجہ پنڈت رتن لال

صاحب کو اپنے ہمراہ لکھنؤ لیگئے۔

الیضاً۔ یکم جون سنہ ۶۸ء کو پنڈت شام نراین صاحب بیتہ تنہا بعد انفراغ زنار بندی دہلی سے آئے اور متعلقین پنڈت صاحب موصوف بعد چند روز کے آوینگے۔ پنڈت صاحب مذکور بعد قیام دو چار روز کے اپنے علاقہ بھاگی کو تشریف لیگئے۔

الیضاً۔ پنڈت لچھمی نراین صاحب کول آگرہ سے آئے ہوئے ہیں ہفتہ عشرہ قیام فرما کر واپس جائینگے۔

الیضاً۔ ۱۱ جون سنہ ۶۸ء کو اہلیہ پنڈت بدری ناتھ صاحب مرحوم مع صاحبزادہ کے یہان آئے ہین اور بخانۂ مہاراج ٹھاکر جی گرو فروکش ہین۔

الیضاً۔ ۱۲ جون سنہ ۶۸ء کو مہاراج درگا پرشاد جی گرو مع مہاراج کشن لال جی نبیرہ مہاراج ٹیکا رام جی گرو جو ہمراہی اہلیہ مہاراج ٹھاکر جی گرو دہلی سے آئے تھے مع الخیر دہلی کو واپس گئے۔

الیضاً۔ پنڈت سروپ نراین صاحب تنخواہ بعہدہ سب جج بور مین تشریف لائے ہین۔

الیضاً۔ مقدمہ پنڈت شام لال صاحب لنگر اور پنڈت شمبر ناتھ صاحب لیو مین ہنوز روز اول ہے بیشتر حکام کی توجہ بخیر انکی طرف کرے کہ اس مخمصہ سے جلد نجات ہو۔

دہلی۔ ۲۶ مئی سنہ ۶۸ء کو پنڈت کنہیا لال صاحب بیتہ جو بنا بر شمول شادی زنار بندی صاحبزادہ پنڈت شام نراین صاحب بیتہ دہلی مین آئے تھے بعد انفراغ مع الخیر مع جملہ متعلقان خود روانہ جاوڑہ ہوئے اور جاوڑہ پہنچ گئے۔

الیضاً۔ ۲۷ مئی سنہ ۶۸ء کو پنڈت سوتی لال صاحب سکھیا جو متھرا جی واسطے شمول شادی صاحبزادہ پنڈت مادہو پرشاد صاحب چک آئے تھے روانہ متھرا جی ہوئے۔

الیضاً۔ ۲۹ مئی سنہ ۶۸ء کو پنڈت رام چند صاحب بھان لاہوری ملازم ریلوے پنجاب بتقریب سیر دہلی مین آئے اور ۳۰ مئی سنہ ۶۸ء کو لاہور واپس گئے۔

الیضاً۔ ۳۰ مئی سنہ ۶۸ء کو متعلقان پنڈت مادہو پرشاد صاحب چک جو بعد شادی چند روز کے واسطے یہان مقیم رہی تھی مع الخیر روانہ لکھنؤ ہوئے اور بخیریت پہونچ گئے۔

الیضاً۔ ۳۱ مئی سنہ ۶۸ء کو بابو پنڈت شام نراین صاحب بیتہ بعد انفراغ شادی زنار بندی میرٹھ خود اپنی جائے ملازمی پر تشریف لے گئے۔

ایضاً - ۴ - جون ۱۹۰۰ء کو پنڈت اندر نراین صاحب کچلو خلف پنڈت سیتل پرشاد صاحب کچلو جو بنا بر طیاری اصطبل پیش مکان خود یہان آئے تھے واپس شاملی کو گئے۔

ایضاً - ۴ - جون ۱۹۰۰ء کو پنڈت جگناتھ صاحب عرف کول مع متعلقان خود آگرہ سے ونق افروز دہلی ہوے اور چونکہ مکان سکونت قابل بود و باش نہین ہا تھا اوسکو ا[illegible] تیار کرا رہے ہین۔

ایضاً - ۳ - جون ۱۹۰۰ء کو تلوکچند بھنڈاری برادر گلاب راے خوشنویس نے قضا کی۔

ایضاً - ۵ - جون ۱۹۰۰ء کو پنڈت اندر پرشاد صاحب کچلو خلف پنڈت کالکا پرشاد صاحب برائے انتظام باغ و مکان خود روانہ انبالہ ہوے اور بعد چند روز کے واپس آگئے۔

ایضاً - ۱۱ - جون ۱۹۰۰ء کو گلاب راے خوشنویس ملازم سابق پنڈت کشن نراین صاحب ہا[illegible] کہ جو باشندہ رہتا وفات پائی۔

ایضاً - ۱۲ - جون ۱۹۰۰ء کو اہلیہ مہاراج گنگو کرو کہمشو نے وفات پائی صاحبزادہ نے اونکا کریا کرم کیا۔

ایضاً - ۱۴ - جون ۱۹۰۰ء باستماع خبر وفات مادر اہلیہ پنڈت بہاری لال صاحب کچلو جوڈیشل اسسٹنٹ والدہ پنڈت اندر پرشاد صاحب کچلو خلف پنڈت کالکا پرشاد صاحب کچلو مع عزیز موصوف روانہ امرتسر ہوئین۔

ایضاً - ۱۶ - جون ۱۹۰۰ء کو پنڈت جواہر لال صاحب تکو تبالہ ضلع گوجرانوالہ سے واسطے کرنے پرسی مردم خانہ خود دہلی مین آئے اور ۲۳ جون ۱۹۰۰ء کو کار پرسی سے فراغت پائی۔

ایضاً - پنڈت اندر پرشاد صاحب کچلو امرتسر سے یہان آئے اور یہان سے تحصیل فاضلکا ضلع سرسہ مین اپنے کام پر گئے۔

ایضاً - پنڈت موہن لال صاحب ہاکھر اندور تشریف لے گئے۔

سلطان پور - پنڈت گوپی ناتھ صاحب تنخواہ ماسٹر ہائی اسکول سلطان پور ایام تعطیل گرما مین واسطے ادائے رسم تعزیت انتقال اپنی خوشدامن کے بخانہ پنڈت بہاری لال صاحب بمقام بنارس گئے تھے بعد قیام تین روز واشنان سری گنگاجی بروز نرجلا ایکادشی پھر سلطان پور کو واپس آئے۔

ایضاً - راے پنڈت مہاراج نراین صاحب تنخواہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر کا تبادلہ یہان سے

ضلع اونام کو ہوا۔

ایضاً - قبایل پنڈت کیلاس ناتھ صاحب سررشتہ دار کورٹ اور پنڈت بشمبر ناتھ صاحب پہلوان بنارس سے یہان مع الخیر آ گئے۔

ایضاً - پنڈت لچھمی نراین صاحب تنخواہ برادر خورد پنڈت گوپی ناتھ صاحب تنخواہ بغرض اشنان سری گنگاجی بروز دسہرہ وایکادشی ہمراہ پنڈت گوپی ناتھ صاحب کے گئے تھے اب سلطان پور واپس گئے۔

فیض آباد - مہاراج لنگادھر صاحب مہنت میر کنیدر مہادیو جی حسب تجویز کمیٹی صاحبان قوم مقیم گونڈہ وفیض آباد اپنے عہدۂ مہنتی اور اختیارات سے سبکدوش کیئے گئے۔ اب تاحیات ماہواری صرف برائے گذارہ حسب تجویز کمیٹی ملا کریگا - انسے اکثر بلکہ متواتر ایسے امور جو کہ خلاف اختیارات اور اقرار ناموجات تھے اور جن سے نقصان جایداد متعلقہ مندر سرزد ہوا اور آیندہ ہونے کا اندیشہ اور احتمال متصور تھا وقوع مین آئے بدین نظر بمجبوری کمیٹی نے انہین علحدہ کردیا۔ انتظام تقرری مہنت جدید زیر تجویز کمیٹی ہے - اور حمایہ صاحبان قوم کی خدمت مین استدعا ہے کہ براہ مہربانی جلد کسی دوسرے لایق اور مناسب شخص کو منتخب فرماکر بغرض تقرری سفارش فرمائین گے -

ایضاً - پنڈت گنگا پرشاد صاحب کرکو جو بغرض پیروی مقدمات معافی میر کنیدر مہادیو جی گونڈہ گئے تھے مع الخیر واپس تشریف لائے -

ایضاً - پنڈت کنہیالال صاحب منشی عارضۂ لاحقہ سے بعنایت ایزدی روز بروز صحت پاتے جاتے ہین -

ایضاً - پنڈت راج نراین صاحب کچلو فیض آباد ہوکر سلطان پور تشریف لے گئے -

ایضاً - پنڈت لچھمی نراین صاحب منشی بغرض معالجہ اہلخانۂ خود بحصول رخصت تشریف لائے

فتح پور - پنڈت بیرکھی ناتھ صاحب تکو محرر آبکاری بعہدہ سربراہ کاری تعلقہ قایم پور تحصیل کھاکا ضلع فتحپور بمشاہرہ للعہ ماہواری مقرر ہوئے -

لاہور - پنڈت بدری ناتھ صاحب کول فرزند اکبر پنڈت بشمبر ناتھ صاحب بعد شادی برادر خورد خود جو بمقام علیگڈہ ہوئی مع الخیر واپس آئے -

ایضاً - پنڈت درگا پرشاد صاحب شیوپوری بعد اختتام شادی صبیہ خود مع متعلقان کے

اپنے کام پر ضلع راولپنڈی گئے۔

ایضاً - افسوس کا مقام ہے کہ پنڈت جگت نراین صاحب خلف اکبر اسسٹنٹ کمشنر جہلم جو واسطے علاج کرنے کے لاہور مین آئے تھے رحلت فرما ہوئے۔

ایضاً - کیلئے پنڈت کاشی ناتھ صاحب پٹنہ روانہ کانپور ہوئین۔

ایضاً - خبر وحشت اثر وفات والدہ و اہلیہ پنڈت بہاری لال صاحب کچلو جو ڈپٹی اسسٹنٹ کرنال بمقام امرتسر سنکر پنڈت پیارے لال صاحب برواسطے ماتم پرسی کے امرتسر تشریف لے گئے۔

ایضاً - پنڈت پرکاش رام صاحب صفایا وچند دیگر صاحبان بھی واسطے ماتم پرسی والدہ و اہلیہ پنڈت بہاری لال صاحب کچلو جو ڈپٹی اسسٹنٹ کرنال بمقام امرتسر گئے اور واپس آئے۔

ایضاً - والدہ پنڈت لچھمی نراین صاحب متہرا باسی نے وفات پائی۔

ایضاً - باوجود بارش کے گرمی کی شکایت ابھی باقی ہے۔

ایضاً - ماہ مئی ۱۸۸۶ء مین پنڈت برتھی ناتھ صاحب عرف کول سابق گماشتہ کمسریٹ قلعہ خوشدل خان کی شادی کتخدائی بخانہ پنڈت رگھا پرشاد صاحب شیولوپوری تحصیلدار تحصیل ہنڈی بخیر وخوبی ہوگئی - لگن کی شب کو آتشبازی کے دہوئین کی بدبو نے ایسا ناک مین دم کیا کہ بیان نہین ہوسکتا - ہر ایک شخص گندہک اور بارود او چھلی کے تعفن سے کہانستے کہانستے عاجز ہوگیا - کہانسی کی شدت سے انکھوں سے آنسو جاری تھے - آتشبازون اور اونکے ساتھ مین دیگر رزیل تماشائیون کے ہجوم سے ایک طوفان بے تمیزی برپا تھا - اسی آتشبازی کے ہلڑ مین فرزند ارجمند شاہ کے ایک ہاتھ کا کڑہ طلائی کسی نے اوڑا لیا - ہرچند تلاش کی مگر کچھہ سراغ نہ ملا - ہر ایک مرد بلکہ بچے تک اوسوقت آتشبازی سے نارضی ظاہر کرتے تھے اور ہر چہار طرف سے یہی صدا تھی کہ اب آتشبازی موقوف کرو ورنہ کہانستے کہانستے سبکو ضیق النفس کا عارضہ ہوجائے گا - سب کی صحت مین ایک مدت کے واسطے اس بدبو کی بدولت فرق آئے گا - گروجی مہاراج غل مچاتے تھے کہ لگن کا وقت آگیا آتشبازی بند کرو وقت لگن کا ٹل جاتا ہے مگر وہان کون سنتا تھا بلکہ ایک صاحب آتشبازونکو خلاف تہذیب گالیان دے رہے تھے اور بار بار فرماتے جاتے تھے کہ جلاؤ - جلاؤ - جلاؤ - ہرگز موقوف نکرو -

ایشر ہماری قوم کو اس بلائے آتشبازی سے نجات دے —

لکھنئو - پنڈت اجودھیا پرشاد صاحب ٹیمنی کے گھر مین بتاریخ ۹ جون ۱۸۸۶ء روز چہار شنبہ

وقت ۲ گھنٹہ ۱۵ منٹ گئے رات کے دختر نیک اختر تولد ہوئی۔

ایضاً۔ پنڈت راج نراین صاحب تکلو کے گھر مین ۱ جون ۱۸۹۰ء روز پنجشنبہ وقت ۲ بجے دن کے دختر نیک اختر تولد ہوئی۔

ایضاً۔ رائے پنڈت مادھو پرشاد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر کے یہان بتقریب فراغ شادی صاحبزادہ دعوت برادری کی ہوئی۔

ایضاً۔ پنڈت شام ناتھ صاحب نیہ راجان ڈپٹی منصرم محکمۂ عالیہ جوڈیشل کمشنر بہادر عدالت اعلیٰ البتہ عنیفہ شہر لکھنو مین بعہدہ منصرمی تبدیل ہوئے۔

ایضاً۔ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ مہاراج بشن چند رجی گرو بید شاگرد رشید مہاراج جیالال جی بید نے دفعتاً العارضہ ہیضہ مبتلا ہو کر ۵ جون ۱۸۹۰ء روز یکشنبہ وقت دوپہر عالم جوانی مین وفات پائی۔ نہایت تاسف ہے کہ اس قوم مین جو ایک بید حافظ صحت تھا وہ بھی جوانمرگ ہوا۔ جملہ ارباب قوم کو ایسے لائق نوجوان شخص کی وفات کا سخت ملال ہے۔

ایضاً۔ بوجہ نابالغی ورثہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب بخشی مرحوم کی نگرانی کے واسطے عدالت دیوانی نے پنڈت سرکشن صاحب تکو وکیل عدالت کو بموجب ایکٹ ۱۸۵۸ء کیوریٹر جائداد اور ولی نابالغان مقرر فرمایا ہے۔

منٹگمری۔ پنڈت جگوپال صاحب کول کہ تحصیلدار پاک پٹن ضلع منٹگمری سرگباش ہوئے اور صاحبزادے لڑکے واسطے کریاکرم کے لاہور مین جہان پنڈت صاحب مرحوم کے مکانات وغیرہ مین گئے۔

ایضاً۔ پنڈت گردھاری لال صاحب خلف اکبر پنڈت جے گوپال صاحب کول تحصیلدار مرحوم نے بعد فراغ کریاکرم اپنے والد کے صاحب فنانشل کمشنر بہادر پنجاب سے ملازمت حاصل کرنے کے تمناے نوکری اور درخواست سفارش کی۔ صاحب بہادر ممدوح نے صاحب کمشنر بہادر ملتان اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر منٹگمری کے نام سفارشی چٹھی تحریر فرمائی۔ صاحبان ممدوح نے پہلے وعدہ عطاے عہدہ نائب تحصیلداری کا بروقت خلو سے عہدہ فرمایا اور پھر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے بمنظوری صاحب انسپکٹر مدارس بلحاظ لیاقت پنڈت صاحب کے پنڈت صاحب کو اوپر عہدہ جلیلہ ہیڈ ماسٹری گورنمنٹ اسکول منٹگمری خاص مقرر فرمایا کمال لیاقت اور محنت سے پنڈت صاحب کار سرکار انجام دیتے ہین اور طلبہ مدرسہ رخانہ داری کا انتظام بہتر

بحقہ و رضامندی جملہ عزیزان بکمال نیکنامی انجام دیتے ہین —
اور پنڈت کنہیالال صاحب خلف دوم پنڈت جے گوپال صاحب کول تحصیلدار مرحوم کا نام اونکی کوشش سے امیدواران نائب تحصیلداری مین درج رجسٹر ہوگیا ہے اور بہت جلد بہ مجرد خالی ہوے عہدہ تقرر پنڈت صاحب کا ظہور مین آویگا —
اب پنڈت رتن لال صاحب صاحبزادہ اصغر پنڈت جے گوپال صاحب کول تحصیلدار مرحوم واسطے ملازمت اور درخواست عہدہ نائب تحصیلداری بحضور صاحب کمشنر بہادر ملتان ۲ جون ۱۸۸۳ء کو منٹگمری سے گئے ہین پرمیشر کامیاب کرے —
شکر ہے پرمیشر کا کہ بعد وفات پنڈت جے گوپال صاحب تحصیلدار مرحوم کے تینون صاحبزادون نے چشم بددور بہت اچھی کوشش تلاش معاش مین کی اور کر رہے ہین ایشر سب کو کامیابی نصیب کرے اور قوم کے سب صاحبزادون کو موجودگی بزرگان اور بعد وفات بزرگان ایسی ہی توفیق تلاش معاش اور نیک چلنی اور نیکنامی عطا کرے — آمین
ہردوئی — پنڈت نند بخش ناتھ صاحب سکنڈ ماسٹر اسکول ہردوئی نے بوجہ علالت ایک مہینے کی رخصت بذریعہ سارٹیفکٹ ڈاکٹری حاصل کی —

عہدہ مہنتی پیر بخند رمرہا دیوجی واقع اجودہیاجی

یہ عہدہ بوجہ معزول کرنے جانے گنگا دہرجی مہنت کے خالی ہے جس کسی کو تقرری منظور پسند ہووے درخواست کرے بصورت منظوری و پسند کمیٹی تقرری کیجاے گی —
درخواست عہدہ مہنتی کی مقام گونڈہ مین پاس پنڈت شام نراین صاحب کول کمو اور پنڈت کنہیالال صاحب گہرا اور پنڈت دیبی پرشاد صاحب برادر تحصیلدار اوترولہ آنا چاہیے خواہ پنڈت امرناتھ صاحب بٹ پوری اور پنڈت لچھمی نراین صاحب منشی اور پنڈت کنہیالال صاحب سکہیا منتظم جایداد خیند رمرہا دیوجی کے پاس بمقام فیض آباد بھیجی جاوے نیک چلن اور ناگری دان قابل ترجیح ہوگا —
اب مہنت جدید کو ۵ روپیہ ماہواری علاوہ مصارف خوراک اور پاپچہ کے دیا جائیگا —

از کمیٹی فیض آباد و گونڈہ —

سوال

ایک گاڑی کے آگے کے ہر پہیے کا دائرہ (۶ فٹ ۶ انچہ کا ہے) اور پچھلے پہیے کا دائرہ (۱۱ فٹ ۴ انچہ کا) گاڑی اتنی دور چلی کہ جن دو نقطون سے اوسکی رفتار شروع ہوئی تھی اوسمین پر دونو پہیے پھر ٹھہرے تو بتائیے کہ گاڑی نے کسقدر فاصلہ طے کیا اور ۱۰ میل کی مسافت مین کم سے کم ایسا موقع کے دفع ہوجاے گا۔

راقم پنڈت نرنجن لال ٹوطیہ طالبعلم جماعت ۳ ضلع اسکول پرتاپگڈہ

جمع خرچ مراسلۂ کشمیر نمبر ۹۲ بابت ماہ جون ۱۸۷۶ء

ما [illegible]

بقایا

ما [illegible]

حال

[illegible]

[illegible]

کاغذ و چھپائی وغیرہ نمبر ۹۲	کاپی وغیرہ مراسلہ نمبر ۹۲	اجرت تحریر کاتبہ و تقسیم کنندہ مراسلہ نمبر ۹۲	ٹکٹ روانگی مراسلۂ نمبر ۹۲
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
		پوسٹ کارڈ	محصول خط بیرنگ
		[illegible]	[illegible]

ما [illegible]

نزد پنڈت کشن نراین صاحب	نزد پنڈت شام نراین صاحب
[illegible]	[illegible]

جمع خرچ مطبع بہار کشمیر بابت ماہ مئی سنہ ۱۸۸۶ء

[illegible] ۱۲۰

بقایا الغایت ماہ اپریل سنہ ۱۸۸۶ء

[illegible]

حال

[illegible]

از پنڈت شام نراین صاحب بابت کاغذ و چھپائی و کاپی وغیرہ مراسلۂ ماہ مئی سنہ ۱۸۸۶ نمبر ۹۲ — [illegible]

از پنڈت پران ناتھ صاحب بابت چھپائی مراۃ [illegible] ماہ مئی سنہ ۱۸۸۶ نمبری ۵۶ — [illegible]

باقیات سال گذشتہ و پیوستہ بابت چھپائی چک ہائے انگریزی [illegible] — [illegible]

از عبد الستار خان تاجر کتب بابت چھپائی کتاب [illegible] — [illegible]

از [illegible] تاجر بابت چھپائی تفسیر قرآن شریف [illegible] — [illegible]

[illegible]

چھپائی پریسمین	سیاہی ساز	کوہجان [illegible] بابت تنخواہ	آب کش	دودہ	کاجل		رنگ سیاہ برائے [illegible]	کاپی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]
سنگ ساز	کاغذ	لکڑی مصطگی	روغن چراغ	[illegible] برائے گاذر			ٹکٹ	مزدوری کاغذ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲	[illegible]	[illegible]		۱	۳
[illegible]	نکالی و رشتہ	روشنائی کاپی	سودہ [illegible]	قلم		کاغذ استر	محصول ڈاک [illegible]	خرچ [illegible]
[illegible]	[illegible]	۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹	۶

باقی

[illegible] ۶

رسید زر اعانت مراسلۂ کشمیر

پنڈت [illegible] صاحب بقایا از [illegible] — پنڈت شام نراین صاحب [illegible] ... (میزان کل [illegible] ۶)

فہرست مراسلہ کشمیر نمبر ۳۹ بابت جون ۱۸۸۶ء عیسوی

التماس ضروری

جو ارباب قوم اپنی قومی مراسلہ کے واسطے مضامین عنایت فرماتے ہین اگر اسقدر اور فرماوین کہ ہر صفحہ کے دو کالم یا ۳ کالم فرض کرکے ایک یا دو کالم پر مضمون تحریر فرمایا کرین اور ایک کالم یعنی نصف یا ثلث صفحہ طولاً سادہ رکھین تو کمیٹی خاص کو نہایت آسانی ہوگی ۔ اور مہتممان مراسلہ نہایت مشکور رہون گے ۔

۳۰ مئی ۱۸۸۶ء

جلد ۹

THE -CASHMIRI -PANDIT

بابت ماہ جولائے ۱۸۹۲ء

مراسلۂ کشمیر نمبر ۹۴ NO94

یعنی بہارستان کشمیر
۱۳۰۹ھ

بجاریۂ پنڈت شیونراین صاحب بہار مرحوم محب وطن

مطبع بہار کشمیر لکھنؤ محلہ جھوائی ٹولہ مین باہتمام پنڈت
شام نراین چھپا اور شایع ہوا

درخواست و یاد دہی

۱۔ ایک دو برادر صاحب ہر مقام میں اہتمام تحریر اخبار قوم از راہ مہربانی اپنے ذمہ لیکر جملہ حالات مفصل دریافت کرکے ہر مہینے بذریعہ تحریر شہر لکھنؤ محلہ رانی کٹرہ میں پاس منشی شام نرائن صاحب کے اس حساب سے ارسال فرمایا کریں کہ قبل از پچیسویں ہر مہینے کے پہونچ جایا کرے تاکہ جملہ ارباب قوم کل حالات سے واقف ہوکر آپ صاحبوں کے مشکور ہوں۔

۲۔ بمنشائے مذہب مندرجہ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲۲ و ۲۴ اسکو مذہبی کیجانب توجہ ہو۔

۳۔ بمنشائے ترتیب تاریخ قوم مندرجہ مراسلہ نمبر ۲۲ و ۲۳ شجرہ مع حالات عمدہ خاندانی مرتب ہوکر عنایت ہو۔

۴۔ بمنشائے اشتہار اصلاح عرف ہائے خلاف تہذیب مندرجہ مراسلہ نمبر ۲۲ و ۲۳ ہر ایک مقام سے فہرست مندرجہ ذیل عنایت ہو۔

نام مع ولدیت وسکونت ـ لقب واجب التحریر ـ عرف واجب الترک ـ گوتر ـ کیفیت لقب قدیم وغیرہ۔

۵۔ تجویز ترقی مندرجہ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲۳ مد و باہمی مندرجہ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲۴ پر توجہ ہو۔

۶۔ تخفیف خرچ آتشبازی مندرجہ صفحہ ۵۴ و ۵۵ مراسلہ نمبر ۲۴ کی نسبت توجہ ہو۔

۷۔ مضمون شادی کتخدائی مندرجہ صفحہ ۳۵ تا ۵۱ مراسلہ نمبر ۲۴ پر التفات ہو۔

۸۔ بہ نسبت تخفیف اور تعین مصارف شادی وغیرہ بملاحظہ قانون کشمیریہ و دیگر تحریرات مراسلۂ قومی) توجہ ہو۔

۹۔ اطفال کو زیور پہنانے کے نقصانات پر بملاحظہ تحریرات مندرجہ مراسلہ نمبر ۲۴ و ۲۳ وغیرہ فرماکے اس رسم مضر اطفال کے ترک کی نسبت توجہ ہو۔

۱۰۔ اعانت مراسلۂ قومی کی ہر فرد بشر قوم کی طرف سے ہونی چاہیے۔ یہ کوئی لین دین تقریبات برادری کا نہیں ہے کہ گھر یا خاندان کی قید لگائی جائے۔

۱۱۔ مطبع بہار کشمیر لکھنؤ میں ہر قسم کا کام اردو اور فارسی اور انگریزی و ناگری لیتھوگرافک خوشخط بہ نرخ مناسب چھپتا ہے۔ سب برادر صاحبان ہر ایک قسم کا کام واسطے چھپانے کے عنایت فرمایا کریں۔

۱۲ - رسالۂ **مرآۃ الہند** از جانب ارباب قوم ماہ بماہ شایع ہوتا ہے جملہ ارباب قوم اس رسالہ سفید عام ہندوستان کی اعانت فرماکر اپنے اپنے احباب کو اسکی خریداری و اعانت مین آمادہ فرمائین قیمت سالانہ پیشگی اس رسالہ سفید عام کی فقط تین روپیہ چھ آنے اور مابعد چار روپیہ چودہ آنہ مع محصول ڈاک ہے -

۱۳ - بمنشاے اشتہار مندرجہ مراسلات گذشتہ مورخہ ۲۹ - مارچ ۱۸۹۶ء بنظر فایدۂ عام **قاعدہ مراسلہ** مورخہ ۲۶ جولائی ۱۸۹۶ء کے ساتھ ضمن ہاے ذیل کا بھی لحاظ فرمایا جاے -

ضمن ۱ - کوئی لفظ یا مضمون یا فقرہ جو کہ خلاف تہذیب اور خلاف مصلحت ہو درج نہ فرمایا جائے -

ضمن ۲ - کوئی لفظ یا مضمون یا فقرہ طنز آمیز اور نفسانیت انگیز اور باعث اشتعال طبع قوم تحریر فرمانا پسند نکیا جائے -

ضمن ۳ - کوئی مضمون یا فقرہ یا عبارت یا لفظ جو باعث تحقیر اور توہین اور رنج دہی قوم یا خلاف مذہب یا خلاف رسم و رواج متعلقۂ مذہب ہو حوالۂ قلم نہ کیا جائے -

ضمن ۴ - کوئی مضمون یا فقرہ یا عبارت یا لفظ باندراج اسماے نسوان اور خلاف شرم و حیا سلک تحریر مین نہ آئے -

ضمن ۵ - کوئی مضمون یا عبارت یا فقرہ یا لفظ جو بطور مباحثہ یا مناظرہ یا سودا امور مہمل و فضول اور برہمن اتفاق فیما بین ہو یا کوئی ایسی راے جو خلاف مصلحت عام اور خلاف اصول اطاعت حاکم وقت ہو زبان قلم پر نہ آئے -

۱۴ - بمنشاے مضمون **کشمیری روپیہ کے چلن کی تدبیر بہ تراضی باہمی** مندرجہ مراسلۂ نمبر ۹۰ فہرست دستخطی عنایت ہو -

۱۵ - حسب عملدرآمد جناب راے پنڈت پربھاکر راو صاحب شیوپوری مندرجہ مراسلۂ نمبر ۶۶ گوٹہ کناری کا مصنوعی گہنا ترک فرماکر بدستور قدیم پہولونکا گہنا برہمن ہورن کے روبرو بہیجنا پسند فرمایا جائے -

۱۶ - مضمون **مصارف فضول** مندرجہ مراسلۂ نمبر ۹۴ پر توجہ فرماکر مصارف مسرف اور خلاف تہذیب عیاشی اور رقص و سرود کو ترک کرکے علم شائستگی بلند فرمایا جائے -

۱۷ - مضمون **پانبر** مندرجہ صفحہ ۱۳۰ مراسلۂ نمبر ۹۰ پر توجہ ہو -

چوتھی یا گراچن

واقفکاران مراسم لین دین شادی ارباب کشمیر کے ذریعہ سے اور بمعائنہ قانون کشمیر شمولہ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲ سے بخوبی ثابت ہے کہ ہمارے وطن قدیم کشمیر مین یہہ گراچن کی رسم جس کو اب ہم مترادف چوتھی کا خیال کرتے ہین (اور جو محض بتقلید اہل اسلام ہند ہند مین جاری ہوگئی ہے) نہ کبھی سابق مین جاری تھی اور نہ اب ہے ۔

کشمیر سے جب ہم لوگ ہند مین آئے تو عرصہ تک ہند مین بھی یہہ رسم جاری نہ تھی ۔ اس لفظ گراچن کا استعمال کشمیر مین اور مقام پر تھا اور ہمنے غیر قوم کی چوتھی کا مترادف بنا لیا ۔

واضح ہو کہ گراچن مرکب ہے لفظ گرو ۔ اور آچن سے بحذف واؤ گراچن زبان زد ہوگیا گرو بمعنے گھر ۔ اور آچن بمعنے داخل ہونا یعنے جب ارباب دختر ارباب پسر کے ہان جاتے ہین اوسکو گرو آچن یا گراچن کہتے ہین اور ارباب دختر ارباب پسر کے یہان اپنے جانیکے بابت جو نذر دیتے ہین اوسکو گراچوین (جو مخفف ہے گرو اچوین کا) کہتے ہین ۔

کشمیر مین جب ارباب دختر ارباب پسر کے یہان جاتے ہین تو ایک بار حسب تفصیل ذیل گراچوین دیتے ہین ۔

درجه	الجمه	بابت داخل شدن ارباب دختر بخانۂ ارباب پسر	نوکران	میزان
درجه اوّل	عمر	عـ۵	عمر	سہ کشمیری
درجه دوم	۲ ر	صه	۲ ر	سے ر کشمیری
درجه سوم	سہ ر	عـا ر	سہ ر	۸ کشمیری
درجه چہارم	قلیل تر از درجۂ سوم ہر انچہ بآسانی تمام تر میسر آید ۔			

ہندمین اس رسم مین بھی ہر روز فضولی بڑہتی جاتی ہے اور بجاے ایک بار کے چند بار گراچوین دیجاتی ہے اور مزید بران یہہ اور ایک حیرت انگیز بے عنوانی ہوگئی کہ خلاف اپنے یہان کے

مراسم قومی کے کسی نے غیر قوم کی چوتھی کو اپنے یہان جاری کیا اور نام اوسکا گراجن کہدیا اور اس کشمیری نام کے سبب سے ساری قوم نے دہوکہ سے یہہ خیال کیا کہ یہہ بھی ہمارے وطن کی رسم قدیم ہوگی - اگر دشواری راہ مانع آمد و رفت کشمیر نہ ہوتی اور آمد و رفت وطن جاری رہتی تو یہہ دہوکہ نہوتا -

باہمی لین دین کے مراسم کشمیر بھی ابتک ہمارے یہان سب باقی ہین مگر وطن کی آمد و رفت ترک ہوجانے سے جو مقدار لین دین کی مفصل کیفیت دریافت ہونے کے وسایل نہ باقی رہے اور بعض حضرات کی ناعاقبت اندیشی سے اون سب مین بجاے ایک کے سو تک نوبت پہونچ گئی اور ہند کے ہنود اور اہل اسلام کے سبب سے مراسم لین دین مزید برآن اختیار ہوتے گئے اور اپنے وطن ہی کے مراسم مین نئے نئے مدات فضول بڑہا کر ایک سے سو تک نوبت نہین پہونچا دی بلکہ غیر اقوام کے رسوم لین دین جو اختیار ہوتے گئے اوسمین بھی ایسے ایسے فضول مدات ایزاد کیے گئے کہ جسکے دیکھنے اور سننے سے کمال حیرت ہوتی ہے - اہل اسلام ہند مین بادشاہ اور وزیر تک کے یہان بھی چوتھی کے روز فقط شاہ کو ایک جوڑہ اور کچھہ نقد بابت سلام کرائی دیا جاتا ہے مگر ہمارے یہان شاہ اور برادر شاہ و اطفال و دختر اور سمدہی اور سمدہی کلان اور سمدہن اور سمدہن کلان بلکہ طرفتانی کے سب عزیز و اقارب اور احباب نزدیک اور دور تک کو نقد و جنس دینا بمنزلہ قرض کے ایک فرض قرار دے لیا ہے -

زوجی پیہ مانجھنو کی رسم جو بموجب قانون اور عملدرآمد کشمیر کے زوجی کے وقت ادا ہونی چاہیے اوسکو علاوہ زوجی کے اس چوتھی کی رسم مین بھی شامل کیا ہے اور زوجی کے روز بھی مکرر وہی رسوم ادا ہوتے ہین اور اوسپر طرہ یہہ کہ باوجود اسکے کہ ایکہی رقم زوجی پیہ مانجھو کی مکرر دیجاتی ہے اوسکی تعداد مین بھی دہ چند ترقی ہوئی اور ہوتی جاتی ہے بموجب قانون کشمیر کے بابت رسم ملاقات سمدہی کے جو شادی کے بعد کسیوقت ہو درجہ اوّل مین عـہ اور درجہ دوم مین صہ اور درجہ سوم مین عـہ اور درجہ چہارم مین کمتر از درجہ سوم جو میسر ہو ایکبار دیے جاتے ہین - یہان اس رسم کو بھی چوتھی اور جالہ یعنی گراجن اور شون مین شامل کر کے بار بار دینا فرض کر لیاہے اور مقدار زر کو حد سے زیادہ بڑہا دیا ہے اور بڑہاتے جاتے ہین اور عورتون کے روپے اور کہجور اور قند اور مصری اور میوہ

تر و خشک اور نمک اور الایچی دانہ اور جوڑہ دختر اور ربدر شاہ اور اطفال کی رقم اور بہت سی
تمام زمانہ کی بے بنیاد رقمین ایجاد کرکے اس جوٹھی مین عجیب قسم کی بے عنوانی برپا کر رکھی ہے
یہ جملہ بے عنوانیان ساری قوم نے ایک ہی بار باتفاق نہین اختیار کی ہین بلکہ ایک دوسرے
کے اعتبار اور پیروی مین خراب ہوتا رہا ۔ اور اسی بے عنوانی مین بھی جابجا طرح طرح کا
اختلاف رہا اور ہے اصلیت کے دریافت کرنے کی کبھی کسی نے کوشش نہین کی اور ایسے
وسایل بھی اوسوقت بہم نہ تھے ۔ اب جو یہ امر بخوبی واضح ہو گیا کہ جوٹھی ہمارے یہان کی
کوئی رسم نہین ہے اور غلطی سے اسکا نام گراجن رکھا گیا ہے در حقیقت گراجن اور شے
ہے تو اب اس غیر قوم کے رسم کو مطلق ترک کرکے بدستور سابق مراسم قدیم وطن کی پیروی
فرمانا چاہیے ۔

اگر ابھی اس غیر قوم کے رسم ترک کرنی کی قابلیت ہمکو حاصل نہو تو پھر جنکی تقلید ہے اونھین کے
دستور کے موافق فقط شاہ کو کچھ زر نقد دیدیا جایا کرے ۔

اگر بالفعل یہ بھی نہو سکے تو اسقدر تو ضرور ہے کہ ساری قوم موجودہ ہندوستان
مین یکسان رواج ہو تاکہ اختلاف باہمی جو جڑ نا اتفاقی کی ہے دور ہو ۔ چند سال
قبل اکثر گراجن یعنی جوٹھی کے روز اول مین ۲۰ عورتون کو اور دوم مین ۱۰ اکو
دعوت ہوتی تھی اب بعض مقامات پر اول مین ۲۵ سے ۳۰ تک اور دوم مین
۱۲ - ۱۵ تک نوبت پہونچی ہے اول حق خسرخانہ اور دوم حق خسرخانہ کلان سمجھا جاتا ہے
کیونکہ دو ثلث حق خسرخانہ اور ایک ثلث حق خسرخانہ کلان قرار دیا گیا ہے اور اکثر مقامات
پر اول مین تو ۲۰ عورتون کو کہا جاتا ہے مگر دوم مین ۵ اکو حالانکہ اول مین جب ۲۰ عورتون
کو کہا تو دوم مین اوسکے نصف ۱۰ اکو کہنا چاہیے کیونکہ اول قسم خسرخانہ اور دوم قسم
خسرخانہ کلان قرار دیگئی ہے ۔

جو کہ اس اختلاف باہمی مین علاوہ دیگر نقصانات عظیم کے رسم و راہ باہمی مین بھی فرق پہونچتا
ہے لہذا سب صاحب اس امر مین غور کرکے یا تو اس غیر قوم کی جوٹھی کی رسم ہی کو جسکا نام گراجن رکھ لیا
گیا ہے دور کرین ورنہ بالفعل سب مقامات مین ایک ہی طریقہ مفصلہ ذیل کی جو چند سال قبل
سب جگہہ جاری تھا اور اب بھی جابجا بعض اکابر قوم کے یہان جاری ہے یکسان
پابندی ہو ۔

نقشۂ دعوت ہاے چوتھی و چالہ جبکی تقلید غیر قوم سے ہوئی اور جسکا نام گراجن اور لٹ رکھہ لیا گیا ہے

درجہ	اول		دوم		سوم		چہارم		پنجم	
	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد
پانچ تان	۲۰	۳۰	۱۰	۱۵	۷	۱۰	۵	۷	۴	۵
چار تان	۱۵	۲۰	۷	۱۰	۵	۷	۴	۵	×	×
تین تان	۱۰	۱۵	۵	۷	۴	۵	×	×	×	×

اور واضح رہے ہو کہ فقط دعوت ہی یکسان ہونا مفید نہین ہے بلکہ لین دین ان مدات کا بھی باعتدال یکسان ہونا چاہیے۔

اگر اکابر قوم اس تحریر پر کچھ التفات فرمائین گے تو آیندہ اسکے لین دین کی فہرست بھی درج مراسلۂ قومی ہو گی۔

۱۵ جولائی ۱۸۷۱ء

اشتہار ایکٹ نمبر ۱۵ بابت ۱۸۷۱ء

خریداروں کو مژدہ ہو کہ یہہ ایکٹ یعنی قانون میعاد سماعت مجریہ ہندسہ مع شرح بحوالہ نظایر دیوانی کونسل و ہائی کورٹ کلکتہ و مدراس و بمبئی و اضلاع ممالک مغربی و شمالی و چیف کورٹ پنجاب و عدالت صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر ملک اودہ جسکو بابو گوکل چند صاحب وکیل عدالت ہای ممالک مغربی و شمالی و ملک اودہ اور پنڈت کنہیا لال صاحب خلف الصدق پنڈت کشن لال صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر ملک اودہ نے تالیف کیا ہے مطبع بہار کشمیر لکھنو محلہ جھوائی ٹولہ مین خوشخط و صاف صحت کے ساتھ چھپا ہے جن صاحبونکو اسکی خریداری منظور ہو ایک روپیہ چار آنہ مع محصول ڈاک بمقام فیض آباد محلہ صاحب گنج مین پاس پنڈت کنہیا لال صاحب سکھیا کے بھیجکر ایکٹ مذکور طلب فرمائین اللہ عجلت کیونکہ ایسا نہو کہ یہہ نادر الوجود ایکٹ ہاتھون ہاتھہ فروخت ہو جاے اور قدردان اسکی دید کے مشتاق ہی رہ جائین۔

مراسلات

تتمۂ ترجمۂ سلف ہلپ یعنی استعانت نفس مندرجۂ مراسلۂ نمبر ۹۳ صفحۂ ۱۱۳ بابت ماہ جون ۱۸۸۲ء

ہر ایک جوان آدمی پکسٹن اور آرنالڈ کے سوانح عمری کے مطالعہ سے ترقی کرسکتا ہے جد و جہد کرنے اور نیک تر انسان ہونے کے واسطے زیادہ ثابت قدم ہوتا ہے اور فی الحقیقت ہر ایک نیک ارادہ کو قوی اور مستحکم معلوم کرتا ہے ایسے لوگون کی تواریخ سے انسان کا اعتماد نفس اس بات کے اظہار کرنے سے کہ آدمی کیا سے کیا ہو سکتے ہین اور وہ کیا کیا انجام دیسکتے ہین اور ترقی کرتے ہین ہماری امیدین مضبوط ہوتی ہین اور زندگی مین ہمارے مقاصد عرش برین پر پہونچتے ہین۔ بعض اوقات ایک نوجوان آدمی کسی شخص کے سوانح عمری کے مطالعہ سے خواب غفلت سے بیدار ہوتا ہے (یعنی وہ معلوم کرتا ہے کہ مین مثل اوس شخص کے ہوسکتا ہون اور افعال حسنہ کرنیکی قابلیت رکھتا ہون جسکی زندگی کا تذکرہ مین پڑہتا ہون اور تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہون) جیسا کہ کُریڈ جو کے سینہ مین میکیل انجلیو کے کارہائے عظیم کو بغور دیکھنے سے دریائے ذکاوت جوش زن ہوا تھا۔ اوس نے کہا کہ مین مصور ہون۔ سر سیمول ریلی اپنے حالات عمری مین جو اوھون نے خود اپنے ہاتھ سے تحریر کیے تھے اس بات کے مقر تھے کہ مجہپر بڑے عالی دماغ اور عالی خیال فرانسیسی قانونی رفارمر جینیلر دیگوبیسو کی زندگی نے قوی اثر پیدا کیا تھا۔ صاحب موصوف فرماتے ہین کہ ایک مشہور فرانسیسی مصنف ٹامس کی کتابین میرے ہاتھ لگ گئین اور پڑھنے اوسکی کتاب مسمی بہ ایلوج ادو دیگوبیسو (یعنی مدح دیگوبیسو) کو نہایت شوق اور حیرت سے پڑہا اور اوس عزت اور آبرو کی زندگی کے باعث جو بقول مصنف اوس نامور مجسٹریٹ نے بسر کی تھی میری سرگرمی اور حوصلہ کو ترغیب اور تحریص ہوئی اور ناموری کے نئے راستے میری چشم دل کو نظر آنے لگے پنجابن فرنک لن صاحب اپنی فایدہ مندی اور سرفرازی کا

باعث یہہ بیان کرتے تھے کہ بچپنے ایام طفلی مین **کاٹن میہر** صاحب کے رسالہائے فیض رسان
جن سے صاحب ممدوح کے حالات زندگی عیان ہین پڑہتے تھے۔ اے صاحبان والا
دودمان ملاحظہ فرمائیے اور اس بات کو اپنی لوح دل پر منقوش کیجیے کہ نظائر نیک دوسرے لوگون کو
اپنی جانب کس درجے کشش کرتے ہین اور اسکی آفتاب کے اشعہ تمام ملکو مین آئینہ کے پہلوون کے
سطح پر کس سرعت سے پہیلتے ہین کیونکہ **شیمبول ڈرو** صاحب بیان کرتے تھے کہ مینے اپنی خاص
زندگی کو اور بالخصوص اپنی کاروباری عادات کو بنجامن فرنک لن کے نمونہ کے مطابق سانچے
مین ڈہالا تہا۔ اسطرح اس بات کا لکہنا غیر ممکن ہے کہ وہ کون جگہہ اور کون مقام ہے جہان
نظیر نیک کی رسائی نہین ہوسکتی ہے (یعنے نظیر نیک ہر ایک جگہہ اور ہر ایک مقام پر پہونچ سکتی
ہے) یا اگر ہم اس امر پر اعتماد کرین کہ حقیقتاً نظیر نیک کی انتہا ہوسکتی ہے تو یہہ کہنا بہی ہمارے
حیطۂ امکان مین نہین ہے کہ اسکا انجام اور آخر کہان ہوسکتا ہے اسوجہ سے نہایت اچھی
صحبت رکہنی نہایت عمدہ کتابون کا مطالعہ کرنے اور نہایت عمدہ باتون پر جو ہمکو اسطرح
حاصل ہون عقلمندی سے فریفتہ ہونے اور اونکی تقلید کرنے سے علم ادب اور زندگی دونو
مین ہم فایدہ سے متمتع ہوتے ہین اور دانش اور بینش کے ذخیرے ہمارے سینہ مین مجتمع
ہوتے ہین **لارڈ ڈڈلی** صاحب فرماتے ہین کہ بخیال علم ادب مین اپنے کو نہایت عمدہ صحبت
مین جو خصوصاً میرے اون قدیم ملاقاتیون پر جنسے مین زیادہ ہمدم اور ہمراز ہونے کا خواہشمند
ہون مشتمل ہے مقید کرنے کا شوق رکہتا ہون اور مین خیال کرتا ہون کہ اول مرتبہ ایک
نئی کتاب کے پڑہنے کے بہ نسبت ایک پرانی کتاب کو بار بار پڑہنا دل مین نو دفعہ (یعنی عنقریب
ہمیشہ) اگر زیادہ قابل پسند نہین تو زیادہ سودمند ضرور ہوتا ہے۔
بعض اوقات اگر ہم ایک ایسی کتاب کو جسمین سوانح عمری کی عمدہ تمثیل مندرج ہے صرف تفنن
طبع کی غرض سے اتفاقیہ اوٹھا کر جہان جی چاہے کہول کر پڑہنے لگین تو یہہ دریافت ہوگا
کہ دل و دماغ کے تمام قوی جنکے وجود کا ہمکو پیشتر گمان نہ تھا خواب عدم سے بیدار ہوکر جلوہ گر
ہوتے ہین۔ نیک یونان اور اطالیہ کے ممتاز باشندون کے سوانح عمری مصنفہ **پلوٹارچ**
کو پڑہ کر **ال فیری** کے سینہ مین علم ادب کا شوق پیدا ہوا جب **اگنیس لا یولا** نے **پیمپلونا**
کے محاصرہ مین بطور سپاہی کام کرتا تھا اور ٹانگ مین زخم پر خطر کی وجہ سے چارپائی پر لیٹنے کو
مجبور ہوا اوسنے اپنے خیالات کے بہلانے کے واسطے ایک کتاب مانگی **لیوز آف دی سنٹس**

یعنی (ولیا کے تواریخی حالات) لاکر اوسکو دے گئے اور اس کتاب کے مطالعہ سے اوسکے دلمین شوق کی آگ اسقدر مشتعل ہوئی کہ اوس نے اوسوقت سے ایک مذہبی فرقہ کی بنیاد ڈالنے مین کمر ہمت باندہنے کا قصد مصمم کیا۔ علی ہذا القیاس مارٹن لوتھر کو جان ہس کے سوانح عمری اور تحریرات کے مطالعہ سے اپنی زندگی کے بڑی مشقتون کی برداشت کرنے کے لیے الہام ہوا۔ ڈاکٹر وولف صاحب کو فرانسس ذیویر کے تذکرات زندگانی کے پڑہنے سے وعظ کہنے اور مذہبی تلقین کرنیکا کام اختیار کرنیکی تحریص ہوئی۔ کپتان کوک صاحب کے بحری سفر کی کتاب کے معائنہ سے ولیم کیری صاحب کے دلمین بھی مثل واعظ اور پادری کے عمدہ محنتون کے اختیار کرنیکا خیال سب سے پہلے جاگزین ہوا۔ فرانسس ہارنر صاحب کی عادت تھی کہ وہ اپنے روزنامچہ اور خطوط مین اون کتابون کو درج کرتے تھے جنسے اونکو نہایت فایدہ حاصل ہوتا تھا اور اونکے خیال چلن کو شرف پہونچتا تھا۔ کتب مفصلۂ ذیل خاص خاص کتابین ہین۔

۱۔ ہیلر کراسوج یعنی مع مصنفہ کانڈارسٹ ۲۔ سر جوشوا رینالڈز صاحب کے ڈسکورسز یعنی مکالمے ۳۔ بیکن صاحب کی تحریرات ۔ ۴۔ اور سر متھیو ہیل صاحب کا احوال مصنفہ برنٹ صاحب۔ ہارنر صاحب فرماتے ہین کہ کتاب نمبر ۴ یعنی احوال مشقت بے غایت کے مطالعہ سے میرے دلمین سرگرمی اور مستعدی نے اپنا دخل کیا۔ صاحب موصوف کتاب نمبر ۱ کے نسبت بیان کرتے ہین کہ ایسے آدمیون کا احوال پڑہنے سے میرے دلمین ایک قسم کی سنسنانے والی دھڑک پیدا ہوتی ہے (اسکا مطلب یہہ ہے کہ ایک قوی خیال پیدا ہوتا ہے جو میرے دل و ضمیر دونو پر اپنا اثر پہونچاتا ہے) اور مین نہین جانتا ہون کہ اسکو مین کیا کہون آیا تعجب۔ حوصلہ۔ یا مایوسی۔ صاحب موصوف کتاب نمبر ۳۔ کی بابت اسطرح تذکرہ فرماتے ہین کہ بجز بیکن صاحب کے رسالون کے اور کسی کتاب نے میری طبیعت کو تربیت نفس کی جانب اسقدر قوت سے راغب نہین کیا۔ طباع لوگون مین وہ سب سے اول بزرگوار ہین جنہون نے دنیا کے لوگون کو اون وسایل سے جنسے بہتری حاصل ہوتی ہے مطلع کرنیکو توجہ فرمائی ہے۔ جس اعتماد سے کہ وہ انسانی محنت کی قدرت کاملہ کا اقرار کرتے ہین اوس سے یہہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ ناظرین بالیقین اس خیال سے خوگر ہوجاتے ہین کہ ذکاوت عطیہ نہین ہے بلکہ یہہ محنت سے حاصل ہوسکتی ہے اور تمام باتون مین

فضیلت کا نہایت ممتاز اور آرزومند تعجب اسقدر بلاغت سے اور بالطبع مخلوط ہی کہ فی الحقیقت کوئی کتاب زیادہ محرّق تاثیر نہین رکھتی ہے (اسکا مطلب یہہ ہے کہ بیکن صاحب کے رسالے انسان کے دلپر ایسا اثر پیدا کرتے ہین اور اوسکو ایسا گرویدہ کر لیتے ہین کہ وہ اونکے مطابق عمل کرتا ہے اور اپنی بہتری کی تدبیرین سوچتا ہے —) یہہ بات لایق لحاظ ہے کہ زیلڈر صاحب کو تحصیل صنعت کی جانب سے اوّل اسوجہ سے شوق پیدا ہوا کہ صاحب موصوف نے ایک بڑے مصوّر کا حال مصنفہ رچرڈسن صاحب ملاحظہ کیا تھا علی ہذا القیاس بعد ازان ہیڈن صاحب کی رگ ہمت زیلڈر صاحب کا حال پڑھکر وہی کار اختیار کرنیکو جوش زن ہوئی اسطرح ایک آدمی کی شریف اور عالی ہمت زندگی دوسرون کے دلون مین جو یکسان قوت اور قابلیت رکھتے ہین حوصلہ اور نامور ی کا شعلہ مشتعل کرتی ہے اور جہان یکسان سعی عمل مین نہین لائی جاتی ہے وہان ویسا امتیاز اور کامیابی قریب قریب یقیناً حاصل ہوتی ہے اسطرح زنجیر نظیر کڑیون کے بے انتہا تسلسل مین وقت کے غیر محدود میدان پر پھیلتی جاتی ہے — تعجب تحریص تقلید کا باعث ہوتا ہے اور وہ کاروت کے سچے امیرون کی جماعت کو ہمیشہ قایم رکھتا ہے (اسکا مطلب یہہ ہے کہ ذکی اور طباع لوگون کا سلسلہ جو بنی نوع انسان مین واقعی اشرف و بزرگ ہوتا ہے ہرگز شکست نہین ہونے پاتا ہے — باقی آیندہ

کمترین مخلوقات از پرتاب گڈھ

تتمہ مضمون آسودہ دلی مندرجہ صفحہ ۵ مراسلہ کشمیر نمبر ۹۲

ہم یہہ بھی غور کر سکتے ہین کہ رزّاق نے انسان کے دلمین اس خوش مزاجی کے قایم رکھنے کے لیے اسکو اس طریق سے بنانے مین احتیاط کی ہے کیونکہ بہت سی چیزون سے جو استعمال کے بہت کم لایق ہوتی ہین خوشی حاصل کر سکے — مثلاً چٹانون اور جنگلون کے ویرانون اور خلقت کے ویسی ہی بدنما حصّون سے — وہ لوگ جو علم فلسفہ مین نہایت کامل رکھتے ہین اس خیال کو اس بات پر لحاظ کرنے سے اور زیادہ بلندی پر پہونچاتے ہین کہ اگر مادہ ہم لوگون کا صرف اون ہی اصلی اوصاف سے جو در اصل اسمین موجود ہین معلوم ہوتا تو ہمارے واسطے بہت ناخوش اور غیر تسکین بخش شے ہوتی (یعنی ہم اس سے خوشی اور تسلّی حاصل نہ کر سکتے) اور [illegible] نے اوسکو ہمارے دلون مین اپنی خیالی یعنی دوسرے درجہ کی

خاصتین مثلاً ذائقہ۔ رنگت۔ آواز اور بو۔ گرمی اور سردی پیدا کرنیکی قوت عطا کی ہے۔ صرف اس غرض سے کہ انسان کا دل جبکہ وہ حواس کی خاطرداری مین مصروف رہتا ہے پسندیدہ خیالات سے خوش اور بشاش رہ سکے۔ المختصر تمام کائنات ایک قسم کا تماشہ گاہ ہے اور ایسے اشیا سے پُر ہے جو ہمارے دلمین یا تو مسرت فرحت یا حیرت پیدا کرتے ہین۔ ناظرین باتمکین کے خیالات اونکو خود امور مفصلۂ ذیل کی جانب راغب کرینگے۔ روز و شب کا تبدل۔ فصلونکا تغیر۔ اور تمام قسم کی مدنظرین جو سطح ارض کو رنگ برنگ کرتی ہین اور بیر مختلف صورتون سے نظر آتی ہین اور دلکو خوبصورت اور پسندیدہ شکلون کے دائمی تسلسل سے معمور کرتی ہین۔ مین یہان علم و ہنر کے مختلف تفریحات۔ دوستی کتب بینی اور کلام کی خوشیون اور زندگی کے دیگر ناگہانی تفنن اور تفریح کو سلک تحریر مین نہ لاونگا کیونکہ مین صرف طمانیت دل کے ایسے اغراض کا تذکرہ کرونگا جو مختلف درجہ اور مرتبہ کے لوگون کو پیش آتی ہین اور جن سے ہم لوگونکو کافی طور سے یہ ظاہر ہو سکے کہ رزاق مطلق کا یہ منشا نہ تھا کہ یہہ دنیا کاہشون اور بے صبری سے پُر رہے یا انسانکا دل ملال اور حزن کا صید بنے۔ ہر شخص کو لازم ہے کہ اپنی طبیعت اور مزاج کو اپنے قابو مین رکھے اور ایسے خیالات کو اپنے دلمین جگہہ دے جو اوسکے دلکو طمانیت اور سکوت بخشین اور وہ اون اندک آفات اور مصائب کے خندہ پیشانی سے برداشت کرنے کے لایق کرین جو انسانی سرشت کے حصہ مین ہین اور جن سے بذریعہ مناسب ترقی کی خوشی اور دائمی مسرت کی سیری حاصل ہو سکے۔

ساتھہ ہی اسکے جبکہ مین تاریان ذیشان کی توجہ کو دنیا کے نہایت دلربا اور دلکش امور کیجانب راغب کرنے کی خواہش کرتا ہون مجھکو اس بات کا اقرار کرنا بھی لازم ہے کہ بہت سی خرابیان اون تفرجات مین جو ہمارے لیے مہیا کیے گئے ہین پیدا ہو جاتی ہین لیکن اگر ہم ان عارضی آفات کو صحیح صحیح اپنی میزان خرد مین تولین تو ہمکو دریافت ہوگا کہ انکے سبب سے کسیطرح رنج و الم کی تیرہ و تار گھٹا ہمارے دلپر نہین چھا سکتی ہے یا وہ طمانیت خاطر جسکی مین سفارش اور ستایش کر رہا ہون معدوم نہین ہوتی ہے۔

خلقت کے کامون مین بھلائی کے ساتھہ برائی اور سکھہ کے ساتھہ دُکھہ کے انتشار کو لاک صاحب نے خود اپنے رسالہ مین جو انسانی فراست و فہم کی نسبت مسطور ہے اخلاقی سبب سے بالفاظ ذیل واقعی خوب منسوب

گیا ہے ۔ علاوہ اسکے ہم دریافت کرسکتے ہین کہ سبب الاسباب نے اون تمام چیزون
مین جو ہمکو محسوس کرتی ہین اور ہم پر اپنا اثر پہونچاتی ہین اسواسطے جہان تہان عیش وغم کے
مختلف درجے انکو پھیلایا ہے اور مسرت اور اندوہ کو عنقریب تمام اون چیزون مین جنسے
کہ ہمارے خیالات اور حواس کو تعلق ہے اسوجہ سے مخلوط کیا ہے کہ ہم تمام اوس عیش
و آرام مین جو مخلوقات کے سبب سے ہمکو حاصل ہوتا ہے پوری خوشی کی احتیاج کی استقلالی
اور خامی کو معلوم کرکے اوس ذات مستغنی الصفات کو مخزن عیش و آرام مین کامل خوشی کے
تلاش کرنے کے واسطے رہنمائی کیے جاوین جو پوری پوری مسرت کے عمیق سمندر کا بحر
ہے اور جسکے داہنے ہاتھ کے قریب جاودانی خوشیون کا چشمہ معمور ہے ۔ ماخوذ از سپکٹیٹر
کمترین مخلوقات از سیتاب گڈھ

تاریخ وفات پنڈت جگت نراین صاحب چنا اکسترا اسسٹنٹ کمشنر بہادر ضلع جہیلم بزبان اردو

سدہارے دنیائے دون سے آخر کسو جنت جگت نراین ۔ چلے زمانہ سے لیکے دلمین غبار حسرت جگت نراین
مکان سے سوئے ہین لامکان پر کہ نگی زمین سے آب آسمان پر ۔ بشکل خورشید ہوکے روشن باوج عزت جگت نراین
جو تھی ہوا خواہ اونکے سارے ہزارون حنا دیت و ملے سے ۔ سہونے پائے کسی سے اونکے تو آہ رخصت جگت نراین
تلاش سال وصال پنڈت جگت نراین ہوئی جو سبکو ۔ پکارا سرور کہ مرگئے آج ڈپٹی پنڈت جگت نراین

تاریخ وفات ڈپٹی پنڈت جگت نراین صاحب چنا اکسترا اسسٹنٹ کمشنر بہادر ضلع جہیلم بزبان فارسی سنہ ۱۸۸۱ء

زدار دنیا بسوی عقبی نموہ رحلت جگت نراین ۔ زجملہ اموال خود بیفشاند دست ہمت جگت نراین
زخار زار جہان فانی برفت در ملک جاودانی ۔ بصورت گل نمود مسکن بباغ جنت جگت نراین
تمام وابستگان خود را غریب بیس ماندگان خود را ۔ نمودہ مین صدا آہ یا بدرد و حسرت جگت نراین
دمیکہ سرور زعشکہ تحریر سال ہجرت فتاد ۔ فکرت ۔ ندا شد از دل بگو ۔ باجلال رفت پنڈت جگت نراین

سمبت ۱۹۳۸ بکرمی

راقم پنڈت سبھرام تکو ساکن سیر محلہ بارکماستری شہر لاہور

رانی کی کہانی کا بقیہ مندرجہ صفحہ ۱۴۳ مراسلۂ نمبر ۹۳ بابت ماہ جون ۱۸۸۶ء

بعد چند روز کے ٹیکا رام جی کے پاس پھر خط آیا کہ اب لگن مین تامل نہین کرنا چاہیئے زمانہ بہت نازک ہے۔ خط پڑھ کر ٹیکا رام جی گنگا سمانی جی سے مشورہ کرنے لگے اور بدیا وانی جی کو بلوایا۔ ہنوز آدمی نہین گیا تھا کہ وہ خود آ پہونچین۔

گنگا سمانی جی - تمہاری بڑی عمر ہے۔ مین ابھی تمہین یاد ہی کرتی تھی آدمی جانیکو تھا

بدیا وانی جی - کیون خیر تو ہے۔

گنگا سمانی جی - ہان سب خیریت ہے۔ سمدھن کا خط آیا ہے ننھی کے لگن کے واسطے لکھا ہے اور تم دیکھتی ہو چھٹکی کا زایچہ کہین نہین ملتا ہے اچھے اچھے گھرون کے جنم پتر آئے کہین نہین ملا۔ سب کو جواب ہی دیتی ہون پڑا نجانے کس گھر مین اسکی جوڑی بدی ہے مین کہتی تھی کہ دونو کی شادی اکٹھا کرونگی۔ اب بتاؤ کیا کرون۔

بدیا وانی جی - وہ جھوٹ کیا کہتی ہین ننھی کو (اب خاک میری آنکھون مین) اٹھارہوان کو نوان سال شروع ہوگا یہی دن شادی کے ہین۔ چھٹکی کا جنم پترہ جو ابھی اور دو برس کہین نملا تو کیا پھر اوسکے مارے اسکو بھی کلمہ چھوڑے گی۔ دو لڑکیون کی شادی ایک مین وہ کرے جسکے دشمنون کو کچھ مصیبت ہو۔ تجکو تو پرمیشر نے سب کچھ دیا ہے تو اب دیر سست کر۔ جلدی لگن دکھلا۔ مجھے تو بڑا ہوس آتا ہے کہ چھوٹی عمر مین شادی کرنے تو دن تماشا دیکھے۔ ٹیکا رام جی کیطرف تم بتاؤ تمہاری کیا مرضی ہے۔

ٹیکا رام جی - مین کیا کہون۔ میری راے تو تم سے سراسر خلاف ہے۔ مگر میری تم سنوگی کب۔ مین تو یہی کہتا ہون کہ ابھی تین چار برس اور خاموش رہو تیرھوین برس شادی کر دینا چھٹکی کو بھی گیارھوان سال شروع ہوگا اس عرصہ مین کہین زایچہ بھی ملجائیگا اور عمر بھی شادی کے لایق ہو جائیگی چھوٹی عمر مین شادی کرنا دیدہ دانستہ تجکو بلا مین ڈالنا ہے۔ تم دیکھتی ہو کہ چھوٹی عمر مین شادی کرنے اور لڑکی سے لڑکے کے بڑے ہونے مین کیسی کیسی خرابیان ہوتی ہین۔ بہتر تو یہی ہے کہ ۱۲-۱۳ برس کے قبل لڑکی کی شادی ہرگز نہ کرے اور لڑکے کی عمر لڑکی سے ڈیوڑھی ہو اور لڑکے کی صحت اور تندرستی علم و اخلاق اور عادات اور صحبت اور لیاقت کا خیال سب پر مقدم رکھے۔

کم سنی کی شادی کا انجام ابھی تم بچشم خود اپنے عزیزون کے یہان دیکھ چکی ہو کہ ایک داماد نے جو شادی کی قبل کسیقدر مریض رہتا تھا نو برس کی عمر مین طحال کے عارضہ مین جان دی ۔ دوسرے داماد صاحب نے پندرہ سولہ برس کی عمر مین چنڈو بازی کے متعوق ہو کر جان گنوائی ۔ بڑے صاحبزادہ کی سترہوین سال شراب کے کاٹنے نے جان لی دوسرے صاحبزادے نے لاکھہ کا گھر خاک کر دیا اور وہ بد افعالیان اختیار کین کہ خدا کی پناہ ماں نے اوسی کے غم مین زہر کھایا ۔ کم سن بی بی اوسکی اسی رنج و الم مین گھل ہو کر مری ۔ تیسرے صاحبزادے کا حال ناگفتہ بہ ہے اوسکی کم سن زوجہ کی جان جس مصیبت مین ہے وہ خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے ۔ یہ سب کم سنی ہی کی شادی کے نتائج ہین یا نہین وہ کون ہے جو اونکی کم سن بیوہ لڑکیون او مصیبت زدہ معصوم بچون کا حال زار دیکھکر نہین روتا ۔ تم کہو گی کہ یہ کیون بری باتین بان لاتا ہی گھر مین تو وہی باتین بیان کرتا ہون جس سے تم سب واقف ہو ۔ افسوس کہ ہم باوجود تجربہ کے آنکھہ بند کرکے لکیر پیٹے جاتے ہین ۔

گنگا سمائی جی ۔ (پتیا ورانی جی کیطرف) تم اس سے کیا پوچھتی ہو ۔ آج کل کے لڑکون کی تو مت ماری گئی ہے ۔ یہ تو کہتے ہین سولہ برس کی عمر مین لڑکیون کی شادی کرو ۔ ڈاڑہی مونچھہ والون کو لڑکی دو ۔ کل کہین گے بیس پچیس برس کی عمر مین پسند کرکے شادی کرو ۔ (چین بچین ہو کر) چھوٹی عمر مین شادی نہو تو کتنیان دان کا عیب کیا ۔ تقدیر کا لکھا کہین ٹلا ہے ۔ جو نصیب مین لکھا ہے لاکھہ جتن کرو وہی ہوگا ۔ جہان جسکی جوڑی لکھی ہے وہین ہوگا ۔ بس بہتی تو چپ رہو ۔ میرے مرنے کے بعد تجھے اختیار ہے جسطرح چاہیو کیجیو بعد قیل و قال بسیار یہ طے ہوا کہ گرو جی کو لڑکی کی لگن اور تلک کے جنتری کی ساعت دیکھنے کے واسطے کہنا چاہیے ۔

گنگا سمائی جی ۔ ارے رگھو ۔ (خدمتگار کا نام) جا گرو جی کو تو بلا لا ۔

رگھو ۔ بہت اچھا ہوا آیا وہ کہتے ہین کہ آتا ہون ۔ تھوڑی دیر کے بعد گرو جی آئے

گنگا سمائی جی ۔ گرو جی مہاراج بڑی منی کا لگن دیکھو ۔ مگر ایسا دیکھنا کہ اسی برس مین نکلے اور منا کا جنیو بھی اسی کے ساتھہ نکلے ۔

گرو جی ۔ بہت اچھا مہاراج ۔ دو چار روز ٹھہر جائیے مجھے دو چار روز ابھی ساد کاس نہین ہے ۔

گنگا سمائی جی ۔ اچھا مہاراج چار روز کے بعد سہی ۔ گرو جی چلے گئے ۔

بدیا وانی جی ۔ (گنگا سمائی جی سے ۔) کے تان کی تیاری کی ہے ۔

گنگا سمائی جی ۔ ارے یہی جو پھول پان جُڑے گا دیدونگی ۔ تجھسے کیا چھپاؤن میرا ارادہ تو سات تان کا تھا ۔ مگر تو دیکھتی ہے کچھ لڑکیون کا ساتھ ہے ۔ اسوقت کردیا ۔ اور پھر آگے وقت وقت پر نہ پہونچا تو سونے کا لا ہوگا ۔ اسلیے پانچ ہی تان دونگی زر زیور تو سب سات ہی تان کا ہے مگر نام کو پانچ تان ۔ خیر ہے آج کیا ہے کل کیا ہے ۔ زمانہ کا حال دیکھتی ہو ۔ لانا بہو میرا صندوق ۔ آج اسکو زیور بھی دکھلاؤن صندوقچہ آیا

بدیا وانی جی ۔ زیور دیکھکر ۔ یہہ تو کوئی ڈہائی سو مہر ہون گی ۔

ٹیکا رام جی ۔ ہئین ۔ اجی سو مہر کی تو فقط سو تینو کی کنٹھہ مالا ہے اور پچاس مہر کا ابلی اور پچاس مہر کی ناگلہی سونے کی ۔ چار سو مہر سے زیادہ کا یہہ سب سامان ہے ۔

گنگا سمائی جی ۔ اری بہو ۔ لا ۔ چاندی کی ست رات بھی دکھا دے ۔ چاندی کے برتن بھی آئے پندرہ سو سے زیادہ کے تھے ۔

ٹیکا رام جی ۔ بدیا وانی جی کیطرف ۔ مینے اماں سے کہا تھا کہ اگر تم مانو تو میری یہہ تجویز ہے کہ مختصر سا زیور دیا جائے اور بھاری زیور ست رات وت رات سب موقوف کرکے سب کے عوض ایک گانون یا پرامیسری نوٹ ننھی کے نام کردیا جاے کہ ہمیشہ ننھی کے اور اوسکی اولاد کے کام آئے ۔ مگر یہہ ایک نہین مانتین ۔ اسی پر تلی ہوئی ہین کہ دو ہزار کی ست رات ہو ۔ اور پانچ ہی سو مہر کا زیور اور دو ہزار کی پوشاک ہو ۔ بھلا کوئی انسے پوچھے اسمین فایدہ ۔ یہہ سب زیور اور پارچہ پہنتا کون ہے اور اگر کسی نے برس دو برس بعد پہنا تو کچھ نہ کچھ گرنا اور کھونا بھی لازم ہے ۔ پہننے والے کی ناک کان گردن ہاتھ الگ دکھتے ہین اور چور زور اوچکون سے جان بچانا مشکل ہوتا ہے ۔ لڑکیونکو مارے ڈر اور بوجھ اور ٹوٹنے کھونے کے ڈر سے اوٹھنا بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے ۔ زیور کیا پہنا کہ پیر کاٹھ مین دیدیا ۔ اگر ان سب تکلیفون کے بعد زیور کا نقصان نہ بھی ہوا تو خیر فقط صحت ہی کا نقصان ہوا تو چار ہی زنک در دکھ ہی سہنا پڑا اور اگر کچھ ٹوٹا ماٹا اور رکھو یا کھایا ۔ تو علاوہ نقصان مال کے ساس سسرے کی سخت کلامی کے نشترون سے معصوم لڑکی کا کلیجہ چھلنی ہو گیا ۔ غرض یہہ اسباب صندوق پٹارون مین پڑا خراب اور برباد ہوتا ہے ۔ جس گھر مین رہتا ہے

چور اوسکے گرد گھومتے ہین - سب گہر کو اوسکی حفاظت مین رات کی نیند حرام ہوجاتی ہے
بعد ان سب مشکلون اور مصیبتون کے اگر شوہر نیک چلن نکلا تو خیر ضرورت ہی کے
وقت روپیہ کا مال آٹھ آنہ کو فروخت ہوا اور اگر شوہر بدچلن نکلا تو روپیہ کا مال ہم ر
یار کو چنڈو خانہ یا قمار خانہ مین بکتا ہے - لڑکی کے نام کا گانون یا نوٹ دیا جاوے تو
اوسکو نہ چور چراوے گا نہ کوئی فروخت کرسکے - اصل روپیہ بدستور رہے گا اور سود اور
منافع بڑہتا جاوے گا - اگر شوہر نیک چلن ہوا تو روز بروز اوسکی جائداد کو بڑہاوے گا اور اگر
خدانخواستہ نالایق ہوا تو بھی ریوڑی گری اور فاقہ کشی سے تو ہمیشہ محفوظ رہے گا -
گنگا سمانی جی (حد سے زیادہ ناراض ہوکر) ہان جب مین مرجاؤن گی تب تو ہی کرنا
کہ دس بیس روپیہ کا چاندی کا زیور اور سادہ کپڑا دیکر سب کے بدلے زمین یا کاغذ دینا اور
کچھ نہ دینا - میرے مرنے کے بعد جب تو لڑکیون کی شادی کرنا تو کچھ نہ دینا - کچھ نہ دینا -
بدریا وانی جی (زیور اور سب سامان دیکھ کر) اچھا بہنی پرمیشر کرے انکو جیتے ہر روز
اسیطرح لینا ہو - ایشر شادی کا دن اچھی طرح لاوے اور روز مجکو دینا نصیب ہو - پانچ سات
روز بعد گروجی مہاراج تشریف لائے -
گروجی (گنگا سمانی جی سے) مہاراج کاتک سودی پورنماشی کا لگن بہت شبہ بنتا ہے
اور کوئی لگن پھر آگے دو برس تک نہین نکلتا ہے اور کاتک سودی دشمی کا جنیو ہے
جنیو کا مہورت بھی بڑا شبہ نکلا ہے چار مہینے پورے آج سے جنیو کو ہین - اور لگن کو پانچ
دن اوپر چار مہینے -
گنگا سمانی جی - بہت اچھا گروجی مہاراج تمہاری دیا سے بخیر وخوبی یہہ کارج ہوجاوے
اوسوقت کی بات ہے - مجھے تو ایک پہاڑ معلوم ہوتا ہے - یہہ کہکر پانچ روپیہ اور
دو کوزے مصری کے گروجی مہاراج کو دئے -
گروجی - خوش ہوکر - مہاراج کچھ فکر نہیہ - کچھ گھبرانے کی بات نہین ہے - پرمیشور
نروگن اس کارج کو کرا دے گا -
سیتارام جی نے سمدہیون کو لگن سے اطلاع دی اور سب عزیز و اقارب کو خطوط بھیجدئے
گہر مین اوسی روز سے سینی پرونے کی طیاریان ہونے لگین - ہر بات مین اپنی امر کا
گنگا سمانی جی اور رانی جی کو خیال کہ خوب تعلی اور دہوم دہام سے یہہ کارج ہووے چاہیے

ایک روپیہ کی جگہہ ننلوے روپے خرچ ہون مگر جو بات ہو سب سے بڑھ کر ہو۔ برادری بھر مین میری ہوم ہو جاے۔

ٹیکارام جی باہر دیوانخانہ مین بیٹھے تھے کہ دیاساگر جی تشریف لائے۔

ٹیکارام جی۔ آئیے بھائی صاحب تسلیم۔ (اُٹھ کر) مزاج شریف۔

دیاساگر جی۔ آپ کی عنایت۔ (بس آپ تشریف رکھین تکلیف نہ کرین) بندہ کل ہی آگرہ سے جو آیا تو یہہ سنا کہ آپ کے یہان ساعت لگن صاحبزادی اور زنار بندی صاحبزادہ قرار پائی ہے۔

ٹیکارام جی۔ جی ہان بھائی صاحب میرے نزدیک تو ابھی توقف مناسب تھا مگر والدہ صاحبہ نے ایک نہ مانا بہت دیر تک دوہر دو طرف کی باتین ہوتی رہین۔

دیاساگر جی۔ کیسے زنار بندی مین آرایش اور آتشبازی کسقدر طیار ہوگی غالب ہے کہ اسمین بھی خوب فضول خرچی ہو۔

ٹیکارام جی۔ نہین صاحب۔ مین ان سب باتونکو محض فضول جانتا ہون مگر کیا کرون ان عورتون نے غضب مین جان کر دی ہے۔ آتشبازی نہ کرنے کو بدشگونی اور کم کرنے کو ناک کٹنا خیال کرتی ہین۔ مین خود بھی سوچتا ہون کہ کیا کیا جائے۔ آپ کی کیا راے ہے۔

دیاساگر جی۔ میری راے تو آپ پہلے ہی سے جانتے ہین۔ بندہ زادہ کی شادی مین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ سب عورتین کہا کین مگر مینے ایک نہ سنی۔ چند مہتاب کے سوا (کہ وہ بھی ایک دوست نے بخیال روشنی بنوائے تھے) ایک انار تک نہ تھا۔ اور آرایش کا تو نام بھی نتھا۔ اور مجھہ پر کیا موقوف ہے بہت سے فہمیدہ لوگون نے اس فضولی کو ترک فرما دیا ہے۔ مگر بات یہہ ہے کہ جب کسی بات مین منتظمہ نے آپ کی راے سے اتفاق نہین کیا اور آپ نے بھی بہ مجبوری کسی امر مین اپنی راے کو دخل نہین دیا تو اسمین بھی خاموشی کے سوا اور کیا کیجیے گا۔ پس یہہ سمجھہ لیجیے کہ این ہم اندر بیدلی بالاے غم ہاے دگر۔ اور اگر آپ کی راے کو بھی کچھہ دخل ہے تو آپ اگر مطلق موقوف نہ کیجیے تو درجۂ اوسط ہی کو کام مین لائیے۔ مجھے تو اون لوگون کی حالت پر بڑا افسوس آتا ہے جو اپنی فضول اور بے سود باتون مین اپنا زر کثیر خرچ کر دیتے ہین۔ خدا نے انسان کے واسطے

روپیہ خرچ کرنے کے وہ عمدہ عمدہ مواقع دیے ہین کہ اگر حسب حیثیت سرمایہ کو ہم اون امور مفیدۂ عام
مین باموقع خرچ کرین تو دینی دنیوی دوامی نیکنامی حاصل کرسکتے ہین - کل کا اخبار آپ نے
دیکھا ہوگا - ایک پارسی سوداگر نے اپنی لڑکی کی شادی مین ایک خرمہرہ بھی فضول باتون
مین صرف نہ کیا اور اوس شادی کی مسرت کے اظہار مین پچاس ہزار روپے کے نوٹ
اس غرض سے وقف کردیے کہ اس کے سود سے اسپتالون مین غریبا و محتاج بیمارون کو
کھانا اور کپڑا دیا جایا کرے - دیکھیے اولوالعزمی اسے کہتے ہین فیاضی اسکا نام ہے ایسے ہی
دولتمند عزیز خدا او خلق خدا ہوتے ہین - جو دولتمند فایدۂ عام مین دولت نہین خرچ
کرتے اور فضول دولت برباد کرتے ہین اون سے نہ خدا راضی ہوتا ہے نہ خلق خدا اور
ایسے لوگون کے وجود سے فایدہ تو درکنار بلکہ نقصان عام متصور ہے - غرض یہ تجویز
ٹھہری کہ پچاس روپے سے زیادہ آرایش اور آتشبازی ہرگز نہ بنے - یہان تو یہہ تجویز
ہوئی مگر جب گھر مین بھی منظوری ہو - وہان تو ہر ایک فضول بات مین ساری برادری
سے بڑھ کر روپیہ برباد کرنے کی تجویز قرار پاگئی ہے ٹیکا رام جی کی کون سنتا ہے اور دریا
جی کو کون پوچھتا ہے - وہان تو اوسکی بلے پسند ہے جو ایک روپیہ کے مقام پر سو روپے
کی راے دے - آخر وہان یہہ قرار پایا کہ بھرت پور سے مٹی کے کھلونے منگاے جائین
اور خوب کثرت سے آرایش اور آتشبازی بنوا کر اچھی طرح دل کھولکر ہوس نکال لیجائے -
اب لڑکے والون کا کچھہ مختصر حال حوالۂ قلم ہوتا ہے - گنپت رام جی کہ جنکے صاحبزادہ سے ٹیکا رام جی
کی صاحبزادی منسوب ہوئی تھین زمانہ شاہی مین اودہ کے کسی علاقہ کے ناظم تھے اور اس عہدہ
مین بہت کچھہ دولت پیدا کی تھی - دو چار گانون بھی خرید لیے تھے انکے دو صاحبزادہ تھے
ایک کی شادی ہوچکی تھی اور دوسرے کی شادی اب درپیش تھی چونکہ نوابی اور شاہی زمانہ
دیکھے ہوے تھے مزاج مین تعلی اور فضولخرچی بہت تھی - اس لڑکے کے گویا منتظر تھے -
ٹیکا رام جی کا خط پہونچا تو کمال مسرور ہوے - دہوم دہام کی تیاریان ہونے لگین -
چاندی کا سوہاگ پٹارہ اور چھپر اور سب پنیان وغیرہ بنانے کو دین - غرضکہ ہر ایک بات
مین فضولی اور تعلی مدنظر تھی - ارباب دختر کا تمول اونکے سمند مفضولی پر مہمیز صرفی کا اوتازیانہ
ہوا - تعلی کے خیال مین بہت کچھہ زور شور کرنا پڑا تاکہ یہہ کوئی نہ کہے کہ گنپت رام جی نے
ٹیکا رام جی سے کم خرچ کیا بلکہ یہہ ہر ایک کہے کہ جو کچھہ لوازمہ ٹیکا رام جی کے یہان سے پایا اوس سے

دہ چند زیادہ لڑکے والون نے خرچ کر ڈالا۔
مٹھائی کی طیاریان بھی فریقین کے یہان ہوئین۔ لڑکے والون کو یہہ فکر کہ ٹیکا رام جی کے مقابلہ مین ہیٹی نہوجائے۔ لڑکی والون کو دو اندیشے۔ ایک یہہ کہ ہاتھی سے ٹکر ہے کہین ہنسی ہوجائے دوسرے یہہ کہ پہلا کارج ہے کہین برادری مین کسی بات مین سبکی نہوجائے۔ شہر مین گھر طرفین کے یہان کی طیاریون کے رات دن چرچے۔ فریقین کو یہہ خبط کہ جلد وہ دن آئے کھانا پینا سونا سب بھرسانی ضروریات مین حرام۔ ہر ایک کو یہی جوش کہ جلد اس معرکۂ عظیم سے (شادی کیا تھی گویا مہم کابل درپیش تھی) سبکدوشی ہو۔ بات رہجائے۔ خدا خدا کر کے ہزار کاہش وہ چار مہینے بسر ہوئے۔
لگن سے پندرہ روز پہلے گنپت رام جی مع اپنے عزیز و اقارب کے روانہ ہوئے یہان ٹیکا رام جی نے مکان مع سب ضروری سامان کے تیار کر رکھا تھا۔ کھانا بھی تیار تھا۔ گنپت رام جی پہونچے اور رسی مین فروکش ہوئے۔
گنگا سہائی جی ۔ ٹیکا رام جی سے۔ پنجمی کو زنانیان ہین اور پرسون کڑھائی چڑھانے کا مہورت ہے۔ حلوائی کو بلا کر مٹھائی کا انتظام کر دو اور گرو جی کو بلا کر دعوت کی فردین لکھا دو اور پہتو وین کی فردین بھی لکھ لے۔
ٹیکا رام جی ۔ بہت اچھا حلوائی کو بلایا ہے آتا ہوگا۔
خدمتگار ۔ مہاراج حلوائی حاضر ہے۔
ٹیکا رام جی ۔ کہو اچھا بیٹھے۔ ٹیکا رام جی باہر گئے۔
حلوائی ۔ بندگی مہاراج۔ فرمائیے کیا حکم ہے۔
ٹیکا رام جی ۔ ارے میان تمنے بڑی دیر لگائی۔ کہان رہے کہان۔ یہان تو پرسون کڑھائی کا مہورت ہے اور تمنے ابھی تک تخمینہ بھی نہین لکھایا۔
حلوائی ۔ بس دیر کیا ہے ابھی آپ سب تخمینہ لکھ لیجیے۔ مگر یہہ تو فرمائیے کہ کے سیر کی تیل ہوگی اور کتنی تیلین بنین گی۔ آپ کی برادری مین تو یہان ڈہائی سیر یا تین سیر کی چھ سات سو تیلین بنتی ہین اب آپ جتنی حکم دیوین۔
ٹیکا رام جی ۔ ہمارے یہان جو پندرہ سو تیلین بنین گی اور ساڑھے تین سیر کی تیل ہوگی۔ اور نو سو من کی کھجورین سیر کی آٹھ بنین گی مگر دیکھو مٹھائی بہت عمدہ بنے۔

کوئی نقص نہ نکالے۔

حلوائی ۔ مہاراج کیا مقدور ہے جنس اچھی سے اچھی لیجیے۔ تخمینہ لکھا گیا ٹھیکہ کو گئی۔ دوسرے روز حلوائی کی کڑاہی کی ٹیکے کی دعوت کی گئی۔ اور سمدھیون کے یہان انواع اقسام کی شیرینی کے ساتھ تھال بھی اوسی روز بھیجے گئے۔

ٹیکارام جی ۔ دیا ساگر جی سے۔ بھائی صاحب ان تھالون کے بھیجنے کی اصل حقیقت بھی کچھ آپکو معلوم ہے۔

دیا ساگر جی ۔ سابق مین تو قبل از دیوگن کوئی شے بھیجنا ہی معیوب تھا۔ ایکدفعہ جو کسی صاحب کے سمدھی باہر سے تاریخ مقررہ سے ایک روز قبل پہونچے تو لڑکے والونکے مہتمم نے اوس روز کھانا پکانے کی طیاری نہ کی تھی کیونکہ اونکو تو اوسکے دوسرے روز پہونچنے کا خیال تھا لڑکی والون نے جو یہہ سنا کہ وہ ایک روز قبل آئے اس سے اونکے یہان کے مہتمم نے کھانا پکانے کی طیاری نہین کی تھی اب وہان طیاری ہو رہی ہے تو اونھون نے ایک تھال مین تھوڑی سی مٹھائی داماد کے واسطے بھیجی۔ تب سے جو سمدھی باہر سے آتے تھے اونکے یہان لوگ ایک تھال مٹھائی کی داماد کے واسطے بھیجنے لگے۔ حاصل اس سے کہ جس ضرورت و خیال سے ابتدا مین بھیجی گئی تھی وہ ضرورت اور اتفاق پیش آوے یا نہ آوے بعد چندے اسمین بھی فضولی ہونے لگی اور اب تو تھالونکا حساب اسمین بھی ہوتا ہے اگر ایک تھال کم ہوجاوے تو طرف ثانی بار بار تقاضا کر کے لیتے ہین۔ اور آپ کے یہان تو ۶۰ حساب سے بھی زیادہ تھال گئے۔ ترقی اور فضولی کے بعد پانچ تان مین پہلے ۲۰ تھال جاتے تھے۔ پھر پچیس ہوے بعد ازان ۳۰ تک بھی نوبت پہونچی۔ بعض حضرات نے ۴۰ تک بھی بھیجے ہیں۔ مگر ابتک لوگ ۳۰ یا ۴۰ تھال بھیجنے والون پر معترض ہی ہوتے ہین آپ نے اب ۶۰ بھیجدیے۔

ٹیکارام جی ۔ بھائی صاحب۔ یہان تو ۵۰ کی تجویز کی تھی یہہ تو بڑی بحث کے بعد ۶۰ منظور ہوئے۔ دیکھیے ہمارے یہان اگر کسی بزرگ نے کسی ضرورت کے وقت شادی بیاہ وغیرہ کے معاملات مین ایک روپیہ بھی صرف کیا تو اوسکی فقط پیروی اور تقلید ہی نہین ہوئی بلکہ روز بروز حد سے زیادہ فضولی ہوتی گئی اور ہوتی جاتی ہے مگر عمدہ اور مفید عام کام مین کوئی کسی کی پیروی نہین کرتا مین تو سنا ہے کہ ابھی تک تو باہر سے جو سمدھی آتے تھے

اونھین کے یہان تھال جاتے تھے۔ اب کسی حضرت نے اپنے شہر مین رہنے والے سمدہیون کے یہان بھی کچھہ تھال بھیجدیئے مگر مجھکو تو اس بات کا یقین نہین آتا۔

دیاساگر جی۔ نہین بھائی صاحب یہہ بات محض غلط ہے کسی نے مذاقاً کہدیا ہوگا ابھی تک تو کہین ایسا نہین ہوا۔

ٹپکا رام جی۔ دیکھیے بھائی صاحب۔ آج تھالون پر جو مجھسے بحث ہوئی تو سب کے سب یہی غل مچانے لگے کہ یہہ تو بزرگون کی رسم ہے۔ یہہ کوئی نہین خیال کرتا کہ جس بزرگ نے ایجاد کی تھی وہ کس ضرورت سے ایجاد کی تھی اور کس مد رجہ پر اور اب بلا ضرورت ہمکو اوسکی پیروی ہی کیا ضرور ہے اور اگر پیروی ہی فرض ہے تو اوسمین فضولی کرنا کیا بزرگون کے خلاف چلنا نہین ہے۔

دیاساگر جی۔ ان تھالون ہی پر کیا موقوف ہے۔ جسقدر رسوم لین دین کے اب ہمارے ہان ہین اگر ابتداے ضرورت ایجاد پر نظر کیجاے اور حال کی پابندی اور فضولی پہ غور کیا جائے تو صاف ظاہر ہے کہ ہم سب بلا سبب ان رسوم کے پیچھے پڑے ہین۔ باقی آیندہ۔

از دہلی

تاریخ فتح غزنین مصنفۂ جناب پنڈت بشن نراین صاحب ناگر رئیس دہلی

فوج شاہی قلعۂ غزنین گرفت از جنگ جو عیسوی بشکست غزنین زیب رفتش ... ۱۸۹۹	سال تاریخش بہ ہمت فتح شد غزنی بگو ۱۲۴۴ گشت کابل باز فتح از داد ہ ہجری شمار ۱۲۹۷

تاریخ وفات پنڈت کشن لال صاحب چودہری اکونٹنٹ مصنفۂ پنڈت سہج رام صاحب تکو سب اوورسیر لاہور

از زمانہ کرد رحلت کشن لعل سال تاریخش ندا شد از خرد	رفت از دنیا بجنت کشن لعل چودھری رفت بائے پنڈت کشن لعل

غزل بر طرح مشاعرۂ شملہ طبعزاد پنڈت ہرم چند صاحب ہنڈو مقیم شملہ متخلص بہ مہذب

مصرع طرح

ہوگیا ہے شاعروں کا شور و شر اچھا ہوا

ہوگیا ہے شاعروں کا شور و شر اچھا ہوا
ناظموں کے بیچ واللہ یہ عذر اچھا ہوا

نوک جھونک ہونے سے ہوتی ہے صفائی نظم کی
سنگ سے گرتا رہی ہے جو شرر اچھا ہوا

لاکھ ہوویں جیل کیلو کیت او بانونکے پیڑ
کام آتا پڑ رہی ہے جو شجر اچھا ہوا

حرف شکوہ کو زبان پر ہم نہیں لائے کبھی
کہتے ہیں ہم جو ہوا وہ سر بسر اچھا ہوا

یار جب آیا عیادت کے لیئے گھر پر میرے
کہہ رہا تھا دلکو وارثوں میں گر اچھا ہوا

ہم مریض حسن ہیں ہمکو دوا سے کام کیا
صندلی پوشونکو دیکھا درد سر اچھا ہوا

کیا نگاہ یار میں اکسیر کی تاثیر ہے
اوس سے دونوں درد سر درد جگر اچھا ہوا

ہے مہذب شعر گوئی کی تیری شملہ میں ہوم
شاعروں میں کہتے ہیں سب بشر اچھا ہوا

اخبار قومی

الہ آباد - نہایت افسوس اور حسرت کا مقام ہے کہ اہلیہ پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب کنز و وکیل ہائی کورٹ الہ آباد نے بتاریخ ۲۹ جولائی سنہ ۹۰ عیسوی شب کو بوقت ۱۲ بجے بعارضہ ہیضہ قضا کی - یہہ بیچاری بدریافت خبر وفات پنڈت نندکشور صاحب تو برسم تعزیت گئی تھیں وہانسے گھر واپس آکر غذا کھائی اور بعد ایک گھنٹہ کے اس بہشت نصیب کو بھی پیام اجل آیا - پنڈت صاحب مرحوم کی خانہ بربادی ہوگئی - دو شیر خوارہ بچے بھی ہیں اونکا خدا حافظ ہے -

ایضاً - کمال تاسف اور حسرت کا مقام ہے کہ پنڈت نندکشور صاحب زتو وکیل آگرہ جو یہاں عرصہ آٹھہ سال سے بامید عہدہ منصفی مقیم تھے بتاریخ ۳۰ جولائی سنہ حال وقت دس بجے دن کے بعارضہ ہیضہ دفعتًا جوانمرگ ہوے - پنڈت صاحب مرحوم کی والدہ ضعیفہ نے کریا کرم کیا -

ایضاً۔ یہان ہیضہ کی بڑی شدت ہے پرمیشر اپنا فضل کرے۔

ایضاً۔ پنڈت کاشی پرشاد صاحب سکھیا سرشتہ دار صدر بورڈ الہ آباد کے گہر مین دختر نیک اختر تولد ہوئی۔

ایضاً۔ پنڈت شام نراین صاحب خلف پنڈت لچھمی نراین صاحب کول کے گہر مین فرزند ارجمند تولد ہوا۔

ایضاً۔ پنڈت پران کشن صاحب کول نائب محافظ دفتر صدر بورڈ کے قبایل لو گئے۔

ایضاً۔ پنڈت کشن لال صاحب چودہری کوٹنٹ مرحوم کی اہلیہ جو پنڈت صاحب مرحوم کے استرک تربینی جی مین پرواہ کرنے بھوانگر سے یہان مع صاحبزادہ کے آئی تھین استرک پرواہ کرکے یہان سے مظفرگڈہ ضلع ملتان کو تشریف لے گئین۔

امرتسر۔ پنڈت بیجی ناتھ صاحب کچلو وکیل عدالت کے گھر مین ۲ اجون ۱۸۸۲ء کو فرزند ارجمند تولد ہوا۔

ایضاً۔ پنڈت ہرکشن صاحب صاحبزادہ پنڈت بہاری لال صاحب کچلو امتحان تحصیلداری مین کامیاب ہوئے۔

بھرتپور۔ کمال مسرت اور نہایت عزت کی بات ہے کہ پنڈت بشن لال صاحب وکیل سرکار بھرتپور خلف پنڈت جیالال صاحب کول تحصیلدار پرگنہ بسا ور راج بھرتپور کو صاحب ریذیڈنٹ بہادر نے اپنی کمال مہربانی سے بعوض نیکو خدمتی ہاے خلعت و دادسرکار انگلشیہ وسرکار بھرتپور کے ایک عمدہ نئے فشن کی گھڑی بیش قیمت عنایت فرمائی اور رپورٹ مین بڑی تعریف و ثنا پنڈت بشن لال صاحب کی کارگذاری کی گورنمنٹ مین لکھی۔

بریلی روہیلکھنڈ۔ راے پنڈت اند نراین صاحب گرٹو منصف کی تبدیلی شہر الہ آباد کو ہوئی۔

بہرایچ۔ قیصر گنج۔ سہجرام بھنڈاری پنڈت اوند نراین صاحب ٹکو منصف قیصر گنج کے یہان نوکر ہوا۔

پرتاب گڈہ۔ پنڈت کشن لال صاحب سکھیا اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر کی تبدیلی ضلع سلطان پور کو ہوئی۔

ایضاً۔ پنڈت راج نراین صاحب کول عہ۵ ماہوار کے نقل نویس دیوانی مقرر ہوے۔

ایضاً - پنڈت کشوری لال صاحب کو جو طالبعلم مدرسہ انگریزی کو دو انعام ایک حاضری کا اور دوسرا اچھا پڑھنے کا عطا ہوا۔

ایضاً - پنڈت بشیشر ناتھ صاحب کو انعام حاضری کا ملا۔

ایضاً - پنڈت ہرکشن صاحب گنجور اور پنڈت بشیشر ناتھ صاحب تکو یہاں تشریف لائے تھے انکی سعی سے تسوجی کول کی شراکت کی بابت کیٹی ہوئی اور یہہ بات قرار پائی کہ اگر ایسی ضالتیمن جیسی کہ تسوجی کی ہے مہاراج امرناتھ جی کھونکھون اور مہاراج دیبی پرشاد جی وانچو اور مہاراج کشن جی زتشی اور مہاراج کاشی ناتھ جی گرو بہوستہ دیوین تو اکثر صاحبون کو اونکے ملانے مین عذر نہوگا۔

جے پور - ۱۹ جون ۱۸۶۹ء کو پنڈت امرناتھ صاحب تعلقدار مادھو راج راجپوتہ نظامت جے پور یہان آئے اور بمکان پنڈت شام نراین صاحب تکو کپتان فتح بلین کے مقیم ہوے اور بتاریخ ۲۳ ماہ جون ۱۸۶۹ء اپنے علاقہ کو واپس گئے۔

ایضاً - ۱۴ جون ۱۸۶۹ء کو مہاراج بشن جی گورینڈو ساکن لکھنؤ جو پنڈت شام لال صاحب لنگر کے صاحبزادہ کا کانیتھ کرنے دہلی سے بعد شادی مہاراج بنسی گرو آئے تھے لکھنؤ کو روانہ ہوئے۔

ایضاً - ۲۲ جون ۱۸۶۹ء کو اہلخانہ پنڈت بدری ناتھ صاحب مرحوم مع صاحبزادہ خود دہلی کو واپس گئین۔

ایضاً - ۱ جولائی ۱۸۶۹ء کو پنڈت بالکرام صاحب رئیس کشمیر ہمشیرزادہ خوشدامن جناب پنڈت مادھو پرشاد صاحب یہان آئے اور بخانہ پنڈت صاحب ممدوح استقامت گزین ہوئے - اور ۲۲ جولائی ۱۸۶۹ء کو روانہ الور ہوئے۔

ایضاً - ۱۲ جولائی ۱۸۶۹ء کو پنڈت بھولا ناتھ صاحب خلف پنڈت ہرکشن صاحب لنگر گنگا پور سے اپنی ماسی یعنی اہلیہ پنڈت کشن نراین صاحب تیمتی کو بھیجوا کر یہان آئے اور پنڈت مادھو پرشاد صاحب کے دولتکدہ پہ مقیم ہین۔

ایضاً - ۱۳ جولائی ۱۸۶۹ء کو پنڈت دینا ناتھ صاحب نائب ناظم مالپورہ اپنے علاقہ سے یہان آئے اور بخیر و عافیت ۱۷ تاریخ ماہ جولائی ۱۸۶۹ء کو واپس تشریف لے گئے

ایضاً - ۲۰ جولائی ۱۸۶۹ء کو پنڈت بشمبر ناتھ صاحب تکو تحصیلدار جملہ اگمڈہ جو پانچ سات

روز سے بعد شادی دختران خود آگرہ سے یہان آئے ہوے تھے اپنی تحصیل کو روانہ ہوے اور متعلقین پنڈت صاحب موصوف کے ابھی بوجہ انتقال دادی صاحبہ پنڈت صاحب ممدوح آگرہ مین ہین ۔

ایضاً۔ عرصہ ہوا کہ پنڈت نانک چند صاحب تھانہ دار کی تبدیلی ٹوڈہ رائے سنگھ مین ہوئی ۔

ایضاً۔ عرصہ ہوا کہ تبادلہ پنڈت کشن نراین صاحب تیمنی داروغۂ سایرات کا ہنڈون سے لنکا پور کو ہوا ۔

ایضاً۔ دس پندرہ روز ہوے کہ اہلخانہ پنڈت شام نراین صاحب رینہ عامل ساگی یہان آئین اور مکان پنڈت برجناتھ صاحب تکو فروکش ہین ۔

ایضاً۔ دس پندرہ روز ہوے کہ آگرہ سے کیلاس رام باورچی حسب الطلب پنڈت برجناتھ صاحب تکو یہان آیا ہوا ہے اور اونکے پاس نوکر ہے ۔

دہلی۔ پنڈت بشمبرناتھ صاحب کول ملازم محکمہ اسٹنٹری انڈس دہلی ریلوے کی تنخواہ مین ترقی بتوجہ پنڈت بشمبرناتھ صاحب اسسٹنٹ منیجر ریلوے ہوئی اب ۵ ماہوار پانے لگے ۔

ایضاً۔ ۲۰ جولائی سنہ ۱۸۸۱ء کو پنڈت برج کشور صاحب تیمنی سررشتہ دار بندوبست ضلع ہمیرپور کی والدہ مع پنڈت روپ کشور جی کے روانہ ہمیرپور ہوئین ۔

ایضاً۔ ۲۰ جولائی سنہ ۱۸۸۱ء کو پنڈت اندرنراین صاحب شیوپوری یہان ۲۴ گھنٹہ قیام کرکے روانہ نینی تال براہ بانس بریلی ہوے ۔

ایضاً۔ اس ماہ جولائی سنہ ۱۸۸۱ء مین بارش موقع مناسب پر ہوئی اور نیز آیندہ کے لیے امید ہے ۔

ایضاً۔ ۲۶ جون سنہ ۱۸۸۱ء کو پنڈت اندر پرشاد صاحب کچلو مع والدہ خود کہ جو امرتسر گئے تھے واپس آئے ۔

ایضاً۔ ۲۷ جون سنہ ۱۸۸۱ء کو پنڈت موتی لال صاحب ابن پنڈت جواہر لال صاحب معرف کھار حصار سے بعزم روانگی آگرہ دہلی مین آئے اور بعد قیام دو روز آگرہ روانہ ہوگئے ۔

ایضاً - ۲۶ - جون ۱۸۸۰ء کو پنڈت بشمبر ناتھ صاحب خلف پنڈت جوالا ناتھ صاحب عرف مہاراجہ مع برادران خود اجمیر مقام ملازمت خود تشریف لے گئے -

ایضاً - ۲۶ - جون ۱۸۸۰ء کو بالوجی صاحب خلف پنڈت دیبی پرشاد صاحب رینہ کہ جو بحصول رخصت سہ ماہ واسطے معالجہ کے آئے تھے بعد صحت اجمیر واپس تشریف لے گئے -

ایضاً - ۲۰ - جون ۱۸۸۰ء کو پنڈت اندر پرشاد صاحب کچلو خلف کالکا پرشاد صاحب کچلو جو بحصول رخصت دہلی مین آئے تھے بمقام فاضلکا ضلع سرسہ جائے ملازمت خود روانہ ہوئے -

ایضاً - یکم جولائے ۱۸۸۰ء کو اہلیہ پنڈت شام نراین صاحب رینہ مع بچہ ہائے خود بعد انفراغ شادی زنار بندی فرزند ارجمند خود روانہ جے پور ہوئین -

ایضاً - ۰ جولائے ۱۸۸۰ء کو پنڈت رتن لال صاحب کچلو ریواڑی سے واسطے معالجہ لینے کے دہلی مین آئے اور دہلی مین سکونت پذیر ہین اور نسبت سابق کے اب تندرست ہین -

ایضاً - ۱۶ - جولائے ۱۸۸۰ء کو پنڈت جانکی ناتھ صاحب مدن اکونٹنٹ ریلوے تبدیل ہوکر مع متعلقان خانہ کوچ آگرہ سے دہلی مین تشریف لائے اور متعلقان کو یہان گھر پر چھوڑ کر آپ پھر دورہ کو تشریف لے گئے -

ایضاً - ۲۰ جولائے ۱۸۸۰ء کو متعلقان پنڈت کالکا پرشاد صاحب عرف کچلو سپرنٹنڈنٹ بندوبست ضلع سرسہ جو بتقریب شرکت شادی زنار بندی صاحبزادہ پنڈت شام نراین صاحب رینہ دہلی مین قیام پذیر تھے مع الخیر روانہ سرسہ ہوئے -

ایضاً - اس ماہ مین ایک امر اور پیش آیا کہ پوتی پنڈت جگن ناتھ صاحب عرف کول اپنے نانا مسمی پنڈت جواہر لال صاحب تنجور کے گھر مع اپنی والدہ صاحبہ کے گئی تھی اور رات کو چھت پر سوتی تھی کہ گلے مین سے تلسی اور ہاتھ مین سے ایک گڑہ طلائی چوری گیا کہ اس اثنا مین آنکھ لڑکی کی کھل گئی اور اوسنے اپنی مان کو آواز دی اور ہوشیار ہوگئی اور سوا ے ایک کڑہ اور تلسی کے اور نقصان ہونے نہ پایا پولیس کے ذریعہ سے تحقیقات ہوئی مگر نشان چور کا ابتک نہین لگا ہے تلاش جاری ہے

یہ بھی ریونیو بلانے اور پھیلنے کا ایک ادنیٰ سا نقصان ہے ۔

الیضاً ۔ پنڈت جانکی ناتھ صاحب عرف منشی بنابر حصول زر جاگیر رائے بہادر پنڈت پیم نراین صاحب ہاپڑ روانہ کٹھری ہوئے ۔

شملہ ۔ پنڈت کشوری لال صاحب معتمد نواب صاحب بہادر والی بھاولپور مع قبایل یہاں تشریف لائے ہین ۔

الیضاً ۔ پنڈت کدار ناتھ صاحب حجہ مع پنڈت بدری ناتھ صاحب فرزند اکبر خود حضور وزیر آئے سابق وحال کے واسطے از جانب مہاراجہ صاحب بہادر کاشی نریش ڈالی آنب کی لیکر تشریف لائے اور بعد تین ہفتہ کے واپس بمقام بنارس تشریف لے گئے ۔

الیضاً ۔ بارش باران رحمت الٰہی نازل ہو رہا ہے ۔

علیگڈھ ۔ پنڈت دیبی پرشاد صاحب بقایا ڈپٹی کلکٹر بہادر یہاں سے بمقام بدایون تبدیل ہوکر تشریف لے گئے ۔

فرخ آباد ۔ پنڈت سرکشن صاحب مہتو الوامین عدالت فرخ آباد خاص سے بمقام تروا ضلع فرخ آباد تبدیل ہوگئے اور ۹ جنوری ۱۸۷۶ کو یہاں سے روانہ تروا ہوئے

فیض آباد ۔ پنڈت رتن ناتھ صاحب خلف اصغر پنڈت کدار ناتھ صاحب کول اتیت ویا نے ضلع اسکول کے درجہ ششم سے درجہ پنجم مین ترقی پائی ۔

الیضاً ۔ مہاراج گنگا دہر مہنت میرکچند رمہرمہا ذلوجی حسب تجویز کمیٹی صاحبان قوم مقیم گونڈہ اور فیض آباد اپنے عہدہ مہنتی اور اختیارات سے سبکدوش کیے گئے ۔ اب تا حیات ماہواری برائے گذارہ حسب تجویز کمیٹی ملا کرے گا ۔ انسے اکثر بلکہ متواتر ایسے امور جوکہ خلاف اختیارات اور اقرارنامجات تھے اور جن سے نقصان جایداد متعلقہ مندر پیدا ہوا اور آیندہ ہونے کا اندیشہ اور احتمال متصور تھا وقوع مین آئے بدین نظر بمجبوری کمیٹی نے انہین علحدہ کردیا ۔ انتظام تقرری مہنت جدید زیر تجویز ہے لہذا جملہ صاحبان قوم کی خدمت مین استدعا ہے کہ براہ مہربانی جلد کسی دوسرے لایق اور مناسب شخص کو منتخب فرماکر بغرض تقرری سفارش فرمائین گے ۔

کانپور ۔ پنڈت ہردے نراین صاحب کول اہلمد عدالت کا نام نمبرہ امیدواران

نائب تحصیلداری درج ہوا۔

ایضاً۔ راجہ پنڈت شیوناتھ سنگھ صاحب بہادر کول اپنے صاحبزادہ کے پاس مقام الہ آباد تشریف لے گئے۔

کوئٹہ بلوچستان۔ پنڈت نندلال صاحب کول سابق کلرک ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور اب یہاں دفتر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر بلوچستان کے کلرک مقرر ہو کر بہ ترقی تشریف لائے ہیں۔ سابق [illegible] پاتے تھے اب [illegible] ماہوار پائیں گے۔

گونڈہ۔ ۱۰ جولائی ۱۸۸۴ء کو جگ رشی جی کا بمکان پنڈت امرناتھ صاحب کول منیجر کورٹ آف وارڈس گونڈہ متصل تالاب ساگر ہوا۔ جملہ صاحبان قوم مقیم گونڈہ شریک جگ تھے۔

ایضاً۔ پنڈت پریم نرائن صاحب صاحبزادۂ اصغر پنڈت شام نرائن صاحب کول سب جج بہادر ضلع دو ہفتہ سے وارد گونڈہ ہیں۔

لاہور۔ پنڈت درگا پرشاد صاحب شیوپوری روانہ راولپنڈی اپنے مقام کے ہوئے

ایضاً۔ پنڈت لالجی پرشاد صاحب برادر بخشی پنڈت کنہیا لال صاحب نے وفات پائی۔

ایضاً۔ پنڈت جانکی ناتھ صاحب کتابی بعد اختتام رخصت روانہ ہوشیارپور ہوئے۔

ایضاً۔ اہلیہ دیوان پنڈت رامناتھ صاحب مدن روانہ جالندھر ہوئیں۔

ایضاً۔ پنڈت بدری ناتھ صاحب کتابی بسبب تعطیل روانہ ہوشیارپور ہوئے۔

ایضاً۔ مہاراج جیا کروجی روانہ ہوشیارپور ہوئے۔

ایضاً۔ بارش خوب ہوئی۔

لکھنؤ۔ ۲ جولائی ۱۸۸۴ء روز چہارشنبہ کو پنڈت موہن کشن صاحب (صاحبزادہ پنڈت کیشوناتھ صاحب گرٹو وکیل عدالت) کے گھر میں فرزند ارجمند تولد ہوا۔

ایضاً۔ ۹ جولائی ۱۸۸۴ء کو صاحبزادی پنڈت ہرکشن صاحب تکو مع اپنے لڑکوں کے اور صاحبزادی خرد پنڈت لچھمی پرشاد صاحب تمنی ہمراہی خوشدامن صاحبہ خود بمقام کلکتہ اپنے خسر خانہ روانہ ہوئیں اور کلکتہ سے مع الخیر رسی کی رسید بھی آگئی۔

ایضاً۔ پنڈت ہرکشن صاحب گنجور سب جج بہادر سلطانپور بعد ختم رخصت سلطانپور تشریف لے گئے۔

ایضاً پنڈت مہاراج نراین صاحب تنخواہ اکسترا اسسٹنٹ کمشنر بہادر بعد معمول محنت کامل اور ختم میعاد رخصت اونام اپنے کام پر تشریف لے گئے ۔

ایضاً ۔ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب تکو وکیل عدالت کا مزاج اب بفضلہ ہر گونہ صحیح ہے کچہری دیوانی مین ہر روز تشریف لیجاتے ہین ۔

ایضاً ۔ ستترہ جولائے ۱۸۹۶ء روز شنبہ کو سالانہ جگ شیجی کا جسکا اہتمام پنڈت بیجناتھ صاحب کول بنارسی او ر پنڈت کشن نراین صاحب در منصف لکھنو پنڈت اجودہیاناتھ صاحب کول بخشی مرحوم کے باغ مین بکمال عمدگی او ر معقولیت ہوا ۔ پنڈت راج نراین صاحب کول بخشی وکیل تعلقدار او ر سپشل مجسٹریٹ اس جگ کے محرک ہوئے اور پنڈت بیجناتھ صاحب بنارسی او ر پنڈت کشن نراین صاحب در نے سب اہتمام اسکا عمدہ طور سے فرمایا ۔ اس جگ مین ہر ایک ارباب قوم کے مکان پر آدمی او ر فرد بھیجکر چندہ طلب نہین ہوا مگر جن صاحب نے ارباب قوم مین سے جگ کی خبر سنکر خود جو کچھ بھیجدیا وہ بلا لحاظ کم و بیش بنظر رضاجوئی او ر اتفاق باہمی لے لیا فقط چند شائق صاحبون کو ارباب قوم بذریعہ تحریر یا تقریر خاص پیام دیا گیا ۔ بعد سب آمدنی کے جو کمی ہوئی وہ سب مہتمم صاحبون سے متعلق رہی ۔

پنڈت بیجناتھ صاحب کی عمدہ کوشش او ر مستعدی سے کوئی امر خلاف تہذیب اس جگ مین معرض ظہور مین نہین آیا ۔ ناچ کی بابت موقوفی کا بھی کچھ ذکر آیا تھا مگر بالفعل [illegible] موقوفی ناچ کی جو صریح سفر اخلاق اطفال خورد سال قوم ہے تو نہوئی مگر تاہم اس امر فضول مضر اطفال کے پوجا او ر بخشیت کا اہتمام جو مقدم او ر ضروری تھا زیادہ رہا ۔ امسال پوجا پنڈت بیجناتھ صاحب کول بنارسی کی توجہ سے جگ عمدہ ہوا او ر امسال تو ہون کا اہتمام بہت اچھا رہا او ر کھانا بھی بہت عمدہ او نفیس او ر خوش ذائقہ تھا ۔ اگر اسیطرح ہر سال باتفاق سب صاحبون کو اس جانب توجہ رہے گی تو یہہ جگ جسمین سال بھر کے بعد جائی جملہ ارباب قوم کی جو عمدہ ذریعہ اتفاق قومی کا ہے ہو جاتی ہے ۔) بکمال عمدگی و تہذیب ہوا کرے گا ۔

ایضاً ۔ پنڈت مہاراج نراین صاحب منشی کلرک ریلوے آفس کی تنخواہ مین پانچ روپیہ کا اضافہ ہوا ۔

لکھم پور - پنڈت گوکل ناتھ صاحب منٹو یہاں سے ستیاپور بہ محکمۂ ججی تبدیل ہو گئے -

مرزاپور - پنڈت مہاراج کشن صاحب آغا علیگڈھ سے تبدیل ہو کر یہاں بعہدہ منصفی صدر الصدوری تشریف لائے ہیں -

نواب گنج بارہ بنکی - پنڈت جوگ کشن صاحب ٹکو کلرک ناظر کمشنری کی تنخواہ میں پانچ روپیہ کا اضافہ ہوا -

ہمیرپور - نہایت مسرت کا مقام ہے کہ پنڈت اندر نرائن صاحب شیوپوری کلرک بندوبست کی ترقی بعہدہ کلرک دوم دفتر مردم شماری بمقام نینی تال بمشاہرہ اسی روپیہ ہوئی ہے اور ۱۰ جولائی سنہ ۹۶ء کو پنڈت صاحب یہاں سے بمقام نینی تال تشریف لے گئے - دفتر مردم شماری کا قیام چھ مہینے نینی تال پر رہے گا اور چھ مہینے الہ آباد

ایضا - پنڈت رام نرائن صاحب کول مصنف درجۂ اول ہمیرپور کے یہاں ملازمان سات سو روپیہ کا زیور صندوق سے ایک کنیز کی بد دیانتی سے چوری گیا - سارقہ کو ارتکاب جرم سے اقبال ہوا مگر مال برآمد نہ ہوا کیونکہ اوسنے کسی بنئے چور کو مال دیدیا تھا -

ہردوئی - پنڈت نرنجن ناتھ صاحب منٹو ماسٹر نے ایک مہینے کی رخصت کی اور درخواست بعلت سارٹیفکٹ ڈاکٹری کی ہے - ابھی پنڈت صاحب کو صحت کامل حاصل نہیں ہے ایشر صحت عطا کرے -

صحت غلطی - صفحہ ۱۴۲ مراسلۂ نمبر ۹۳ بابت جون سنہ ۹۶ء سہواً پنڈت گردہاری لال صاحب خلف اکبر پنڈت جے گوپال صاحب کول تحصیلدار مرحوم تحریر ہے درحقیقت پنڈت کنہیا لال صاحب فرزند اکبر اور پنڈت گردہاری لال صاحب فرزند دوم اور پنڈت رتن لال صاحب فرزند سوم پنڈت جے گوپال صاحب کول تحصیلدار کے ہیں -

اشتہار عہدۂ مہنتی ہیر چند سرہا دیوجی واقع اجودھیا جی

یہ عہدۂ مہنتی بوجہ معزول کر دیے جانے گنگادہر جی مہنت کے خالی ہے جس کسی کو تقرر منظور ہو درخواست کرے - درصورت منظوری اور پسند رائے کمیٹی تقرر کیجائیگی درخواست عہدۂ مہنتی کی بمقام گونڈہ میں پاس پنڈت شام نرائن صاحب بول لکھو اور پنڈت کنہیا لال صاحب گہر اور پنڈت دیبی پرشاد صاحب دربادیب تحصیلدار اترولہ کے آنا چاہیئے - خواہ پنڈت امرناتھ صاحب بٹ پوری اور پنڈت لچھمی نراین صاحب

منشی اور پنڈت کنہیا لال صاحب سکہیا منتظم جاپایہ دخنید رمرمہادیوجی کے پاس بمقام
فیض آباد بھیجی جائے۔ نیک چلن اور ناگری دان قابل ترجیح ہوگا۔ اب مہنت جدید
کو پانچ روپیہ ماہوار علاوہ مصارف خوراک اور پارچہ کے دیا جاویگا۔

از کمیٹی فیض آباد گونڈہ

اشتہار تاریخ بدیع ہندوستان بہ تخفیف قیمت

یہہ اردو تاریخ مشتمل ہے اوپر دو حصون کے حصۂ اول مین ذکر پیدایش انسان اور
قدامت ہندوستان اور زبان سنسکرت اور مذاہب اور اقوام وغیرہ و وید ان
و شاستر و دیگر علوم و فنون ہندوستان کا ہے اور اقوال اور کتب دیگر ولایات سے
ثابت ہوگیا ہے کہ جملہ اقوام کی زبان سنسکرت تھی اور ہندوستان ہی سے انسان اور
ملکون مین پھیلے۔

حصۂ دوم مین تذکرہ راجگان سلف کا اور تاریخ اون واقعات کی اور نیز جملہ رجواڑہ
اور ریاست ہاے واقع ہندوستان کا بیان علیحدہ علیحدہ کیا گیا اور بیان سلطنت اسلام
کا ابتدا سے انتہا تک اور ذکر سلطنت انگریزی کا ابتداے آمد سے اسوقت تک درج ہے چونکہ
اس قسم کی اور ایسے تذکرات کی تاریخ آجتک میرے دیکھنے مین نہین آئی۔ یہی امر اس کتاب
کی تالیف کا باعث ہوا قیمت اس نادر العصر رسالہ کی پہلے دو روپیہ آٹھ آنہ تھی مگر نظر
برآن کہ اس عمدہ تاریخ ہندوستان کا جملہ اہل ہند کی نظر سے گذرنا اور سب اہل ہند
کے پاس ہونا نہایت ضرور اور مفید ہے۔ اب محض بخیال فایدۂ عام بہ تخفیف قیمت اسکی
حسب شرح ذیل قرار پائی ہے۔

ایک جلد کے خریدار کو (عہ) دو جلد سے چار جلد تک کے خریدار کو (عہ) پانچ جلد
اور اوس سے زیادہ کے خریدار کو (عہ)۔

جو صاحب قصد خریداری فرمائین اونکو لازم ہے کہ فیض آباد محلہ صاحب گنج مین پنڈت
کنہیا لال صاحب سکہیا کے پاس یا مطبع بہار کشمیر لکھنؤ مین درخواست مع قیمت بھیجین تو فوراً ایک کتاب
مل سکتی ہے اور قیمت اس کتاب کی بذریعہ منی آرڈر پوسٹ آفس عنایت فرمانا چاہیے اور
جو بذریعہ نوٹ روانہ ہو تو رجسٹری لازم ہے۔

جناب مہتمم صاحبان مراسلہ کشمیر زاد عنایتہ - منکار - مراسلہ نمبر ۹۳ ماہ جون میں ایک سوال منجانب پنڈت نرنجن لال صاحب لوٹیہ درج تھا - لہذا جواب اوس سوال کا جیسا کہ رائے ناقص مین آیا ارسال خدمت ہے امید کہ از راہ برادر نوازی مراسلہ قومی مین رقیمہ ہذا کو جگہہ دین -

جواب سوال پنڈت نرنجن لال صاحب لوٹیہ

چونکہ اوّل یہہ دریافت کرنا ہے کہ آیا کسقدر دور جاکر ایسا اتّفاق ہوگا کہ دونو پہیے اپنے اپنے اون نقطون پر پہونچ جائین کہ جنسے اونکی رفتار شروع ہوئی تھی ہمکو ضرور ہوا کہ اون کا ذواضعاف اقل لیا جاوے کیونکہ صرف ذواضعاف اقل ہی سے ہم ایک ایسا عدد دریافت کرسکتے ہین کہ جسمین چند مختلف عدد شامل ہون پس معلوم ہوا کہ دونو پہیونکا ذواضعاف اقل (۴۰۴) انچہ ہوا جسکے ۳۳۴ فیٹ ہوتے ہین لہذا اتنے فاصلہ پر جاکر ایسا اتفاق ہوگا کہ دونو پہیے اپنے اپنے اون نقطون پر پہونچین گے کہ جہانسے اونکی رفتار شروع ہوئی تھی لہذا وہ فاصلہ (۳۳۴) فیٹ سمجھنا چاہیے -

اب یہہ دریافت کرنا باقی رہا کہ دس میل کی مسافت مین ایسا موقع کے دفعہ ہووے گا - اسکے دریافت کرنے کے واسطے یہہ ضرور ہوا کہ دس میل کو اس فاصلہ پر تقسیم کردین چنانچہ بعد تقسیم کرنیکے معلوم ہوا کہ دس میل کی مسافت مین ایسا اتّفاق کم از کم (۱۱۹) مرتبہ ہوجائیگا - فقط

راقم پنڈت ملیشر ناتھ کلہ خلف پنڈت کاشی ناتھ از دہلی

جناب مہتمان مراسلہ کشمیر - منکار - جو سوال کہ پنڈت نرنجن لال صاحب لوٹیہ طالب العلم جماعت پنجم ضلع اسکول پرتاب گڈھ نے درج مراسلہ ماہ جون [illegible]ء فرمایا تھا اوسکا جواب ذیل مین درج ہے امید کہ مراسلہ ماہ جولائے [illegible]ء کے کسی گوشہ مین اس عمل کو درج فرما کر راقم کو ممنون اور مشکور فرمائیے گا -

دونو دائرونکا محیط ۸ فٹ - ۲ انچ اور گیارہ فٹ ۴ انچہ دیا ہوا ہے اسکے ۹۸ انچ اور ۱۳۶ انچ ہوئے ان دونونکا ذواضعاف اقل نکالا تو [illegible] ۴۸ ۳۹ ... ۵۳۰۴۸ انچ یعنی ۳۳۴ فٹ ہوئے اور اسی فاصلہ پر دونو پہیے انکے پہرے ان دونو نقطون پر جس سے کہ اونکی رفتار شروع ہوئی تھی اور دس میل کے اندر $\frac{۱۰ \text{ میل}}{۴۴۲ \text{ فیٹ}}$ یعنی ۱۱۹ مرتبہ ایسے ہی ہوگا -

راقم پنڈت اقبال کشن درطالب العلم درجہ چہارم پرتاب گڈھ ضلع اسکول

اصحاب ہند اٹھو اور جو ب سو چکے + پیدا کیا تماشا تمنے جو کچھ سب تو کھو چکے
اب کیا رہا ہے حسبہ تغافل یہاں تلک + دنیا مین نیم وحشی و جاہل تو ہو چکے

ہماری قوم شریف کو جو زمانہ سلف مین فارغ البال اور آسودہ حال تھی اور علم و ہنر مین باکمال تھی اب خدا جانے کیا ہوا کہ اوسکی آتش حوصلہ سرد ہو گئی اور صلاح اور فلاح ملکی کی فکر نمود و نمود کے بحر ذخار مین غوطہ کہانے لگی ۔ اس زمانہ کے اصحاب اپنی قوم کے ارباب کے ساتھ ویسی ہمدردی ظاہر نہین کرتے ہین جو اگلے زمانہ کے بزرگوار اپنے بھائیونکے ساتھ مرعی رکھتے تھے ۔ یہہ زمانہ کی خوبی اور قوم کی غفلت ہے کہ بڑے بڑے صاحبان متمول جنکو قانون مین ہی کثرت کی فضولی ایجاد کرنیکے سوا اور کسی قسم کی فکر عاید حال فرخندہ فال نہین ہے اپنے بھائیون کی کیفیت اور بے استطاعتی پر مطلق غور نہین فرماتے ہین بلکہ اپنی ذاتی اور جھوٹی ناموری کے بالو کے ٹیلہ پر چڑہنے کے خیال مین دن اور رات غلطان او پیچان رہتے ہین یہان میری غرض یہہ نہین ہے کہ اصحاب متمول اپنے بے استطاعت بھائیون کی مدد ضرور کرین اور اونکو ناداری کے پنجہ سے نجات دین بلکہ میری مراد یہہ ہے کہ شادی اور ناتمندی وغیرہ جملہ تقریبات قومی مین فضولی کو ترک کرین اور اپنی کل قوم کی حالت کو دیکھکر ایسے قاعدے مفید عام مرتب فرمادین کہ جس سے ساری قوم کی عمدہ حالت ہو سکے ۔ اور نمایش کے بہکانے والے شیطان کو کوہ قاف کی چوٹی پر چھوڑکر اون قواعد پر بنظر استفادہ قوم خود ہی عمل کرین تاکہ وہ قوم کی بہبودی کا باعث ہون ۔ روپیہ لٹانے سے نہ صاحب دولت کو (بجز چند لمحہ کی خیالی خوشی ناپایدار کے) فایدہ ہوتا ہے اور نہ قوم کے لوگونکو بہبودی کا راستہ نظر آتا ہے بلکہ برعکس اسکے تقریبات متذکرہ بالا مین زردار لوگونکا اشرفیون کی تھیلی کا منہ کھولنا اور آنکھ بند کرکے روپونکا مینہ برسانا اور افتادہ زمین پر برسانا قوم کے حق مین کانٹے بونا ہے اور اوسکی بلکہ اپنی اور اپنی اولاد کی تباہی اور بربادی کے وسایل پیدا کرنا ہے کیونکہ جب غریب اور متوسط درجہ کے لوگ اصحاب سیر چشم کو روپیہ پھونکتے دیکھتے ہین تو وہ بھی بخیال طعنہ زنی اور تشنیع قوم اپنی حیثیت اور مقدرت سے زیادہ روپیہ صرف کرنے کو مجبور ہوتے ہین اور بیٹھے بٹھلائے اپنے پانون پر آپ تبر مارتے ہین اور اس مقصد کے حاصل کرنے کے واسطے مہاجنون کے قرضدار ہوتے ہین اور اونکا روپیہ ادا کرنے کی فکر سے اپنی جان شیرین کو ضیق مین ڈالتے ہین ۔

اے پیارے بھائیو اگر آپکو اپنی قوم عزیز کے حال پر ترس نہین آتا ہے اور اُسکی کیفیت اور پریشانی پر بجائے اشک کے دریا بہانے کے اگر آپکو فخر ہوتا ہے تو کیا آپ عاقبت کے خیال سے بھی لاپروا ہین کیونکہ اگر آپ اس نیلے فانی مین غرض انسانی ادا نہ کیجیے گا اور اپنی قوم کی اصلاح اور بہبودی کے خیال سے غافل رہیے گا تو آپ اپنے خالق کو جسنے آپکو دنیا کی نعمتون سے مالامال کیا ہے اور آپ کی خوشی کے واسطے ہر ایک سامان مہیا کیا ہے کیا جواب دیجیے گا اور کیا مونہ دکھائیے گا۔

اے برادر صاحبان ہمولکان ابھی سبیرا ہے اور آپکو فرایض انسانی ادا کرنیکا اچھا موقع ہے ورنہ پچھتائیے گا اور اپنی غفلت پر کف افسوس ملیے گا اسلیے بلحاظ اس سخن کے چرا کارے کنند عاقل کہ باز آید پشیمانی + غفلت کو چھوڑ دیجیے اور خیالات نمود بے بود سے منھ موڑیے اور اپنی قوم کے میدان کارزار مین اصلاح اور بہبودی کا جھنڈا اوٹھائیے اور دنیا او عقبی دونو مین اشجار کامیابی اور شادمانی کے شیرین میوون کی لذت چکھیے اصحاب مقتدر کو اپنا روپیہ ضایع کرنے کی عوض کارہائے مفید عام مین صرف کرنا لازم بلکہ انسب ہے۔ جس حالتمین کہ ہندوستان کی دوسری اقوام اپنی اپنی حالت کے بہتر کرنے مین کوشش کرتے ہین اور افلاس و مصیبت کی زنجیر کے توڑنے کے واسطے ہاتھہ پانون مارتے ہین تو کیا یہہ دانشمندی کی بات ہے کہ ہم کاہل الوجود بنے رہین اور خیالات نمایشی و ظاہری کے بھنور مین چکر کھایا کرین۔

نہین نہین ہمپر فرض ہے کہ خواب غفلت سے بیدار رہون اور اپنے بزرگون کی عظمت او ناموری کے برقرار رکھنے مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھین۔ دولتمند لوگونکو چاہیے کہ اپنے جگر پارونکو ہندوستان مین تعلیم کی حدتک پہونچا کر ولایت کو بغرض تکمیل علوم و فنون جہاز پر سوار کرین اور چند سال کی جدائی گوارا کرین بلکہ اون پر فرض ہے کہ جو لوگ ولایت جاکر تعلیم حاصل کرنیکا شوق کرتے ہین اور بوجہ ناداری کے اپنی آرزو کو پورا نہین کر سکتے ہین اونکے اخراجات ضروری کے متکفل ہون اور اونکو قسمت آزمائی کرنیکا موقع دین۔

پنڈت شنبھو ناتھہ صاحب در وکیل عدالت کی جرات بھی لایق توصیف ہے کہ اونھون نے ولایت جانے کا عزم اپنے دلمین ٹھانا ہے اور بیرسٹری کے امتحان دینے کا بیڑا اوٹھایا ہے

پہنچ ہے - این کار از تو آید و مردان چنین کنند + حافظ حقیقی پنڈت صاحب کو اپنے مقصد مین کامیاب کرے - اور اون کو خوش وخرم رکھے -

روپیے سے قوم اپنا روپیہ بعوض ضایع کرنے کے اسطرح سے اوسکو عمدہ طور سے خرچ کر سکتے ہین کہ ایک کارخانہ عظیم قایم کرین اور اوسمین جہانتک ممکن ہو اپنی قوم کے تنگدستین اور بے شمار آدمیون کو لگا دین - مثلاً اصحاب دل کے واسطے لیٹری کی کل جاری فرمانا یا کوئی اور دیسی کارخانہ عظیم کا اجرا کرنا کوئی مشکل بات نہین ہے صرف ہمت اور جرأت درکار ہے بقول لیکہ - ہمت مردان مدد خدا - ایسے کارخانون سے اونکو اور تمام قوم کو فایدہ پہونچیگا اور یہہ قوم کی بہبودی کا ایک زینہ ہوگا -

دیکھین کہ اب ہماری قوم کب ہمت مردانہ اختیار کرتی ہے اور کبتک وہ بیہودہ خیالات واہیات کو کس دن اپنے دلسے جلا وطن فرماتی ہے -

کمترین مخلوقات از تپہ تاگڑہ

جواب سوال پنڈت برجکشن لال صاحب ٹوپہ مندرجہ صفحہ ۱۴۴

مراسلہ ماہ جون [illegible]ء نمبری ۹۳

چونکہ گاڑی کی بڑی اور چھوٹی پہیئے دونون نے برابر مسافت طے کی ہے لہذا حاصل ضرب ۶ فٹ ۱۲ انچ اور نمبر گردش چھوٹی پہیے کا برابر ہوگا - حاصل ضرب ۱۱ فٹ ۴ انچ اور نمبر گردش بڑی پہیے کے -

اسسے ثابت ہوا کہ جو نسبت ۶ فٹ کو ۱۱ فٹ سے ہے وہی نسبت نمبر گردش بڑے پہیے کو نمبر گردش چھوٹے پہیے سے ہے لہذا دونو گردشونکی نسبت ۲/۱۱ ہے لیکن چونکہ یہہ معلوم ہے کہ نمبر دونو گردشونکی کسر دار نہین بلکہ اعداد صحیح ہین لہذا کسر مذکور صاف کرنے سے جو حاصل ہو اوسکا نسب نما برابر ہوگا نمبر گردش بڑے پہیے کے اور شمار کنندہ برابر ہوگا نمبر گردش چھوٹے پہیے کے - یعنی ۶ ۱/۱۱ ۴/۳ = ۱۳/۴ ÷ ۱۳/۳ = ۳ × ۱۳/۴۴ × ۳

۹/۲ بیس گاڑی ٹہری ۳۹ × ۱۱ ۱/۳ = ۳۴ × ۱۳ ۴/۳ = ۳۴ × ۱۳ = ۳ ۴ ۴ ۲ فٹ پر ختم ہو جواب اول -

اسیطرح بذریعہ اربعہ کے دوسرا جواب بھی معلوم ہوسکتا ہے - مثلاً ۴۴۲ فٹ مین تو ایسا موقع ایکبار ہوتا ہے تو ۱۰ میل مین کے بار ہوگا - ۱ میل = ۵۲۸۰ فٹ ۴۴۲ : ۵۲۸۰۰ : : ۱ : جواب مطلوب

۵۲۸۰۰/۴۴۲ = ۲۶۴۰۰/۲۲۱ = ۱۱۹ ۱۰۱/۲۲۱ لیکن معلوم ہے کہ نمبر موقع مذکور کا کسر دار نہین بلکہ اعداد صحیح ہوگا - لہذا ۱۰ میل مین موقع مذکور ۱۱۹ بار ہوگا - اور بذریعہ ذو اضعاف اقل بھی آسانی یہ جواب نکل سکتا ہے -

راقم پنڈت منموہن کشن مسلہ دان طالب العلم کیننگ کالج لکھنؤ

نقل سند عطیۂ ملکۂ معظمہ قیصر ہند بنام راے پنڈت سروپ نراین صاحب بالقابہ

(Sd) Victoria RI



Victoria by the Grace of God of the united Kingdom of Great Britain & Ireland Queen defender of the faith Empress of India & Sovereign of the Order of Indian Empire To Pundit Surup Narain Political Assistant Deputy Bheel Agent Manpur Central India Greeting

Whereas we have thought fit to nominate and appoint you to be a member of our said Order of the Indian Empire We do by these presents

Grant of the dignity of a Companion of the order of the Indian Empire to Pundit Saroop Narain.

grant unto you the dignity of a Companion of our said Order & hereby authorise you to have hold and enjoy the said dignity and rank as a companion of Our said Order together with all & singular the privileges thereunto belonging or appertaining:-

Given at Our Court at Osborne under our sign Manual and the seal of our said Order this first day of january 1880 in the Forty third year of Our Reign

By Sovereign's Command

(Sd) Cran. brook

(True Copy.)

ترجمہ سند انگریزی عطیہ جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند اسمی لے پنڈت سروپ نراین صاحب بہادر ریاکچر پولیٹیکل اسسٹنٹ و ڈپوٹی بھیل ایجنٹ بزبان اردو

دستخط وکٹوریا آر۔ الیس

وکٹوریا بالفضل خدا سلطنت متحدہ گریٹ برٹن اور آئرلینڈ کی ملکہ محافظ دین قیصر ہند اور شاہنشاہ طبقہ انڈین امپایر۔

بنام پنڈت سروپ نراین پولیٹیکل اسسٹنٹ ڈپوٹی بھیل ایجنٹ ریاست مانپور واقع ممالک متوسطہ

مبارکباد

ازانجا کہ ہمنے تمکو ممبر اپنے طبقہ انڈین امپایر کا مقرر کرنا مناسب سمجھا۔ ہم بذریعہ ان عطیات کے تمکو مرتبہ کمپینین اپنے طبقہ مذکورہ بالا کا عطا کرتے ہین اور بذریعہ اس سند کے تمکو اختیار دیتے ہین کہ تم مرتبہ اور منزلت کمپینین ہمارے طبقہ مذکور الصدر کا مع حقوق جزی وکلی متعلقہ طبقہ مذکور حاصل کرکے اوسکے فیض سے بہرہ مند ہو۔

سند عطیہ مرتبہ کمپینین طبقہ انڈین امپایر بنام پنڈت سروپ نراین۔

یہ سند بدستخط خاص و مہر طبقہ مذکور الصدر بمقام اسبارن کے اجلاس سے بتاریخ یکم جنوری ۱۸۷۶ء و ۳۹ سنہ جلوس بحکم قیصر ہند عطا ہوئی۔

دستخط کرین برو ک

نقل مطابق اصل۔

صحت غلطی خبر دہلی

صفحہ ۳۰۹ سطر ۱۲ مراسلۂ نمبر ۹۳ بابت ماہ جون ۱۸۷۶ء مین جو خبر روانگی پنڈت جواہر لال صاحب کی بٹالہ ضلع گوجرانوالہ قسمت لاہور سے درج ہے وہ غلط ہے لہذا ذیل مین صحت اوسکی کیجاتی ہے

خبر صحیح

۱۶۔ ماہ جون ۱۸۷۶ء کو پنڈت جواہر لال صاحب بکو بٹالہ ضلع گورداسپور قسمت امرتسر سے واسطے کرنے برسی والدہ مغفورہ اپنی کے دہلی مین آئے۔

جمع خرچ مطبع بہار کشمیر لکھنؤ بابت ماہ جون ۱۸۸۶ء

۱۲۲

بقایا

۱۴۶

حال

۶۴

چھپائی تحفۃ الاسلام وغیرہ از میر حامد حسن علی سوداگر — از حاجی حسن علی صاحب بابت چھپائی تحفۃ العوام

۵ بابت کمیشن — ۵ بابت کمیشن

چھپائی فیدک از ضلع فیض آباد — بقیہ چھپائی متبرک تفسیر قرآن شریف از لالہ دیبی لال سوداگر

سابق بماہ مئی وصول

از پنڈت شیام نرائن صاحب بابت چھپائی و کاغذ وغیرہ مراسلہ نمبر ۹۴ بابت ماہ جون — از پنڈت پران ناتھ صاحب بابت چھپائی مراسلہ نمبر ۹۵ تا بابت ماہ جون ۱۸۸۶ء

۱۸۹

پریسمین — سیاہی — سنگ ساز — روغن بید انجیر — کاغذ — محصول خط — روغن برائے پالش — نقشہ — کتب

دودھ — ٹکٹ — مصطگی — روغن چراغ — آب — نو سادر — تمغا — سبوچہ — میدہ — لوبان

کاپی — چھپائی — کاغذ — مزدوری کاغذ — رسی — چکنائی — مزدور — ٹکٹ

صرف — کمیشن — روشنائی

۳۲

۱۵

جمع خرچ مراسلہ کشمیر نمبر ۳۹ بابت ماہ جون [illegible]ء

[illegible]

بقایا بالغایت ماہ مئی [illegible]ء

[illegible]

حال بماہ جون [illegible]ء

[illegible]

[illegible]

کاغذ وچھپائی وغیرہ مراسلہ نمبر ۳۹	کاپی وغیرہ مراسلہ نمبر ۳۹	اجرت تحریر کاپی ترتیب مراسلہ نمبر ۳۹	کاسٹ برای روانگی مراسلہ ۳۹
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

محصول خط بیرنگ پوسٹ کارڈ [illegible]

[illegible]

[illegible]

نزد پنڈت شام نراین صاحب	نزد پنڈت کشن نراین صاحب
[illegible]	[illegible]

رسید زر اعانت مراسلہ کشمیر

پنڈت دوارکا ناتھ صاحب بقایا از جاولپور . . . . . . [illegible]

پنڈت دیبی پرشاد صاحب کول تحصیلدار بھونکام . . . . . [illegible]

پنڈت رام نراین صاحب کول منصف ہمیرپور . . . . . . [illegible]

پنڈت جیالال صاحب کول تحصیلدار رب در راج بھر تپور . . . . [illegible]

پنڈت سبحا ناتھ صاحب کاچو منصف گجرات . . . . [illegible]

میزان کل [illegible]

فہرست مراسلۂ کشمیر نمبر ۹۴ بابت ماہ جولائی ۱۸۷۸ء

جلد ۹

THE -GASHMIRI - PANDIT

بابت ماہ اگست سنہ ۹۲ء

مراسلۂ کشمیر نمبر ۹۵ N095

یعنی بہارستان کشمیر

۱۳۰۹ھ

مجاریہ پنڈت شیو نراین صاحب بہار مرحوم حبیب وطن

مطبع بہار کشمیر لکھنؤ محلہ جھوائی مین باہتمام پنڈت
شام نراین چھپا اور شایع ہوا

درخواست و یاددہی

۱۔ ایک دو برادر صاحب ہر مقام مین اہتمام تحریر اخبار قوم از راہ مہربانی اپنے ذمہ لیکر جملہ حالات مفصل دریافت کر کے ہر مہینے بذریعۂ تحریر شہر لکھنو محلہ رانی کٹرہ مین پاس پنڈت شام نراین صاحب کے اس حساب سے ارسال فرمایا کرین کہ قبل ۲۵ پچیسوین ہر مہینے کے پہونچ جایا کرے تاکہ جملہ ارباب قوم کل حالات سے واقف ہو کر آپ صاحبون کے مشکور رہون۔

۲۔ بمنشائے مذہب مندرجہ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲۲ و ۲۴ امور مذہبی کیجانب توجہ ہو۔

۳۔ بمنشائے ترتیب تاریخ قوم مندرجہ مراسلہ نمبر ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ **شجرہ** مع حالات عمدہ خاندانی مرتب ہو کر عنایت ہو۔

۴۔ بمنشائے اشتہار **اصلاح عرف ہائے** خلاف تہذیب مندرجہ مراسلۂ نمبر ۲۲ اور ۲۳ ہر ایک مقام سے فہرست مندرجۂ ذیل عنایت ہو۔
نام مع ولدیت و سکونت۔ لقب واجب التحریر۔ عرف واجب الترک۔ گوتر۔ کیفیت لقب قدیم وغیرہ۔

۵۔ تجویز ترقی مندرجہ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲۳ وعدہ **وباہمی** مندرجہ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲۴ پر توجہ ہو۔

۶۔ تخفیف خرچ **آتشبازی** مندرجہ صفحہ ۴ و ۵ مراسلۂ نمبر ۲۴ کی نسبت توجہ ہو۔

۷۔ مضمون **شادی کتخدائی** مندرجہ صفحہ ۳ تا ۵ مراسلۂ نمبر ۲۴ پر التفات ہو۔

۸۔ بنسبت **تخفیف** اور تعین مصارف شادی وغیرہ (ملاحظۂ قانون کشمیر و دیگر تحریرات مراسلہ) توجہ ہو۔

۹۔ اطفال کو **زیور** پہنانے کے نقصانات پہلے ملاحظہ تحریرات مندرجہ مراسلۂ نمبر ۲۳ و ۲۴ وغیرہ نظر فرما کے اس سم ضر اطفال کے ترک بنسبت توجہ ہو۔

۱۰۔ **اعانت** مراسلۂ قومی کی ہر فرد بشر قوم کی طرف سے ہونی چاہیے۔ یہ کوئی لین دین تقریبات برادری کا نہین ہے کہ گھر یا خاندان کی طرف قید لگائی جائے۔

۱۱۔ مطبع بہار کشمیر لکھنؤ مین ہر قسم کا کام اردو و فارسی اور انگریزی ناگری لیتھوگرافک خوشخط بہ نرخ مناسب چھپتا ہے سب برادر صاحبان ہر ایک قسم کا کام اسی مطبع کو عنایت فرمایا کرین۔

۱۲ - رسالہ مرآۃ الہند از جانب ارباب قوم ماہ بماہ شایع ہوتا ہے جملہ ارباب قوم اس رسالۂ مفید عام ہندوستان کی اعانت فرماکر اپنے اپنے احباب کو اسکی خریداری اور اعانت مین آمادہ فرمائین - قیمت سالانہ پیشگی اس رسالۂ مفید عام کی فقط تین روپیہ چودہ آنے اور مابعد چار روپیہ چودہ آنے مع محصول ڈاک ہے -

۱۳ - بمنشائے اشتہار مندرجۂ مراسلات گذشتہ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۸۸۸ء بنظر فایدۂ عام قاعدۂ مراسلہ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے ساتھ ضمن ہائے ذیل کا بھی لحاظ فرمایا جاتے -

ضمن ۱ - کوئی لفظ یا مضمون یا فقرہ جو کہ خلاف تہذیب اور خلاف مصلحت ہو درج نہ فرمایا جائے -

ضمن ۲ - کوئی لفظ یا مضمون یا فقرۂ طنز آمیز اور نفسانیت انگیز اور باعث اشتعال طبع قوم تحریر فرمانا پسند نہ کیا جائے -

ضمن ۳ - کوئی مضمون یا فقرہ یا عبارت یا لفظ جو باعث تحقیر اور توہین مذہب کسی قوم یا خلاف مذہب یا خلاف رسم و رواج متعلقہ مذہب ہو حوالۂ قلم نہ کیا جائے -

ضمن ۴ - کوئی مضمون یا فقرہ یا عبارت یا لفظ یا مندراج اسمائے نسوان خلاف شرم و حیا سلک تحریر مین نہ آئے -

ضمن ۵ - کوئی مضمون یا عبارت یا فقرہ یا لفظ جو بطور مباحثہ یا مناظرہ یا موید امور مہمل و فضول اور برہمزن اتفاق فیما بین ہو یا کوئی ایسی راے جو خلاف مصلحت عام اور خلاف اصول اطاعت حاکم وقت ہو زبان قلم پر نہ آئے -

۱۴ - بمنشائے مضمون کشمیری روپیہ کے چلن کی تدبیر بتراضی باہمی مندرجۂ مراسلہ نمبر ۶ فہرست دستخطی عنایت ہو -

۱۵ - حسب علد آمد جناب راے پنڈت بیکھا کر راو صاحب شیو پوری مندرجۂ مراسلۂ نمبر ۶ گوٹہ کناری کا مصنوعی زیور ترک فرماکر بدستور قدیم پھولوں کا گہنا بہمن ہون کے سروں پر پسند فرمایا جائے -

۱۶ - مضمون مصارف فضول مندرجۂ مراسلۂ نمبر ۴ پر توجہ فرماکر تعمات سفر اور خلاف تہذیب عیاشی اور رقص سفر کو ترک کرکے علم شایستگی بلند فرمایا جاے -

۱۷ - مضمون ۱۴ نمبر مندرجۂ صفحہ ۳۱۶ مراسلۂ کشمیر نمبر ۸ پر توجہ ہو -

زنار بندی یا کتخدائی مین برات کا تکلف محض فضول اور خلاف عقل اور اخلاق کے ہے

زنار بندی ایک فرض مذہبی ہے ۔ برہمن ۔ چھتری ۔ بیس ۔ تینون فرقون کے یہان بعنوان مختلف زنار بندی ہوتی ہے ۔ مگر کسی کے یہان بھی برات نہین ہوتی ہم برہمن ہین اور ہمکو اس امر مین اوسیقدر پابندی کرنی چاہیے جسقدر حکم شاستر ہو یا برہمنان ہند کا رواج ہو یا اپنے وطن کا رواج ہو ۔

شاستر کے رو سے تو برات کوئی شے نہین ہے اب رہا رواج برہمنان ہند ۔ ہند کے کسی برہمن کے یہان نہ سابق مین زنار بندی کی برات ہوتی تھی اور نہ اب ہوتی ہے اور ون کا کیا ذکر ہے ۔ دکھنی برہمن کہ مدت تک راجہ مہاراجہ رہے اونکے یہان بھی زنار بندی مین برات نہین ہوتی ہے ۔ باقی رہا رواج وطن وہان کا حال بھی ظاہر ہے کہ وہان زنار بندی کیسی کتخدائی مین بھی برات کو فضول جانتے ہین خاص شہر سری نگر کشمیر مین جو لوگ دریا کنارے جا کر پوجا کرتے ہین ۔ لڑکے کو جنیو ہر ایک کے یہان گھر ہی پر پہنایا جاتا ہے اور گایتری کا اوچارن بھی گھر ہی پر ہوتا ہے ۔ مگر چونکہ خاص شہر سری نگر کشمیر مین ہر ایک شخص دریا ہی کے اوپر دونو وقت سندھیا سمے جا کر پوجا خود کرتا ہے اسواسطے جنیو کے پہلے ہی روز سے لڑکے کو بھی عین سندھیا سمے دریا کنارے پوجا کرا دیتے ہین اور پھر ہر روز مثل اپنے بزرگون کے وہ لڑکا بھی دونو وقت سندھیا سمے جا کر پوجا کرتا رہتا ہے ۔

یہان سندھیا کیسی جنیو کے بعد اکثر بچے نہاتے تک بھی نہین ہین مگر جنیو کی برات کے واسطے یہ حیلہ نکال لیا گیا ہے کہ برہمچاری کو دریا پر سندھیا کے واسطے لیجاتے ہین ۔

ہند مین کرورون برہمن ہین اور انمین لاکھون ہدایات شاستر کے مطابق دونو وقت کی سندھیا کے پابند بھی ہین ۔ مگر کسی کے یہان بھی نہ جنیو کی برات ہوتی ہے اور نہ جنیو کے بعد دریا پر برہمچاری کو شاہ بنا کر لیجاتے ہین ۔ غرض یہ بات بخوبی ظاہر ہے کہ جنیو مین برات کا ہونا سراسر خلاف حکم شاستر اور رواج ہندوستان و

اور کشمیر ہے اور نہ دریا پہ لیجانا کوئی فرض ہے اور ہم بھی اسکو کوئی فرض مذہبی نہین
جانتے کیونکہ عہد شاہی مین با ایام عشرۂ محرم جب کسی کے یہان جنیئو ہوتا تھا تو پہرا وسمین
نہ برات ہوتی تھی اور نہ دریا پہ لیجاتے تھے اور برات کے نہونے اور دریا پہ نجانے سے
جنیئو کے لوازم مذہبی مین کوئی نقص نہین عاید ہوتا تھا۔ پس یہہ بات بھی ظاہر ہے اور ہم
سب بخوبی جانتے ہین کہ یہ برات محض ایک فضول بات ہے بلکہ برہمچاری کے واسطے محض
نامناسب ہے۔ اگر یہہ کوئی کہے کہ دریا پہ سندھیا ہوتی ہے تو اول یہہ کوئی فرض نہین
ہے اگر فرض ہوتا تو سب برہمن لیجاتے اور دوسرے جو یہ پابندی مذہب کے فقط سندھیا
کے واسطے دریا جانا مطلوب ہوتا تو بصورت برہمچاری مرگ چھالا اور دنڈ دھارن کرکے
لیجاتے اور سندھیا کے سمے اور اوسکی پابندی کا خیال سب پہ مقدم ہوتا
سندھیا اوسوقت کو کہتے ہین جب صبح اور شام کا سندہ ہو۔ چونکہ صبح اور شام کی پوجا
ہنگام طلوع اور غروب آفتاب ٹھیک اوسی وقت ہونی چاہیے کہ جب دونو وقت ملتے ہین
لہذا باعتبار وقت اس پوجا کا نام سندھیا قرار پایا۔ غرض اس سے یہہ ہے کہ ٹھیک وقت
پہ یہہ نت نیم ادا ہو۔ ہم لوگون نے حیلہ تو یہہ قرار دیا ہے کہ شام کی سندھیا کے واسطے
برہمچاری کو دریا پہ لیجاتے ہین اور اصل مطلب ہمارا یہ ہوتا ہے کہ برات مین آرایش
اور آتشبازی اور جلوس اور روشنی کا خوب زور و شور ہو اور انہین امور فضول
اور خلاف شاستر کے پھیر مین سندھیا کا سمے بھی ٹل جاتا ہے اور سب برہمن اور پنڈت
بلکہ جملہ ارباب ہند جب یہہ دیکھتے ہین کہ جنیئو کے روز برہمچاری کو خلعت پگڑی اور سہرہ
اور جیغہ اور سرپیچ اور زیور وغیرہ پہنا کر اس فضول اور بیہودہ ہو حق کے ساتھ لیے جاتے
ہین تو وہ سب فقط یہی نہین سمجھتے کہ جنیئو کی برات کیسی اور برہمچاری کو ان فضول باتون سے کیا
واسطہ بلکہ بجائے خود یہہ بھی کہتے ہین کہ یہہ کیسے برہمن ہین کہ جنیئو کے ایک دو روز بھی
برہمچاری کو پابند فرائض مذہبی نہین رکھتے۔ اور دیگر اقوام کے فہمیدہ لوگ جو ہمکو
اور ہماری قوم کے بچے بچے تک کے آدمیون کو برات کے اہتمام فضول مین دوڑ دہوپ
کو دیکھا ندے۔ اور مزدورون سے گالی گفتہ اور مار دہاڑ کرتے دیکھتے ہین تو ان
بیہودی حرکات پہ فقط ہنسی ہی نہین لگاتے ہین بلکہ محض غیر مہذب اور بیہودہ فضول
خیال کرتے ہین اور آتشبازی کے ذریعہ سے جو جو جھگڑے اور ہنگامے پیش آجاتے ہین

اور گندک اور بارود کے دہوئیں اور بدبو سے جو بوجہ گندگی دماغ اور نقصان صحت
ہوتا ہے وہ مزید برآن۔ اور افسوس تو یہہ ہے کہ ہم سب یہہ سمجھتے ہین اور ان افعال کو
فضول اور مضر بھی جانتے ہین مگر پھر وقت پر خود بھی مبتلا ہو جاتے ہین اور اپنے مہمانان کو
خواہ مخواہ گھیگھار کر اس بے تہذیبی اور مضر صحت حرکات مین شریک کرتے ہین اور بارہ بجے
رات تک سب عزیز و اقارب اور دوست و آشنا پریشان اور خستہ ہو جاتے ہین اور
پھر اوس وقت دعوت کا کوئی لطف نہین رہتا۔ جو لوگ پابند وقت اور طالب صحت
ہین وہ کھانا کھاتے ہی نہین ہین اور جو بلحاظ اصرار میزبان کچھ کسیقدر کھالیتے ہین
اون کی صحت مین خلل واقع ہوتا ہے۔ جب از روے شاستر اور رواج کشمیر اور
برہمنان ہند جنیو مین برات کا ہونا سراسر ممنوع ہے اور نقصانات بھی اس سے حد سے
زیادہ ہین تو اب جہانتک جلد ممکن ہو جنیو کی برات مطلق ترک کردینا چاہیے اور یہہ جب
رواج وطن یا برہمنان ہند جنیو مین فقط برہم چرج کے قواعد کی پابندی مقدم سمجھی جاتی ہے
اب اگر یہہ دریافت کیا جاوے کہ جنیو مین یہہ سب خلاف شاستر اور فضول باتین کیون تمام
یہان جاری ہو گئین تو اصل اسکی یہہ ہے کہ از راہ غلط فہمی اناث کے خیال مین ایک عرصہ
سے یہہ بات جمی ہوئی ہے کہ سب سے بڑا فرض اولاد کا یہی ہے کہ جہانتک جلد ممکن ہو لڑکے
کی شادی کتخدائی کر دین اور یہہ نقش جہالت کے سبب سے ایسا جا کہ اگر ممکن ہو تو بمجرد تولد
فرزند کے اوسکی شادی کر دین مگر کیا کرین کہ ابھی تک اسقدر شرط شادی کے ساتھ
لگی ہوئی ہے کہ بدون زنار بندی کے شادی نہین ہوتی ہے اور لڑکی دینا سب اوسی
کے یہان پسند کرتے ہین جسکی آسودگی ظاہر ہو لہذا ہر ایک ارباب قوم کو یہہ اہتمام ہوتا ہے
کہ بہت جلد لڑکے کے جنیو سے فراغت ہو۔ تاکہ بہر شادی مین کسیکو جنیو نہونیکا عذر
باقی نہ رہے اور چونکہ محض شاستر کے اصول پر جنیو کر دینے سے ارباب دختر اوسکو غیر
آسودہ خیال کرکے اپنی لڑکی دینا پسند نہین کرتے ہین۔ لہذا اندر لیئے برات کے اپنی
نمایش ظاہر کرکے ارباب دختر کو ترغیب شادی کرنے کی دلاتے ہین۔ پس جبکہ
ارباب دختر یہہ فضولیان دیکھتی ہین تو اونکو آسودہ خیال کرکے اپنی لڑکیان دیدیتے
ہین اور بعد شادی کے علاوہ نقصانات بحساب شادی کم سنی کے جب یہہ کہتے
ہین کہ یہہ ساری نمایش شادی محض ایک غرض خاص کے واسطے تھی تو ایکبار

دھوکہ کھا کر ہوشیار نہیں ہوتے اور آیندہ دیکھ بھال کر کام نہیں کرتے بلکہ مکرر
دھوکہ کھایا کرتے ہین اور بجاے فایدہ کے نقصان اپنی پیاری اولاد کا گوارا کرتے
ہین جب یہہ بات ظاہر ہے کہ جنیو کی برات مین جو جو بے عنوانیان اور فضولیان ہو رہی
آئین وہ محض بہ تمناے شادی کم سنی کے ہوتین اور اب یہہ بات ہر ایک مرد بلکہ اکثر اناث
فہمیدہ اور تجربہ کار کے بھی خیال مین بخوبی آگئی ہے کہ کم سنی کی شادی مین سواے
نقصانات عمری کے کوئی فایدہ مترتب نہین ہے اور والدین کا اصلی فرض یہہ نہین ہے
کہ کم سنی مین شادی کردین بلکہ لڑکونکو علم اور ادب اور اخلاق سکھانا والدین پر
فرض عظیم ہے - اور لڑکے کی شادی اوسوقت کرنی چاہیے کہ جب کہ زیور علم و عقل
اور ادب اور اخلاق سے خوب آراستہ ہو تو جنیو کی برات کا ترک کرنا اور برہمچرج
کے اصول کی جنیو مین پابندی کرنا دشوار نہین ہے - جنیو مین جب برات کی مذہبی
محض زاید اور فضول اور خلاف شاستر ثابت ہوگئی تو اوسکا مطلق ترک کردینا بھی واجب
آیا مگر شادی کتخدائی مین تو ارباب پسر کا مع نوشہ کے ارباب دختر کے یہان جانا ضرور
ہے لہذا کتخدائی مین برات کی مد متروک نہین ہوسکتی لیکن اس مین جسقدر فضولی
ہوگئی ہے بس وہی سب البتہ واجب الترک ہے - اب کتخدائی کی برات کی نسبت
چند امور ذیل دریافت کرنے چاہیین -
اول شاستر مین اسکی نسبت کیا حکم ہے - دوم رواج کشمیر کیا ہے - سوم آریہ ورت
کے برہمن چھتری ویش شودر کے یہان کیا رواج ہے اور ان سب کے یہان
یکسان رواج ہے یا مختلف - چہارم اس مین ضروری کیا کیا بات ہے اور فضول
اور زاید کون کون امر ہے - پنجم یہ سب فضول باتین کیون ہوئین اور کب ہوئین
اور کس ضرورت سے ہوئین - ششم ان سب فضولیات سے کیا کیا نقصانات
متصور ہین - ہفتم اگر آریہ ورت مین برہمن چھتری ویش شودر کا رواج جدا
جدا ہے تو ہم کو کس طریقہ کا پابند ہونا چاہیے - ہشتم ان فضولیات کے ترک ہونیکا
کیا ذریعہ ہے -
از روے دھرم شاستر کے صاف ظاہر ہے کہ برہمن کو اوسوقت مین پرجاپت بواہ
کے قواعد کی پابندی واجب ہے اور اوسمین جملہ تکلفات اور مصارف متروک اور ممنوع

ہین ۔ اور تم بتایا وان سوبا تر گون وان سب کی فقط پوجا کر کے مناسب عزت کے ساتھ
کلمات دعائیہ پڑھ کر لڑکی کو بیاہ دینا اُچیت ہے ۔ کشمیر خاص مین بذریعہ کشتی کے اور بہات
مین پیادہ یا نوشہ مع چند عزیزون کے اپنے گہر سے طرف ثانی کے یہان چلا جاتا ہے ۔
اور درجہ اول مین ڈیڑہ سو مہمان ۔ اور درجہ دوم مین پچاس سے ستر تک مہمان
اور درجہ سوم مین پچیس سے تیس تک مہمان ۔ اور درجہ چہارم مین پندرہ تک مہمان ہوتے
ہین ۔ ہندو کے سب برہمنون کے یہان بھی فقط یہی قاعدہ ہے کہ نوشہ پیادہ یا سوار
ہو کر مع چند مہمانون کے چلا جاتا ہے ۔ کوئی تکلف نہین ہوتا ۔ چہتریون کے یہان
بھی ابتدا مین یہی رواج تھا مگر بمرور ایام یہہ بدرسمی ہوئی کہ چہتری راجاؤن کے یہان
اکثر جنگ و جدل کے بعد بجبر لڑکی چہین لاتے تھے اور اس جنگ کی ضرورت سے بہت
سے جنگی ہاتھی اور رسالہ وغیرہ ہمراہ لیجاتے تھے اور آرایش کے تحت جنگ مین اس واسطے
ایجاد ہوئے کہ فریق ثانی کے آدمی جب اسکے لوٹنے مین مصروف ہون تو ارباب رسم
کو ظفر حاصل ہو اور فریق ثانی کے جنگی ہاتھیون کے بھگانے کے واسطے آتشبازی بطور
آلہ جنگ ساتھ لیجاتے تھے ۔

چہتریون مین دو گروہ ہو گئے ۔ ایک کہتری ۔ دوسرے چہتری ۔ کہتریون مین
گرو پتی کے یہان بھی بدستور قدیم نوشہ مع چند عزیزون کے چلا جاتا ہے باجہ تک
بھی نہین ہوتا ۔ وہی چہتری جو بضرورت جنگ و جدال و قتال بوجہ تحت آرایش اور
آتشبازی ہوتی تھی اونکے یہان بھی اب فقط مہمانون کی کثرت تو البتہ ہوتی ہے باقی آرایش اور
آتشبازی کا کچھہ بھی تکلف نہین ہوتا ۔ بنیئے یعنی بنیون کے یہان کی آرایش مشہور ہے
[illegible] کے یہان بھی برات مین آرایش کی فضولی ہرگز نہین ہوتی ۔ برات سے بہت
روز پیشتر جو بہگی نکلتی ہے اوسمین کرایہ کے تخت بازار والون کو دکہا کر پہر تخت
واپس ہو جاتے ہین ۔ اور آتشبازی تو بہت ہی کم ہوتی ہے اور وہ بھی میدان مین
پہونک دی جاتی ہے اور اسی بہگی کی فضولی کی بدولت یہہ بات بنیون کی نسبت زبان زد
خاص و عام ہے کہ بنیا شادی کے وقت دیوانہ ہو جاتا ہے) اور فی الحقیقت جو فضولی
کرے وہ دیوانہ ہے مگر با اینہمہ کہ فضولی کی بدولت وہ دیوانہ کہلاتے ہین الا برات کے عرض
ان بنیون کے یہان بھی یہہ سب فضولی نہین ہوتی ۔ اب رہے شودر ۔ تو شودرون
مین بھی سوئے کاتہون کے اور سب کے یہان نوشہ مع چند عزیزون کے چلا جاتا

ہے - اور کائتھون کے یہان بھی بہ تقلید چھتریان مہمانون کی کسیقدر کثرت تو ضرور ہوتی ہے مگر برات مین آرایش اور جلوس وغیرہ کا فضول تکلف نہین ہوتا -

یہہ بات تو بہ شرح صدر ثابت ہوگئی کہ ہمارے وطن مین اور ملک ہند کے جملہ ہنود کے یہان برات کے روز یہہ سب فضولی نہین ہوتی جو ہم لوگون مین چندسے ہوگئی ہے - اب یہہ بھی دیکھنا چاہیے کہ دیگر ولایات کا کیا حال ہے - تو یہ بات بخوبی ظاہر ہے کہ دیگر جملہ ولایات کے مہذب اور غیر مہذب کسی کے یہان یہ برات کی فضولی نہین ہوتی - شاہان اسلام نے ہندوستان کی سلطنت پاکر لاکھون کرورون روپے شادیون مین صرف کردیے لیکن اون کے یہان بھی برات مین یہہ فضولی نہین ہوتی جو ہمنے اختیار کرلی ہے - ہند کے عظیم الشان شاہزادون اور نوابون کے یہان برات کے روز کسیقدر رات رہے دولہ مع عزیزون کے سوار ہوکر چلا جاتا ہے کوئی تکلف فضول نہین ہوتا - مقتضاے عقل تو یہہ تھا کہ اگر اورون کے یہان کوئی فضولی بھی برات مین ہوتی تو ہم اوسکے گرد نجاتے مگر نہایت افسوس کا مقام ہے کہ دنیا بھر کی برات کی بے عنوانی اور فضولی ہمنے اختیار کرلی -

برات مین ضروری کیا کیا بات ہے اور فضول و زاید کون کون امر ہے - ابتدا مین تو برات سے یہی مراد تھی کہ بر بیاہ کرنے جاتا تھا - کیونکہ برات مرکب ہے لفظ بر اور آت سے - بر لفظ صحیح سنسکرت ہے اور معنے اسکے دولہ - اور آت بگڑا ہوا لفظ سنسکرت کا ہے اور مراد اس سے آنا ہے - پس جملہ ہنود کے یہان ضروری امر فقط یہی ہے کہ نوشہ مع چند بزرگون کے جاوے تاکہ ہمراہی اوسکے بیاہ کے گواہ رہین - اور اہل اسلام کے یہان بھی یہی حکم شرع ہے کہ دولہ دو گواہون کی شہادت پر عقد کرسکتا ہے سوا اسکے جلوس اور آرایش اور آتشبازی وغیرہ سب فضول ہے -

یہہ سب فضول باتین کیون پڑ گئے ہین اور کب سے پڑ ہین اور کس ضرورت سے ہین فیل اور فوج کثیر اور تخت اور آتشبازی وغیرہ جنگی سامان برات مین لیجانے کی ضرورت تو ابتدا مین چھتری راجاؤنکو بجبر لڑکیان چھین لانے کے واسطے ہوتی تھی - جو کہ اس سامان جنگ کا برات کے ساتھ لیجانا داخل کمال تھا ہین ارباب خبر تھا لہذا جب جبر کا زمانہ نہ رہا اور برضامندی شادی ہونے لگی تو اوس سب سامان جنگ و جہالت کا

برات کے ساتھ آنا ارباب دختر نے ناپسند کیا اور کوئی ضرورت بھی اوسکی نہ رہی لہذا وہ اسباب سامان جہالت رفتہ رفتہ راجاؤن کے یہان متروک ہوگیا فقط برات کے ساتھ بہت سے مہمانون کا جانا باقی تھا اب وہ بھی کم ہوتا جاتا ہے ۔ ہمارے یہان خدا نہ کرے یہ بیجا شادی کرنیکا اگرچہ کبھی دستور نہ تھا مگر یہ تقلید چھتریون کے ہماری قوم کے کوئی صاحب ابتدا مین کسیقدر یہہ سامان جنگ ہند مین برات کے ساتھ لے گئے ۔ اگر ارباب دختر اس بات کو سمجھ جاتے کہ یہہ بیجا لڑکی لیجانے کی تقلید ہے اور اسمین ہماری ہتک قومین ہے اور وہ مانع ہوتے تو یہہ بیہودگی ہرگز ترقی نہ پاتی ۔ مگر ارباب دختر ازراہ ناواقفی جب بجاے مخالفت کے اس بیہودہ امر کو پسند کرنے لگے بابا ارباب پسر کو یہہ تجربہ ہوا کہ جو ایک لڑکے کی شادی مین یہ سامان جہالت لے گیا اوسکو لوگون نے دولتمند اور بہ نظر راجاؤن کی اس تقلید مہمل کے نقلی راجہ خیال کیا اور اوسکے لڑکون کے شادی کے پیام جا بجا سے آنے لگے تو لوگونکو یقین ہوا کہ برات مین اس سامان کا لیجانا بھی ایک عمدہ ذریعہ لڑکون کی شادی کا ہے تو شادی کے اشتیاق مین روز بروز اسکا زور وشور بڑہتا گیا ۔ اور جب سب کا یہہ خیال ہوا کہ برات کے فضول تکلف سے ارباب دختر زیادہ خوش ہوتے ہین تو بہ تمناے شادی اطفال خردسال لوگون نے جنیؤ مین بھی برات کے تکلف کو خوب بڑہایا ۔ نتیجہ اسکا یہ ہونے لگا کہ جس لڑکے کے جنیؤ کی برات کمال فضولی سے ہوئی تو اوسکی شادی فوراً ہوگئی ۔ جب ارباب دختر کے دہوکہ دینے کے واسطے تمام دنیا کے جنیؤ کے خلاف جنیؤ کی برات قایم کر کے فضولی اختیار کی گئی تو پہر شادی مین اگرچہ زیادہ نہین تو جنیؤ کے برابر تو فضولی واجب ٹہری گو یہہ چاہیے انہین براتون وغیرہ کی فضولی کے پہیر مین سب زیور اور املاک کا فیصلہ ہوجاے غرض ارباب دختر ناواقفی سے اپنی توہین کی بات مین اولٹے خوش ہوتے رہے اور اس فضولی سے اونکو آسودہ خیال کرتے رہے اور ارباب پسر اپنے کم سن لڑکون کی شادی کی تمنا مین یہ سب فضولیان وغیرہ بغرض دہوکہ دہی ارباب دختر بڑہاتے گئے یعنی کم سنی کی شادی کی تمنا مین ان سب بے عنوانیون اور فضولیون کا بازار گرم رہا ۔

ان سب فضولیون سے کیا کیا نقصانات متصور ہین ۔ اول تو یہ کہ ایک ایسی بات کی تقلید ہے کہ جو محض ہتک جو اور باعث توہین ارباب دختر ہے ۔ دوسرے آرایش مین یہ عمل ہوتا ہے

کہ لو ٹو لو ٹو لو ٹو۔ اور آتشبازی مین خود یہ چلانا پڑتا ہے کہ چلا دے چلا دے جلدی چلا دے۔ شادی کی تقریب مین شرفا کے یہان ایسی لغو باتین اُنہین کی بدولت ہوتی ہین خود اپنا عزیز روپیہ لٹانا جانا پڑتا ہے۔ دہوئین سے صحت کو نقصان پہونچتا ہے۔ برات کے اہتمام مین کوے دہیانے۔ گالی گفتہ کر کے غیر مہذب بننا پڑتا ہے۔ کہانے کا وقت اسی پہیر مین ٹل جاتا ہے۔ دعوت کا لطف جاتا رہتا ہے۔ کہانا برات کی دیر ہی سے بدمزہ ہو جاتا ہے۔ مہمان سب تہک کر پریشان ہو جاتی ہین۔ مہینون پیشتر سے ان فضول اور مضر اور غیر متعلق شادی کے اشیا کے اہتمام کی فکر دل کو دکہاتی ہے۔ اگر منجملہ ان فضول چیزون کے کوئی چیز برات کے وقت پر نہ پہونچی یا کسی چیز کو کسی نے ناپسند کیا تو اوس وقت ناحق ایک سخت کاہش ہوتی ہے۔ راہ مین اگر کوئی جہگڑا ہوا یا آتشبازی سے راہ مین یا گہر پر کوئی واردات ہوئی تو جان اور آبرو دونو پر بن جاتی ہے۔ جب تک برات اور آتشبازی وغیرہ کا اتمام ہو مالک کی روح پر بخدشہ واردات راہ و نقصانات آتشبازی ایک عظیم صدمہ رہتا ہے۔ برات کے اہتمام مین جو غیر مہذب حرکتین ہم لوگون سے راہ مین صادر ہوتی ہین تو فہمیدہ لوگ ہمکو محض وحشی خیال کرتے ہین۔ آتشبازون کے شمول مین اکثر تماش بین اور بدمعاش بہی جاتے ہین۔ ننہے ننہے بچے آتشبازی کے دہوئین اور بو سے تمازت کے واسطے بے لطف ہو جاتے ہین۔ گلن کا وقت آتشبازی کے جہگڑے مین اوڑ جاتا ہے۔ ہر کس و ناکس کا مجمع خلاف تہذیب اس آتشبازی کی وجہ سے ہو جانے سے یہ ہوتا ہے۔ اکثر چور اچکا اوس بلوہ مین چلے آتے ہین۔ غرض ان غیر ضروری فضول باتون کے نقصانات اسقدر کثرت سے ہین کہ اگر بمفصل حوالۂ قلم ہون تو ایک دفتر سیاہ ہو جائے اور پہر ان سب نقصانات کا ہدف بنا اون باتون کے واسطے جنکو کوئی تعلق فرائض شادی سے نہین ہے۔ جو کہ نقصانات اسکے جنکو کی برات کی ذیل مین بہی کسیقدر درج ہوے ہین اور ابتدائے اجرائے مراسلہ سے اکثر حوالۂ قلم ہوتے رہے ہین اور ہر روز تجربہ مین آتے ہین اور صفحہ ۱ تا ۲۱ مراسلہ مجلد ۹ مجاریہ ماہ حال [illegible] مین مشمول رانی کی کہانی کے ملاحظۂ ارباب قوم مین گذرینگے لہذا زیادہ تفصیل کی کوئی ضرورت نہ پائی گئی۔ اور علاوہ اسکے اب اسکے نقصانات سے خود ہر ایک فہمیدہ خوب واقف ہے اور اسی سبب سے بہت سے لایق اور بزرگ

لوگون نے ان باتون کو ترک بھی کر دیا ہے اور کرتے جاتے ہین -
اگر آریہ ورت مین - برہمن - چھتری - ویش - شودر کا رواج جو ابتدا سے لوگونکو
کس طریقہ کا پابند ہونا چاہیے - ہر ایک برن کا رواج مفصل اوپر درج ہوچکا ہے اور
اوس سے یہہ بھی ظاہر ہوچکا ہے کہ خاص برات کی بابت مین کسی کے یہان بھی ایسی فضولی نہین
ہوتی ہے جیسی ہمارے یہان چند روز سے ہوتی ہے اور وطن مین یا برہمنان ہند کے
یہان تو مطلق فضولی کا نام بھی نہین ہے پس ہمکو برہمنان ہند و وطن کی راہ راست پر
چلنا چاہیے -

یہہ سب کو معلوم ہوگیا ہے کہ برات کی فضولی محض بیجا ہے - اور بجز ضرر ہائے عظیم کے
کوئی فایدہ کسی فریق کا اس سے نہین ہے بلکہ سراسر ضرر ہم سب کا متصور ہے اور تمام عالم
مین کسی کے یہان بھی یہہ فضولی نہین ہے جو کہ ہمارے یہان ہے اور ہمپر اسکا ترک
کرنا اور مثل برہمنان ہند اور ارباب وطن کے برات کے ضوابط کا برتنا واجب ہے
مگر اب اصل بات یہ دیکھنی چاہیے کہ وہ کون تدبیر ہے جس سے یہ منصر عام فضولی ہم سے ترک ہونگی
ان فضولیون کے ترک ہونیکا کیا ذریعہ ہے - وہ بات یہہ ہے کہ جس خیال سے یہہ سب
فضولی بڑہتی گئی ہے جب وہ خیال بدلے تب یہہ ساری فضولی بھی خود بخود دور ہوجائے
یہہ بات بشرح صدر ثابت ہوچکی ہے کہ در حقیقت کم سنی کی شادی کی تمنا مین یہہ سب
فضولیان بڑہتی گئی ہین - پس یہہ صاف ظاہر ہے کہ کم سنی کی شادی کی تمنا کا دور ہونا
عمدہ ذریعہ ان سب فضول باتون کے دور ہونے کا ہے - شکر ہے کہ ان سب فضول
باتون کا دور ہونا اوس خیال کی تبدیلی پر موقوف ہے کہ جسکے بدلنے سے فقط یہی
فایدہ مترتب نہین ہے کہ ان سب فضول باتون سے نجات حاصل ہوگی بلکہ وہ تمام عالم
کی بھلائیون کی جڑ ہے - غنیمت ہے اور کمال مسرت کی بات ہے کہ کم سنی کی شادی
کی مضرت ہائے نامحدود سے اب ہمکو بخوبی علم ہوگیا ہے اور فقط علم ہی نہین ہوا ہے
بلکہ کچھہ کسیقدر عمل بھی بعض فہمیدہ صاحبونکا ہوتا چلا ہے - جب یہہ سچا خیال بخوبی
پختہ ہوجائے گا کہ لڑکیونکو علم اور عقل اور ادب اور اخلاق اور علم تمدن کا سکھانا
سب سے پہلے ہمپر فرض ہے اور قبل از تکمیل علم و درستی اخلاق و حصول ہر گونہ قابلیت
اور لیاقت شادی کرنا اطفال کے حق مین زہر ہے اور ارباب دختر بھی اس مفید بات

کو پورا پورا خیال رکھینگے کہ اوسی لڑکے سے شادی اپنی لڑکی کی کرنی چاہیے جو کہ بہر
لایق اور ستین اور بالغ اور ذی عقل اور ذی علم اور نیک چلن ہو تو پھر جو لوگ اب تک
بہ تمنائے شادی فضول باتون مین روپیہ خرچ کرتے تھے وہی بطیب خاطر تحصیل علم
اور اخلاق اور لیاقت اور نیک چلنی وغیرہ امور مفید عام مین کوشش عظیم کرینگے ۔

۲۸ ۔ اگست ۱۸۸۲ء

اشتہار تاریخ بدیع ہندوستان بہ تخفیف قیمت

یہ اردو تاریخ [illegible] ہے اور یہ دو حصون کے ۔ حصہ اول مین ذکر پیدایش انسان
اور قدامت ہندوستان اور زبان سنسکرت اور مذاہب اور اقوام وغیرہ وید
و پران و شاستر و دیگر علوم و فنون ہندوستان کا ہے اور اقوال اور کتب دیگر
دلایات سے ثابت ہوگیا ہے کہ جملہ اقوام کی زبان سنسکرت تھی اور ہندوستان
ہی سے انسان اور ملکون مین پھیلے ۔

حصہ دوم مین تذکرہ راجگان سلف کا اور تاریخ اون واقعات اور نیز جملہ رجواڑہ
اور ریاست ہائے واقع ہندوستان کا بیان علحدہ علحدہ کیا گیا اور بیان سلطنت اسلام
کا ابتدا سے انتہا تک اور ذکر سلطنت انگریزی کا ابتدائے آمد سے اسوقت تک درج ہے
چونکہ اس قسم اور ایسے تذکرات کی تاریخ آجتک میرے دیکھنے مین نہین آئی ۔ یہی امر اس کتاب
کی تالیف کا باعث ہوا ۔ قیمت اس نادر العصر سال کی پہلے دو روپیہ آٹھ آنہ تھی مگر نظر اس
کہ اس عمدہ تاریخ ہندوستان کا جملہ اہل ہند کی نظر سے گذرنا اور سب ارباب ہند کے
پاس رہنا بہت ضرور اور مفید ہے ۔ اب محض بخیال فایدہ عام بہ تخفیف قیمت اسکی حسب
تشریح ذیل قرار پائی ہے ۔

ایک جلد کے خریدار کو ([illegible]) دو جلد سے چار جلد تک کے خریدار کو ([illegible]) پانچ جلد اور اوس سے
زیادہ کے خریدار کو ([illegible]) جو صاحب قصد خریداری فرماوین اونکو لازم ہے کہ فیض آباد محلہ
صاحب گنج مین پنڈت کنہیا لال صاحب سکھیا کے یا پاس مطبع بہار کشمیر لکھنو مین درخواست مع قیمت بھیجین
تو فوراً یہ کتاب ملسکتی ہے اور قیمت اس کتاب کی بذریعہ منی آرڈر عنایت فرمانا چاہیے ور
جو بذریعہ ٹکٹ روانہ ہو تو رجسٹری لازم ہے ۔

مراسلات

رانی کی کہانی کا بقیہ مندرجہ مراسلہ نمبر ۹۴ صفحہ ۱۰۲-۱۰۷ بابت ماہ جولائی ۱۸۸۱ء

کاتک سودی چھٹی کے روز مہندی تھی اور اوسی روز نہانیان - دو بجے رات کی مہورت اور شیرینی کی تقسیم سے نجات ہوئی چونکہ ٹیکارام جی کا خاندان بہت بڑا تھا اور اون کی والدہ صاحبہ فیاضی برتاو رکھتین ایک ایک حصہ کی جگہہ چار چار خرچ ہوئے - غرض کہ مٹھائی کی خوب لوٹ ہوئی - ادہر مٹھائی بانٹنے سے فراغت ہوئی اور ادہر گلی مین ایک ہولناک غل ہوا دریافت کیا تو یہہ وحشت انگیز ماجرا گوش زد ہوا کہ دو بجے رات کے جو یہان سے مٹھائیان لیکر لوگ چلے تو منجملہ اون کے ایک لڑکا جو کچھہ زیور پہنے کسی دایہ کی گود مین جاتا تھا اوسکو کسی ٹھگ نے بطمع زیور ضرب شدید پہونچائی اور لڑکے کو بہت چوٹ آئی - اب کانسٹبل تحقیقات کر رہے ہین - راتون رات یہہ خبر ہوا کیطرح سارے شہر مین پھیل گئی -

ٹیکارام جی - دیا ساگر جی سے دیکھیے بھائی صاحب یہہ سب ہمارے یہان کی ناقصیون کا نتیجہ ہے [illegible] کرے اب وہ بچہ بچ جاوے - ارے مہرا دیکھہ بچے کو چوٹ تو نہین آئی ہے -

مہرا - گیا اور آدہ گھنٹے کے بعد خبر لایا کہ چوٹ تو آئی مگر جان کا خوف نہین ہے -

ٹیکارام جی - شکر ہے کہ بچے کی جان تو بچی - ارے مہراج کی عمر کیا ہے -

مہرا - مہاراج شاید کوئی تین برس کا ہوگا -

ٹیکارام جی - یہہ خیریت ہوئی کہ لڑکا بچ گیا -

گنگا سہائی جی - دوسرے روز ٹیکارام جی اپنے بیٹے سے - تو نے کل رات کا سب حال سنا - دیکھہ تو کیا ہوا - میرے ایسے بھاگ کہان تھے کہ نروگن چپ چاپ کاج ہو جاتا - بھگوان نے بڑی دیا کی کہ لڑکا بچ گیا نہین تو ساری عمر کو یہہ کلنک لگا رہتا -

ٹیکارام جی - پھر یہہ نہ ہوگا تو اور کیا ہوگا - ہماری برادری کی کوئی بات درست نہین - کیا ہرج ہے اگر ہو رہین اور کچھہ جس روز

تقسیم ہوں اوس روز مٹھائی نہو۔ اور نہ ہی کو سب مہمانوں کو خصوصاً اناث اور اطفال کو کھلا پلا کر رخصت کر دیا جائے۔ مٹھائی کرنیکا رواج تو ہمارے یہان صرف ہندوستان کے بنیوں کے تتبع مین ہوا ہے۔ اوّل تو دوسری قوم کا تتبع ہی کیا ضرور ہے اور اگر تقلید ہی منظور ہے اور بنیوں کی مٹھائی کی رسم پسند ہے تو مٹھائی کرنے کے یہ معنی نہین کہ بجائے کچی رسوئی کھلانے کے مٹھائی اون کے اوپر لاد دیجائے۔

جو مہری۔ بنیے۔ کھتری۔ وغیرہ سب ہندوستانیوں کے یہان کیا اچھا رواج ہے کہ جسقدر آدمی آوین وہ جسقدر چاہین کھائین اور جو کھا کر چھوڑ جائے وہ نائی دھوبی حاکروب بارہی پائین۔ یہ کیا بات ہے کہ ایک ایک کے سامنے بنیون تلون کا ڈھیر لگا یا اور جو دعوت قبول کرنے کے بھی نہ آوے یعنی ردّ دعوت کرے اوسکے گھر بھی حصہ بھیجنا۔ اور اتفاقاً اگر کسی گھر مین دیر سے تیل بھیجی تو بس غضب کا سامنا ہو گیا۔ مٹھائی بھی واپس ہے اور طعن اور تشنیع کی خدا ہی خبر ہے۔

مٹھائی گھر بھیجنے کی ابتدا صرف یوں ہوئی کہ جو واجب التعظیم مہمان خدا نہ کرے کسی غمی وغیرہ کے سبب شریک نہ ہوسکتا تھا اوسکے واسطے فقط ایک حصہ اوسی کا (جسطرح کہ ابھی تک کچی رسوئی مین بھی سیدہا بھیجتے ہین) جاتا تھا۔ نہ یہ کہ سب کو نہ آنے والا قرار دیا جائے دیکھو ابتدا کیا اور کس ضرورت سے تھی اور اب ہماری جہالت سے کیا ہو رہا ہے مگر غنیمت ہے کہ کچی رسوئی مین بدستور سابق ابھی سیدہا اونھین کو بھیجا جاتا ہے جو بوجہ غمی وغیرہ کے شریک نہین ہوسکتے۔ اور تیل توڑنے اور لوکرے لادیجانیکی فضیحت بیان کرنا فضول ہے اس بے عنوانی کا خراب نتیجہ علاوہ اون سب ——— کے جو ناگفتہ بہ ہین ایک تو یہ ہوا کہ جو زیادہ تر پابند وضع ہین وہ مٹھائی کی دعوت مین شریک ہونا ہی ذلت سمجھکر تشریف نہین لاتے۔ اور بعض صاحب قوم آتے تو ہین مگر صف پر نہین بیٹھتے۔ اور چند صاحب صف پر بیٹھکر تیل اوٹھانے کی حقارت گوارا نہین کرتے اور اس آپنی نظیر سے اورونکو متنبہ کرتے ہین۔ اور اکثرون کو تیل اوٹھانے والوں کی صحبت کے اثر سے کسیقدر ——— اوسوقت تنا پڑتا ہے غرض اسکے نقصانات بیحساب ہین۔ کوئی لطف دعوت کا اسمین نہین ہے بلکہ سراسر بے لطفی ہے مگر نقارخانہ مین طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔

یہ بہنیئون تبلین ایک ایک کو دینے کا ایک ادنی سا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ مٹھائی بازارون مین بڑی بکتی ہے اور اگر گرمی اور برسات مین مٹھائی ہوئی تو دوسرے ہی روز بو کرتی ہے سڑ سڑا کر پھینکی جاتی ہے - اور اگر کسی نے کھالی تو بدت سے واسطے صحت مفقود ہوتی ہے اور گاہ گاہ جان کے بھی لالے پڑ جاتے ہین - افسوس ہے کہ ہم سب یہہ باتین جانتے ہین اور بچشم خود دیکھتے ہین اور پھر بھی متنبہ نہین ہوتے -

گنگا سمائی جی - ان سب باتون کے بندوبست کا یہہ وقت نہین ہے اسی کل دیوگن ہے گرو جی بیٹھے ہین اونسے دکشنا کا حساب تو لکھ لے -

ٹیکا رام جی - گرو جی سے - آیئے مہاراج دیوگن - او جنیئو اور لگن وغیرہ سب دن کی دکشناؤن کا حساب لکھا دیجیے :

گرو جی - بہت اچھا مہاراج مین سب لکھ لایا ہون آپ لکھ لیجئے - دکشناؤن کا حساب لکھا گیا -

ٹیکا رام جی - کیا گرو جی مہاراج سب آچکین -

گرو جی - اجی گرو دکشنا اور جنیئو کی دکشنا و ریدیا آرنبہ کی دکشنا اب آپ خود لکھیے یا کہ ماجی صاحبہ سے لکھوائیے -

یہہ تینون دکشنائین گنگا سمائی جی نے لکھا دین -

دوسرے روز دشمی کو دیوگن تھا - دیوگن کی پوجا شروع ہوئی شام تک پوجا ہوتی رہی - دنکو ارباب برادری وقتاً فوقتاً ٹیکے کے واسطے تشریف لائے - بعض خاص رشتہ دارون نے روپیہ دیا - باقی سب جالفل دے گئے - شام کو برادری کی دعوت ہوئی - ۹ بجے رات کے سب رخصت ہوئے - جنیئو کا مہورت دشمی کو دو گھڑی دن چڑھے تھا - گرو جی نومی کو شام ہی سے طیاری کر کے پوجن پر بیٹھ گئے - دشمی کو دو گھڑی دن چڑھے اول ننہال کی جانب سے طلائی زنار اور پھر سوتی زنار پہنایا گیا -

تھوڑی دیر بعد اپہید کا پڑھنا شروع ہوا - ننہا جی کی کمر مین مونج کی تاگڑی اور اوسمین کوپین بندھی ہوئی - گلے مین موٹا سا جنیئو - مرگ چھالا اوڑھے ایک ہاتھ مین نقرئی تھالی اور دوسرے مین شہتوت کی چھڑی - سر گھٹا ہوا - ناک سے لیکر چوٹی تک صندل کا ٹیکا لگا ہوا - درجہ بدرجہ ہر ایک کے پاس جاتے اور سب اپہید دیتے جاتے تھے - پہلے سب کے

گنگا سمانی جی اور ٹیکارام جی اور رانی جی اور چھوٹی خالہ پھر اور عزیز و اقارب بہید تھی عزت
گروجی شام تک پوجا مین مصروف رہے اور اہبید کی آمدنی بٹورا کیے۔ عورتین نے مٹھائی
جنیؤکی دن بھر تقسیم کیا کین۔ شام کو دعوت برادری کی ہوئی۔ آٹھ بجے رات سب کھا پیکر
اپنے اپنے گھر گئے۔

دوسرے روز ایکادشی کو جنیؤکی برات کا دن آیا۔ گروجی صبح سے پوجا مین مصروف
ہوے باقی سبکو برات کی فکر پڑی۔ آرایش اور آتشبازی۔ جلوس کے واسطے بہت
سے لوگ مقرر ہوئے۔ آرایش آگئی۔ چار بجے دن کے جلوس کا آنا شروع ہوا۔
آتشبازی بھی آئی۔ روشنی کا خوب اہتمام ہوا۔ آرایش کے تخت لیجا کر جمائے گئے
ٹیکارام جی۔ دیا ساگر جی سے۔ بھائی صاحب آپ مع دو ایک بھائی صاحبون کے
باہر تشریف لیجا کر آرایش۔ آتشبازی۔ جلوس مستعار و کرایہ۔ فرد و تخمینہ وغیرہ
سب کچھ لکھ لیجیے۔

دیا ساگر جی۔ باہر آئے۔ شمار کیا تو پچاس گھوڑے چالیس فٹن بگھیان تیس
ہوادار پالکی نالکی۔ صدہا چوبدار چپراسی۔ باجہ والے وغیرہ۔ تین سو سے زیادہ
آرایش کے تخت۔ بیس پچیس گروہ آتشبازی کے دیا ساگر جی۔ (اپنے دلمین
کیا بیفایدہ روپیہ کا خون ہے۔ آج ناحق اس فضول بات کے انتظام میں اپنی جان
عذاب مین پڑی۔ دوڑتے دوڑتے کلیجہ مونہ کو آئے گا۔ جو کوئی فہمیدہ اور شایستہ
آدمی ہماری قوم کے لوگون کی اس کو دھاندا اور دوڑ دھوپ کو دیکھیگا ضرور ہم سب کو
وحشی خیال کرے گا۔ افسوس کاش ہم لوگ کسی مفید عام اور عمدہ کام مین باتفاق
ایسی کوشش کرتے تو سب سے بہتر حالتین ہوتے۔ اس برات کا سلسلہ تو کوس بھر سے
زیادہ تک ہوگا۔ کچھ ٹھکانا ہے۔ برات کیا شیطان کی آنت ہے۔ دوڑتے دوڑتے
جان پر بنے گی۔ ارے نوجوان بھائیو برات کا سب انتظام کرو۔ دیکھو بھالو۔
سنبھالو ایک ہی جگہ مین لش پش ہوکر رہ گیا۔ غرضکہ جسطرح سے ہوا دیا ساگر جی نے
سب لکھ لیا۔ برات کے اہتمام کے شائق صاحبزادون سے یہ سب فضول انتظام متعلق کیا
ایک برادری کے صاحب) ٹیکارام جی صاحب اب دیر نہ کیجیے۔ شام ہوئی جاتی ہے۔
جمناجی پر سندھیا کے سمے پر پہونچنا چاہیے نوشہ کو جلد خلعت پہنائیے۔

ٹیکا رام جی - بہتر بہتر قبلہ اب ہوا جاتا ہے - ارے کوئی ہے (خدمتگار کیطرف) ذرا دیا ساگر جی کو تو باہر سے بھیجدے اور گرو جی سے کہدے کہ جلدی سے پوجا کو ختم کرین - دیا ساگر جی باہر سے آئے - بھائی صاحب نوشہ کو کپڑے پہنائیے - ارے کوئی رنگ لائیو - دیا ساگر جی - کپڑے پہنانے لگے -

دیا ساگر جی (اپنے دلمین) برہم چاری کو خلعت اور جیغہ اور سرپیچ اور کمربند اور باجہ اور آتشبازی اور جلوس فضول سے کیا واسطہ - سندھیا کرنے جاتا ہے یا کسی مہم کو سر کرنا ہے - شادی مین تو راجہ لوگ جو جبر دوسرے کی لڑکی چھین کر شادی کرنے جاتے تھے اس سے یہ سب سامان جنگ و جہالت ساتھ لیجاتے تھے اوسی کی بیہودہ تقلید ہوتی ہے - مگر جنیو مین تو آجتک کسی کے یہان بھی یہ خلاف شاستر لغویت نہین ہوئی افسوس اس ایجاد کنندہ نے فقط عقل و شایستگی ہی مین نہین بٹہ لگایا بلکہ شاستر سے بر گشتہ ہوکے مجرم بھی بنایا - غرض دیا ساگر جی بجائے خود سوچتے ہوئے نوشہ کو کپڑے پہنانے مین مصروف ہوئے

ٹیکا رام جی - ایک دہقانی نو ملازم کہار سے - ارے دیکھہ تو - گرو جی مہاراج عین وقت پہ کہان چلدیے -

نو ملازم کہار - مہاراج ہمکو کچھہ نا ہین - ابہین تو ایہین تہے -

ٹیکا رام جی - پھر باہر جا کر اچھی طرح دیکھہ تو کہان گئے ہین -

کہار - ہیرت ہیرت تھکے گیون پہ چہیات چہیات موری ٹونٹی پیرا سے لاگی نہ کتون چہات ہین نہ اونات ہین کہون ٹیرت ٹیرت ندی نا بہو بچے ہون -

برادری کے ایک صاحب - اجی قبلہ - گرو جی تو باہر پڑے ہوے ہین -

ٹیکا رام جی - گھبراکر - کیون خیر تو ہے - اچھا لو مین خود جاتا ہون -

ٹیکا رام جی - گئے - گرو جی گرو جی - اجی گرو جی مہاراج - اجی کول رام جی -

گرو جی - آنکھین بند کیے پڑے ہون -

ٹیکا رام جی - ارے مہاراج اوٹھو - کیون اچھے تو ہو - بے وقت کیسے لیٹے ہو - آنکھہ تو کھولو - مہاراج پوجا ختم کرو - برات کو دیر ہو رہی ہے - اوٹھو مہاراج اوٹھو - جلدی اوٹھو

گرو جی - ہون - ہون -

ٹیکا رام جی - ارے مہاراج ہون ہون ہون کیا کر رہے ہو اوٹھو تو - ہان دیکھو

کون اور ربوے کون - گروجی اپنے ہوش مین ہون تب تو او ٹھین -

ٹیکارام جی - (بہت پریشان ہوکر) ہین گروجی کو کیا ہوگیا - یہہ تو بیہوش پڑے ہین - غرض بہزار دقت گروجی مہاراج اوٹھے اور جیون تیون پوجا سماپت کی -

دیاساگر جی - صاحب نوشہ کو ونگوپر لیچلو - او گھوڑے پر سہرا باندہو - گھوڑا دروازہ پر لگا لو -

نوشہ ونگوپر آیا - ارے کبوتر کبوتر - گنگا سمانی جی نے کبوترا ور گولہ یان تصدق کین - کہاریان تو اس تاک ہی مین تھین - ایسی لپکین جیسے چیل گوشت پر لپکتی ہے - ایک کے اوپر ایک گری پڑتی ہے -

دیاساگر جی نوشہ کو اوٹھا کر باہر لائے - برات چلی -

سب سے پہلے نوبتخانہ - اسکے پیچھے آرایش کے تخت - پہر جلوس - پھر انگریزی باجا - پہر روشن چوکی - اسکے بعد ننگے آدمیون کے غول مین ایک سفید سازدار گھوڑے پر نوشہ سوار - دائین بائین سو چیل بردار - سب سے پیچھے گروجی مہاراج پالکی پر سوار - برات جمناجی پر پہونچی - اور ایک گھنٹہ کے بعد سندہیا کرکے برات واپس ہوئی -

ٹیکارام جی - دیاساگر جی سے - بھائی صاحب اب آپ ایسا انتظام کرین کہ روشنی یکسان رہے بیچ مین کہین فصل نہ پڑے - آرایش مکان کے دروازہ پر لگیگی -

دیاساگر جی (اپنے دلمین) لوہے کی ٹانگین دوڑنے کو کہانسے لاؤن - روشنی کی کثرت سے سارا بازار کا بازار روشن ہو رہا تھا - قدم قدم پر انار او مہتاب چھوٹ رہے تھے -

گولے چھوٹنے لگے - دنادن - دہمادہم - دیاساگر جی (جھجک کر) اُف اُوہ ان گولون کی آواز کیسی ظالم ہے - کلیجہ ہل گیا -

نے فکرے تماشائیون کا وہ ہجوم کہ شانہ سے شانہ چھلتا تھا سر راہ کے سب کمرے اور کوٹھے اور دوکانین آدمیون سے بھری ہوئین - ایک غبارہ جو چھوٹا تو وہ ہوا کی مخالفت سی سیدھا کسی کوٹھی پر گرا - اسکا گرنا اور آدمیون کا گھبراہٹ مین لوک دُم بھاگنا - ایک آدمی کے کپڑے اور بدن کچہ جل گیا - دوسرے کا بھبوکا نکلس گیا - ہائے جلا - ہائے جلا - ارے کیا ہوا - دہم - ہائے کوٹھے سے گرا - ہائے مرا - ایک طرف انار کی لو سے کسیکا جمپر جل گیا اور

بزاز اور بساطی کے اسباب تک نوبت پہونچی - ارے بجھاؤ بجھاؤ - سقونکو بلاؤ گھڑے والون کو لاؤ -

ایک جانب گولی کی آواز سے ایک شریر گھوڑا جو بگڑا - تو بھگد ڑ پڑ گئی - گھوڑے کی لات جو چلی تو کئی آدمی زخمی ہو گئے - اور ایک بوڑہی عورت جان بلب - بہزار مشکل آگ بجھائی گئی - زخمیون کا حال دیکھکر مزدور تخت پھینک پھینک کر بھاگے - تماشبین لوگ اور جلوس والے سب نو چکر - برادری کے لوگ ادہر ادہر گلی کوچون مین چھپ چھپ کر حال دریافت کر رہے ہین - ارباب پولیس تحقیقات مین مصروف ہین -

ٹیکارام جی بدحواس بدن مین کاٹو تو لہو نہین تھر تھر کانپ رہے ہین - بات منہ سے نہین نکلتی -

دیا ساگر جی - ٹیکارام جی سے - بھائی صاحب گھبرایئے نہین ورنہ پھنس جایئے گا - استقلال کو ہاتھ سے نہ دیجیے - وارداتین تو نہایت سخت ہوئی ہین - اور یہہ سب آتشبازی کی بدولت - مگر اسوقت تو آپ اپنے ہوش و حواس بجا رکھیے اور اپنے حفظ کی فکر کیجیے ورنہ پولیس کے مواخذہ مین مبتلا ہو جایئے گا -

جمعدار پولیس - ٹیکارام جی سے - پنڈت جی دو آدمی تو غبارہ سے جل گئے ایک کوٹھے پر سے گر پڑا - جسکا پانون ٹوٹ گیا - ایک چھپرا اور پانچسو کا اسباب بزاز کا اور چار سو کا اسباب بساطی کا - جلا - پانچ آدمی اوس گھوڑے سے جو گولا بیموقع چھوڑنے سے بھڑکا تھا سخت زخمی ہوے - ایک عورت تو جان بلب ہی ہے - آتشباز گھوڑے کا حال دیکھکر سب بھاگ گئے - بس آپ تھانہ پر چلیے -

ٹیکارام جی - گھبرا کر - ارے بھائی - میرا بھلا اسمین کیا قصور ہے - یہہ تو محض اتفاقی واردات ہے -

پولیس افسر (ذرا گھرک کر) - ہم کیا جانین ادہر آؤ ہمارے ساتھ تھانہ پر چلو - صاحب مجسٹریٹ سے یہہ عذر سب کر لینا - ہمکو سوے چالان کر دینے کے اور کوئی اختیار نہین کیون اسقدر آتشبازی ہوائی اور شہر کے اندر بے احتیاطی سے چھوڑی -

دیا ساگر جی - ٹیکارام جی سے کان مین جھک کر - پولیس کے لوگون کو اور زخمیون وغیرہ کو کچھہ دیدلا کر اس وقت اس بلا کو ٹالیے -

ٹیکا رام جی - اچھا بھائی صاحب جو کچھ مناسب ہو سب کو دے دلا کر راضی کیجیے
اور جان اس عذاب سے بچائیے -

دیا ساگر جی نے پہلے ارباب پولیس کو بخوبی رضامند کردیا - اب اودھر ارباب پولیس نے سب مدعیون اور زخمیون سے کہنا شروع کردیا کہ بھائیو یہہ ایک اتفاقی واردات ہے بیچارے پنڈت جی کا اسمین کیا قصور ہے - تم لوگ تماشہ دیکھنے نہ آتے تو کیون نقصان اوٹھاتے - اور ادہر دیا ساگر جی نے زخمیون کو مرہم پٹی کے واسطے کچھ دے دلا کر ٹھنڈا کیا - مگر بزاز اور رساطی کسیطرح راضی نہ ہوئے - تب ارباب پولیس نے اون دونو سے کہا کہ تمکو اختیار ہے عدالت مین جاکر فوجداری یا دیوانی جس صیغہ مین چاہو نالش کرو - غرض کہ دیا ساگر جی کی حسن تدبیر اور خوش لیاقتی سے ٹیکا رام جی نے اوسوقت تو اوس آفت سے نجات پائی -

ٹیکا رام جی نہایت غصہ مین مجوزان آتشبازی کو برا بھلا کہتے ہوئے نوشہ کو لیکر گھر مین آئے -

دیا ساگر جی نوشہ کو گھوڑے سے اوتار کر گھر مین لائے - سب لوگ دالان مین تہالون پر کہانا کہانے بیٹھ گئے - بارہ بجے کہا پیکر سب لوگ رخصت ہوئے - باقی آئندہ از دہلی

مہتمم صاحبان مراسلہ - بعد نمسکار عرضدہ ہون -

از دست و زبان کہ برآید :: کز عہدۂ شکرش بدرآید

پہلے مین اس مراسلۂ قومی کے موجد اور اوسکے قایم رکہنیوالونکا شکریہ ادا کرتا ہون جنکے خیالات خصوصًا اور عمومًا بہبود و شایستگی قوم اور عامۂ خلایق کے ہین اور جنہون نے تخفیف مصارف فضول شادی اور دیگر امور نامرسوم اور خلاف تہذیب کے لیے عمدہ پندنامہ اور بہترین دستور العمل بنایا افسوس کرتا ہون حالپراون لوگون کے خصوصًا جنہون نے باوصف موقع اور امکان اوسکی امداد اور باوصف عقل و تمیز اوس اتفاق مین تاخیر کی - جنمین پہلے ایک مین ہی ہون کہ باوصف ہمیشہ ارادہ ان کے کوئی خیال پورا نہ کیا - کون ایسا دن ہوگا کہ ہم لوگ مراسلہ کی بیکسرایون سے اتفاق اور عمل اور مراسلہ کی قدر اور قیمت کرینگے -

جو لوگ امور مفید عام ہند رچہ مراسلہ قومی پر عمل نہین کرتے اور فضول ور سفر عالم تفن ایجاد کرتے جاتے ہین وہ اپنی آزادی اور عافیت اور اپنی اولاد کی عمر برباد کرتے ہین اور قوم کے غربا یا اوسط درجہ کے لوگون کو ایک بلاے جانکاہ مین مبتلا کرتے ہین مین اس بارہ مین اگر فرصت اور وقت ملا آیندہ گوش گذار کرونگا اور امید کرتا ہون کہ ہمارے دانشمندان قوم جلد اپنی اور اپنی قوم کی بھلائی کو سمجھ کر اصول مجوزہ مراسلہ پر کاربند ہون اور قومی بھلائی کو منتج نتایج دارین سمجھین بالفعل جو قصہ آزاد او ر نسا نہ جدید ہمارے حبیب پنڈت رتن ناتھ صاحب در اڈیٹر نے تصنیف فرمایا ہی غالباً ناظرین اودھ اخبار کی نظر سے گذرا ہو مگر بہت لوگ ایسے ہین کہ وہ خریدار اخبار کے نہین ہین - جو فہرست خریداران کی بدفعات اودھ اخبار مین طبع ہوئی اوسمین نام اہل قوم کے کم تھے گو امید ہے کہ کوئی اہل قوم اسکی خریداری سے دریغ نہ کرینگے لیکن احتیاطاً مناسب جانا کہ اہل برادری کو اوس کے فواید سے اطلاع دون -

اول اس ناول عجیب وجدید سے ناظرین اور طالبعلمون کو فایدہ عظیم حاصل ہوتا ہے -

دوسرے قومی تصنیف کی اشاعت کا حق جو قوم پر فرض ہے ادا ہوتا ہے -

امید ہے کہ یہ تحریر براہ مہربانی درج مراسلہ فرماکر بنا ہند کو مشکور فرمایا جاے -

راقم بندہ کاشی ناتھ کچھ ازمرزا پور - اگست ۱۸۸۴ع

ادم

این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد

افسوس پنڈت کشن لال صاحب چودہری اس جہان فانی سے بیوقت راہی عدم ہوے اور اپنے دوستون اور لواحقون کے دلپر داغ حسرت دیگئے - انکے دوست اسواسطے افسوس کرینگے کہ ایک اونکا مددگار جاتا رہا اور اونکے لواحق اپنی حیات تک اسواسطے اوسکو روتے رہینگے کہ اونکا جگر پارہ پارہ کر گیا - یہہ ہمارا دوست دولتمند عہدہ معقول پر ممتاز تھا - صاحب عزت تھا اور خوش اخلاق تھا - ہم اوسکی دولتمندی کی تعریف نہین کرتے ہین کیونکہ دولت اوسکی اور اوسکے رشتہ دارون کی ذات کی آسایش کا وسیلہ تھی - عہدہ معقول کی تعریف نہین کرتے ہین کیونکہ یہہ فخر اوسکو

اپنے ہی خاندان تک محدود تہا۔ ہم اوسکی عزت کی تعریف نہین کرتے ہین کیونکہ یہہ عزت اوسکی حیات کے ساتھ ختم ہوئی۔ ہم اوس کی خوش اخلاقی کی تعریف نہین کرتے ہین کیونکہ اسکے فواید وسی کو طمانینت بخش ہوتے تھے۔ پہر ہم کیا کرتے ہین۔ ہم افسوس کرتے ہین کہ وہ جوانمرگ معاون مراسلۂ قومی تہا۔ ہم انگشت بدندان ہوتے ہین کہ وہ جوانمرگ خیرخواہ قوم تھا۔ ہم افسوس کرسے اپنی لبین کہتے ہین کہ اگر وہ جوان مرگ نہ ہوتا ممکن تھا کہ کوئی تجویز ایسی نکالتا جو جملہ قوم کے لیے از بس مفید ہوتی۔ یا کوئی طریقہ ایسا تبلاتا جسکو ہم سب بغیر اگر او مگر کے اپنا دستور العمل بناتے۔ افسوس وہ نہ رہا۔ اور افسوس ہماری یہہ تمام امیدین خاک مین مل گیئین۔ الٰہی۔ پرم آتما اوسکو نجات بخشی۔ آمین۔

بندہ پنڈت کشن نراین شیوپوری کلرک
دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ملتان۔

مہتممان مراسلہ۔ نمسکار۔ قبل ازین احقر نے ۱۰ اگست ۱۸۹۸ء کو جو عریضہ بہیجا اوس سے مافی الضمیر میرا نسبت رائے مراسلہ معلوم ہوا ہوگا امید ہے کہ وہ خط درج مراسلۂ قومی ہوا اور اس شہر مین جو لوگ برادری کے موجود ہین باتفاق رائے مراسلہ نسبت تخفیف مصارف و اصلاح دیگر رسوم مذموم دستخط اپنے ذیل خط ہذا مین فرماتے ہین۔ عورات کا کہنا مقولہ ہے کہ امر جدید ناساز ہوتا ہے۔ اونکو دیکھنا چاہیے کہ دینا ہمیشہ نئی ہے جب کشمیر سے برادری کے لوگ یہان آئے دوسری قومون کی دیکھا دیکھی طریقون مین تغیر او تبدل ہوا تو اوسوقت ناسازی کا خیال نہین کیا گیا۔ وجہ کیا جسقدر فضولی مصارف شادی مین اب بھی خلاف رسم معینہ اختیار کیجاے وہ ناساز نہ سمجھی جاے گی کیونکہ وہ موافق طبیعت منوان ہے۔ مینے بہتون کو دیکھا ہے کہ اثاث البیت کو ایسے ایسے کامون مین معدوم کردیا اور مردون نے کوفت اور کاہش سے اواخر عمر مین کہ جب لڑکی کے قابل نہ رہے جان دی اور لڑکے ناخواندہ اور جاہل رہ کر آوارہ او مفقود الخبر ہوئے۔ کیا عورات کی حمیت اسی کی مقتضی ہے کہ وہ اپنے تئین اور نیز وارث یعنی شوہر او بچونکو دیدہ دانستہ اس مصیبت مین پھنسائین۔

بالفرض اگر یہ نوبت نہ بھی پہونچی تو مردون کی آزادی مردون کی الوالعزمی اون کی

عقل مین ضرور فتور پیدا ہوجاتا ہے اور گردن نیچی ہوجاتی ہے۔
اگر مشاہرہ کافی پاتے ہین تو فنہا ورنہ ناجائز آمدنی کے حاصل کرنے پر مجبور ہوتے
ہین جو اصول قومی نہین ہین اور ایسی حالتین مردون کو بدتر از مرگ زندگانی کرنی
پڑتی ہے۔ لہذا دیوی سروپ نیک ذات عورات کی خدمات مین دست بستہ استدعا یہ
ہے کہ وہ ان نقائص پر غور فرماکر اپنے اصرار اور خیالات کو اصلاح فرمائین۔
راقم عرصہ سے اسی خیال اور ارادہ مین تھا کہ مراسلہ کے ساتھ مراسلت رکھے اور
امداد مراسلۂ قومی کی وقتاً فوقتاً کرتا رہے لیکن کچھ ایسے پچھلے ایام گذرے کہ کم فرصتی
نے موقع نہ دیا اور کچھ بھی نہ ہوسکا۔ بہرحال بالفعل مبلغ ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال
کرتا ہے امید ہے کہ یہہ مدد محقر حضور کی قبول فرماکے عزت بخشی جائے اور چونکہ عریضہ ہذا
کا مضمون قابل سماعت ارباب قوم ہے امید کہ درج مراسلۂ قومی فرمایا جائے
نکتہ یہ کہ اسکا ترجمہ بھی مین نے ہندی حرفون مین روانہ کیا ہے وہ چھپ جائے تاکہ
عورتین خود بھی پڑھ لین۔

بندہ کاشی ناتھ ججا از مرزاپور

العبد
پنڈت ہر اج کشن آغا حال وارد مرزاپور
منصرم ججماتحت۔ رائے مراسلہ سے اتفاق ہے۔

العبد
پنڈت بشیشر ناتھ عرف تخواہ مراسلہ کی رائے
سے مجھکو تمام وکمال اتفاق ہے۔

العبد
پنڈت دیارام عرف کول۔

مہتمم صاحبان مراسلۂ کشمیر۔ نمسکار۔ میری مدت سے یہہ رائے ہے اگرچہ مجھکو ظاہر کرنیکا
کوئی موقع نہ ملا کہ مہتمان مراسلۂ قومی اس بارہ مین غلطی کر رہے ہین کہ مراسلکی کوئی خاص
قیمت مقرر نہین کرتے۔ میری رائے مین فی الفور ایک قیمت مقرر کیجائے اور خریدارون سے
ہر سال کے اختتام پر بل بھیجکر روپیہ وصول کیا جائے۔ اگر اسمین نسبت قلیل المعاش
خریدارون کے کچھ لحاظ ہوئے تو تین چار شرحین مقرر کیجائین۔
شنا؟

اعلیٰ درجہ کے لوگون سے . . . . ہ/ر سالانہ
اوسط درجہ کے لوگون سے . . . . . مر سالانہ
تیسرے درجہ کے لوگون سے . . . . ہ/ سالانہ
بالکل قلیل المعاش لیکن شائقین مراسلہ سے صرف محصول ڈاک
کارسپانڈنٹان مراسلہ اگر قیمت دینا نہ چاہین تو انکو مفت دیا جائے ۔
اس سے ضرور مراسلۂ قومی کی بہت جلد ترقی ہوگی اور اہالیان برادری کو بھی یقیناً یہ ناگوار نگذریگا ۔ آپ ازراہ مہربانی میری یہہ رائے درج مراسلہ ماہ اگست ۱۸۹۸ء فرما دین اور اہالیان برادری سے اس بارہ مین رائے طلب کرین ۔
اس سے وہ دقت جو اب روپیہ وصول کرنے مین ہوتی ہے مطلق رفع اور موقوف ہو جائے گی ۔

راقم پنڈت نند لال
کول جلالی ۔

جناب مہتمان مراسلۂ کشمیر ۔ نمسکار ۔ مین یہ چند سوالات مع ایک مضمون کے ارسال خدمت کرتا ہون ۔ امید کہ ازراہ برادر نوازی رقیمۂ ہٰذا کو مراسلۂ قومی کے کسی گوشہ مین درج فرما کر راقم کو ممنون اور مشکور فرمائین گے ۔
بندہ پنڈت سروپ کشن عرف شنگلو معروف
ولی طالبعلم جماعت سوم مدل اسکول اونہ ۔

سوالات حل طلب

اوّل ۔ ایک مربع کا ضلع ۱۰ فٹ ہے اور اوسکے اندر ایک نقطہ ایک ضلع کے دونو انجاسون سے ۴ فٹ اور ۶ فٹ کے فاصلہ پر لیا گیا ہے تو ان چارون مثلثون کا رقبہ دریافت کرو جو اس نقطہ سے مربع کے کونون مین ملانے سے پیدا ہون ۔
دوم اب س ایک مثلث ہے اور اد عمود نقطہ ا سے ب س پر نکلا ہے اگر ا د = ۱۲ فٹ

اور عمود جو نقطہ د سے آب اور آس پہ نکالین ۵ فٹ اور ۱۰۰ فٹ ہون تو اضلاع مثلث اور انکا رقبہ دریافت کرو۔

سیوم۔ دائرہ مین ۱۲ ضلع کی شکل بناؤ۔

چہارم ایک ایسا مثلث مساوی الساقین بناؤ کہ جسکے قاعدہ کا ہر ایک زاویہ راس کے زاویہ سے ۲ گنا ہو۔

پنجم۔ ذ + د = ۱۰ احل کرو۔

ششم۔ ایک ایسی قم بتلاؤ کہ جسکا مربع اسکے ضعف حصہ کے برابر ہو۔

اشعار ذیل کے معنی بوضاحت بیان کیجئے۔

کلی زکلان پیش کلی کلہ کل کرد	آن کلہ بران کلہ سو کل دوستہ کل کرد
کلان دگر کلکل آن کل چو شنیدند	یک کل ز میان خاستہ این مشکل حل کرد

ہوتی ہے کامیابی امید اور سعی سے

حقتعالی نے انسان کی پیدائش کے ساتھ ہی امید بھی ایک ایسی شئے پیدا کی ہے کہ جس سے انسان کا غنچۂ خاطر شگفتہ اور نہال وقت آب عشرت و عیش سے تازہ رہتے ہین بلکہ اسکو رفیق ہمدم سمجھنا چاہیئے کہ دمبدم ساعت بہ ساعت دلون کو بڑھاتی رہتی ہے اور سینون کو پھیلاتی رہتی ہے۔ یہہ ہر حالت مین خواہ بیماری مین ہو یا حالت قید مین مسافرت مین ہو یا دکھہ درد مین انسان کی مددگار ہے۔ اگر امید انسان کی سرشت مین مخلوق نہ ہوتی تو انسان کی زندگی محال ہوتی۔ بلکہ ایک دم بھر کاٹنا بھی دشوار ہوتا چنانچہ مثل مشہور ہے کہ (دنیا بامید قایم ست) گو اسمین شک نہین کہ امید دہوکا بھی بعض اوقات دیتی ہے مگر وہ دہوکہ بھی سو نعمتون کے برابر معلوم ہوتا ہے۔ بلکہ اُسوقت کہتے ہین کہ تقدیر یون ہی تھی مگر اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ بغیر کسی سعی کے صرف امید ہی پر بھروسہ کرنے سے کامیابی کی صورت نکلتی ہے بلکہ کارخانہ قدرت نے سعی کو امید کی تقویت سے کامیابی مقاصد کا ذریعہ بنایا ہے جو لوگ سعی کو بخوبی سے کام مین نہین لاتے اور بغیر سعی کے صرف امید پہ بھروسہ کرتے ہین وہ کامیابی کی صورت

نہین دیکھتے ۔ باوجود سعی کے اگر کامیابی نہو تو یہہ سمجھنا چاہیے کہ سعی کامل نہین ہوئی بلکہ ممکن ہے کہ انسان بوسیلۂ اسی سعی کو درجۂ کمال پر پہونچاوے اور منزل مقصود فائز ہووے اسکی نظیرین اہل ہوش خیال کرینگے تو اکثر پیدا ہوسکتی ہین جنکا لکھنا داخل طوالت ہے ۔ اخیر مین دعا کرتا ہون کہ پروردگار ہمارے سب برادر صاحبون کو سعی کاملہ کی توفیق کامل عطا کرے اور کامیاب کرے ۔ آمین آمین آمین ۔

راقم پنڈت سری کرشن تنگلو معروف
ولی طالبعلم سوم جماعت مڈل اسکول ضلع
ہوشیارپور ۔

مہتمان مراسلۂ کشمیر نمسکار ۔ ایک مضمون بابت فواید علم ارسال خدمت ہوتا ہے امید ہے کہ براہ مہربانی مراسلۂ قومی کے کسی گوشہ مین جگہہ دیکر ممنون او مشکور فرمائیے

راقم پنڈت سورج نراین خلف پنڈت
ہر ہہائے صاحب بہادر عفی اللہ عنہما ۔

فواید علم

	چو شمع از پئے علم باید گداخت بنی آدم از علم یابد کمال		که بے علم نتوان خدا را شناخت نہ از حشمت و جاہ و مال و منال	

طالبان گنجینۂ علوم اور شایقان خزینۂ فنون کدہر ہین تشریف لائین اس پرچہ راقم کو نظر فرمائین اگر غواص فکر گوہر معانی مین غوطہ زن کرینگے دریغی سے بہرہ یاب ہونگے گو کہ فواید علم اسقدر ہین جنکے بیان مین زبان قلم گنگ ہے اور پاے اندیشہ طے کرنے مین اس میدان کے لنگ ہے ۔ الاشتی نمونہ از خروار ے بیان کرتا ہے ۔
علم ایک دولت لازوال ہے ۔ فواید گوناگون سے مالامال ہے ۔ قدر و منزلت بشر کی علم سے زیادہ ہوتی ہے ۔ عقل انسان کی تحصیل علم سے حقشناسی پر آمادہ ہوتی ہے ۔ اولیا اور انبیا نے اکتساب علم سے شرف کمال پایا ۔ ملایک کو اس دولت

علم سے جاہ وجلال ہاتھ آیا۔ ایک گلشن ہے کہ قدرت الٰہی سے خزان سے مصئون ہے ایک شمع انجمن ہے کہ جان طالبان علم مثل پروانہ ہزار جان سے مفتون ہے۔ قہر ماہ ہے آسمان عظمت پر کہ قلوب عارفین کو پر نور کرتا ہے۔ ماہ درخشندہ ہے فلک حشمت پر کہ ظلمت شب باطن کو دور کرتا ہے۔ جوہر بے بہا ہے معدن فضیلت سے۔ دُر یکتا ہے مخزن حشمت سے۔ غرض کہ انسان کو لازم ہے کہ فوائد علم پر نظر کرکے ہمیشہ اوقات عزیز کو کہ ایک گوہر بے بہا ہے تحصیل علم مین مشغول و مصروف رکھے اور کسب ہنر پر طبیعت کو مالوف رکھے کہ اس سے بہبودی دنیا و آخرت متصور ہے بقول شیخ سعدی شیرازی ؎

ترا علم دین دنیا تمام ✦ کہ کار تو از علم گیرد نظام

چونکہ طول محض فضول ہے اسلیے دعا پر اکتفا کرکے خداوند کریم سے دعا ہے کہ شایقین علم کو بامراد کرکے درجۂ اعلی پر فائز کرے اور ناواقفان فوائد علم کو توفیق نیک دیکر تحصیل علم پر مخاطب کرے۔ آمین

مُسرف اور خیر اندیش کی گفتگو

خیر اندیش - مُسرف تمہارا اسراف فی زمانہ بہت ہے۔

مسرف - مجھے افسوس ہے کہ بعض لوگ میری نیکنامی کر رہے ہین۔

خ - بھلا مجھے یہ تو بتلاؤ کہ شادیون مین لوگ جو اسقدر مصارف فضول مین برباد ہوتے ہین اور آرایش اور آتشبازی اور تجمل برات مین صرف کرتے ہین اُس سے اُنکو کیا فایدہ ہوتا ہے۔

م - جسوقت برات شان و شوکت سے بازار مین نکلتی ہے ادہر آتشبازی کی چمک اودہر آرایش کی دمک ہوتی ہے اوسوقت جو کوئی شخص خواہ اپنی قوم کا ہو خواہ غیر قوم کا تعریف ہی کرتا ہے کہ واہ واہ کیا اچھی برات ہے فلانے کے بیٹے کی شادی ہے یا بیٹی کی ہے اوسوقت کیسا دل باغ باغ ہوجاتا ہے دولت تو آتی جاتی رہتی ہے مگر نام ہوجاتا ہے گھڑی بھر کی خوشی تو ہو جاتی ہے چار آدمی یہ تو کہدیتے ہین کہ فلانے نے کیا اچھی برات کی پس ہم تو چار گھڑی کی واہ واہ کو ساری عمر کے عیش و آرام اور لاکھون روپیہ سے بہتر سمجھتے ہین اگر پرمیشر دیوے تو اولاد سے کون زیادہ ہے اگر اون کے کارج مین

خرچ نکیا تو کیا رکھکر چھوڑ جانا ہے ۔

خ ۔ واہ واہ رے تمہاری عقل و دانش ۔ ببین عقل و دانش بباید گریست

چار گھڑی کی جھوٹی واہ واہ کے لیے ساری عمر کا سرمایہ ضایع کرنا اور چار آدمیوں کی تعریف سننے کے لیے ہزاروں روپیہ ضایع کرنا کون اچھا خیال کریگا ۔ اول تو پیشتر زمانہ مین جو ایسے ایسے لوگ گذر گئے جنہوں نے شادی بیاہ مین اشرفیاں لٹائین ہزاروں روپیوں کو دعوتین کھلائین اونکا نام نہ رہا اور سوائے اسکے فی زمانہ کہ ایک سے ایک بہتر شادی و برات ہوتی رہی ہے ۔ آج ایک نے اچھی برات کی کل دوسرے نے اوس سے بڑھکر برات کی ۔ آج جس کی تعریف کی کل وسیکی ہجو کر دی ۔ دنیا تو کہنے کو بنی ہے ۔ پس گھڑی بھر کی جھوٹی واہ واہ پر انسان ہمیشہ کو محتاج ہو جاوے یہ کون عقلمندی ہے ۔ اولاد کے واسطے اس سے بہتر دوسری بات نہین ہے کہ معمولی زیور دیا جاوے اور باقی علاوہ اسکے اگر لڑکی کے ساتھ سلوک کرنا منظور ہے تو روپیہ اوسکے نام سے کسی بینک مین جمع کر دیا جاوے یا پرامیسری نوٹ خرید دیا جاوے جیسے کہ بہت سے دانشمندون کی رائے ہے ۔

م ۔ جسوقت چھوٹی سی لڑکی کی شادی کی اور طرح طرح کا طلائی زیور اور عمدہ عمدہ پوشاک اوسکو پہنائی تو کیسی اچھی معلوم ہوتی ہے اور کسکو اسطرح کی شادی کرنیکا ارمان نہین ہوتا

خ ۔ اول تو چھوٹی لڑکی کی شادی کرنی ہی خراب ہے کیونکہ اگر کچھ لڑکے کو ہوگیا تو اپنے دلمین غور کرو کہ اوسکی نہ وجہ کے دلپر کیا گذرتی ہوگی اور کون ایسا سخت ہوگا جسکو اوسکی حالت دیکھکر افسوس نہ آتا ہوگا ۔ اوسوقت کیا لطف سات برس کی لڑکی کی شادی کرنیکا نکلا اور اگر لڑکا زندہ بھی رہا اور بدوضع نکلا تو زیور تو کوڑیون کے مول بکا اور ساری عمر لڑکی روٹی کپڑے سے تنگ رہی ۔

م ۔ بھلا اگر لڑکی کی تقدیر مین یہی بدا ہے اور ایسا ہی کچھ لکھا ہوگا تو ماں باپ کیا کر سکتے ہیں ۔ اگر لکھے پڑھے لایق آدمی کو بھی دینگے اور اوسکو کچھ ہو گیا تو پھر کیا کرینگے

خ ۔ تدبیر شرط ہے اچھا تندرست لڑکا نیک وضع بھلامانس صاحب علم دیکھ لینا چاہیے دیکھو اہل فرنگ کو کہ تدبیر سے کیسی عمدہ عمدہ ایجادین کین ہین اور کسقدر ملک زیر قبضہ کیے ۔ نہایت افسوس ہے کہ باوصف اسقدر علم و عقل کے ہماری عادت فضول اور خراب نہین جاتی ۔ باقی آیندہ ۔ از لاہور ۔

برادر صاحبان کی خدمت مین عرض یہہ ہے کہ براہ مہربانی ان سوالات کے جوابات بذریعہ مراسلۂ قومی راقم کو ممتاز فرمائین لیکن جوابات مطابق دہرم اہل ہنود اور عقلاً ثابت ہوسکتے ہون۔

۱۔ جبکہ بموجب کل مذاہب کے بلا حکم پرمیشر کے پتا ہل نہین سکتا تو پھر انسان کس لیے نیک و بد اعمالون کی سزا یا انعام پاتا ہے جو بات ہوتی ہے پرمیشر کے حکم سے ہوتی ہے۔

۲۔ مختلف اقوام اپنے اپنے مذہب کو بہتر سمجھتی ہین اور دوسرے کو برا۔ پس اگر مذہب پرمیشر کے حکم سے بنائے گئے تو کیون مختلف ہین۔ جبکہ دیکھتے ہین ہم کہ خدائی باتین سب اور ہمیشہ یکسان ہین۔ جیسے روشنی۔ اندہیرا۔ بارش۔ ہوا۔ وغیرہ تو کیا پرمیشر کو اختیار نہ تھا کہ ایک ہی مذہب سب کا رکھتا۔

۳۔ بموجب شرع اہل ہنود دنیا کا چھوڑنا اور پرمیشر کی یاد مین عمر صرف کرنی نہایت عمدہ بات ہے اور پرمیشر کی اوس سے قربت ہوتی ہے اور بہشت نصیب ہوتی ہے۔ پس اس سے ثابت ہے کہ پرمیشر کو یہہ بات پسند تھی کہ کل دنیا دنیوی امور چھوڑ کر پرمیشر کی یاد مین مصروف ہو تو اس صورت مین اگر سب لوگ ایسا کرتے تو دنیا آگے کس طرح چلتی۔

مہتمان مراسلۂ کشمیر نمسکار۔ مہربانی فرما کر جواب سوال پنڈت نرنجن لال صاحب ٹوپیہ مندرجہ صفحہ ۱۴۳ مراسلۂ کشمیر نمبر ۳ و ۹ بابت ماہ جون مع حل درج مراسلۂ ماہ اگست ۱۸۸۶ء فرما کر ممنون فرمائیے گا۔

حل

جبکہ پچھلے پہیے کا دائرہ ایک گردش کرتا ہے تو آگے کا پہیا $\frac{11\frac{1}{4}}{6\frac{1}{2}}$ یعنی ... یعنی ۱ $\frac{۲۶}{۳۹}$ گردشین کرتا ہے لہذا جبکہ پیچھے کا پہیا ۳۹ گردش کریگا تو آگے کا پہیہ ۶۸ مرتبہ گردش کرے گا یعنے بعد ۳۹ گردش پیچھے کے پہیے کے یا بعد ۶۸ گردش آگے کے پہیے کے دونو پہیے اون نقطون پر آجائین گے جن سے کہ اون کی رفتار شروع ہوئی تھی یعنی بعد مالت منبسطے ہونے ۳۹ × $\frac{۴۵}{۴}$ = ۴۳۸$\frac{۳}{۴}$ فٹ کے اوّل مرتبہ ایسا موقع ہوگا۔ لہذا دس میل کی مسافت مین ایسے موقع $\frac{۵۲۸۰ \times ۱۰}{۴۳۸\frac{۳}{۴}}$ = ۱۲۰ ($\frac{۱۲۰}{۱۷۵۵}$) مرتبہ ہون گے۔

جواب

بعد چلنے ۲۳ کے گاڑی کے دونو پہئیے اون نقطون پر آجائینگے جن سے کہ رفتار شروع ہوئی تھی اور دس میل کی مسافت مین ایسا موقع ۱۱۹ دفع ہوگا۔

راقم خاکسار پنڈت شام ناتھ عرف ککو
اسسٹنٹ انجینیر ضلع دیواس ملک مالوہ اگست ۱۸۸۲ء

جناب مہتمم صاحبان مراسلۂ کشمیر۔ نمسکار۔ مجھے یہ پہلا موقع ملا ہے کہ اپنی تحریر دفتر مراسلۂ کشمیر مین بھیجون گو مجھے یہہ لیاقت نہین کہ بذریعۂ نثر یا نظم مراسلۂ قومی کی مدد کرون مگر مین صدق دل سے کہتا ہون کہ مین مراسلہ کا سچا خیر اندیش اور دلی خیر خواہ ہون اور درگاہ باری سے التجا کرتا ہون کہ میرے ان خیالات کو تقویت ہو اور برکت کی آغوش مین جگہہ ملے۔ آمین رب العالمین

دیگر لکھنیکہ بمقام امرتسر میرے والد بزرگوار نے ایک مکان مع باغیچہ اور طویلہ ۱۸۷۸ء مین تعمیر کیا ہے جسکے لیے بہت سی تاریخین کہی گئین ہین جنمین سے چند تاریخین مراسلۂ قومی کے اندراج کے واسطے خدمتمین ارسال ہین اگر مراسلہ مین جگہہ دیجاے تو باعث فرحت احباب و شکور ہی نیاز مند ہوگا۔

راقم پنڈت سرکشن کچلو خلف راے دیوان
پنڈت بہاری لال صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کرنال پنجاب

قطعات تاریخ تعمیر مکان واقع امرتسر پنجاب بنا کردہ راے بہادر پنڈت بہاری لال صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ ضلع کرنال پنجاب

سمبت ۱۹۳۵ بکرمی و ۱۸۷۸ء ۱۲۹۵ھ

من تصنیف پنڈت سہجن ناتھ صاحب ٹکو امرتسری متخلص بہ شکوہ سپرنٹنڈنٹ ضلع سیالکوٹ

این مکان تو کہ از فضل خدا تعمیر شد		مطلع نور است یا آئینۂ دلہا ست این

بتر خود را ہمین جا ساختن خواہد بہاب | زانکہ چون کشمیر جاے انبساط افزاست این
از سر حشمت بگفتم سال تعمیرش شکوہ | باگلستان ارم یا جنت الماوا است این

۱۹۳۵ بکرمی

ولہ

چون ساخت بہاری لال صاحب | این خانہ و گشت ہر یکے شاد
گفتم بدعاے خیر یارب | این خانہ بود مدام آباد

۱۹۳۵ بکرمی

ولہ

زفضل حق درین ایام فرخ | بہاری لال صاحب ساخت جاے
غرض نقشیست کز ما یاد ماند | کہ ہستی را نمی بینیم بقاے
زروے آگہی این شعر سعدی | بگفتم از پئے تاریخ جاے
مگر صاحبدلے از روے رحمت | کند بر حال این مسکین دعاے

۱۹۳۵ بکرمی

من تصنیف مولوی محمد علی صاحب سرہندی

بہاری لال پنڈت صاحب شان | بنا کرد این مکان از فضل یزدان
بغایت خوش می از عالم غیب | ندا آمد عجب خوش وضع ایوان

۱۹۳۵ بکرمی

من تصنیف جناب قبلہ پنڈت بشن نراین صاحب ہاکچر رئیس دہلی

پنڈت بہاری لال جیو کہ لقب اقبال یافت | کردہ بامر تیسر مکان تعمیر با اعمال نیک
در تکبر می انجام شد اے مہربان سال نیک | تعمیر کردہ این مکان پنڈت بہاری لال نیک

۱۹۳۵ بکرمی

من تصنیف جناب قبلہ پنڈت رتن ناتھ صاحب کول بخشی متخلص بہ دیا رئیس لکھنو

ساختہ پنڈت بہاری لال این | منزلے عالی سراے دلکشا

سال سمبت خواستم گفتا سروش
قصر افزایندۂ مسکن پر فضا
۱۹۳۵

من تصنیف جناب قبلہ پنڈت کشن ناتھ صاحب ہنڈو رئیس لکھنو

کرد قصرے زیبا بہاری لال
چرخ در جنب آن حقیر آمد
سال ہندی چو خواستم ز سروش
گفت این خانۂ بے نظیر آمد
۱۹۳۵ بکرمی

ولہ

ساخت پنڈت لقب بہاری لال
منزلے خوب جانفزا کاخے
سال ہندی بگفت ہاتف غیب
کرد تعمیر دلکشا کاخے
۱۹۳۵ بکرمی

من تصنیف پنڈت دیبی پرشاد صاحب خشابہ سررشتہ دار ونام

بنائے قصر رنگین کرد صاحب اقبال
زیادہ فکر مکن بہر سال فرخ فال
برائے نزہت دوشیزگان باغ طرب
بگو خوشا چمن خانۂ بہاری لال
۱۹۳۵ بکرمی

من تصنیف جناب قبلہ پنڈت درگا پرشاد صاحب عرف کول

تشکر اینکہ داز بہاری لال پنڈت پر بنا
جائے امرتسر نمودہ راحت چندین ہزار
سر رشتے ستود دولتخانۂ عالی بنا
ہست آبادان بیاد خدا و عین عجاب

من تصنیف مولوی محمد شفیع صاحب منصف امرتسر رئیس گنگوہ سہارنپور

چو از پنڈت بہاری لال آمد
بنائے خوش کہ زو دل شاد باشد
شفیع از غیب ناگہ یافت تاریخ
کہ قصر بے نظیر آباد باشد
۱۸۷۸ء

ولہ

تشکر ایزد کن کمال فضل او قصر عجیب — در ظهور آمد که از غیرت ارم خود را بنفت
بهر تاریخش بفرمودش غیب در گوش شفیع — یادگار یادر پنڈت بہاری لال گفت

۱۲۹۵ھ

ولہ

چون بفضل صانع عالم درین فرخ زمان — شد بطرز دلگزین تعمیر قصر بی نظیر
فی البدیهه گفت تاریخ بنائی شفیع — از بہاری لال پنڈت یادگار دلپذیر

۱۹۳۵

تاریخ وفات پنڈت کشن لال صاحب چودہری متخلص بہ طالب

تصنیف پنڈت شیو ناتھ صاحب کول متخلص بہ منتظر

وہ کشن لال چودہری طالب — خلعت زندگی دریده رفت
از می عیش دل بسزم جہان — حیف یک جرعه ناکشیده رفت
گل امید بوستان شباب — سیر نادیده و نچشیده رفت
بد چو نابود نیست بہ پیش نظر — دست از بود خود کشیده رفت
منتظر چون بگویدت سالش — که چنین یار برگزیده رفت
سوی مطلوب طالب از سر مهر — رشته زندگی بریده رفت
سال ہجری بجان بود این شد — حیف آن روح برگزیده رفت

اخبار قومی

الہ آباد۔ نہایت مسرت و شکر کا مقام ہے کہ اب یہاں شکایت ہیضہ کی مطلق نہیں ہے

ایضاً۔ یہاں بارش کی نہایت قلت ہے۔

ایضاً - پنڈت لچھمی دھر صاحب منشی سب انسپکٹر رجسٹری شاہی تحصیل رخصت ایکماہ سے آگرہ تشریف لے گئے -

آگرہ - پنڈت پریم ناتھ صاحب ٹھٹوخٹی ایگزمیر کی تبدیلی حسب خواہش اونکی لاہور کو ہوئی -

ایضاً - پنڈت کاشی ناتھ صاحب کنزرواٹر پریس مجسٹریٹ کی طبیعت علیل ہے خداوند صحت عطا کرے -

ایضاً - پنڈت پریم نراین صاحب تکو جو بدریافت خبر وفات پنڈت کیشو ناتھ صاحب منتی ۱۶ - اگسٹ ۱۸۸۸ء کو لکھنو گئے تھے ۲۶ - اگسٹ ۱۸۸۸ء کو واپس آئے -

امرتسر - افسوس ہے کہ پنڈت برجی ناتھ صاحب کچلو کے صاحبزادہ شش سالہ نے ۱۵ - اگسٹ ۱۸۸۸ء کو بعارضہ تپ وفات پائی -

ایضاً - گزٹ سرکاری سے واضح ہوا کہ پنڈت سرکشن صاحب کچلو نے امتحان تحصیلداری کا تعریف کے ساتھ پاس کیا ہے -

بنارس - پنڈت جگناتھ سہائے صاحب کول جو بطور تجارت مدراس ور بنگال وغیرہ گئے تھے بعد چند سال کے گھر پر بخیریت تشریف لائے -

بسوان - سیتاپور - افسوس کا مقام ہے کہ پنڈت ہرپرشاد صاحب فتو تحصیلدار نے ۵۵ برس کی عمر میں بعارضہ جانکاہ ہیضہ ۲۰ - اگسٹ ۱۸۸۸ء کو وفات پائی ایشر اونکی اہلیہ اور صاحبزادہ کو صبر عطا کرے - اہلیہ اون کی مع صاحبزادہ کے ۲۷ - اگسٹ ۱۸۸۸ء کو یہاں سے لکھنو روانہ ہوئیں -

بنوں - پنڈت شیو رام صاحب اکسترا اسسٹنٹ کمشنر بہادر ۳۰ جولائی ۱۸۸۸ء کو رخصت سے واپس آئے -

پرتاب گڈھ - پنڈت گوپی ناتھ صاحب سکنڈ ماسٹر بعارضہ ورم تیم یعنی گٹھیا کے بیمار ہوکر تحصیل رخصت یکماہ فیض آباد میں بنا بر معالجہ اپنے کے خانہ کو تشریف لے گئے - یہاں اسسٹنٹ سرجن کی توجہی رائے ہوئی تھی دیکھیے وہاں کے حکما کیا مرض تشخیص کرتے ہیں - اب فیض آباد میں حکیم شفاء الدولہ کا علاج ہوتا ہے - ایشر جلد تر صحت کامل عطا فرمائے -

الیضاً ۔ پنڈت راجناتھ صاحب سپروکے یہان ایک لڑکا اور ایک لڑکی توام پیدا ہوے اور دو دن مین دونو فوت ہو گئے ۔ زوجۂ پنڈت صاحب موصوف بخیریت ہین ۔
الیضاً ۔ پنڈت شمبھو ناتھ صاحب مٹل ہیڈ ماسٹر کے صاحبزادہ اصغر کے گلے مین پھنسیان نکل آئین تھین جس سے اوس معصوم بچہ کو کمال تکلیف تھی علاج سے اسسٹنٹ سرجن صاحب کے بالکلیہ صحت ہو گئی ۔
الیضاً ۔ یہان بارش موقع مناسب پر ہوئی ہے ۔ اڑادیمک کی یہ کثرت ہے کہ اگر خفیف عدم توجہی بھی کیجاے تو بہت سا نقصان کر دیتی ہین ۔ چنانچہ پنڈت کدارناتھ صاحب دکھنی کا صندوق کا پارچہ ریشمی دھوتی وغیرہ اندک غفلت مین دیمک چاٹ گئی ۔
جے پور ۔ ۲۵ ۔ جولائی ۱۸۸۰ء کو پنڈت بھولا ناتھ صاحب لنگر بہان تے ہوے دہلی گئے ۔
الیضاً ۔ ۲۶ ۔ جولائی ۱۸۸۰ء کو پنڈت شام نراین صاحب رینہ بھاگی اپنے علاقہ سے آئے اور ایک ہفتہ کے قریب مقیم رہ کر بعد انتظام مکان بغرض قیام متعلقان واپس گئے ۔
الیضاً ۔ پنڈت گردہاری لال صاحب اوکہل بغرض علاج ہمشیرہ و والدہ خود بحصول رخصت پندرہ یوم دہلی گئے ۔
الیضاً ۔ ۱۹ ۔ اگست ۱۸۸۰ء پنڈت برج کشو صاحب خلف پنڈت بھوانی پرشاد صاحب پچھلی ملازم راج بھرتپور باستماع گرفتاری کہاریسفر و ملازم خود کہ جو زیور چوری کر بھاگا تھا یہان آئے اور مہاراج ٹھاکر گروجی کے یہان مقیم ہین ۔
الیضاً ۔ پنڈت برج نراین صاحب شیوپوری بغرض فروخت اسپان یہان آئے اور سرائے متصل گھاٹ دروازہ مین مقیم ہین ۔
دہلی ۔ اس مہینے مین یہان بارش نہین ہوئی اور نہایت خواہش بارش کی ہے ۲۸ اور ۲۹ کو سیر میلہ گلفروشان کی تھی وہ بھی خشک رہی اگر خدانخواستہ ایسی ہی صورت رہی تو خوف گرانی کا ہے ۔
الیضاً ۔ میلہ سیر گلفروشان مین پنڈت نرنجن لال صاحب بندو قچی الور سے اور پنڈت شام لال صاحب کھلو ریواڑی سے آئے ۔
الیضاً ۔ پنڈت گردہاری لال صاحب اوکہل بدریافت ناسازی طبیعت برادر زادی خود دہلی مین تشریف لائے ہین ۔

ایضاً - ۲ - اگست ۱۸۹۸ء کو پنڈت بشمبر ناتھ صاحب عرف گھر بد بافت علالت طبیعت مردمان خانہ خود مدرسہ سے دہلی میں بھیج دئے -

ایضاً - ۲۰ - اگست ۱۸۹۸ء دیارام جی خوشبو جے پور سے واپس آئے -

ایضاً - ۲۴ - اگست ۱۸۹۸ء کو پنڈت جگناتھ صاحب عرف کول حسب الطلب سیٹھ صاحب مئیں خود روانہ متھراجی ہو گئے سیٹھ صاحب واسطے درشن متھراجی کے آئے ہین اور چند روز قیام کر کے واپس جائیں گے -

راولپنڈی - بتاریخ ۱۵ جولائے ۱۸۹۸ء روز پنجشنبہ وقت ۵ بجے شام کے بخانہ پنڈت بھولاناتھ صاحب کول کلرک دفتر کمشنری قسمت راولپنڈی دختر نیک اختر پیدا ہوئی -

ریوان - پنڈت موتی لال صاحب خلف پنڈت جیالال صاحب کول شرغہ ساکن اندور کو پولیٹیکل ایجنٹ بہادر ریاست ریوان نے انسپکٹر پوسٹ آفس رعیت ریوان ۷ - اگست ۱۸۹۸ء سے مقرر کیا اور ایک گھوڑا واسطے سواری کے عنایت ہوا جسکا خرچ ریاست سے دیا جاوے گا - اور ایک کہار اور دو سوار اور دو چپراسی اور ایک بندوق اور ایک تلوار مرحمت ہوئی -

ایضاً پنڈت سروپ نراین صاحب بھان نائب سررشتہ دار محکمۂ دیوانی اور فوجداری مقرر ہوئے -

سلطانپور - رائے پنڈت ہرکشن صاحب گنجو سب جج سلطانپور ملک اودھ اور پنڈت بشیشر ناتھ صاحب تکو سابق تحصیلدار اوناؤ بغرض ملاقات احباب یہان تشریف لائے تھے بعد قیام دو روزہ اپنے اپنے مقامات پر واپس گئے -

ایضاً - پنڈت ترکھون ناتھ صاحب سپرو اسسٹنٹ سفرمینا پرتاب گڈھ بغرض ملاقات احباب یہان تشریف لائے تھے اور تین روز قیام کر کے بعد ازان اپنے مقام پر تشریف لے گئے -

ایضاً - دختر خورد مہاراج کالکا پرشاد صاحب پوسٹماسٹر صدر سلطانپور اور صاحبزادۂ کلان پنڈت بشیشر پرشاد صاحب پہلوان جو علیل تھے اب صحیح ہین -

ایضاً - بتاریخ ۲۹ جولائے ۱۸۹۸ء بخانہ پنڈت راج نراین صاحب گجلو بتقریب سالگرہ

پنڈت صاحب موصوف الصدر ارباب قوم کی دعوت تھی۔

ایضاً۔ عرصہ تین ہفتہ سے مزاج اہلیہ پنڈت روپ نراین صاحب برادر خورد پنڈت گوپی ناتھ صاحب تنخواہ بعارضہ ہسٹریا یعنی مراق اور خفقان علیل ہے۔ ہفتہ گذشتہ مین شدید مرض دیکھکر اور گھبراکر پنڈت گوپی ناتھ صاحب نے بذریعہ تار برقی اپنے برادر کلان پنڈت مہاراج نراین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر کو طلب کیا چنانچہ ڈپٹی صاحب ممدوح مع اپنی مردم خانہ کے جو کہ لکھنؤ مین تھین نیگہ عزیزہ کو دیکھنے سلطان پور آئے تھے بعد قیام تین روز کے اپنے مقام تعیناتی پر پنڈت صاحب ممدوح واپس گئے۔ معالجہ ڈاکٹری ہوتا ہے۔ صاحب سول سرجن وغیرہ اطمینان کرتے ہین اب بہ نسبت سابق تخفیف ہے۔ ایشر شفای کامل عطا کرے۔

شکوہ آباد۔ پنڈت دیبی پرشاد صاحب کول تحصیلدار رھبونکا سے یہان پر بدل ہوکر تشریف لائے۔ یقین ہے کہ یہان کی آب و ہوا موافق مزاج پنڈت صاحب ہو۔

شاملی۔ پنڈت اندر نراین صاحب کچلو یہان سے کرنال پنڈت بہاری لال صاحب کچلو جوڈیشل اسسٹنٹ بہادر کے پاس تشریف لے گئے۔

فامنکا۔ پنڈت شمبر ناتھ صاحب کہر بوجہ بیماری اہلیہ خود بحصول رخصت ایک ماہ کے دہلی تشریف لے گئے۔

کشمیر۔ پنڈت مہاراج کشن صاحب مدن محکمہ بندوبست مین بمشاہرہ سو روپیہ ماہواری ملازم ہوے ہین۔

ایضاً۔ مہاراجہ صاحب بہادر کی نیک نیتی سے اب بلاے قحط سے امن ہے۔ فصل امسال بہت اچھی ہے۔

ایضاً۔ پنڈت مہانند جو صاحب در سکرٹری محکمہ جات نظافت و تعمیرات مقرر ہوے۔

ایضاً۔ پنڈت تاراچند صاحب کمیٹی حساب داغ شال کے ممبر مقرر ہوے۔

ایضاً۔ رام کشن جی صاحب افسر پولیس بہ ثبوت بیجرمی اور صداقت بدستور بحال ہوے۔

ایضاً۔ طیاری حسابات سمبت ۱۹۳۵ پنڈت بل کاک صاحب کا چیرہ سے اور سمبت ۱۹۳۶ دیوان پنڈت بدری ناتھ صاحب مدن گورنر سے متعلق ہوئی ہے اور

سمبت ۱۹۴۳ کے حساب کی نگرانی پنڈت نان کاک صاحب کے سپرد ہوئی ہے۔
گوردا سپور۔ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ پنڈت موتی لال صاحب کا جوڈیشل اسسٹنٹ کی صاحبزادی ۱۰ سالہ جو پنڈت کشن نراین صاحب شیولوری سے منسوب تھین بعارضۂ بخار جوان مرگ ہوئین۔
لاہور۔ دختر پنڈت راج ناتھ صاحب کول دہلی سے لاہور مین آئین۔
ایضاً۔ افسوس ہے کہ پیر خورد سال پنڈت شام نراین صاحب متھرا باسی نے بتاریخ ۱۶۔ اگست ۱۸۸۶ء وفات پائی۔
ایضاً۔ پنڈت ہردے نراین صاحب رینہ کی تبدیلی قصور سے لاہور کو ہوئی اور بفضلہ پنڈت صاحب کی ترقی بھی ہو گئی۔
ایضاً۔ پنڈت اندر پرشاد صاحب کا جو تحصیل قصور سے اپنی پورانی اسامی پر بمقام لاہور تبدیل ہوئے۔
ایضاً۔ بخانۂ پنڈت رتن لال صاحب بخشی دختر نیک اختر تولد ہوئی۔
ایضاً۔ پنڈت شیو ناتھ صاحب کول پرائیوٹ سکرٹری مہاراجہ صاحب بہادر جموں و کشمیر بحصول رخصت وارد لاہور ہوئے۔
ایضاً۔ پنڈت بشیشر ناتھ صاحب گہر دہلی سے لاہور مین تشریف لائے۔
ایضاً۔ پنڈت سنومر لال صاحب نوشہری بسبب بیماری بحصول رخصت وارد پٹیالہ ہوئے۔
ایضاً۔ پنڈت لچھمی نراین صاحب بھان ملازم سررشتۂ کسٹم کی ترقی ہوئی اب پنڈت صاحب ممدوح ۵۰ ماہوار پائین گے۔
لکھنؤ۔ پنڈت ہردے نراین صاحب کچلو کے یہان بتاریخ یکم اگست ۱۸۸۶ء دولہن صاحبزادی کا زیور اور پارچہ تخمیناً قیمتی چار ہزار روپے کا بسازش کسی نوکر کے چوری گیا۔ منجملہ اوسکے کسیقدر پارچہ اور اسباب نقرہ کہارون کے پاس سے برآمد ہوا منجملہ چورون کے دو کہار اور ایک نائیہ کو دو دو برس کی قید سخت کی سزا ہوئی باقی چار چورون کی تلاش ہو رہی ہے۔
ایضاً۔ افسوس ہے کہ ۸۔ اگست ۱۸۸۶ء کو پنڈت امرناتھ صاحب چکبست نے بعارضۂ ورم و اسہال ساٹھ برس کی عمر مین وفات پائی۔

ایضاً - نہایت افسوس ہے کہ بتاریخ ۱۰ اگست ۱۸۸۰ء روز سہ شنبہ وقت ۴ بجے رات کے فرزند یازدہ ماہہ پنڈت نہارا کشن صاحب چکلبتہ نے بعارضہ اسہال وفات پائی -

ایضاً - کمال تاسف ہے کہ بتاریخ ۱۵ اگست ۱۸۸۰ء روز یکشنبہ وقت بجے رات کے رائے پنڈت کیشوناتھ صاحب منشی نے ۷۴ برس کی عمر مین بعارضہ تپ شدید و یرقان قبل السابع وفات پائی -

ایضاً - تاسف کا مقام ہے کہ پنڈت رامناتھ صاحب خلف پنڈت رتن ناتھ صاحب صفا کا چرنے وفات پائی -

ایضاً - پنڈت درگاپرشاد صاحب مشران تحصیلدار بنڈیہ بلحوق عارضہ نزلہ حار رخصت لیکر واسطے معالجہ کے یہان تشریف لائے ہین اب بہ نسبت سابق کے تخفیف ہے -

ایضاً - ڈپٹی پنڈت کالیسہائے صاحب اکسٹرا اسٹنٹ کمشنر بہادر بسبب لحوق تپ لرزہ بحصول رخصت نواب گنج سے یہان تشریف لائے تھے بعد حصول صحت روانہ نواب گنج ہوئے -

ایضاً - پنڈت بشمبر ناتھ صاحب تکرو کے گہر مین ۱۹ - اگست ۱۸۸۰ء روز پنجشنبہ کو ہشت ماہہ دختر تولد ہوئی ہے - اہلیہ پنڈت صاحب کا مزاج بفضل الٰہی صحیح ہے - مگر دختر نومولود نے وفات پائی -

ایضاً - اہلیہ رائے پنڈت کالیسہائے صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر کا مزاج بعارضہ اسہال فصلی علیل ہوگیا تھا اب صحت کامل حاصل ہے -

ایضاً - کیلئہ کلان پنڈت ہری ہر ناتھ صاحب شیو پوری ڈپٹی منصرم جوڈیشلی کا مزاج ایک روز بعارضہ اسہال وغیرہ علیل ہوگیا تھا اب صحت کامل حاصل ہے -

ایضاً - پنڈت سری کشن صاحب کول بعارضہ سخت علیل تھے اب صحت کامل حاصل ہے -

ایضاً - بارش کی نہایت قلت ہے تپ لرزہ کا زور و شوربی مگر ہیضہ مین کمی ہے -

ایضاً - پنڈت راج نراین صاحب خلف پنڈت گنگا پرشاد صاحب کول آگرہ گو بہ نسبت سابق اب تخفیف ہے بالفعل بغرض تبدیل آب و ہوا روانہ مہنونہ ہوئے ہین -

مراد آباد - ۷ اگست ۱۸۸۰ء کو صاحبزادی ۲ سالہ پنڈت درگاپرشاد صاحب آغہ نے بعارضہ ہیضہ وفات پائی -

ایضاً ۔ وباے ہیضہ بڑے زور پر ہے ۔ ہزاروں جانیں تلف ہوچکی ہیں ایشر اپنا فضل کرے ۔

ایضاً ۔ بارش کا متعلق نام نہیں زاید ایک ماہ سے ہواے مغربی چلتی ہے ۔

بیانوانی ضلع نبون ۔ پنڈت سورج کول صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر کو زیر دفعہ ۹ ایکٹ ۱۱ ۱۸۸۰ء دوم و سوم درجہ کے قصور کے اپیل کی سماعت کے اختیارات عطا ہوے ۔

نوح ضلع گڑگانوان ۔ پنڈت جگل کشور صاحب تحصیلدار نے ۱۵ اگست ۱۸۸۰ء سے ایک مہینے کی رخصت رعایتی حاصل کی ۔

مہتمان مراسلۂ کشمیر ۔ نمسکار ۔ ششم اگست ۱۸۸۰ء وقت صباح سوتی قوم کہار ساکنۂ تبریلج ۔ دراز قد ۔ لاغر اندام ۔ سیاہ فام طلا بدندان بستہ ۔ کنندۂ مال اہشت (؟) قیمتی ما ۔ و جہانگیری مرصع قیمتی پنج مہر و تاگمہ ای نقرۂ مالیت ۔ و انگشتری قیمتی بنجر و پیہ براہ قفل کشائی از مقام بھمبر تو بگرفتہ سفر در شد ۔ ہرچند بنا بر گرفتاریش با حکام پولیس وغیرہ اخبار گردیدہ لیکن براے شیوع این خبر درج مراسلۂ قومی فرمودن تصدیعہ افزاے ملازمان است اگر احیاناً وقت فروخت مال ہر عش بطرز دیگر بظہور رسد در گرفتاری وخبرگیری دریغ توجہ نفرمایند واین ہم درج اخبار شود کہ چنین کس را کدامی ارباب قوم ملازم نکند وچون عادت او افیون خوردن ومنہیات بکار آوردن از قدیم است عجبی نیست کہ وقت فروخت مال کہ قریب چہار صد روپیہ است جاے بہم رسد حاصل کلام باشتہار و درج مراسلہ فرمودن منت آن بحال زار بندہ مبذول فرمایند ۔ زیادہ نیاز ۔

مکرر عرض یہ ہے کہ سوتی کہار عرصۂ چھ سال سے میرے یہان ملازم تہا ۔

نیازمند پنڈت بہوانی شنکر
چہچہلی از بہمبر ۔

جناب مہتمم صاحبان مراسلۂ قومی ۔ نمسکار ۔ ایک مضمون بہ نسبت تناسخ واسطے

اندراج مراسلہ کے ارسال ہے - یہہ وس تقریر کا خلاصہ ہے جو مابین پادری
اسکاٹ صاحب اور سوامی دیانند سرستی جی کے ہوئی ہے

وھوھذا

سوامی دیانند سرستی جی - جسطرح منصف وغیرہ پرمیشر کے اوصاف ازلی ہین ویسیطرح روح اور روح کے ذاتی صفات اعمال ازلی ہین -

پادری اسکاٹ صاحب - اگر کوئی یہ دعوی کرے کہ جسطرح منصف وغیرہ پرمیشر کے اوصاف ازلی ہین اسیطرح روح اور روح کے ذاتی صفات - اعمال اور عادات ازلی ہین تو بموجب قاعدہ کے وہ فنا نہین ہوسکتے - جب کوئی شے مولود ہوگی تو یہہ بھی ثابت کرنا ضرور ہوگا کہ اسکا سبب کیا ہے کیونکہ بغیر باپ کے بیٹا پیدا نہین ہوسکتا - نیستی سے ہستی ناممکن ہے -

س - چونکہ روح کے نیک و بد اعمال تسلسل سے ازلی ہین اسواسطے ازل ہی سے پرمیشر اسکا نیک و بد ثمرہ دیتا چلا آتا ہے - اور چونکہ روح خود نہ مجسم ہے اور نہ ہوسکتی ہے لہذا ابلا امداد ہرسہ جسم - ۱ - استھول - یعنی ظاہری جسمانیت - ۲ - سوکشم یعنے خیالی تصور - ۳ - کارن یعنی ابتدائی حالت نیک و بد کا نتیجہ ملنا ناممکن ہے تو یہ ضرور ہے کہ نیک اور بد اعمال کی سزا کے لیے روح کو بار بار جسمانیت حاصل ہو - کیونکہ ہر جنم مین جیو (روح) نئے نئے اعمال کرتا ہے جسکا بدلا ملنا ضرور ہے سو اسطے اعمال جمع ہوتے چلے جاتے ہین اور یہہ ہی تسلسل بنا رہتا ہے - علاوہ اسکے اگر بہ نظر بدیہی دیکھا جائے تو پیدایش دنیا صریح ثبوت ہے اور اسکا معاون ہے خیال کیجیے کہ آج روز یکشنبہ ہے اور پھر دوسرے ہفتہ کو آئیگا - ماہ - سال - شب - روز موسم وغیرہ اسی تسلسل سے لوٹے جاتے ہین علی ہذا گندم سے پھر گندم پیدا ہوتا ہے - جس حالت مین کہ تسلسل یہانتک قایم ہے تو تسلسل روح سے کیون انکار ہے -

پ - یہہ قاعدہ قبل ازین اکثر قومین مانتی تھین الا صرف شایستگی اونمین پھیلتی جاتی ہے اس مسئلہ کو ترک کرتی جاتی ہین - اور اگر ایشر کے علاوہ اور ارواح ازلی ہین تو اونکو جنم لینے سے کبھی فراغت ہوگی یا نہین - دوئم آپکا یہ دعوی ہے کہ تکلیف دنیوی سزا کے واسطے ہے تو یہہ جنم تناسخ سزا کے واسطے ہے یا کسی اور مطلب کے لیے

پس - تینون چیزین ازلی ہین - ایشر - مادہ - تمام ارواح - کبھی جنم سے
فراغت نہین ہوگی - سوم - آپ نے کہا کہ اول کل تو مین مسئلہ تناسخ کو مانتی تھین
الا شایستگی کے باعث سے گذشتہ عقاید کو چھوڑتی جاتی ہین - تو اسمین یہہ سوال
پیدا ہوتا ہے کہ پرانی تعلیم آیا سب راست ہے یا دروغ - اگر دروغ ہے تو ریت
اور انجیل وغیرہ کا ماننا فضول ہے پس یہہ کوئی بات نہین ہے - اصل امر یہ ہے
کہ ہر ایک بات کو بدلایل ثابت کرنا چاہیے اور مین یہہ کہتا ہون کہ جسطرح مصنف وغیرہ ایشر
کے اوصاف ازلی ہین اوسیطرح جیو کے کرم وغیرہ خاصیت ازلی ہین اگر آپ جیو کے اعمال کو
نہ مانینگے تو یہ سمجھیے کہ دنیا مین عاقل جاہل مفلس - دولتمند وغیرہ ایشر
کسطرح کرتا - بلا عمل ایسا کیا جاوے تو ایشر کے انصاف مین خلل واقع ہوتا ہے
پت - اول ارواح ازلی ہوئیں ہم مین اور ایشر مین کوئی فرق نہین رہتا - پس دو
پرمیشر ہوے - دوم خیال کیجیے کہ آیا یہہ تعلیم عمدہ ہے کہ انسان ہمیشہ کتا بیل - گھوڑا - گدہا وغیرہ جسم کے تسلسل مین رہے گا - یا اس تعلیم مین زیادہ تشفی
ہے کہ انسان بعد مرگ ایسی ایک جگہہ پائے گا جہان ہمیشہ آرام سے رہیگا - سوم
آپ نے کہا کہ پھر جنم سزا کے لیے ہے - جب کہ روح کو خبر ہی نہین کہ وہ کس عمل کی سزا
پاتا ہے تو وہ سزا ہی کیا ہوئی - چونکہ دنیا مین کسیکو معلوم ہی نہین تو پھر تناسخ سے کیا
فایدہ ہوا - البتہ یہہ امر ضرور ہے کہ تکلیف کبھی سزا کے واسطے ہوتی ہے اور کبھی نہین
پس - جب تک کل صفتین برابر نہون ایک صفت کی مشابہت مین روح پرمیشر کے
برابر نہین ہوسکتی - پرمیشر غیر محدود - اور جیو محدود - پرمیشر عالم کل - جیو جزوی علم والا
پرمیشر ہمیشہ پاک - جیو کبھی پاک اور کبھی ناپاک - جیو الپگ ہے پہلے جنم کی بات کو یاد نہین
رکھہ سکتا - پہلے جنم کی یاد تو در کنار اس جنم کی باتین جو پانچ سال سابق مین ہوتی ہین وہ
بھی بخوبی یاد نہین رہتین اور جب خواب مین بیہوشی ہوتی ہے تو اوسوقت حالت بیداری
کی ایک بات بھی یاد نہین رہتی -
یہہ مسئلہ جو بعض لوگ پیش کرتے ہین کہ اگر پچھلے جنم کی بات یاد ہوتی کہ جسکی سزا مین حال کا
جنم ہے تو انسان گناہون سے بہت بچ سکتا - ٹھیک نہین ہے کیونکہ یہہ سوال اون پر
وارد ہوتا ہے جو صرف زبانی دعوی کرتے ہین کہ سزا کے بدلے دوزخ ہے لیکن

کہین دوزخ دکہایا نہین جاتا - آریہ لوگ تو یہہ کہتے ہین کہ فلان جنم پچھلے جنم کی سزا کے بدلے ہے - گو یہہ نہین کہتے کہ کس عمل کی سزا مین ہے - یہہ امر جیلخانہ کے قیدی کی مثل ہے - گو نہ یہ معلوم ہو کہ فلان شخص کیون جیلخانہ مین ہے الا یہہ صاف ظاہر ہے کہ بپاداش کسی جرم کے جیلخانہ مین ہے - یہہ دلیل بہی پختہ نہین ہے کہ اگر انسان کو پچھلے جنم کا حال معلوم ہوتا تو انسان اس جنم مین گناہ نہ کرتا - کیونکہ دنیا مین صریحاً دیکھتے ہین کہ سرقہ کی پاداش مین قید اور عیاشی کے نتیجہ مین صدہا بیماریان مضر صحت اور دشمن جان عارض ہوتی ہین مگر باز نہین آتے - غرضکہ بیہودہ خواہشین دیدہ دانستہ گناہ کراتی ہین سزا کسی جنم کے گناہون کی ملتی ہے اور جبکہ ایک جنم کا بہی حال یاد نہین رکہہ سکتا پس بدیگرے چہ رسد - اور اگر یاد رکہہ سکے تو دوسرا عالم الغیب ہوجاوے جسکا نتیجہ طرح طرح کی پریشانیان ہون -

پ - پرانی تعلیم نہ سب جہوٹ ہے نہ سب راست لیکن جب تعلیم یافتہ کسی امر کو بعد غور کامل باطل قرار دیتے ہین تو وہ باطل ہے اور یہہ بات بہی غور کے لائق ہے کہ تعلیم یافتہ یہود توریت اور انجیل پر قایم رہتی ہین اور تعلیم یافتہ ہنود وید کو ترک کرتے جاتے ہین -

س - یہہ تو آپ نے تسلیم فرمایا کہ پرانی تعلیم نہ سب سچ ہے اور نہ سب جہوٹ - جنکو آپ تعلیم یافتہ کہتے ہین وہ در اصل تعلیم یافتہ ہی نہین ہین کیونکہ اکثر فلسفی بندر سے انسان کی پیدائش مانتے ہین باوجودیکہ محض غلط ہے - آپ کہتے ہین کہ توریت دیرینہ ہے - دیرینہ وہ ہے جس کی باتین دوسرون مین نقل کیجائین -

توریت مین یہ لکہا ہے کہ خدا نے ابراہیم سے کہا کہ تم شیرینی بنا کر جگ کرو تو مین خوش ہونگا - یہہ سب وید کی باتین ہین -

آپ موکش مولر صاحب ہی کو دیکہہ لین کہ وہ روزمرہ یہی لکچر دیتے ہین کہ وید سب سے پہلی کتاب کرۂ زمین پر ہے اور ہزارون آدمیون کی مثال موجود ہے کہ جو آج سب تعلیم یافتہ ہونے سے انجیل وغیرہ کو ہرگز منظور نہین کرتے - کرنیل اسکاٹ صاحب وغیرہ لاکہون ممبران سوسائٹی نے بالکل بیبل وغیرہ کو ترک کر دیا ہے -

راقم پنڈت اقبال کشن سوڈہ از
لودہیانہ ملک پنجاب -

۱۸ - اگست ۱۸۸۸ء

رسید زر اعانت مراسلۂ کشمیر

پنڈت مہن لال صاحب رینہ سکہیا تحصیلدار پنشندار از متھرا . . . . . [illegible]

پنڈت کاشی ناتھ صاحب رینہ ڈپٹی کلکٹر بہادر پنشندار از فیض آباد . . . . [illegible]

پنڈت کاشی ناتھ صاحب تجہ تحصیلدار سرکار مہاراجہ صاحب بہادر بنارس مرزاپور [illegible]

پنڈت کنہیا لال صاحب در ڈپٹی کلکٹر بہادر ہمیرپور . . . . . [illegible]

پنڈت رام نراین صاحب ر وکیل ہائی کورٹ پنجاب . . . . [illegible]

میزان کل [illegible]

جمع خرچ مراسلۂ کشمیر نمبر ۹۴ بابت ماہ جولائی ۱۸۹۰ء

[illegible]

حال بماہ جولائی ۱۸۹۰ء	بقایا بغایت ماہ جون ۱۸۹۰ء
[illegible]	[illegible]

نوٹ

ٹکٹ برای روانگی مراسلہ نمبر ۹۴	اجرت تحریر کرسبتہ و تقسیم مراسلہ	کاپی وغیرہ مراسلہ نمبر ۹۴	کاغذ و چھپائی وغیرہ مراسلہ نمبر ۹۴
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

محصول خط بیرنگ	محصول پوسٹ کارڈ بیرنگ	پوسٹ کارڈ ۶ عدد	ٹکٹ برای وی پی مراسلات گذشتہ جو واپس و تبیا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

باقی

[illegible]

نزد پنڈت کشن نراین صاحب	نزد پنڈت شام نراین صاحب
[illegible]	[illegible]

جمع خرچ مطبع بہار کشمیر لکھنؤ بابت ماہ جولائی ۱۸۸۰ء

[illegible]

بقایا الغایت ماہ جون ۱۸۸۰ء

[illegible]

حال بماہ جولائی ۱۸۸۰ء

[illegible]

بابت قیمت ٹھپہ جات از پنڈت [illegible] نرائن صاحب — [illegible]

بابت چھپائی القشہ ہندوستان از پنڈت [illegible] کشن [illegible] — [illegible]

باقی کمیشن [illegible]

بابت چھپائی نقشہ و جغرافیہ اودھ از [illegible] اقبال کشن [illegible] — [illegible]

بابت فروخت چمڑہ فریم کہنہ [illegible] — [illegible]

بابت چھپائی تفسیر قرآن شریف از [illegible] لال تاجر کتب — [illegible]

از پنڈت شام نرائن [illegible] بابت چھپائی و کاغذ [illegible] وغیرہ مراسلہ نمبر ۹۴ بابت ماہ جولائی ۱۸۸۰ء — [illegible]

از پنڈت بیجن ناتھ صاحب بابت چھپائی مرآۃ الہند نمبر [illegible] بابت ماہ جولائی ۱۸۸۰ء — [illegible]

[illegible]

بابت تنخواہ کمپوزیٹر	چپراسی	تنخواہ [illegible]	پریس مین	سیاہی	طیاری و [illegible]	شیشہ [illegible] تراشیدن سنگ	کاپی	کاغذ
سیاہی کاپی	روغن سیاہ [illegible]	گندھک	[illegible]	دودھ	کاجل	[illegible] سنگ	کاذر	مصوّر
[illegible]	روغن چراغ	جاروب	چھپائی [illegible]	[illegible] انگریزی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	استر

سیند ملتوی [illegible]

[illegible]

اشتہار ایکٹ نمبر ۱۵ بابت ۱۸۷۷ ع

خریدارونکو مژدہ ہو کہ یہ ایکٹ یعنے قانون میعاد سماعت مجریہ سنہ مع شرح بحوالہ نظائر ہیوی کونسل و ہائیکورٹ کلکتہ و مدراس و بمبئی و اضلاع ممالک مغربی و شمالی و چیف کورٹ پنجاب و عدالت صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر ملک اودھ مسکو بابو گوکل چند صاحب وکیل عدالت ہاے ممالک مغربی و شمالی و ملک اودہ اور پنڈت کنہیا لال صاحب خلف الصدق پنڈت کشن لال صاحب اکسترا اسسٹنٹ کمشنر بہادر ملک اودہ نے تالیف کیا ہے مطبع سہارکشمیر لکھنؤ محلہ جھوائی ٹولہ مین خوشخط اور صاف صحت کے ساتھ چھپا ہے جن صاحبون کو اسکی خریداری منظور ہو ایک روپیہ چار آنہ مع محصول ڈاک مقام فیض آباد محلہ صاحب گنج مین پاس پنڈت کنہیا لال صاحب سکہیا کے بھیجکر ایکٹ مذکور طلب فرمائین لا بجانب کیونکہ ایسا نہو کہ یہ یادگار خود ایکٹ ہاتھون ہاتھ فروخت ہوجاے اور قدردان اسکی دید کے مشتاق ہی رہجائین ـ

اسپرٹ آف کیمفر ہومیوپتھک ـ ہیضہ کی نہایت مجرب دوا

یہ دوا وبائی اور غذائی دونو قسم کے ہیضہ مین نہایت مفید ہے ـ الہ آباد ـ کانپور لکھنؤ وغیرہ اکثر مقامات مین برابر تجربہ مین آئی ہے جہان مریض کو یہ دوا وقت پر ملگئی ہے فوراً صحت حاصل ہوئی ہے پس جس مقام پر اس مرض کی شکایت ہو یہ دوا ضرور خرید کر رکھ لینی چاہیے الہ آباد ـ کانپور ـ لکھنؤ ـ وغیرہ ہر ایک بڑے شہر مین انگریزی دوا ساز سوداگرون کی دوکان پر اس دوا کی شیشی بارہ آنہ کو یا اس سے کم و بیش ملتی ہے ـ پانچ بوندین اس دوا کی قدرے سفید شکر یا بتاسہ یا مصری مین مریض کو دیجاتی ہین ـ درصورت کمی عارضہ ایک ہی بار دوا دینے سے صحت ہوجاتی ہے اور درصورت شدت ہر قے یا دست کے بعد پانچ پانچ بوندین شکر مین دیجاتی ہین ـ اور اگر زیادہ تر شدت ہو تو ہومیوپتھک ڈاکٹر کی راے لیجاے اور تشنگی کے وقت برف کا پانی دیا جاوے ـ مقدار شکر صرف اسقدر ہو کہ جسمین وہ دوا جذب ہوجاوے اور بچون کی واسطے صرف ایک دو بوند ایک مرتبہ دینا کافی ہوگا ـ

اشتہار ـ کتاب خلاصۃ التواریخ ہند واسطے فایدہ طلباے مدارس کے راقم نے تالیف کرکے چھپوائی ہے اور قیمت اوسکی ۳/ علاوہ محصول ڈاک قرار دی ہے جن صاحبون کو خریداری منظور ہو ۳/ قیمت اور /۱ محصول فی جلد ۴/ بذریعہ منی آرڈر ڈاکخانہ یا بذریعہ ٹکٹ لکھنؤ محلہ رانی کٹرہ مین پاس راقم کے ارسال کرکے طلب فرمالین ـ

العبد
پنڈت منموہن کشن طالبعلم کیننگ کالج لکھنؤ

فہرست مراسلہ کشمیر نمبر ۹۵ بابت ماہ اگست [illegible]ء

جلد ۹

THE-CASHMIRI-PANDIT

بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۰ء

مراسلۂ کشمیر نمبر ۹۷ NO97

یعنی بہارستان کشمیر
۱۲۸۹ھ

مجاریہ پنڈت شیونرائن صاحب بہار مرحوم حبیب وطن

مطبع بہار کشمیر لکھنؤ محلہ جھوائی ٹولہ مین باہتمام پنڈت
شام نرائن چھپا اور شائع ہوا

درخواست و یاد دہی

۱- ایک دو برادر صاحب ہر مقام مین اہتمام **تحریر اخبار قوم** از راہ مہربانی اپنے ذمہ لیکر جملہ حالات مفصل دریافت کرکے ہر مہینے بذریعہ تحریر شہر لکھنؤ محلہ رانی کٹرہ مین پلس بنڈت **شام نراین صاحب** کے اس حساب سے ارسال فرمایا کرین کہ قبل از پچیسوین ہر مہینے کے پہونچ جایا کرے تاکہ جملہ ارباب قوم کل حالات سے واقف ہوکر آپ صاحبون کے مشکور ہون۔

۲- بمنشائے **مذہب** مندرجہ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲۲ و ۲۴ اصول مذہبی کی جانب توجہ ہو۔

۳- بمنشائے ترتیب تاریخ قوم مندرجہ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲۲ و ۲۳ **شجرہ** مع حالات عمدۂ خاندانی مرتب ہوکر عنایت ہو۔

۴- بمنشائے اشتہار **اصلاح عرف ہائے** خلاف تہذیب مندرجۂ مراسلۂ نمبر ۲۲ اور ۲۳ ہر ایک مقام سے فہرست مندرجہ ذیل عنایت ہو۔
نام مع ولدیت و سکونت۔ لقب واجب التحریر۔ عرف واجب الترک۔ گوتر۔ کیفیت لقب قدیم وغیرہ۔

۵- تجویز ترقی مندرجۂ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲۳ و **مدد باہمی** مندرجۂ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲۴ پر توجہ ہو۔

۶- تخفیف خرچ **آتشبازی** مندرجۂ صفحہ ۵۴ و ۵۵ مراسلۂ نمبر ۲۴ کی نسبت توجہ ہو۔

۷- مضمون **شادی کتخدائی** مندرجۂ صفحہ ۵۳ تا ۵۵ مراسلۂ نمبر ۲۴ پر التفات ہو۔

۸- بہ نسبت **تخفیف** اور تعین مصارف شادی وغیرہ (بملاحظۂ قانون کشمیر و دیگر تحریرات مراسلہ) توجہ ہو۔

۹- اطفال کو **زیور** پہنانے کے نقصانات پر (بملاحظۂ تحریرات مندرجۂ مراسلۂ نمبر ۲۴ و ۲۳ وغیرہ) نظر فرماکے اس رسم مضر اطفال کے ترک کے نسبت توجہ ہو۔

۱۰- **اعانت** مراسلۂ قومی کی ہر فرد بشر قوم کی طرف سے ہونی چاہیئے۔ یہ کوئی لین دین تقریبات برادری کا نہین ہے کہ گھر یا خاندان کی قید لگائی جائے۔

۱۱- مطبع **بہار کشمیر** لکھنؤ مین ہر قسم کا کام اردو اور فارسی و انگریزی [illegible] خوشخط بہ نرخ مناسب چھپتا ہے سب برادر صاحبان ہر ایک قسم کا کام واسطے چھاپنے کے عنایت فرمایا کرین۔

۱۲- رسالہ **مرآۃ الہند** از جانب ارباب قوم ماہ بماہ شایع ہوتا ہے جملہ ارباب قوم اس رسالہ مفید عام ہندوستان کی اعانت فرماکر اپنے اپنے احباب کو اس کی خریداری اور اعانت مین آمادہ فرمائین - قیمت سالانہ پیشگی اس رسالہ مفید عام کی فقط تین روپے چھ آنے اور [illegible] مد چار روپے چودہ آنہ مع محصول ڈاک ہے -

۱۳- بنشاے اشتہار مندرجہ مراسلہ گذشتہ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۸۸۵ء بنظر فایدہ عام **قاعدہ** مراسلہ مورخہ ۲ جولاے ۱۸۸۲ء کے ساتھ ضمن ہاے ذیل کا لحاظ فرمایا جاے -

ضمن ۱- کوئی لفظ یا مضمون یا فقرہ جو کہ خلاف تہذیب و ... مصلحت ہو درج نہ فرمایا جاے -

ضمن ۲- کوئی لفظ یا مضمون یا فقرہ طنز آمیز اور نفسانیت انگیز اور باعث اشتعال طبع قوم تحریر فرمانا پسند نکیا جاے -

ضمن ۳- کوئی مضمون یا فقرہ یا عبارت یا لفظ جو باعث تحقیر اور توہین اور رنج دہی قوم یا خلاف رسم و رواج متعلقہ مذہب ہو حوالہ قلم نہ کیا جائے -

ضمن ۴- کوئی مضمون یا فقرہ یا لفظ باندراج اسماے انسوان و خلاف شرم و حیا سلک تحریر مین نہ آئے -

ضمن ۵- کوئی مضمون یا عبارت یا فقرہ یا لفظ جو بطور مباحثہ یا مناظرہ یا موید اسور مہمل اور فضول اور برہم زن اتفاق فیمابین ہو یا کوئی ایسی امر جو خلاف مصلحت عام اور خلاف اصول اطاعت حاکم وقت ہو زبان قلم پر نہ آئے -

۱۴- بنشاے مضمون کشمیری روپیہ کے **چلن کی تدبیر** بتراضی باہمی مندرجہ مراسلہ نمبر ۷۰ فہرست دستخطی عنایت ہو -

۱۵- حسب عملدرآمد جناب رائے پنڈت پربھاکر راؤ صاحب شیوپوری مندرجہ مراسلہ نمبر ۷۶ گوٹہ کناری کا مصنوعی زیور ترک فرماکر بدستور قدیم پھولوں کا گہنا برہمن ہون کے روز بھیجنا پسند فرمایا جاے -

۱۶- مضمون مصارف **فضول** مندرجہ مراسلہ نمبر ۷۵ پر توجہ فرماکر مصارف ہنراور خلاف تہذیب عیاشی اور رقص و سرود کو ترک کر کے علم شایستگی بلند فرمایا جاے -

۱۷- مضمون **پانبر** مندرجہ صفحہ ۳۱۶ مراسلہ کشمیر نمبر ۷۸ پر توجہ ہو -

الف اور بے کی تر و خشک باتین

الف

کیا بد افعال بھی کسی حالتمین روا رکھی جاتے ہین ـ

ب

ہان جبکہ وہ داخل مستثنیات ہین ـ

ا ـ بد افعال مین تو ہمنے آجتک مستثنی نہین سنا تھا ـ یہ ایک نئی بات آج آپ سے سنی ہے ـ ہان ارشاد تو کیجئے کہ [illegible] آپ نے مستثنی تجویز فرمائے ہین ـ

ب ـ نہایت تعجب ہے کہ آپ میری اس بات سے اسقدر متعجب ہوئے ـ بھائی یہہ تو بہت مشہور معروف مستثنیات ہین اور ہر ایک کہ وہ اُنسے واقف ہے ـ مثلاً جو افعل بد ہے ـ گر دیوالی کی فصل مین ایک دو ہفتہ تک مستثنی ہے اور جوئے کی تشتل و نقل اور چوسر اور گنجیفہ اور بٹیر بازی اور مرغ بازی وغیرہ کے وہ سب کھیل جو بد کرتے ہین یہہ سب مستثنی ہین چوری عیب ہے ہلکہ کتاب کی چوری مع راہ بات کی کو جہ مین پڑی ہوئی چیز بھی مستثنیات مین داخل ہے ـ اور لاوارث کی امانت ـ شراب خواری ضرور گناہ ہے مگر مفت کی شراب قاضی نے بھی حلال کی ہے ـ یا کسی نے اپنے تجربہ کا سکی مجنبہ ـ زنا بھی گناہ عظیم ہے لیکن اسمین بھی مستثنی ہے ـ انسان کا مارنا بھی سخت گناہ ہے لیکن بعض اقوام نے خودکشی کو اور بعض فرقون نے دختر کشی کو بھی مستثنی کر لیا ہے ـ

ا ـ واہ جناب واہ ـ کیا خوب مستثنیات ارشاد ہوئے ـ ارے صاحب غور تو کرو کہ جب ایک امر ناجائز اور داخل گناہ ہے تو پھر اوسمین مستثنی کیسا ـ یہ سب گڑھے ہوئے فقرے ہین ـ

ب ـ نہایت حیرت کی بات ہے کہ آپ فہمیدہ ہو کر مستثنی کا نام سنتے ہی ایسا چونکتے ہین کہ کچھ کہا نہین جاتا ـ اجی حضرت دنیا مین کوئی جرم ایسا نہین جسمین مستثنی نہو ـ دیکھئے قانون تعزیرات ہند کو کہ ہر ایک جرم کے ساتھ کتنی مستثنی موجود ہین ـ

ا ـ کیا خوب ـ کہان تعزیرات ہند کے مستثنیات اور کہان آپ کے خیالی مستثنی ـ ارے میان ہر ایک جرم مین مرتکب کی نیت دیکھی جاتی ہے ـ تعزیرات ہند مین تو وہی صورتین مستثنی

قرار دی گئی ہیں جنمین بدبختی کا شمول نہین ہے اور آپ کے فرضی مستثنیات مین تو بدبختی کا کہین لگاؤ بھی نہین ہے۔ اور علاوہ اسکے اگرچہ ملکو بہت حاوی تھا تو ن ہے مگر پھر بھی بعض عیوب و جرایم ایسے ہین جو اوسمین ابھی تک درج نہین ہین مگر کیا اوسمین درج نہونے سے وہ ہنر ہو گئے نہین ہرگز نہین ۔

ب ۔ سنیے جناب آپ کی اس چیدہ تقریر سے تو بندہ معقول نہین ہو سکتا۔ ہان ایک ایک امر کے نسبت اگر آپ اپنے عذرات پیش کرین اور میرے جوابات بگوش دل سماعت فرمائین تو مجھکو امید قوی ہے کہ آپ بھی ان مستثنیات کو قابل پذیرائی تصور کرین ۔

ا ۔ آپ ایسے پڑھے لکھے آدمی کی زبان مبارک سے جب مین ایسی باتین سنتا ہون تو مجھکو نہایت حیرت ہوتی ہے مگر خیر بہتر ہے ضرور آپ ایک ایک امر کی نسبت جہان تک جی چاہے بحث کیجیے مجھکو یقین ہے کہ اس بحث کا نتیجہ بہت عمدہ ہوگا۔ اگر اس معاملہ مین معقولیت اور حق پسندی سے آپ بحث کرنا پسند فرمائینگے تو غالب ہے کہ بعد بحث کے آپ اور آپکے سب ہمخیال راہ راست پر آجائینگے اور آیندہ دہوکہ نہ کھائینگے ۔

ب ۔ یہہ کیا معلوم کہ آپ معقول ہو جائینگے یا بندہ مگر ہان غرض تو امر حق کے انکشاف سے ہے آپ ہی کو ہٹ دہرمی اور کج بحثی پسند ہے نہ مجھکو۔ جو معقول بات قرار پائیگی وہی کو ہم اور آپ اور ساری دنیا کے معقول آدمی قبول کرینگے۔ مگر ہان ایک ایک امر کی نسبت نمبروار گفتگو ہونی چاہیے ۔

ا ۔ بہتر ہے ۔ پہلے تو آپ نمبر ایک یعنی قماربازی ہی کے مستثنی کے محامد اور فواید بیان فرمائیے ۔

ب ۔ ہان بہتر تو ہے کہ پہلے نمبر (۱) یعنی قماربازی ہی سے بحث کا آغاز ہو مگر پہلے آپ اسکے نقایص ارشاد کرین تو مین اوسکی تردید کرکے اوس کے فواید آپکے ذہن نشین کرون ۔

ا ۔ جب آپ تسلیم کر چکے کہ جو عیب ہے تو عیب سے ہر وقت احتراز واجب ہے سال بھر مین ایک دو ہفتہ مرتکب ہونا کیا۔ عمر بھر مین ایک لمحہ بھی عیب کے گرد جانا عقل کے خلاف ہے ۔

ب ۔ میری تو یہ گذارش ہے کہ آپ کوئی نقص اسکا بیان کرین تو مین اوسکی تردید کرون بلکہ اوسکے فواید سے آپکو آگاہی دون اور آپ دعوی تو قایم نہین کرتے محض تخیل

پیش کرتے ہین۔

ا۔ اے حضرت ذرا غور تو کیجیے کہ میرا دعوی تو ضمناً یہی تھا کہ جوا عیب مین داخل ہے اور اس میرے دعوی کو آپ نے تسلیم کرکے یہہ دعوی کیا کہ اس مین کچھہ زمانہ اور چند حالتین مستثنی بھی ہین تو اب آپ یہہ ثابت کر دیجیے کہ مستثنی کے واسطے جو جو شرایط ہونے چاہیین وہ سب آپ کے منظورہ مستثنیات مین موجود ہین اور اس امر کو دلایل و براہین معقول اور عمدہ مثالون کے ذریعہ سے پایہ ثبوت کو پہونچائیے اور جو جو فواید ان مستثنیات کے آپ کے خیال مین ہون وہ سب بتفصیل بیان کیجیے۔ اگر آپ اپنے دعوی کو ثابت نہ کرسکین تو مجھہ کو تردید پیش کرنے کی کیا ضرورت ہے

ب۔ مین تو اس بحث کو ٹالتا تھا مگر اب آپ خواہ مخواہ اسوقت اسکی تصریح ہی چاہتے ہین تو لیجیے اچھی طرح سنیے۔ جوا۔ بھی ایک قسم کی تجارت ہے جسطرح اور سب قسم کی تجارتون مین نفع اور نقصان ہے اوسیطرح جوئے مین بھی فایدہ اور نقصان دونو ہین۔ اگر نقصان کے خوف سے جوا واجب الترک ہے تو اور سب تجارتین بھی واجب الترک ہین۔ بلکہ اور سب تجارتون مین تو نقصان کے وقت انسان کا ایمان اکثر ٹھکانے نہین رہتا۔ جہان تھوڑا سا نقصان ہوا تو بہت سا بیان کرکے سب کی جمع مار بیٹھتا ہے عمداً دیوالہ نکال دیتا ہے انسالمنٹ لیلیتا ہے۔ حالانکہ درصورت انکشاف حقیقت عدالت کے مواخذہ کا بھی خوف ہوتا ہے۔ ۲۔ جواری نہایت سچا اور ایماندار ہوتا ہے جو ہارتا ہے فوراً دیدیتا ہے اگر زر نقد پاس نہو تو مال اور اسباب گھر بار گیرا۔ لٹا سب حیثیت کو لوگون کے سوال بچکر قرض لیکر اور کسی وسیلہ جائز یا ناجائز سے حاصل کرکے جوئے کی کوڑی کوڑی ادا کر دیتا ہے اور جب تک ادا نہ کرے کھانا پینا اوسکو حرام ہوجاتا ہے۔ باوجودیکہ عدالت سے جوئے کے روپے کی ڈگری نہین ہوسکتی ۳۔ اعلی درجہ کی فنافی کی صفت اوس سے بڑھ کر کسی مین نہین ہوتی۔ جسوقت جیتتا ہے جو مانگے اوسے بیدریغ دیدیتا ہے۔ ۴۔ اپنے کام مین ایسا دل سے مصروف اور مستغرق رہتا ہے کہ کھانے پینے پہننے نہانے دہونے وغیرہ کسی کام کا دہیان تک نہین کرتا۔ تین تین روز تک ایک ہی جگہہ ایک ہی نوٹ سے بیٹھا تن من دہن سے اپنے کام مین لگا رہتا ہے اگر کسی نے کچھہ کھلا دیا تو اوسکی توجہ اور مصروفیت کا یہہ حال ہے کہ کھاتے وقت

بھی اپنے کام کا بیان ہے ۔ دنیا مین کسی اور کو تو بتائیے جو اپنے کام مین ایسا مصروف ہو ۔ سوائے اپنے اوس بیوہار اور کام کے دنیا کی کوئی اور ہوس اور کوئی شوق اسکے گرد نہین جاتا ۔ پھر لطف یہہ کہ جواری کے پاس اگر ایک کوڑی بھی نہ رہے تو بھی بھوکا نہین رہتا ۔ روٹی کے واسطے اوسکو کوڑی یاد رہے نہ گرہ نہین کرنی پڑتی ۔ جہان اپنی منڈلی مین وہ گیا جیتے ہوئے جواری سے دو چار گنڈے شتل کی لیکر جو کچھ چاہا مزے سے کھا پی لیا ۔ ۶ ۔ جواری سے بڑھکر کوئی سچا اور پاکباز نہین ہوتا ۔ کیا آپ نے سنا نہین ہے ۔ ۵ بقمارخانہ رفتم ہمہ پاکباز دیدم ۔ چو بصومعہ رسیدم ہمہ ناکس یافتم

اے سبحان اللہ مستشنی کی خوبی کا ثبوت جب آپکو نہ ملا تو آپ اب خود اپنے قول کے خلاف جوئے ہی کی تعریف پر اوتار و ہوئے ۔ دیکھیے خوب سمجھہ لیجیے اب آپ کے دعوی کی صورت ہی بدل گئی ۔ اگر کچھہ اور ترمیم دعوی منظور ہو تو وہ بھی کر لیجیے ۔

ب ۔ سب لوگ جوئے کو برا کہتے ہین اسیواسطے مینے بھی کہدیا ورنہ میرے نزدیک تو بیشک جوا بھی ایک قسم کا روزگار ہے ۔ جواری کسی سے زبردستی کچھہ چھین نہین لیتا ۔ اور اگر ہارتا ہے تو اپنی دولت ہارتا ہے میرا یا آپکا کوئی نقصان نہین کرتا اور جب عموما جوئے مین کوئی نقص نہین ہے تو سال مین دو ہفتے کھیلنے والے کے نسبت کیا اعتراض ہو سکتا ہے ۔ اگر اس سببسے آپ جوئے کو برا کہتے ہین کہ سب لوگون نے اسکو عیب مین داخل کیا ہے تو جن لوگون نے جوئے کو عیب مین داخل کیا ہے اونھین لوگون نے جب سال مین ایک ہفتہ کے واسطے مستشنی کر دیا ہے تو اوسکے تسلیم کرنے مین آپ کو کیا عذر ہے ۔ برہمن جو بڑے عالم ہوتے ہین دیوالی مین وہ برابر جوا کھیلتے ہین ۔ اور کہتے ہین کہ شاستر مین اجازت ہے اور سب کو ترغیب دیتے ہین ۔ ویش جو بڑے سیانے ہوتے ہین اور کوڑی کوڑی پر جان دیتے ہین اس فصل مین ہزارون کے وارے نیارے کرتے ہین ۔ چھتری اور شودر وغیرہ سب کا یہی حال ہے ۔ غرض ہر ایک قوم کے زن و مرد اس فصل مین برملا داؤن پر داؤن لگاتے ہین اور ہندو ہی پر کچھ موقوف نہین ہے اکثر اہل اسلام کا بھی یہی حال ہے ۔ کیا یہہ سارے دنیا کا فعل ناروا ہی کیا ہے دنیا کا خیال او غلط ر آمد اور حکم شاستر آپ کے نزدیک بے اصل ہے ۔

اور کسیکو کیا خدا نے عقل نہین دی ہے - ہنود مین مجھکو ایک تو آپ ایسا بتا دین کہ جس نے دیوالی مین جوا نہ کھیلا ہو - جوانونکا کیا ذکر ہے بوڑھے اور بچے اور عورتین تک اس فضل مین رات دن جوا کھیلتی ہین پھر کیا یہہ سب فضول ہین اور ان پر کیا موقوف ہے آپ کب مستثنیٰ ہین - آپ بھی ضرور دیوالی مین جوا کھیلتے ہونگے باتین بنانے کی اور بات ہے اسسے بیان اگر روزمرہ کے جھگڑے کو برا کہو تو کہو مگر دیوالی کے جوے کو برا کہنا تو محض ہٹ دھرمی ہے - دیکھو بھائی - دیوالی کے دنن پندرہ روز مین ہزارون کا بھلا ہو جاتا ہے لاکھون ہی کا وارا نیارا ہوتا ہے - تمہارے بڑے لکھپتی مہاجنون کے یہان جوا ہوتا ہے یہان کسی غریب کا گذر مہاجنون کی منڈلی مین ہوگیا بیچارے کو سال بھر کی روٹیان ہاتھ لگ جاتی ہین - یہ قاعدہ ہے کہ فیمابین امیر اور غریب کے جب جوا ہوگا تو غریب اگر ہار بھی جائیگا تو بس اپنے گھر کے دس بیس روپے سے زیادہ نہین ہارے گا کیونکہ ہارے تو سب کچھ مگر لائے کہان سے اور امیر جب ہارے گا تو ہزارون ہی ہارتا چلا جائیگا - سچ یہہ ہے کہ سال بھر مین یہی ایک ایسی فصل آتی ہے کہ ان کنجوس مکھی چوس مہاجنون کا روپیہ غریبون کے ہتھے چڑھ جاتا ہے - ہر ایک زردار کے دلمین اندنون ایک قسم کا جوش پیدا ہوتا ہے - عجب برکت اور خیر کے یہہ ایام ہوتے ہین - اندنون گھر گھر بلکہ ہر گلی اور کوچہ اور بازار اور سڑک پر بھی روپے اشرفیون کی آوازین سنائی دیتی ہین - ارے صاحب یون ہی ساری ہندوستان مین مفلسی اور اداسی چھائی ہوئی ہے خیر و مروت تو دنیا سے اوٹھ ہی گئی - بخل داخل وصف اور فیاضی داخل حمق ہوتی جاتی ہے - سال بھر تو خاک ہی اوڑا کرتی ہے اب یہہ دیوالی کا مہینہ - ایک مہینہ بھی کہان فقط چند روز جو خیر و برکت کے باقی رہ گئی ہین اسکے بھی کیون پیچھے پڑے ہو - بھائی وہ باتین کرو - جس سے سب کا بھلا ہو - سب آسودہ ہون سب سنکر خوش ہون اور مشکور رہون -

ا - بھائی صاحب یہہ بحر طویل اگر آپ نے اس غرض سے ارشاد فرمائی کہ بندہ بھی عقل کو دخل نہ دیکر آپ کے ساتھ ہان مین ہان ملادے تو یہہ ممکن نہین - ہان اگر آپ کوئی معقول دلیل اور کافی ثبوت یا کوئی نظیر اسکی عمدگی کی پیش کرتے تو مین آپ کی راے سے ضرور اتفاق کرتا - اور جو آپ کی اصلی غرض فقط یہی ہے جیسا کہ اس فقرہ کے آخر سے ظاہر ہے کہ مین اسکے نقایص کو زبان پر نہ لاؤن تو اگرچہ امر حق اور

مفید عام کا اظہار ہر ایک انسان پر فرض ہے مگر اب اس وقت آپ کی مرضی کے خلاف [illegible]
امر میں اپنے کچھ عرض کرنا نہیں چاہتا ہون مجھکو معاف کیجیے ۔
ب ۔ ارے بھائی ۔ تمہارا کدھر خیال ہے نہ اس سب بحث سے میری یہ مراد
ہرگز نہیں ہے کہ آپ خواہ مخواہ میری راے سے اتفاق ہی کر لیجیے ۔ یا جواب ہی [illegible]
بلکہ جسقدر خیالات تھے اور جسقدر وجوہات میرے ذہن میں آئے سب بلا تعد
عرض کر دیے ۔ اب آپ ان سب پر از روے عقل و انصاف کے غور کیجیے اگر وہ
میرے بجا ہون تو اتفاق ظاہر کیجیے اور اگر بیجا ہون تو بدلایل معقول تردید [illegible]
میں او نہین نہیں ہون کہ (مرغی کی ایک ہی ٹانگ) کہے جاؤن ۔ اگر آپکے دلایل
معقول ہونگے اور میرا اطمینان ہوجاے گا تو مین بخوشی آپ کی راے سے اتفاق کرونگا
اور آپکا شکور ہونگا بلکہ بنظر فائدہ عام اپنی اور آپ کی تقریر کو کسی اخبار مفید عام مین [illegible]
ا ۔ اگرچہ پہلے آپ نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ جوا عیب مین داخل ہے مگر کہتے اتنا [illegible]
آپکی بانسبت اوسکی تعریف مین بہت سے کلمات نکالے ہین اور جو بہی کی خوبیان بہت سی ارشاد [illegible]
معیوب نہ ہو فقط احتمال پر آپنے مان لیا تھا کہ سب اسکو عیب مین داخل کرتے ہین جب جوا [illegible]
نزدیک داخل عیب نہین ہے تو شستنی کا کیا ذکر ہے ۔ جناب من جب سے آپ نے یہ فرمایا کہ [illegible]
علما و حکما اور مذاہب نے جوے کو کیون عیب مین داخل کیا ہے اور [illegible] عیب قرار دیا ہے تو
پھر سوا ے نقص کے کوئی وصف اسمین نہ معلوم ہوگا ۔
مخفی نہ رہے کہ اپنی یا پرائی جان اور جسم اور مال اور عزت اور ایمان اور صحت اور
عافیت وغیرہ کو نقصان پہونچانا داخل گناہ ہے ۔ اور سب جرایم مین نیت دیکھی جاتی ہے
جوا اور چوری دونو مین دوسرے کے مال کو نقصان پہونچانا نیت مین ہوتا ہے
پس دونو یکسان ہین ۔ ہان چوری مین مخفی نقصان رسانی نیت مین ہوتی ہے اور
جوے مین ظاہری ۔ اب اگر یہ کہا جاے کہ جوے کا فعل برضامندی فریقین ہوتا ہے ۔
مالک مال خود اپنا مال برضامندی دیتا ہے تو یہ محض دہوکہ ہے ۔ مالک مال [illegible]
مین اپنا مال کسیکو برضامندی دیدیتا ہے جب اوسکا معاوضہ پاتا ہے یا معاوضہ [illegible]
اصول اور خیالات دینی یا دنیوی کے اوسکو کوئی امید ہوتی ہے عام ازین کہ وہ کسی [illegible]
ہو ۔ جوے مین ہر ایک مالک مال کی نیت یہی ہوتی ہے کہ سب ایسے اندیشے ہوجانے مین [illegible]

مال سیرے ہی تہم پڑہ جائے اور سب کو لنگوٹی بندہ جائے - اور جوا اسی سبب سے
دانستہ گناہ عظیم ہے کہ اسکے قواعد چوری سے بدرجہا بڑھ کر مضر ہین - چوری مین کوئی
امیر غنی فقیر اور محتاج نہین ہوجاتا بلکہ ہر ایک ایک بار کچھہ بھی چوری ہوجانے کے بعد اپنے
مال کی حفاظت مین کمال اہتمام کرتا ہے اور جوے مین دم بھر مین ساری دنیا کا مال و
اسباب ہر جاتا ہے - کپڑے لتے جورو لڑکے تک داؤن پر چڑہ جاتی ہین اور مالدار
آدمی جب ہارتا ہے تو زیادہ تر جھلا کر اپنے مال کا آپ دشمن ہوجاتا ہے - بدون لنگوٹی
باندہے اوسکو تسکین نہین ہوتی بلکہ اوس حالت مین بھی تسکین محال ہے - مرتے دم تک تو
تسکین نہین ہوتی - جب اپنا مال ہار جاتا ہے تب قرض وام چوری چکاری وغیرہ سے بہم
کر کر جوے کے بھینٹ کیا کرتا ہے - چور جوے کو کوئی نقصان نہین پہونچا سکتا ہے اور
جوا اوسیا زبردست ہے کہ چورون کا مال بھی ہتیا لیتا ہے بلکہ چورونکو بھی اسی کی بھینٹ کے
واسطے باوجود سزا پانیکے بار بار چوری کرنی پڑتی ہے - چورون کا مال عموماً جوے ہی کی
نذر ہوا کرتا ہے - چونکہ پتہ اکثر قمارخانہ یا شرابخانہ ہی مین ملتا ہے - چور کے مال مین شراب
و کباب اور بازاریون کا حصہ تو محدود ہوتا ہے اور قمار کا حصہ نا محدود اگر قمار کا وجود دنیا
مین نہوتا تو چورونکو ہر روز فکر چوری کی نہ رہتی - ایک مدت کے بعد جب وہ سب اپنا
شراب و کباب اور عیاشی کی نذر کرکے ناتوان اور نحیف و ضعیف ہوکر چوری چھوڑ دیتے
مگر بالکل قمار کی بھینٹ کے واسطے ہر روز اونکو چوری کی فکر ہوتی ہے - غور کیجیے حضرت
قمار کے اصول کو - لات مکہ لاٹھی گھونسہ جوتہ - بید تو جو رکھائین جان جوکھون کرکے چورا
چھپا کر یا زبردستی دوسرے کا مال چرالائین - برسون کی قید سخت - قید تنہائی یا وٹھائیر
بیڑی ہتکڑی پہنین - ہر ایک قسم کی مشقت اور سختی اور مصیبت اور رنج سہہ سہین و
انکا سارا مال حضرت جوا صاحب ایکدم مین چٹ کر جائین اور ان سب مصیبتون کے بعد پھر جب آئین
تو قمار صاحب ہی کی آستان بوسی اور بغیر بھینٹ دیے ایکدم بھر آرام نہین - فرمائیے
یہہ جو قمار کا حال کسیقدر عرض کیا گیا یہہ سب سچ ہے یا نہین - بھائی صاحب قمار وہ بلا ہے
کہ دنیا مین اس سے بڑہ کر کوئی عیب نہین - جملہ عیوب کی جڑ یہی ہے - سب کی حد ہے اسکی
کوئی حد نہین - اسکی مضرتون پر اگر غور کیجیے اور احاطۂ تحریر مین لائیے تو دفتر کے دفتر
سیاہ ہوجائین انسان کو چاہیے کہ کبھی اسکے گرد بھی نہ جائے اور اسکے سایہ سے بھاگے

ہرچند مجھکو آپکی لیاقت سے امید ہے کہ آپکو جوے کے معیوب ہونے مین کوئی شک نہ رہا ہوگا۔ اور اصول اسکے سخت معیوب ہونیکے بخوبی آپکے ذہن نشین ہو گئے ہونگے۔ کیونکہ میری اس مختصر جواب سے آپکی ہر ایک بات کا جواب ضمناً حاصل ہے مگر آپ کے زیادہ تر اطمینان کے واسطے اسیقدر صریح جوابات بھی ذیل مین عرض کرتا ہون۔

۱۔ جوے کو تجارت سے کچھ نسبت نہین ہے۔ تجارت مفید عام ہے اور جوا مضر عام تجارت مین مبادلہ ایک شے کا ہوتا ہے ساتھ دوسری شے کے واسطے فایدہ فریقین کے بخواہش فریقین کے اور جوے مین ہر ایک شریک اوسکا بلا معاوضہ کے محض اوروں کے نقصان سے اپنا نفع چاہتا ہے حالانکہ اس بدنیتی کے نتیجے مین اوسکو بھی اور ہر ایک شریک کو نقصان ہی پہونچتا ہے۔ کیونکہ تمام دنیا کے عیوب اور برائیون اور عمری تباہی اور بربادی کی جڑ جوا ہے۔ تجارت اگر دنیا مین نہوتی تو انسان کی زندگی دشوار ہوجاتی۔ کھانے پینے پہننے اور ساری دنیا کے آرام اور آسایش اور صحت اور تندرستی اور زندگی انسان کی چیزین ہرگز میسر نہ آتین ہم اور آپ سب تمام اسباب زندگی کے واسطے بلکتے اور کلپتے۔ درحقیقت تاجر ساری دنیا کے محسن ہین انکی شکر گذاری جملہ نوع انسان پر فرض ہے۔ جوا اگر دنیا مین سے مفقود ہوجاے تو صدہا قسم کی برائیون اور عیوب اور ضرر سے نوع انسان کا حفظ ہو۔ جواری جو تمام فرایض انسانی کو بھول کر اس مضر عام شغل مین اپنی عمر برباد کرتے ہین اگر یہ سب تجارت اختیار کرتے تو دیکھیے اونکا اور اونکے ذریعہ سے سارے عالم کا کیسا عظیم فایدہ ہوتا۔ کیونکہ جسقدر تجارت کو ترقی ہوا اسیقدر دنیا کی ترقی اور انسان کا فایدہ متصور ہے۔ درحقیقت جوا انسان کا دشمن عظیم اور تمام برائیون اور انسان کی بربادی کی جڑ ہے اور اسکے نیست و نابود کرنے مین ایسی کوشش بلیغ کرنا انسان پر فرض ہے کہ اسکا نام بھی کسیکو یاد نہ رہے۔

۲۔ تاجر اگر نقصان کے وقت دوالہ نکالتا ہے اور انسالمنٹ لیتا ہے۔ یا کوئی کسی ایسی چھوٹی گروہ کا تاجر (جہان جوا چوری وغیرہ کا چرچا ہو) نقصان کے بعد بے ایمانی کرتا ہے تو اوسمین اگر نقصان ہے تو یہی کہ ایک پیسے پیشہ ورکی تعداد گھٹی جو ذریعہ تھا نوع انسان کے سامان زندگی کے وسایل کی بہمرسانی کا۔ اور اسی نقصان عام کی حفظ کیواسطے

یہ انسالمنٹ کا طریقہ ہے تا کہ نقصان کے بعد انسالمنٹ لیکر پھر وہ اپنے مفید عام کا آغاز کریا اور ایسے گروہ مفید عام کی تعداد مین کمی نہو - اور زمانہ سابق مین تو اس سے بھی اچھا یہہ دستور تھا کہ جسکا دیوالہ نکلتا تھا فوراً چند آدمی اوسکو کچھ روپیہ دیکر اوس سے پھر دوکان کرا دیتے تھے اور جو کچھ نقصان آپ کے خیال مین ہے کہ چند دیوان کا روپیہ اوسکے ذمہ باقی رہجاتا ہے یہہ نہایت محدود اور غیر محیط اور ضعیف خیال ہے اے جناب تاجر کی ذات سے سب اوسکے ہم پیشہ لوگون کو بسبب منافع معتد بہ ہوتا رہتا ہے جب اوسکا دیوالہ نکلجاتا ہے تو در حقیقت کسیطرح اصل مال کا نقصان نہین ہوتا بلکہ نفع کا نقصان ہوتا ہے اور اسیلئے دیوالیہ کو وہ لوگ پھر دوکان کرا دیتے تھے - رہا یہ ایمان ہم انسالمنٹ لو اول جھوٹا انسالمنٹ وہین لیا جاتا ہے جہان جوا وغیرہ افعال ذمیمہ داخل وصف ہون اور جبر و ذمیمہ تجارت سمجھی جائین اور علاوہ اسکے آپ غور کیجیے تجارت سے اصول عمدگی کو کہ جھوٹے انسالمنٹ مین بھی لوگون کے مال کا نقصان نہین ہوتا ہے یا نقصان عام نہین ہوتا ہے - فقط اسقدر فرق ہوتا ہے کہ پہلی صورت مین لوگ فوراً اوسکی مدد کرتے ہین اور دوسری صورت مین کوئی اوسکی مدد نہین کرتا اور وہ خود اپنے اوس چھپائے ہوئے روپے کو کسی نہ کسی حیلہ سے اوسی پیشہ مین لگاتا ہے جو سراسر مفید عام ہے - دیکھیے واضع تجارت کے اصول کی عمدگی کو کہ کسی حال مین فایدہ عام ہاتھ سے نہین جاتا -

سو جواری کو جو لوگ راست باز اور پاکباز خیال کرتے ہین محض غلطی ہے - راست بازی اور پاکبازی کی تعریف وہی صادق آسکتی ہے جسکی نیت مین ضمناً یا صریحاً کسیطرح سے بھی کسیکا نقصان مقصود نہو - جو مصرعہ جوے کی پاکبازی کے ثبوت مین آپ نے پیش کیا ہے یہہ کوئی آیت یا حدیث یا کسی حکیم اور عالم کا کلام نہین ہے بلکہ کسی شاعر جواری کا تصنیف ہے - اپنے منہ میان مٹھو بننے سے عیب ہنر نہین ہوسکتا ہے قران مجید و حدیث شریف مین بھی اس جوے کی سخت ممانعت ہے - دیکھو حاشیہ - ۱

جملہ انبیا اور اولیا و حکما اور علما نے بھی جوے کو برا کہا ہے وید شریف اور شاستر کی رو سے بھی جوا حرام ہے تجربہ بھی جوے کی برائیوں کا گواہ ہے - جواریون کی خراب حالت اور ذلیل صورت جوے کے نقصانات کی مثبت ہے - اور جواری کی اس صداقت کا جو فخر کیا گیا کہ وہ گھربار کپڑے لتے جو رو جانتا تک بخوشی جوے کی نذر کرکے آپ لنگوٹی

باندھ لیتا ہے۔ یا جوئے میں رات دن ایسا غرق رہتا ہے کہ کھانا پینا سونا تمام دنیا کے فرایض انسانی سب چھوڑ دیتا ہے۔ یہہ کوئی جوئے کے مفید ہونے کا ثبوت نہیں ہے بلکہ یہہ تو اور بھی زیادہ تر ثبوت کامل اوسکی برائی کا ہے کہ جواری خود بھی تباہ ہوکر دین و دنیا کے کام سے جاتا ہے اور رات دن دوسروں کی نقصان رسانی کی فکر ہی میں رہا کرتا ہے۔ اور تا دم مرگ کسیطرح آسودہ نہیں ہوتا ہے اور باوجود لنگوٹی بند ہونے کے اس بات کو جس سے اوسکا اور اوروں کا انتہاے مرتبہ کا نقصان ہو نہیں چھوڑتا ہے۔ ہان اگر جوئے کے واضع کی تعریف کیجیے تو بجا ہے کہ اوس نے نقصان عام کی غرض سے ایک ایسا شغل ایجاد کیا کہ بظاہر تو ایک دل لگی کا کھیل اور شغلہ اور در حقیقت دنیا بھر کی برائیوں اور نقصان کی جڑ۔ اور پھر مرتکب اوسکا تا دم واپسین سے نہ چھوٹے اور نہ آسودہ ہو اور کیسے زبردست اصول نقصان کے اوسنے قایم کیے کہ جواری اپنی گروہ سے فریب کرے یا اسبات کی دونو حالتین بجز بربادی و تباہی کے کچھہ حاصل نہ کرے اور مرتکب اسکا جسقدر زیادہ نقصان اوٹھاتا جاے اوسیقدر شوق اوسکا زیادہ بڑھتا جائے۔

یہ جو آپکا خیال ہے کہ وید شریف مین اور شاستر مین جوا کھیلنے کی اجازت ہے یہ محض ایک دھوکہ ہی دھوکہ ہے۔ کیا وید شریف اور شاستر مین کہین ہر عام باتون کی اجازت ہوتی ہے۔ اگر ہے تو نشان دیجیے کہ کس وید اور شاستر اور شرتی اور سمرتی مین اجازت ہے۔ ہان جسطرح ایک فارسی کا شعر کسی جواری شاعر کا آپ نے پڑھ دیا اسیطرح شاید کسی سندہی برہمن نے بھی کوئی فقرہ گڑھ لیا ہو۔ منو سمرتی مین تو صاف جوئے کی ممانعت ہے۔ دیکھو اشلوک ۴، بلکہ یہہ لکھا ہے کہ جوا ایک قسم کی ظاہری چوری ہے ملاحظہ ہو اشلوک ۲۲۰۰۔ ہنوز الف صاحب کی یہہ تقریر ختم نہ ہوئی تھی کہ ب صاحب قطع سخن کرکے بول اوٹھے۔

ب۔ مین قطع سخن کی معافی چاہتا ہون۔ بھائی صاحب اب وقت بہت تنگ ہو گیا ہے مجھکو بھی اسوقت فرصت کم ہے اور آپکو بھی آج نہایت تکلیف ہوئی اب کسی اور دن جو اس بارہ مین میرے باقیماندہ وجوہات کے جوابات آپ ارشاد فرمائینگے اوسکو مین بگوش دل سنونگا۔ مگر سچ یہہ ہے کہ مین آپکا نہایت مشکور ہوا کہ آپ نے اس جوئے کے معیوب اور جرم ہونے کے ایسے اصول ارشاد فرمائے کہ اب مجھکو بخوبی

بات کا اطمینان ہو گیا کہ اس سے بڑھکر دنیا مین کوئی عیب نہین ہے اور مجھے کیا موقوف ہے جو شخص آپکی ان مفید
باتون کو سنیگا اور دیکھیگا وہ ہرگز کبھی اس مضر کھیل کے گرد نجائیگا۔ اکثر لوگ تو اب تک اسمین عیب بھی خیال
کرتے تھے تو یہی کہ جوے کی ہار بُری ہے لو نتیجہ اسکا یہی ہے۔ اور جب انسان جوے کا لتیا ہو جاتا
ہے تو لنگوٹی بندھ جاتی ہے اور پھر وہ کسی دوسرے کام کا نہین رہتا۔ اور ہمیشہ ذلیل
اور خوار اور پریشان اور برباد رہتا ہے مگر کبھی کبھی یا دیوالی دسہرہ مین کھیل لینا بطور شغلہ
کے معیوب جانتے تھے۔ مگر یہہ جو آپ نے ثابت کر دیا کہ یہہ بھی ایک گناہ عظیم ہے اور
جوے کے فعل مین بھی ہر ایک اوسکے شریک کی عام اس سے کہ وہ ایکبار کھیلے یا چند بار
یہی نیت بدتر مثل چوری کے ہوتی ہے کہ دوسرے کی نقصان رسانی کرون تو اب اسکے
جرم ہونے مین اور اسکے ایکبار کے بھی مرتکب کے مجرم ہونے مین کوئی شک نہین
رہا۔ مگر بھائیصاحب یہہ جو کوئی کہے کہ جب یہہ جرم ہے اور اس فعل کا ارتکاب ضمناً
یا صریحاً ایکبار یا چند بار داخل گناہ ہے تو انگریز جو بالفعل ساری دنیا سے زیادہ مہذب
اور تعلیم یافتہ ہین کیون بذریعۂ لاٹری یعنی چٹھی ڈالنی تاس مین یعنی گھوڑ دوڑ ٹیپ اور
نربکھ وغیرہ جوا کھیلتے ہین۔ ہان شاید آپ کہینگے کہ یہہ کلجگ کا دہرم ہے۔
ا۔ بھائی صاحب یہ آپ کی کمال دانشمندی اور ذکاوت ہے کہ ہنوز مینے آپ کے
ایک دو ہی وجوہ کا جواب دیا اور آپنے اس فعل بد کی ناجوازی اور بدنیتی کو تسلیم
فرمالیا مگر مجھکو تو بھی آپ کے بہت سے وجوہات کا جواب دینا باقی ہے خیر اسوقت فرصت
نہین ہے لہذا کسی اور وقت عرض کیا جائیگا۔ اور یہہ جو آپنے استفسار فرمایا کہ جب
جوا مضر عام اور معیوب ہے تو انگریز باوجود مہذب ہونے اور تعلیم یافتہ ہونے کے
کیون جوے کے کھیل کھیلتے ہین اور پھر خود ہی جواب اوسکا یہہ خیال کر لیا کہ شاید
کلجگ کا دہرم ہے۔ تو بھائی صاحب یہہ جواب اسکا کافی نہین ہے۔ ست جگ
ترتیا۔ دواپر۔ کلجگ یہہ چار حالتین درست ہین مگر یہہ بات نہین ہے کہ ساری
دنیا مین ان چار زمانون مین سے کوئی حالت آج یکسان ہے۔ بلکہ جس ملک یا گروہ
مین دہرم کے موافق سب کام ہوتے ہین کوئی گناہ نہین ہوتا وہان ست جگ ہے۔
اور جہان دہرم زیادہ اور ادہرم کم ہے وہان ترتیا ہے۔ اور جہان ادہرم
زیادہ اور دہرم کم ہے وہان دواپر اور جہان سراسر ادہرم ہے وہان کلجگ ہے۔

بس ست جگ تو اسوقت مین کہین نہین ہے - مگر یورپ کے اکثر ممالک اور اقوام مین کہین ترتیا ہے اور کہین دواپر اور ہندوستان مین تو اب مدت سے کلجگ ہی کا راج ہے - اور منو سمرت کے اشلوک ۳۰۱ - ۳۰۲ مین جو کچھ لکھا ہے کہ جب راجہ بیوقوفی اور سستی سے کام لیوے تو کلجگ اور جب جان بوجھ کر کام نہ کرے تو دواپر اور جب سمجھ بوجھ کر کام کرے تو ترتیا - اور جب سراسر دہرم کے موافق کام کرے تو ست جگ ہوتا ہے تو اس حساب سے ہندوستان مین بھی منجملہ ترتیا - یا دواپر کے کوئی زمانہ قیاس ہو سکتا ہے کلجگ نہین قیاس کیا جا سکتا ہے کیونکہ ہندوستان کا راجہ بیوقوفی اور سستی سے کام نہین کرتا -

بھائی صاحب کچھ خیال آپکا بجا ہے کہ انگریزون کے یہان جو بالفعل سب سے زیادہ مہذب تر ہین کیون لاٹری وغیرہ جوئے کے کھیل ہوتے ہین - مخفی نہ رہے کہ انگریز بالفعل جملہ اقوام سے زیادہ مہذب ضرور ہین مگر ابھی ساری قوم انکی یا سب ملک انکا اسقدر مہذب نہین ہے جیسا ہونا چاہیے یا جیسا کسی وقت مین ہندوستان کے برہمنون وغیرہ کا فرقہ مہذب لایق تھا - ابھی چند صدی قبل انکا سارا ملک کا ملک وحشی تھا - نہایت لایق تعریف ہین انکے یہان کے وہ چند علما اور حکماے خیرخواہ قوم کہ جنکی کوشش کے عظیم سے اس چند صدی مین اب انکی قوم کے ہزارہا آدمی کو ایسی تہذیب حاصل ہے کہ سبحان اللہ - مگر ابھی کثرت سے ایسے لوگ انکے یہان بھی موجود ہین کہ جنمین باوجود لکھے پڑھے ہونے کے بہت سی وحشیانہ اور بعض خاص یا بعض عام باتین سوروتی باقی ہین لیکن اعلی درجہ کے حکماے قوم رات دن ناقص باتون کے دور کرنے اور اچھی باتون کے شایع کرنے مین کوشش کرتے جاتے ہین اگر اسیطرح کوشش چلی گئی تو ایک دن وہ بھی آجائیگا کہ یہہ اور اس قسم کے اور سب عیوب بھی انکی ساری قوم سے دور ہو جائینگے - مگر افسوس ہے ہمارے حال پر کہ ہم انگریزون کی اون مفید عام اور عمدہ باتون کو جنکے ذریعہ سے اونھون نے اسقدر جلد ترقی اور تہذیب حاصل کی ہے نہین سیکھتے - اور اونکے یہان کے اعلی درجہ کے علما اور حکما کے خیالات اور عادات اور اقوال پر تو نظر نہین کرتے بلکہ شرابخواری اور قماربازی وغیرہ سوروتی عیوب جو اونکے یہان ہوتی ہین اونکو بھی اپنے عیوب پر ایزاد کرتے جاتے ہین اور اپنے یہان کی سوروتی عمدہ

عادتوں کو چھوڑتے جاتے ہین اور جب کوئی خیر اندیش اوسکے نقصانات عرض کرتا ہے تو یہہ جواب دیتے ہین کہ انگریز جب پیسے عاقل ہو کر شراب پیتے ہین تو پھر ہم کیون نہ پیئین۔ انگریز جب جوے کے کھیل کھیلتے ہین تو پھر ہمنے بھی کھیلا تو کیا گناہ ہوا۔ مخفی نہ رہے کہ انگریزی حکما عقلا اپنی قوم کے باقیماندہ عیوب دور کرنے سے غافل نہین ہین یہ غفلت ہمارے ہی حصہ مین اب آگئی ہے۔ وہ لوگ شراب خواری اور لاٹری وغیرہ کے عیوب چھوڑانیمین بھی برسون سے کوشش کر رہے ہین بلکہ اونکی قوم کے ہزارون عقلا نے شراب خواری ترک کر دی ہے اور ترک کرتے جاتے ہین اور جو عیوب باقیماندہ ہین وہ بھی عقلاے قوم کی کوشش سے دور ہو جائین گے۔ دیکھیے ابھی چند ہی صدی قبل غلامی یعنی انسان کی بیع کا رواج سارے انگلستان مین تھا اور سب یہی جانتے تھے کہ بدون اسکے دنیا کا کام نہین چل سکتا۔ آفرین ہے اون خیر خواہان نوع انسان کو کہ جنکی کوشش سے یہ عیب فقط انگلستان ہی سے نہین بلکہ سارے یورپ و اکثر حصص دیگر دنیا سے دور ہو گیا اور ہوتا جاتا ہے۔ اسیطرح اور جو عیوب اونکے یہان باقی ہین وہ بھی دور ہوتے جاتے ہین اور ہونگے۔ اے جناب کوئی عیب محض اس دلیل سے ہنر نہین ہو سکتا کہ کسی لایق قوم مین جاری ہے یا سارے ہند مین اوسکا رواج ہے یا کسی ملک یا قوم کے سب آدمیون مین اوسکا عملدرآمد ہے انسان کے بیع کی رسم جو سارے عالم مین جاری تھی تو اس سے وہ فعل کیا داخل وصف یا فخر ہو سکتا ہے۔ ستی کی رسم جو سارے ہند مین رایج تھی تو اوسکو کون اچھا کہتا ہے۔ دختر کشی کی رسم جو ہند کے آدھے حصہ مین مروج تھی تو کیا آپ اوسکو داخل ثواب دیںگے۔ جھوٹ جو عدالتون مین اب وتیرہ ہو گیا ہے تو اس سے کیا اب وہ عیب کی فہرست سے خارج ہو گیا۔ کم سنی کی شادی جو ہند مین عام ہو گئی ہے تو کیا وہ مضر صحت اور موروث عیوب نہ کہی جاے گی۔ فضول خرچی جو یہان خمیر ہو گئی ہے تو اس سے کیا داخل وصف ہو کر مفید سمجھی جاے گی۔ بدوضعی جو لوگون کا شغلہ ہو گیا ہے تو کیا اسکو درج رجسٹر خوش وضعی کر دیجیے گا۔ سوروٹی یا رسائی جو کہ جو انگریزون کی تقلید مین بہت سے مغربی حصص ہند مین بیماری بہ ملا ہو گئی ہے تو کیا اب نام اوسکا عیوب کی کتاب سے نکل جاے گا۔ اور ضرر اوسکا کم ہو جاے گا۔

غرض یہ کوئی دلیل دیوالی کے جوے کی عمدگی کی اور مفید ہونے کی نہین ہو سکتی کہ

ہمارے ہند مین اسکا رواج ہے۔ جسطرح اور سب مضر باتین اور عیوب سخت ہند مین چند صدی سے بوجہ جہالت کے رایج ہو گئے ہین اوسیطرح عموماً اسکا بھی رواج ہو گیا۔ مگر بہ نسبت اور عیوب کے جوئے کا عیب سخت ہم پلۂ چوری ہے کیونکہ جوئے اور چوری دونوں مین دوسرے کا نقصان نیّت مین ہوتا ہے بلکہ اگر بہ نظر غور اور نتایج دیکھا جاوے تو چوری سے بھی جوا بدتر ہے۔ پس ہر ایک انسان خصوصاً شریف قوموں کو سال مین ایکبار گو کہ عمر بھر مین منٹ بھر بھی اسکے گرد جانا کب روا ہے۔ جب ایکبار چوری کرنا چوری مین داخل ہے۔ ایکبار کا نقصان کرنا نقصان رسانی کی فہرست مین شامل ہے۔ ایکبار بدنیتی کرنا جرم کا مثبت ہے تو ایکبار جوا کھیلنے والا کب جوئے کے گناہ عظیم سے بری ہو سکتا ہے۔ کیا دوالی کے جوا کھیلنے والون کی نیّت مین اورون کی نقصان رسانی نہین ہوتی۔ پھر کیا یہہ بدنیتی نہین ہے اور اگر فرض کیا جاوے کہ شاذونادر کوئی صاحب ایسے مستثنیٰ ہون۔ حالانکہ دشوار ہے کہ فقط دس پانچ روپے جیت کر پھر اسکے گرد نجائین۔ تو کیا مقدار کی کمی سے اونکا فعل مستثنیٰ ہو جاویگا ہرگز نہین۔ یا وہ لوگ جو ہار مین رہین فقط اس سبب سے کہ گو اورون کی نقصان رسانی کی نیّت سے جوا کھیلا تھا۔ مگر اونکی نیت پوری نہ ہوئی بلکہ خود نقصان اوٹھایا گناہگار نہ سمجھے جاینگے۔ ضرور گناہگارون کی فہرست مین نام اونکا درج ہوگا۔

بھائی صاحب اگرچہ ابھی آپ کے دل سے اکثر مستثنیات فرضی کا خیال مٹانا باقی ہے اور اس جوئے کے بارہ مین بھی ابھی بعض آپ کے دلایل بے بنیاد کا جواب دینا ضرور ہے مگر بقول آپ کے اب وقت بہت تنگ ہو گیا ہے اور میرے کھانے کا بھی وقت آگیا ہے لہذا رخصت ہوتا ہون باقی پھر کبھی معرض بیان مین آئے گا۔

۳۱ اکتوبر سنہ ۱۸۸۰ء

مراسلات

اوم

اس روشنی مین ہماری قوم شریف مین یہ اندھیر!!!

ہم اپنے زمانہ مین دیکھتے ہین کہ جملہ ذکور قوم تحصیل مال اور اناث اپنے تنون کی داد و دہش مین متفکر اور مصروف رہتی ہین - جس نے ہمکو معاد سے ایسا غافل بنا دیا ہوا ہے جیسا کہ چاہیئے - کیونکہ اس تفکر و مصروفیت نے ہمکو مجبور کیا ہے کہ ہم اون قواعد پر چلین جو ہمکو کبھی موقع نہین دیتے ہین کہ ہم ایک برس مین ایک دفعہ بھی خیال کرین کہ یہہ سرشٹی کیا ہے - کس نے اسکو بنایا ہے - کیون بنائی گئی ہے اور اسکا کیا نتیجہ ہے - باوجود اسکے کہ ہم ہر وقت بازار موت گرم دیکھتے ہین — اسپر بھی کبھی خیال نہین گذرتا - سخت غافل ہین ہم!!! یہہ درد مہر رشیون اور منیون کو ہوا تھا جنہون نے ہزار ہا سال کی تکالیف کے بعد طریقہ حق شناسی دریافت کیا تھا - اور یہ اونکی بیش بہا تصانیف مین درج ہے جنکو ہمنے نادانی کے سمندر عمیق مین غرق کر دیا ہے کہ ہم مین سے کوئی بھی اونکا نام نہین جانتا ہے اونمین دخل ہونیکا تو کیا ذکر ہے اس وجہہ سے مجکو اپنے چلن اور غمگین خوشی پر کمال درجہ افسوس آتا ہے - آپ کو معلوم ہے آپ کون ہین - آپ مین کیا کیا بھرا ہوا ہے - اور آپ مین کیا کیا طاقتین موجود ہین جنکو آپنے غارت کر دیا ہے اور جنسے آپ بیہوشی کے موافق بے خبر ہین - رشیون اور منیون نے بیش بہا خزاین اپنی تصانیف مین ہماری رہبری کے واسطے درج کئے ہین مگر افسوس ہم اونسے ایسا بھاگتے ہین جیسے بدی نیکی سے بھاگا کرتی ہے - اگر ہم اون تصانیف کو پوری طرح سمجھ لیوین تو مین آپکو یقین دلا سکتا ہون کہ ہم مین وہ طاقت آ دیگی جو ہمکو رنج اور تکلیف زمانہ سے محفوظ رکھکر وہ آنند بخشیگی جو مکتی سے درجہ دوم پر مان سکتے ہین - مگر یہہ محنت کون کرے - فرصت کسکو دنیوی کاروبار اونکی

تعلیم و مطالعہ کا وقت نہین دیتا ہے۔ علاوہ اسکی ہمکو ایسے خزاین کی کیا ضرورت ہی۔ اوس خزانہ سے کیا روپیہ ملتی ہین۔ آج کل سب کچھہ روپیہ ہے۔ جسکے پاس روپیہ ہے وہ سب کچھہ ہوتا ہے سب کچھہ مانا جاتا ہے۔ ولی وہ ہے نبی وہ ہے اوتار وہ ہے خداوست وہ ہے۔ غرضکہ وہ سب کچھہ ہوتا ہے۔ دوسو پچاس خوشامدی اوسکے گرد ہر وقت رہتے ہین اور اوس دولتمند کو قبلہ خداوند دہرم آتما ملقب کرتے ہین۔ یہہ القاب اوسکو بہت کچھہ آنند دیتے ہین۔ مطالعہ کتب کی درد سری سراسر فضول ہے ہم نادان ہی اچھے۔ دانا ہوکر ہمکو کیا کرنا ہے۔ جب ہمارے پاس کافی دولت ہوگی اوسوقت ہم خود رشی اور منی بنجاوینگے۔ اسلیئے تمام اپنی فکر تحصیل مال مین لگانی چاہیئے۔ نکہ بے معنی کتب کے مطالعہ مین اپنا وقت ضایع کرین۔ مرحبا یہہ جواب بہت معقول ہے۔ مین بہولا ہوا تھا اب مطلب سمجھہ مین آیا۔ جب معاش سے فراغت ہی نہین ملتی ہے تو معاد کی طرف کیا خیال کیا جاسکتا ہے۔ مگر یہ تو بتلائی کہ آپ معاش سے فارغ البال ہونا کسکو کہتے ہین۔ یہ کس حالت یا حد تک محدود ہے۔ جب تک آپ کوئی حد مقرر نفرمائینگے تب تک ہم اس بارہ مین آپ سے گفتگو نہین کرسکتے ہین اب رہی آپکی معاش۔ اسکو ہماری قوم شریف نے بذریعہ غلامی حاصل کرنا اختیار کیا ہے۔ اور اس مین چار قسم کے آدمی پائے جاتے ہین۔ اول وہ جو دو سو روپیہ سے زیادہ ماہوار پاتے ہین۔ دوم دو سو روپے۔ سوم یکصد۔ چہارم کم از یکصد۔ اب سنیے جو شخص پچاس روپے کا تنخواہ دار ہے وہ تین تان دس برس مین ایک لڑکیکو دیسکتا ہے پچیس روپے کا تنخواہ دار بیس برس مین اور پندرہ روپے والا چالیس برس مین بشرطیکہ وہ اپنا ماہواری خرچ اوس آمدنی کا نصف کرتا رہے۔ اب آگے چلیے جسکی سو روپیہ ماہواری ہے وہ پانچ برس مین اور جسکی دو سو تنخواہ ہے وہ ڈہائی برس مین۔ یہان شرایط تین تان دیسکتے ہین۔ چار۔ پانچ۔ سات تان کے واسطے عرصہ دراز چاہیئے اور اکثرون کو سو برس کی عمر اس کار خیر کے لیئے مطلوب ہوگی۔ وہ اس طول مین اپنے رہنے کے واسطے ایک جہونپڑا بھی نہین بنا سکتے ہین۔ زیرا کہ اس پانچ تان کے واسطے یہ سو برس کی عمر حساباً لگائی گئی ہے۔ اور اگر اور سو برس اس عمر پر جمع کیئے جائین تو غالباً ایک

مکان بھی بنا سکینگے بشرطیکہ ایک ہی لڑکی ہو اور اولاد نرینہ کوئی نہ رکھتا ہو اور اگر برعکس اسکے دو تین لڑکیان ہوئین اور دو چار صاحبزادے پرمیشر نے عطا کئے تو آدمی کو قریب ایکہزار برس کے عمر چاہیئے۔ تاکہ وہ اونکی سوتراشی زنار بندی۔ اور شادی کتخدائی کے فرایض ادا کرسکے۔ بعدم اسکے وہ کچھہ نہین کرسکتا ہے۔ یہ تو ہماری عمر کی حالت۔ یہ ہمارے خیالات۔ اور جو دو سو روپئے سے زیادہ پاتے ہین وہ بہان شرایط ایک عرصۂ معینہ کے بعد شاست تان تک دیسکتے ہین۔ ہم صرف انہین اشخاص سے شکایت کرتے ہین کہ یہ بحالت مقدور قومی فوایدکے لئے کوئی ذخیرہ نہین رکھتے ہین۔ اگرچہ انمین سے بہت کم ایسے نکلینگے جو تان بھی دیسکینگے اور مکان بھی اپنی بود و باش کے لئے رکھینگے جایداد زرعی حاصل کرنا شاید مشکلے دارد اگر بالفرض وسمین بھی اونکو مشکل نہوگی تو ایسے اشخاص اپنی قوم شریف مین دو چار ہی ہونگے۔ اور ایسے ہی خوش قسمت تمام اپنی قوم کے یتیم اور بیوگان کی تعلیم اور گذارہ کی صورت بنا سکتے ہین یہ صورت بنانی واقعی ایک کروڑ تانون سے فضیلت رکھتی ہے۔ اونکا وہ نام ہوگا جو قوم مین تاقیامت ادب اور تعظیم کے ساتھ زبان پر آیا کریگا۔ ع ورنہ ہر نخلے بپاے خود ثمر می افگند۔ اسمین کوئی نام نہین ہو سکتا ہے۔ اور نہ اس نام مین کوئی تعظیم اور ادب کرتا ہے۔ غرضکہ اس حساب سے جنکی تنخواہ۔ دس یا بیس یا تیس چالیس یا پچاس روپے ماہواری کی ہے کوئی تان نہین دیسکتا ہے۔ اب اگر انمین سے کوئی الوالعزم ایسی دلیری کرجاے کہ تین چار یا پانچ تان دیوے۔ تو اسباب ذیل مین سے ایک سبب ضرور ہوگا۔ اوّل اونکے پاس ترکۂ پدری تھا۔ اس سے یا آمدنی قلیل مذکورہ بالا شاید دو کا خرچ باسانی کئے جا سکتے ہین۔ بشرطیکہ ترکہ پدری [illegible] سے زیادہ ہو۔ ایسا بہت کم ہے۔ میرے نزدیک ایسی آمدنی اور ترکۂ پدری پر یہ فضولی شادی ناموزون معلوم ہوتی ہے۔ دوم اصول قومی کے خلاف ناجائز طریقہ سے اسقدر وسعت بہم پہونچائی ہوگی۔ ایسے اشخاص ہمیشہ ذلیل و رسوا اور بنتے ہین کیونکہ تمام برے کام اونسے سرزد ہوتے ہین۔ سوم قرضداری یہ آدمی کو زندہ درگور رکھتی ہے اور اونکی زندگی تلخ کر دیتی ہے۔ اور شرمندہ

اور نادم رہنا اونکے شب و روز کا کام ہوتا ہے۔ افسوس یہ اسباب معیشت تین تان دینے کے لئے پسند کئے جاتے ہین۔ یہہ تعلیم ہمکو کون دیتا ہے ہماری غفلت ذرا غور کرکے دیکھئے اور پہر بتلائی کہ اگر ایک ہم قوم بہائی ایسے وجوہات سے خراب ہو تو کیا آپ اوسکی برادری سے انکار کر سکتے ہین ۵ چواز قومے یکے بیدانشی کرد نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را۔ راجہ دینا ناتھ صاحب کی والدہ مرحومہ پرم آتما اونکو مکتی بخشے اپنے لباس سفید مین پیوند لگاکر پہنتی تہین اون سے کسی تازہ دولت ہم ذات نے پوچہا۔ یہ کیا۔ جواب دیا۔ میرے پاس تمام برادری کی عورتین آتی ہین انمین سے جو غریب ہین وہ میرے لباس متکلف کو دیکہکر اپنے دل مین ضرور محجوب ہونگی۔ یہ محجوب ہونا اونکو میرے پاس بار دیگر آنے سے روکیگا۔ اور اونکا میرے پاس نہ آنا میری بزرگی مین فرق لادیگا۔ اور علاوہ فرق بزرگی مین اونکے ساتہ کچہہ بہی ہمدردی نہین کرسکونگی۔ اسلیے مین پیوند لگاکر پہنتی ہون تاکہ اونکو ایسا خیال نہ گذرے اور بڑی خوشی سے مجہسے ملا کرین اور اونکے حالات دریافت ہونے سے مجکو ہمدردی کرنیکا عمدہ موقع ملتا ہے۔ ایسا کرنے سے تم بتلاؤ میری حیثیت مین کیا فرق آتا ہے۔ تازہ دولت سایلہ یہ بیان معقول سنکر بہت شرمندہ ہوئی یہانتک کہ بار دیگر زرق برق ہوکر اونکے پاس نہین جایا کرتی تہی۔ یہ فہم اونمین کہان سے آئی تہی۔ کیا وہ خواندہ تہین۔ نہین وہ اپنے خاندان کے مردون کے طریقے کی پیروی کرتی تہین۔ تعلیم نظری تعلیم کتب سے بحق نسوان فضیلتے دارد۔ بشرطیکہ آتی ہو۔ اس چلن سے آپکی بڑائی تعظیم ہوتی تہی اور ممکن نہ تہا کہ کوئی بات اونکے مونہ سے نکلے اور جملہ برادری مین مانی نہ جائے۔ یہی چلن بزرگی دیتا ہے اور یہی چلن قوم کا مربی بنتا ہے نکہ وہ تعلیم جو دولتمندان وقت اب ہمکو دے رہے ہین۔ جسکا نتیجہ وہ بربادی ہے جو مین اوپر بیان کرچکا ہون۔ افسوس اب ایسا بزرگ کوئی نرہا۔ باین وجہ اب ہر ایک خاندان خود مختار ہوگیا اس مقام پر ہم اپنے قومی اصول کو جسکا ذکر اوپر آیا ہے مقابلہ کرکے اپنے ناظرین مراسلہ کو آگاہ کرتے ہین کہ مرغ صد رنگ کی طرح نمودار ہونا نامعقول خیالات سے خبر دیتا ہے۔ انگلستان جو اپنی شایستگی پر نازان ہے اور تمام دنیا مین اوسکو فخر حاصل ہے

ہمارے قومی اصول کے مقابلہ مین ایک درجہ کم رہتا ہے بینیے۔ ڈاکٹر بلیر Doctor Blair D. D. جو ایک مشہور فاضلان انگلستان مین سے ہین بیان کرتے ہین کہ ”جب شرافت کو کارآمد ہونے کی طاقت نہین ہوتی ہے تو وہ کبھی گران نہین گذرتی ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے چمکنے اور زرق برق ہونے سے اونکو خوش کرنا پسند کرتی ہے اور اپنی بزرگی لیاقت اور عہدہ وہان بڑی خبرداری کے ساتھ پوشیدہ کرتی ہے جہان وہ دیکھتی ہے کہ کم علم اور کم رتبہ والونکو وہ بزرگی خوشنما معلوم نہوگی“۔ یہان مین یقین کرتا ہون کہ ڈاکٹر صاحب کو اس لفظ شرافت کی تعریف اوسوقت معلوم ہوئی ہوگی جبکہ اونکو علوم الٰہی مین حکیمی کا خطاب ملا تھا غالبًا۔ تیس یا پینتیس سال کی طالب علمی کے بعد اور ہماری باجی صاحبہ کو دیکھیئے کہ وہ ان باتون پر بغیر تعلیم یافتہ ہونیکے عمل کرتی تھین۔ اب ناظرین مراسلہ خود ہی نتیجہ نکال سکتے ہین کہ کون قابل ترجیح ہے۔ جان لینا یا عمل کرنا تعلیم کتب یا تعلیم نظری بحق نسوان۔ افسوس ہے کہ ہم ایسے عمدہ قومی اصول کو ترک اور بجاے اونکے وہ جن پر ذلیل و اجلاف اور ناعاقبت اندیش چلتے ہین پسند کرتے ہین یعنی ذلت کو شایستگی پر ترجیح دیتے ہین اجلاف ہونا منظور۔ شرافت ہمکو نہین چاہیئے۔ کیونکہ اوس مین قواعد ہوتے ہین پابند قوانین رہنا جیتے جی دوزخ مین ڈالنا ہے۔ ہم برے ہی سہی۔ آپ ہی کچھ کر دکھائی۔ یہ جواب ہمارے بیان بالا کے دیے جاتے ہین۔ جنکو ہم آب زر سے تحریر کرنیکے لایق تصور کرتے ہین۔ القصہ اب ہماری قوم شریف مین دو قسم کے آدمی پائے جاتے ہین۔ ایک وہ مفلس (۲) جو ترجیح پر اکتفا کرتے ہین۔ دوسرے وہ جو تان دیتے ہین فرقہ اول یہہ سمجھتا ہے کہ ہمارے بزرگ ایسا ہی کرتے چلے آئے ہین۔ اور دیوالیہ بنتا۔ قرضدار ہونا۔ ترکہ پدری فروخت کرنا اونکے حصہ مین آیا ہوا ہے۔ جو ظاہر مین کچھہ اور باطن مین کچھہ اور ہی ہوتے ہین۔ راستی اور دور اندیشی اونکو حرکات نازیبا سے روکتی ہے۔ یہی باعث ہے کہ یہ فرقہ حقیر جانا جاتا ہے کیونکہ وہ دور اندیشی کے ساتھ کام کرتا ہے۔ نادانی دانش سے سخت مخالفت رکھتی ہے۔ فرقہ ثانی یہ سمجھتا ہے کہ ہمکو دولتمندان وقت اپنے پاس بیٹھنے کی اجازت

دینگے جبکہ ہم بھی کاہے جو انمین اونکی برابری کرینگے یہ خیال نہین کرتے ہین کہ ہم
ننگے ہوجائینگے - ادہر کے رہینگے نہ اودہر کے دوراندیش فرقہ ہمکو کیا کہے گا
اور دولتمند کیا کہکر ہمپر خندہ زنی کرینگے - انمین سے وہ اشخاص جو بجاے خود
عاقل ہین یہ سمجھتے ہین کہ اہل دول اونکو بنظر حقارت دیکھینگے اگر وہ قانون مین اونکے
ساتھ برابر نہون - اس حقارت سے بچنے کے لئے وہ اپنے تئین اور بھی تباہ کرتے ہین
اس مقام پر اگر اونکو یہ خیال گذرتا کہ اہل دانش اس ہماری برابری کو حمق مین داخل
کرینگے تو غالبًا وہ اس حماقت سے بچتے - مگر یہہ خیال نہین گذرتا کیونکہ اونکو علم
ہے کہ ہماری قوم شریف سے دانائی رخصت لیکر فرنگستان مین تشریف لیگئی ہے
یہ نظر حقارت کہان سے آئی - بناوٹ اور اوسکے مصالحہ سے - ظاہری جہان یہ بناوٹ
ہوتی ہے وہان وہ اپنے صاحبان کے دماغ مین دیوانہ کے موافق مالیخولیا پیدا
کرتی ہے جو ہمنے دیکھا ہے کہ اونکو اپنے جایز حد سے بھی باہر لیجاتی ہے اور اپنے ہم
کُف چھوٹے غریب آدمی کو نگاہ مین لانے کی اوسمین گنجایش نہین رہتی ہے - غریب
یہ دیکھکر اوسکی طرف رخ نہین کرتے ہین اور اوس سے ملنا کمال درجہ ناپسند
کرتے ہین - باین نتیجہ جب چھوٹون نے آپکو بزرگی ندی تو جو آپ سے بڑے ہین
وہ آپکو کیا بزرگی دینگے - یہانسے معلوم ہوا کہ بناوٹ اور اوسکا مصالحہ باعث
بزرگی نہین - پہر کیا ہے - اناث کو عمدہ خیالات کی طرف توجہ دلائے سکھلائے -
اس فرقہ مین ایسے بھی صاحب فہم ہین جو تان دینے کو اپنی برادری مین قومی عزت
تصور کرتے ہین - یہ کب ممکن ہے آپ دیوین کسیکو اور توقع یہ رکھین کہ کل برادری آپکی عزت
کرے گی - قاعدہ یہ چاہتا ہے کہ جسکو آپ دیوین وہی آپکی عزت کرے - ہماری
قوم شریف مین وہ بھی عزت نہین کرتا کیونکہ وہ اوسکو اپنا حق اور فرضہ تصور کرتا ہے اسقدر
وحشت - ولایات یورپ مین اس قسم کی داد و دہش نہین ہوتی ہے - اسواسطے
حسب قاعدۂ بالا آپ اونکو بنظر حقارت دیکھتے ہین آپکے نزدیک وہ مفلس ہین
بے سروسامان ہین - قابل عزت نہین ہین - بے علم ہین - وحشی ہین - غرضکہ وہ اس
لایق بھی نہین ہین کہ ہم اونکی طرف مخاطب ہون - دیکھئے اس وحشت کو کہ خاوند
پانچ ہزار روپے ماہوار پاتا ہے اور اوسکی بی بی کے پاس لوہے کا چھلہ بھی نہین ہوتا ہے

برخلاف اسکے ہمکو دیکہئے کہ بغیر تان دینے کے ہماری عزّت نہین ہوتی ہے - چاہے
گہر مین تنگدستی نے ہماری زندگی کو تلخ کر دیا ہو مگر باہر ہو نہو تان دینی چاہئین
ورنہ ناک ہونہ پر سے کاٹی جاتی ہے - ہم برہمن ہین - ہمارے باپ دادے عالم تہے
وہ اونکی اولاد مین جو وحشی ہو - یہ تہوڑا فرق ہے - جہ اسلیئے اونکا اور ہمارا مقابلہ نہین ہوسکتا
ہے ہم اعلی اور وہ ادنی - ہم ایسے اعلی ہین کہ اونکے غلامان غلام کی برابری نہین
کرسکتے ہین - علم - لیاقت - شرافت - بزرگی - دانائی - اولوالعزمی - اور بہادری ہین
یہ جملہ اوصاف ہمکو تان دینے سے حاصل ہوتے ہین - سبحان اللہ کیا عمدہ فہم ہے اگر
آپ کو قومی عزت کی خواہش ہے تو آپ راجہ دینا ناتہ صاحب مرحوم کے چلن کی پیروی
فرمائیے - آپ دشمنون سے بہ نیکی پیش آیا کرتے تہے - اہالیان برادری مین سے جو
کوئی اونکے پاس گیا حسب لیاقت اونکو برسر روزگار کرادیتے تھے ننگونکو پوشاک
بہوکونکو خوراک اور بعض اشخاص کو بحالت ضرورت نقد بھی دیا کرتے تہے - اسیطرح
ہزارہا آدمی اونکے احسان مند تہے - یہی احسان خود بخود حاضر و غایب اونکی عزت
کیا کرتا تہا اور اب بہی اونکا مبارک نام بڑے ادب اور تعظیم کے ساتہ لیا جاتا ہے
نہ صرف اونسے جنکے آپ محسن تھے بلکہ اور ونسے جو اونکو ایسے ماجرے جنمین انسانیت
آدمیت اور پوری ہمدردی پائی جاتی ہے سنتے ہین یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ محسن کی
تعظیم احسان مند اور منصف مزاج کیا کرتے ہین - بعدم ایسی ملکوتی صفات کے
بزرگی اور عزت اس دنیا مین میسر نہین ہوسکتی ہے - اب ہر ایک خاندان خود مختار
سلطنت کر رہا ہے - کیونکہ بزرگی اور ہمدردی اپنی قوم شریف سے کافور ہوگئی
ہے - اوس چلن مین خیالات معاد پائے جاتے ہین اور تانون مین اوسکے خلاف
اگر قوم کی یہی صورت رہی تو ہم پیشگوئی کرتے ہین کہ یہ قوم شریف ایکدن وہ
بہی قریب آتا جاتا ہے ذلیل و حقیر جانی جاویگی - !!! کاش وہ زمانہ ہمارے
جیتے جی آتا جب تانون کا خط و طومار لپیٹ لیا جاوے اور بجائے اونکے جایداد
زرعی اور تجارت جانشین مقرر ہوون - جایداد زرعی مین ہماری عثمان نسلاً بعد نسلاً
و بطناً بعد بطناً عمدہ طرح سے چلینگی - اور تجارت ہمکو مالا مال بنادیگی جس سے ہم صدہا
کا خیر لے سکنے کے قابل ہونگے - پرم آتما ایسا ہی کرے آمین -

بندہ پنڈت کشن نراین شیو پوری - کلارک دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر

فواید علم

کسے را کہ شد در ازل بختیار | طلب کردن علم کرد اختیار

قول شیخ سعدی کا بہت درست اور راست ہے کہ جس کسی کا نصیب یار اور طالع مددگار ہو تو وہ شخص جملہ امور فضول مین وقت اپنا خرچ کرنا رایگان اور محض بیکار جانتا ہے اور حصول علم مین کوشش اور سعی کرنا مدار زندگی پہچانتا ہے - کیونکہ اگر بنظر غور دیکھیے تو علم سے کوئی شے بہتر نہین ہے اگر معنی علم سراسری سمجھیے دانستن سے مراد ہے اور صاحبان علم صرف نے (العلم دانستن) کہا ہے پس ہر شی کا جاننا نجاننے سے بہتر ہے چنانچہ یہ قول مشہور ہے (علم شے بہ از جہل شے) یعنی کسی شے کا جاننا اور سمجھنا اوسکے نہ جاننے سے بہتر بلکہ اولی تر ہے اور ارباب نحو نے تعریف علم مین یون لکھا ہے کہ علم وہ شے ہے جس سے بنا اصول اور اعراب یعنی زیر وزبر اور پیش وغیرہ کلمات کا پڑہنا حاصل ہوتا ہے اور اصحاب علم معقول نے کہ عبارت منطق سے ہے تعریف علم مین یون زبان کو گویا کیا ہے کہ علم موصل طرف تصور اور تصدیق کے ہوتا ہے یعنی جستجو کرنیوالے کو تصور اور تصدیق کی طرف ملا دیتا ہے - علی ہذا القیاس منقول اور اصول مین بھی توصیف علم اسی بنا پر ہے کہ سمجھنا اور بوجھنا نکات اور اصول ہر شے کا اور آدمیت اور انسانیت اس مشت خاک کی کہ جسکو انسان کہتے ہین اسی علم پر منحصر ہے چنانچہ ہم اس پر دلیل لاتے ہین کہ مثلاً ایک زن جمیلہ کہ اپنے حسن وخوبی مین لاثانی ہو مگر لباس اور زیور عقل وحلم سے برہنگی رکھتی ہو اور مقابل اوسکے ایک ایسی زن بدصورت ہو جو لباس و زیور عقل وحلم سے آراستہ ہو پہر اون دونونکو مقابل کیجیے تو زن خوبصورت اگرچہ نکہہ سکہہ سے بہت درست ہے لیکن بسبب عریانی اور بے عقلی بمقابلہ اوس زن بدصورت کی جو لباس فاخرہ اور حلیۂ عقل سے آراستہ ہے ہرگز اچھی نہ سمجھی جاسے گی - ایسا ہی حال انسان کا ہے کہ گو کہ کیسا ہی صاحب دولت وحشمت ہو اور خوبصورت ہو اور حسب ونسب سے درست ہو مگر علم سے بے بہرہ ہو تو صاحبان بصارت

وبصیرت اور اصحاب عقل و فطرت کے نزدیک کچھ اصل نہین رکھتا ہے اور کیسا ہی مفلس ہو الا جوہر علم وعقل سے آراستہ ہو تو ہر ایک قدر کریگا اور قابل توصیف اور تعریف کے ہوگا گو کہ علم عارضی ہے مگر بچشم امعان دیکھیئے تو جوہر اصلی انسانیت کا یہی علم ہے کہ جسکے سبب سے دنیا اور عقبیٰ سب درست ہو جاتی ہے چنانچہ بجاے دیگر شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین ـ ع کہ جاہل نکو عاقبت کم بود ـ موافق مصلحت وقت اور فرصت کے اسقدر قلم عجز رقم اس خاکسار کا صفحۂ قرطاس پر روان ہوا انشاء اللہ اگر زندگی باقی ہے اور زمانہ مساعد ہے تو پھر آیندہ بہ تنقیح و توضیح ثنا و صفت علم مین کچھ قلم فرسائی کرونگا ـ

راقم پنڈت سنگم لال چک طالبعلم درجہ دوم کیننگ کالج لکھنو

تقدیر اور تدبیر

قادر جلشانہ کی عجب قدرت ہے کہ انسان ضعیف البنیان جسکی کنہ حقیقت کے ادراک مین اسطرح حیران ہے جسطرح اچھی روشن آنکھ سے تاریکی مین کچھ دکھلائی نہین دیتا ہر چند انسان حتی المقدور عقل خداداد کے ذریعہ سے آسمان و زمین کے قلابے ملاتا ہے مگر انجام بعجز معترف ہونا پڑتا ہے پروردگار نے علم کو کمال خوبی و طاقت بخشی ہے جس سے اکثر معاملات حل ہوتے ہین مگر اوسی درجہ تک جہانتک کہ عقول بشر کام دیسکتی ہین اور جو باتین کہ قدرت نے پردۂ خفا مین رکھی ہین ممکن نہین کہ بشر اونکو جان سکے اور یہ بات ایسی نہین کہ جسکی واسطے زیادہ صراحت کی ضرورت ہو یا حجت کی حاجت ـ اچھا کوئی کہے کہ زمین کے نیچے کیا ہے ـ کوئی کہے پانی پھر پانی کس پر قایم ہے جو وہ دوسری زمین کی تہہ پر ہے تو وہ کسپر ہے اور آخر انجام کہانتک اور کس پر ہے اور بعد انجام کے کیا ہے خلا ہے یا ملا ہے یا کیا بلا ہے اور پھر ہے تو وہ کہانتک ہے اور پھر اوسکے آگے کیا ہے مدت ہوئی ایک اخبار مین نظر پڑا تہا کہ زمین کے چاروں طرف چونکہ آسمان ہے اگر زینہ لگا کر اوپر چڑہ جاؤ تو آسمان پر پہونچ جاوگے اور جو زمین کے جگر مین آر پار چھید کر کے لٹک پڑو تو آسمان پر جا گرو صاحب خرد جانتے ہین کہ یہ بات کیسی ہے ـ ممکن نہین کہ بشر خاکی نژاد قدرت کے

دقایق کو کما حقہٗ جان سکے ہان اسیطرح آسمان کی طرف خیال کرو کہ پہر اوپر کیا ہے
اور اوسکے اوپر کیا ہے نہ کرسی و فلک اور لامکان کے آگے کسی نے پتہ نہین بتایا
اور لامکان کے معنی خود بتاتے نہین کہ کیا ہے۔ اور اسیطرح چلے جاؤ اور آخر
حیران و متحیر ہو رہو بس اسی تحقیق دقیق اور خرد حقیقت بین کے بہروسہ پر قدرت
کے اسرار مخفی مین دخل دیا جاتا ہے غرضکہ جدہر نظر ڈالو اوس صانع بیچون وچرا
کا جلوۂ قدرت نظر آتا ہے آسمان کو دیکہو کہ شب تاریک مین کیونکر کواکب سے
مرصع طبق ہیرا نگوہر معلوم ہوتا ہے جسکو کوئی نہین بتا سکتا کہ کیا ہے اور کس
مصالحہ اور ترکیب سے بنایا گیا ہے اور کونسے مادہ اور ترتیب سے یہ نورانی شکلین
پردۂ بطون سے سر نکالکر ہماری آنکہونکے آگے جلوہ گر ہین سوا اسکے کوئی
فلسفی اور حکیم کیا کہیگا کہ ایک نورانی چیز خدانے اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کی ہے
سو یہ بات تو ایک گنوار بھی جان سکتا ہے اور ہر ایک کی نظر کے سامنے
ہے پہر اوسمین کیسی کیسی شکلین بنائی ہین اور ہان اونمین وہ وہ تاثیرات عجیب و
غریب رکہین ہین جس سے اس پردۂ زمین پر طرح طرح کے حوادث و معاملات ظہور
پذیر ہوتے ہین اور جہانتک عقول انسانی سے مدد ملی ہے اوس سے دریافت
و تحقیقات ہوا ہے کہ اس زمین کی چادر پر مخلوق ثلاثہ اور کل معاملات آسمانی
اشیا و فلکی گردش سے متعلق ہے جیسا کہ حکیمون نے تصدیق و تحقیق کرکے لکہا ہے
کہ بعض ماکولات آفتاب کی تاثیر سے پختہ ہوتے ہین اور بعض کی انجام دہی مین ماہتاب
کو دخل تام ہے اور بعض امور بعض ستارون سے منسوب و متعلق ہین۔ کون کہہ
سکتا ہے کہ ایسا کیون ہے اور اسکا سبب کیا ہے اور وہ کونسی بات اوسمین
ہے کہ جس سے وہ باینہمہ دوری و درازی کامل اثر رکہتی ہین جو کہ ہم آنکہونسے دیکہتے
ہین یا کوئی کہسکتا ہے کہ یہ چاند و سورج و ستارے کس چیز سے بنے ہین فولاد
مصقول ہے یا سیم و زر بیغش یا بلوری ہے یا برنجی و مسی یا فلزات سے مترتب
ہوئی یا جواہرات سے تخمیر کی گئی سب جانتے ہین کہ یہی کہا جاویگا کہ خدا نے اپنی
قدرت سے ایسی چیز نورانی و دیر پا بنائی ہے کہ جنکی اصل ہیئت و حقیقت کے جاننے
مین عقل بشری نہین پہونچ سکتی ہان جس چیز پر بہ نظر غور دیکہو اوس صانع بیچون کی

قدرت کاملہ کا ظہور موجود ہے شعر برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار۔ انسان کے مختلف طبایع پر غور کرو کہ باوجود اسکے کہ وجود خاکی انسان کا ایک ہی مادہ سے خمیر کیا گیا ہے پھر بھی طبیعت و مزاج مین کتنا اختلاف ہے کسیکو شیرینی پسند ہے کسیکو ترشی مرغوب ہے۔ کوئی حلیم الطبع سلیم المزاج و متحمل ہے۔ کوئی غصہ ور زشت خو و تند مزاج ہے۔ کوئی رحمدل ہے۔ کوئی بیدرد ہے۔ کوئی عالم ہے۔ کوئی جاہل۔ ایک غریب ہے۔ دوسرا امیر۔ ایک کی صورت و طبیعت دوسرے کی شکل و شمایل سے بالکل علیحدہ ہے۔ ایک صاحب غیرت و حمیت ہے۔ ایک بیحیا بے شرم۔ کوئی فرض انسانی سمجھتا ہے کہ جہانتک ہوسکے دوسرون کے ساتھ نیکی و سلوک کیا جاوے۔ دوسرا خیال کرتا ہے کہ ہمکو کسیکے برے بھلے سے کیا غرض و مطلب اپنے کام سے کام ہے۔ غرضکہ نہ کسی کی کسی سے صورت ملتی ہے نہ طبیعت کی مشابہت ہے ہر ایک متنفس کی طبیعت و عادت و سیرت و طینت و فطرت ایک دوسرے سے کلیتاً مختلف ہے۔ کوئی بتا سکتا ہے کہ اس اختلاف طبایع کا کیا سبب ہے۔ کیونکہ ظاہر مین تو ہر ایک بشر کی خلقت ایک ہی طرز و انداز پر ہے اور ہر ایک کا کالبد خاکی اسی گوشت و پوست و خون و استخوان سے مترتب معلوم ہوتا ہے دو بھائی ایک ماکے پیٹ سے پیدا ہوتے ہین جسمین ایک خوبصورت و وجیہ خردمند باریک بین مآل اندیش صاحب غیرت ہوتا ہے۔ دوسرا بدشکل سیاہ رو بدقیافہ بدعقل ناعاقبت بین بیحیا بے شرم ہوتا ہے۔ اس اختلاف کا اصلی سبب کون بتا سکتا ہے اور کون کہہ سکتا ہے کہ دو آدمی جو اس سرائے فانی مین ایک ہی طریق سے آئے اونکی صورت و عادت و طبیعت مین ایسا اختلاف کیون ہے یہانتک کہ ایک کا مزاج حار ہوتا ہے۔ دوسرے کا مرطوب جو اصل کو دیکھو تو اونکے ماباپ ایک ہی ہین اگر فقط یہی بات ہوتی کہ ماباپ کے مزاج کا کامل اثر اولاد پر ہوتا تو لازم تہا کہ ہر دو اولاد کا مزاج بھی یکسان ہوتا مگر ایسا نہین ہوتا ہے اسی سے معلوم ہوا کہ جو تاثیرات مختلف کہ ان دونو کے مزاج مین پیدا ہوئین یہہ کارستانی قدرت کی ہے جسکی اصلیت کو انسان بخوبی نہین سمجھ سکتا یہ معاملہ ایسا وسیع ہے کہ جہانتک انسان بال کی کہال نکالے سوائے حیرانی کے کچھہ ہاتھ

نہ لگی جتنا کسی معاملہ مین سوچو انجام حیرت ہے آخر یہی کہنا پڑتا ہے کہ خدا کی قدرت بے تہاہ سمندر ہے کہ جسکی تہ تک عقول انسانی و وہم بشری حشر تک نہین پہونچ سکتی ہان جہانتک عقل مآل اندیش کی رسائی ہے وہان تک انسان جان سکتا ہے اور جتنی طاقت قدرت نے عقول بشری کو عطا کی ہے اوتنا ہی دریافت کرسکتا ہے جسطرح کسی انجن مین ایک ہزار گھوڑے کی طاقت ہے تو وہ دو ہزار گھوڑے کی طاقت کا کام انجام نہین دیسکتا ہے اسکے واسطے مین ایک ہندی روایت بیان کرتا ہون کہ جو فی الجملہ مناسب مقام ہوگی — باقی آیندہ۔

بندہ پنڈت **کالکا پرشاد** لنگر از مقام دیواس

دنیا ہے اور مطلب ہے اور اپنا

قدرت نے اگرچہ حضرت انسان کی مختلف التاثیر طبایع پیدا کی ہین مگر بعض باتین بالعموم کل افراد مین یکسان پائی جاتی ہین مثلاً ہر فرد بشر اپنی عقل کے برابر دوسرے کی عقل نہین سمجھتا دوسرے کا قصور زیادہ جانتا ہے اور اپنے تئین ہر حالت مین معصوم خیال کرتا ہے اسیطرح انسان کو اپنا عیب نہین معلوم ہوتا مگر دوسرونکے افعال و اقوال مین نکتہ چینی کو مستعد و آمادہ ہوجاتا ہے علاوہ اسکے کسیکی عادت کچھ ہے اور کسیکی کچھ — کسیکی مزاج مین تحمل زیادہ ہے۔ کوئی غصہ ور ہے۔ کوئی رحمدل و رقیق القلب ہے کہ دوسرے کا درد دل و حال مصیبت سنکر متاثر ہوتا ہے اور حتی المقدور اوسکے درد و دکھ کے دفع کرنے مین کوشش و سعی کرتا ہے۔ کوئی کرخت دل بیدرد ہے کہ کسیکی مصیبت اور تکلیف کا خیال تک نہین لاتا۔ اوسکی بلاسے کوئی خوش ہو یا حزین۔ غرضکہ کسیکو شیرینی پسند ہے اور کسیکو ترشی سے رغبت ہے۔ خلاصہ یہ کہ ہر انسان کی طبیعت اور رغبت علیحدہ ہے مگر اپنا مطلب و اپنا فایدہ سبکو عزیز ہے دنیا مین ایسا کوئی نہین کہ جو اپنے مطلب پر دوسرونکی غرض کو ترجیح دے ہان زمانہ مین اپنے مطلب کی دوستی اور غرض کی محبت باقی رہ گئی ہے دیکھو جب کوئی بشر اس سرائے فانی سے سفر کرجاتا ہے تو اوسکے اقربا اوسکا ماتم [illegible] اولاد تو یہ کہکر روتی ہے کہ اب ہم کسکے بھروسہ پر بیفکر رہینگے اور ہماری پرورش

کون کریگا افسوس ہمکو اب دنیا کا سارا جہگڑا اوٹہانا پڑیگا۔ اگر ماباپ ہوئی
تو وہ یہ کہکر شیون کرتے ہین کہ ہیہات ہیہات ہمنے کس محنت و جانکاہی سے
پالا تہا اور امید تہی کہ عالم پیری مین جب ہمارے ہاتہ پاؤن تہک جاوین گے
تو ہماری خدمت کریگا اب ہماری سب آرزوئین خاک مین ملگئین۔ جو رو یہ کہہ
کہکر نوحہ کرتی ہے کہ ہاے ہاے مین لاوارث ہوگئی میرا سہاگ جاتا رہا میرا چتر
اوٹہ گیا اب مین کسکے بہروسہ پر رہونگی میری اور میری اولاد کی پرورش کون
کریگا مین کسکی کمائی خرچ کرونگی دنیا مین مجکو خاوند کیطرح کون چاہیگا اب دیکہنا
چاہیئے کہ ہر ایک اپنے مطلب و آرام کو روتا ہے نہ کہ میت کے لیے اور اگر مرنے
والا تو نگر و دولتمند تہا اور بعد اوسکے مرنے کے اوسکے متعلقون اور پسماندون
کو وہ دولت و جمع جو کہ اوسکے جیتے جی ہاتہ نہین لگ سکتی تہی اب ملنے کی امید
ہے تو صاف دیکہنے مین آتا ہے کہ اوسکا کوئی غم نہین کرتا بلکہ دل ہی دل مین
خوش ہوتے ہین اچہا ہوا مر گیا ورنہ جب تک جیتا مار برگنج رہتا کسیطرح یہہ
دولت ہمکو نہین ملتی غرضکہ مطلب سے بڑہکر انسان کو دوسری بات کی پروا
نہین آجکل وہ زمانہ گذر رہا ہے کہ بہائی بہائی کو نہین چاہتا۔ یگانہ یگانے
سے بیزار ہے۔ اگر بالفرض محال کسی کا کوئی رشتہ دار یا عزیز قرابتی محتاج یا
خراب ہے تو وہ اس کہنے مین بہی تامل نہین کرتے کہ اجی وہ ہمارا کون ہے
یون تو ساری برادری مین رشتہ ناتہ جال کیطرح پہیلا ہوا ہے اور جو غور سے
دیکہو تو وہ ہمارا کون ہے وہ تو ہماری ماسی کی دادی کے بہائی کے چچا کی لڑکی
کا دیور اوسکی بہن کی پتر ہہ کا لڑکا جسکا یہ بہائی ہے اس سے ہمکو کیا واسطہ
ہان امیر آسودہ آدمی کو بتلاتے ہین کہ یہ تو ہمارے رشتہ دار عزیز ہین صاحب
یہ تو ہماری خالہ کے دیور کے کاکا کا ہو ہونہ بولا بہائی ہے اوسکی بہن کی خالہ
کے دیور کا حقیقی بہائی ہے اس سبب سے وہ اور ہم ایک ہین بلکہ ہڈی اور
خون آپسمین ملا ہوا ہے۔ ہان غریب آدمی ہر ایک کو اپنے مطلب و غرض کیواسطے
کاکا باما بہائی رشتہ دار بتاتا پہرتا ہے۔ مگر امیر غریب بہائی سے محبت نہین کرتا
بلکہ اوسکو ہر وقت یہ اندیشہ رہتا ہے کہ ایسا نہو مجہسے کچہہ مانگے یا مجہکو کچہہ دینا پڑے

اسواسطے وہ کوشش کرتا ہے کہ ہر ایک کے سامنے اوسکی برائی اور بدچلنی ثابت کرے تاکہ ابناے زمانہ سمجھین کہ وہ اصل مین بد افعال و ناسزا ہے اور اس قابل نہین کہ کوئی سلوک اوسکے ساتھ کیا جاوے - یہ قابل افسوس حالت اوسکی اس وجہ سے ہے کہ وہ دوسرے کی اعانت و دستگیری کا محتاج ہوا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ غریبی و محتاجی سبب الزام و قصوروں کی جڑ ہے خدا کسیکو محتاج و غریب نکرے - مین یہ نہین کہتا کہ سب صاحب یکسان ہین بلکہ بعض بزرگوار کریم النفس مبارک دم ایسے بھی ہین کہ جنسے شب و روز عوام فیض پاتے ہین جنکا چشمۂ فیض بے اختصاص جاری ہے جو دوسرون کی بھلائی کرکے ایسے ہی خوش ہوتے ہین کہ گویا خود اونکا مطلب نکلا بعض کریم الطبع اصحاب ایسے ہین کہ جود و دردمندی و فیض بخشی کو عمدہ صفات انسانی سے خیال کرکے لیل و نہار رفاہ خلایق و بہبود خلق اللہ مین بدل ساعی ہین ہر وقت اونکی یہی آرزوے دلی ہوتی ہے کہ کسیطرح اپنے ابناے جنس کے اسباب ترقی پیدا ہون خلق اللہ کے رفاہ کا سامان آمادہ ہو جس سے ہر کس و ناکس کو فیض عام پہونچے ایسے اصحاب ہمت و ارباب فتوت بھی ہین کہ اپنے مطلب سے درگذر کرکے دوسرون کی کاربراری کو مقدم جانتے ہین مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے بزرگوار اس زمانہ مین بہت کم ہین جو النادر کالمعدوم کے مصداق ہین ہان ایسے صاحب مقدرت بہت ہین کہ اپنا مطلب ہوا تو کام پورا ہوا آپ خوش ہین تو زمانہ خوش ہے اونکو کبھی یہ خیال نہین ہوتا کہ ضعفاے جنس کی بہتری کے واسطے کوشش کرین جو پروردگار عالم نے اپنی عنایت و رحمت سے اونکو خداوند نعمت بنایا ہے (جو بفضل خدا روز بہ ترقی ہوئے - دل ما شاد چشم ما روشن و خار در چشم دشمن) وہ بھی بہ فیض بخشی و فیض رسانی ابناے جنس کو پنجۂ مصایب سے نجات بخشین خصوصًا یہ بات ہندوستان مین عام ہے کہ دوست کو دوست سے مروت نہین - بھائی کو بھائی سے محبت نہین - کسی نے خوب کہا ہے کہ جس ملک کا میوہ پھوٹ ہے وہان ایسا نفاق کون تعجب کی بات ہے - مگر حیرت اس معاملہ مین ہے کہ جب ارباب استطاعت ہی رفاہ ضعفاے برادری کی طرف سے پہلوتہی کرینگے تو اغیار کو کیا پروا ہوگی مثل ہے اول خویش بعدہ درویش

ہر ایک قوم یا جماعت اپنی ہی قوم کی بہتری کی خواہش رکھتی ہے جس سے خود اونکی نعمت خداداد کی زینت ہے اور سیکڑون بدل ممنون و دعاگو و ثناخوان موجود ہوتے ہین مگر وا اسے بران قوم جسمین یہہ عمدہ صفت نہو مین جب کسی قوم یا کسی فرقہ کی بہتری و ترقی کا حال سنتا یا پڑہتا ہون بخدا دل بہر بہر آتا ہے اسکا سبب یہہ نہین کہ مین اونکی ترقی سے رشک کرتا ہون بلکہ رنج اس بات کا ہوتا ہے کہ اپنی قوم مین ایسا اتفاق اور ایسی ہمدردی کیون نہین جدہر دیکہو خود مطلبی کے سوا دوسری بات نہین جس بات کو خیال کیجئے سوائے خودغرضی کے کچہہ نہین رسم و رواج کو خیال فرمائیے ہر ایک اپنے حال و مال مین غرق ہے کوئی کسیکی فکر نہین کرتا اسکا سبب فقط وہی ہے جو درج عنوان ہوا کسیکو کسیکی درد و مصیبت سے مطلب نہین ۔ آپ بیفکر ہین تو زمانہ بیفکر ہے کیونکہ وہ اصل مین جانتے ہی نہین کہ یہ رنج و غم و فکر و مصیبت انسان کو کیونکر زار و نزار و بیمار کردیتا ہے ظاہر مین تندرست ہے مگر اندر ہی اندر شب و روز گہن لگا رہتا ہے اسکا مزا تو وہی جانتا ہے کہ جسکو سابقہ پڑا ہے اور جاننے والے یہ بھی جانتے ہین کہ اپنی قوم اور اپنی برادری کی مدد کرنا بھی ایک طرح کی خودمطلبی ہے کیا معنی کوئی اونکی نسبت نہین کہہ سکتا کہ تم کیا فخر کرتے ہو تمہارے بہائی بند مارے پہرتے ہین ایک تم امیر ہوگئے تو کیا ہوا اپنی قوم کو تو دیکہو کہ محتاجی کے عالم مین ہے مگر فضل خدا سے آجتک اس قوم مبارک کو یہ روز نصیب نہین ہوا اور خدا نہ کرے کہ ایسی حالت ہو چونکہ زمانہ نازک ہے اور ہوا اور رنگ کی ہے اسواسطے اگر بزرگان قوم یکدل ہوکر اصلاح قبایح قوم مین کوشش کرین تو بہتر ہے اگر سب اپنے بیگانے بیگانے خوش ہونگے تو بہائی بندی جتانے مین بھی شرم نہ آوے گی اور نہ کسیکی فکر کرنی پڑے گی اور نہ کسیکا حال زار دیکہکر رنج ہوگا پہر وہ بات کہ آپ خوش ہین تو زمانہ خوش ہے بالکل درست ہوگا ۔ مصلحان قوم اور خیرخواہان برادری نے ثابت کردیا ہے کہ رسم و رواج اس قوم کے اس قابل ہین کہ اونکی اصلاح ضرور کیجاوے سخت حیرت و تعجب ہے کہ نہ تو ہم کشمیری پنڈت ہین اور نہ ہندو ہ کیونکہ ہمارا رسم و رواج نہ اپنے وطن سے ملتا ہے نہ یہان کسی قوم سے

مطابقت ہے واہ واہ ہم بھی طرفہ معجون ہین یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اپنی قوم اس خطہ ہندوستان مین بہ نسبت دیگر اقوام کے بہت تہوڑی ہے اگر بزرگان قوم و مصلحان برادری ہمدردی و اتفاق سے توجہ کرین تو کوئی متنفس بھی بیکار و محتاج دکہائی ندے مین سچ کہتا ہون جیسا کہ میرے بزرگون نے میری اعانت و پرورش کی اور مجہکو صید مصائب نہونے دیا اگر اسیطرح سب صاحب مقدور اپنے یگانون کے ساتہ سلوک کرین اور اس بات مین میرے بزرگون کی تقلید کرین تو سب قوم کی اصلاح ہو اور سب مرادین پوری ہون یون تو اپنا فایدہ اور اپنا مطلب امیر و غریب عقلمند و بیوقوف شاہ و وزیر غنی و فقیر انسان و حیوان سب چاہتے ہین میری یہ غرض نہین کہ خود مطلبی اصل مین مذموم ہے کیونکہ جس کسیکو اپنا مطلب عزیز نہوگا اوسکو دوسرے کی بھی بیشک پروا نہوگی اور نہ اوس سے کسیکی کاربراری کی امید ہے ہان مطلب یہ ہے کہ اپنی قوم اور ضعفاے جنس کی بہتری و بہبودی مین بھی ضرور کوشش و توجہ فرمانی چاہیئے کیونکہ غریبون کو امیرون سے امید ہے اور چہوٹونکو بزرگونکی نوازشات کا بہروسہ ہوتا ہے۔ باقی آیندہ۔

از دیواس

جناب مہتممان مراسلہ کشمیر نمسکار۔ مراسلۂ ماہ اگست ۱۸۷۸ء نمبری ۹۵ پر بغور نظر ڈالنے سے چند امور ضروری الاظہار ذہن مین آئے اسلیئے ذریعہ نیاز نامہ ہذا ارسال خدمت ہین۔ امید کہ گوشۂ مراسلہ مین جگہہ دیکر نیازمند کو مشکور فرمایئے گا۔

وہو ہذا

اول۔ برات زنار بندی اور کتخدائی مین جو تکلف ہوتا ہے وہ دراصل فضول و خلاف عقل و اخلاق ہے مگر مثل دیگر رسوم کے ہمارے ہان اسکا ایسا رواج ہوگیا ہے کہ کوئی زنار بندی یا کتخدائی کی برات بغیر اسکے ہوتی ہی نہین اور جہان مستورات قوم ہوتی ہین وہان تو ممکن ہی نہین ہے کہ برات آرایش و آتشبازی

وغیرہ جنکے افراد مریح مختلف پیرایہ مین روز اجراے مراسلہ سے ظاہر کیئے جاتے ہین نہو۔ ہماری قوم کی مخدرات حسب ہدایت دہرم شاستر کے برات او تہا ناپسند نہین کرتی ہین بلکہ اسکو موجب بدنامی سمجھتی ہین۔ چونکہ زیادہ تر مداران رسوم کا مستورات کی راے پر مرد بھی گوارا کرتے ہین اسلیئے اب وہ تدبیر کیجاوے کہ مستورات کی طبیعت بدلے اور انکو خود اپنے مردون کے حال زار پر رحم آوے۔

دوم۔ رانی کی کہانی فی نفسہ بہت عمدہ مضمون قابل دیکھنے اور پڑھنے کے ہے مولف کی جودت اور ذکاوت لایق ہزار تحسین۔ یہ کہانی اگر مثل لیجی کی کہانی کے بخط ہندی طبع ہوتی اور مستورات قوم کی نظر سے گذرتی تو کیا عجب تہا کہ کچہ نتیجہ نیک اسکا نکلتا۔ تہوڑے سے صرف مین یہ بات ممکنات سے ہے حب قوم اور ہمدردی مقتضی اسکی ہے کہ مولف کہانی اس سے دریغ نکرینگے۔

سوم۔ جناب پنڈت کاشی ناتہ صاحب ججہ مرزاپور سے جو تحریر فرماتے ہین وہ سب صحیح و مناسب ہے مگر ہم اپنی قوم مین وہ ہمدردی نہین پاتے جو پنڈت صاحب ممدوح کو اس سے توقع ہے۔ قوم کے اکثر صاحب صاحب تالیف و تصنیف ہین مگر کبہی کسی نے اشتہار تک پر نظر نہین ڈالی۔ پیپر مل کمپنی مین کہ جسمین امید نفع کی بہی ہے قوم کے کیے نام آپ نے ملاحظہ فرمائے جو اسکی شکایت کیجائے کہ جسمین صرف زباندانی کا فایدہ ہو۔ جبکہ مرد روپیہ پیدا کرتے ہین اور وہ خوب جانتے ہین کہ کس مشکل اور دقت سے روپیہ پیدا کیا جاتا ہے تو تمام تر مستورات کو یہہ عیب لگانا کہ روپیہ کو نہایت بیقدری سے خرچ کر ڈالتی ہین بیجا ہے ہمکو چاہیئے کہ اپنے گھر کا آپ انتظام کرین اور اسوقت بہی جو لوگ ایسا کرتے ہین وہ اورون سے زیادہ مرفع الحال و خوش ہین۔

چہارم۔ جناب پنڈت نندلال صاحب کول جلالی کی راے بہترین اس قابل ہے کہ عمایدِ قوم اس پر اپنا اتفاق رای ظاہر فرما دین اور جب خریداران مراسلہ کی تعداد معین ہوجائے گی تو پہر مراسلہ ہفتہ وار بہی ہوجانے کا جسکی امید ابہی عرصۂ دراز سے کیجاتی ہے۔ مگر مجہے اس موقع پر یہ عرض کرنا غیر مناسب نہیں سلہ قوم ہو تا کہ پچہلے سنون مین یہان سے یہ تجویز پیش کی گئی تہی کہ اہل قوم اپنے

یہ ایک پائی ماہوار دینا پسند فرماویں تو سب کام باحسن الوجوہ
بانیں الا یہ تجویز زیور پسند سے رونق پذیر نہ ہوئی۔ پس کیا اچھی ہو سکتی
بھی جو اوس سے کم نہیں ہے درجۂ اجابت پاوے۔
روپ کشن جی صاحب شنگلو اور پنڈت سورج نراین جی صاحب بہادر
ملو بہ فوائد گوناگون جو قوم ہین اُس سے ظاہر ہے کہ یہ عزیزان قوم
کے فوائد سے واقف ہوتے جاتے ہین۔ ایشر اس سے زیادہ توفیق دے۔
پنڈت ہر کشن کول از پرتاپ گڈھ۔

ی کا بقیہ مندرجہ صفحہ ۲۸۶ لغایت ۲۹۳ مراسلہ نمبر ۹۶

ی کا جلنا خدا خدا کر کے موقوف رہا اور اوسکے ضرر سے سب نے نجات پائی
ن کی پوجا مین مصروف ہوے۔ اثنا نے وطن کی زبان کے گیت گانے
و نوسمد ہی صاحب مع چند عزیزون کے باہم بیٹھ کر خوش گپی کرنے لگے۔
ن کے ایک مالدار عزیز (او پچی کو دیکھکر) کیون صاحب یہ سمجھ مین نہین آتا
و کہ اب کیون بیفایدہ ساتھ آتا ہے۔ وطن مین تو یہہ رسم شاید اس غرض
ہو گی کہ مفلس ارباب دختر کو مدد ملے اور اونکا کام چلجائے۔ اونکی تہیدستی
بام نہو۔ اور فی الحقیقت وطن مین کسی زمانہ مین ایسی ہی بے زری تھی کہ
بناؤکی ضرورت تھی۔ اب تو اسکی کوئی ضرورت نہین۔ بفضلہ یہان سب
ن پھر اب اس لکیر پیٹنے کی کیا ضرورت ہے۔
م جی۔ واللہ آپکو بھی بیٹھے بیٹھے کیا خوب سوجھی۔ ارے صاحب یہہ تو بڑے نکی
یہ کیونکر ترک ہو سکتی ہے۔ محذرات تو اسکو نہایت ہی بدشگونی سمجھین اگر
ہووے۔

پنڈت صاحب۔ کیا خوب اسکا ساتھ لیجانا بدشگونی ہے یا نہ لیجانا۔
بڑون کی مرجاد کی خاک بھی پابندی نہین ہے۔ اگر بڑون ہی کی مرجاد قدیم
تو یہہ فضولیان کیون ہوتین۔ بڑون کی جسقدر عمدہ اور مفید عام باتین تھین
چھوٹ گئین اور چھوٹتی جاتی ہین۔ نئی نئی بیسیون سفر عام باتین ایجاد ہو گئین

اور ہوتی جاتی ہین اور جو چند باتین پرانی برائے نام باقی ہین اون کی شکل اسقدر بدل گئی ہے کہ بڑون نے تو اون کو برائے فایدۂ عام جاری کیا تھا اور بعضی اب اسکو سراسر ضرر عام بنا دیا۔ ور پجی نہ موقوف ہونے کی یہہ وجہ نہین ہے کہ یہہ بڑون کی ایجاد ہے بلکہ ور پجی کے ذریعہ سے جو اب دقتین نئی کرین مفصلۂ ذیل ارباب دختر کے ذمے باندھ لی گئی ہین اور روز بروز اون مین ترقی ہوتی جاتی ہے اونکے تشریف لیجانے کا خوف ہے۔ ور پجی کی کرون کی تفصیل یہہ ہے۔ اوّل ور پجی مین جو پانسو رکھی جاتی تھی اور وہ دولہن کو اوڑھائی جاتی ہے اوسکی قیمت کی کرکے پانچ تان مین نقد بندھ گئے۔ رفتہ رفتہ [illegible] تک نوبت پہونچی۔ اور اب تو اکثر ناواقفون نے پانسو کا نام دوشالہ رکھکر سو دو سو تین سو تک نوبت پہونچا دی۔ دوسرے ور پجی مین اب ارباب دختر ایک جوڑہ بے تکلف رکھ دیتے ہین۔ تیسرے ور پجی اوٹھانے والے کے نام سے بھی ارباب دختر سے ایک رقم لیجاتی ہے۔

اور پنڈت صاحب والا شان نے جو یہہ ارشاد فرمایا کہ شاید ور پجی کی رسم وطن کی بے زری یا افلاس ارباب دختر کے کام چل جانے کے واسطے اور حفظ آبروے ارباب دختر کی غرض سے ایجاد ہوئی ہوگی۔ یہہ بات نہین ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ور پجی کمال اخفا کے ساتھ جاتی۔ برات کے ساتھ برملا نجاتی۔ ارباب دختر کے یہان بکمال افتخار جو اوسکا جوڑہ زیور اور انگوٹھی وغیرہ ور پجی سے نکالکر ایک ایک کو دکھایا جاتا ہے یہ فعل ہرگز ظہور مین نہ آتا۔ اصل اسکی یہہ ہے کہ ارباب دختر پر فرض یہی ہے کہ فقط ایک پیراہن پہناکر کنیادان کردین باقی سوہاگ کی شے اور جوڑہ وغیرہ سب ارباب پسر سے متعلق ہے اور ثبوت یہی اسکا ابتک موجود ہے کہ باوجود اینہمہ فضولی اور ایجادہاے ضرر عام ارباب دختر ابتک دان کے وقت فقط وہی ایک پیراہن زیب تن دختر کرتے ہین جو از روے وید شریف اور سنوسمرت جائز اور دستور قدیم ہے۔ شکر ہے کہ ابھی تک ہمارے یہان بعض قدیم دھرم کی باتین ایسی موجود ہین کہ جس سے یہہ بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ ہم کسیوقت مین سچے دھرم کے ہمہ تن پابند تھے۔ اگر وید شریف اور سنوسمرت کے لاکھ حوالے دیے جاتے کہ فقط ایک سادہ پیراہن پہناکر کنیادان کرنا اوچت ہے اور خلاف اسکے ادوش ہے تو ایک نہ مانتا مگر ابتک جو یہ دھرم لپو روک رسم باقی ہے تو ایک بھی اس سے انکار نہین کر سکتا

یہ ظاہر ہے کہ دان کر دینے کے بعد دان کی ہوئی کنیان پر دان کرنے والی کو کوئی اختیار نہیں رہتا۔ دان لینے والے کو ہر گونہ اختیار رہے اور اوسی پر فرض ہے کہ اوسکو کھلاوے پلاوے پہناوے اوڑھاوے اور اوسکی صحت اور تندرستی اور آرام اور آسایش اور درستی اخلاق اور تعلیم امور خانہ داری وغیرہ سب اوس کے ذمے ہے۔ دان دینے والے پر جو کنیان دان کر دینا فرض مذہبی تھا وہ کر چکا۔ اب جو دہرم قدیم کے خلاف علاوہ اسکے یہ بھی ہے کہ دان کے وقت ہر طرحکا زیور خصوصاً سوہاگ کا زیور خود ارباب خیر کنیان کو پہنا دیتے ہین یہہ محض گناہ اور صریح غلطی ہے۔ غور کرنے کی بات ہے کہ دان کرنے کے قبل وہ کنیان بہاو مین ہوتی ہے تو جب تک وہ کنیان ہے اوسکو سوہاگ کی چیز اپنے انگ مین دہارن کرنے سے کیا واسطہ۔ سوہاگ کس سے مراد ہے۔ شوہر سے پس سوہاگ کی چیز کے کیا معنے۔ یعنی شوہر کی چیز۔ اور دان کے قبل وہ کنیان ہے یا استری۔ کنیان پھر کنیان کو سوہاگ کی چیز قبل از دان یعنی قبل از استری بہاوکے کیون پہنائی اور کسنے پہنائی۔ اور کب اوسکا دہارن کرنا کنیان کے انگ پر جائز ہے اور اوسکو سوہاگ کی چیز کب پہنا جائز ہے۔ افسوس ہے کہ ہماری جاہلانہ ایجادون نے نہ ہمکو دین کا رکہا نہ دنیا کا۔ سچ یہہ ہے کہ سوہاگ مراد ہے شوہر سے۔ دیکھیے استری کو جو یہہ دعا دیجاتی ہے کہ (ایشر تیرا سوہاگ قایم رکھے) اسکے کیا معنے ہوے۔ یہی کہ شوہر تیرا ہمیشہ تیرے سر پر سلامت رہے۔ یا یہ کہ وہ چیز جو تیرے باپ نے تجھکو دیا ہے وہ کبھی ٹوٹے یا اوسکا کوئی [illegible] لوٹ کر نہ لے۔ باپ کو سوہاگ کی چیز دینا دوش ہے اور صریح داخل ارادہ ہے۔ باپ کی دی ہوئی چیز کا نام سوہاگ کی چیز ہرگز نہیں ہوسکتا۔ ہان شوہر کی دی ہوئی چیز کا نام سوہاگ کی چیز ضرور ہے۔ اور شوہر پر فرض ہے کہ دان ہوجانے کے بعد اپنی استری کو کوئی چیز ضرور دیوے۔ جو چیز شوہر اوسوقت اپنی استری کو دیوے اوسکا نام شوہر کی چیز یا سوہاگ کی چیز ہے عام اس سے کہ وہ کسی قسم کی ہو۔ ابتدا مین تو یہ دستور تھا کہ شوہر اپنی استری کو کچھ دیدہ کر پھول دیتا تھا جسکو وہ اپنے کان پر رکھ لیتی تھی اور [illegible] پھول بمنزلہ گویا نشانی شوہر کے ہمیشہ زیب گوش کیا کرتی تھی جیسا کہ وطن کی اکثر سہاگن استریان ابتک کلہاتے تازہ بدستور قدیم زیب گوش کرتی ہین۔ لیکن بعد چندے بجاے پھولون کے طلائی وغیرہ مختصر وزن کے ایجاد

ہوے اور رفتہ رفتہ اوسکا وزن اسقدر بڑہا کہ زیب گوش کیا وبال گوش ہو گیا
غرضکہ سابق مین منظر او رخوش رنگ پہول و وہی لوروک ہے جاتے تھے مگر بمرور
ایام ہند مین عموما اور وطن مین کہین کہین دُجہرو دینے کا رواج ہوگیا۔ پس اوسی
غرض سے وریجی مین دجہرو وغیرہ جاتا تھا کہ بعد دان ہوجانے کے شوہر ہی دجہرو
جوڑہ اور انگوٹھی اپنی استری کو دیتا تھا جسکو وہ اوسی دن زیب گوش اورزیب تن
کرتی تھی اور خاص اسی سبب دجہرو کو سوہاگ کی چیز کہتے تھے کہ وہ شوہر سے ملتا تھا۔
بعد دان کے زوجہ کو یہہ اشیا دینا ایک فرض تھا اسی سبب اپنے ہمراہ وریجی مین شوہر
یہہ چیزین لیجاتا تھا۔ وریجی کا لیجانا کچہہ داخل احسان نہ تھا کیونکہ دجہرو اور جوڑہ اپنی زوجہ
کو دیتا تھا نہ ارباب دختر کو۔ ونبرو اپنے ہمراہ ہونکہ کہلاتا تھا۔ قند یا مصری وغیرہ جو کچہہ
اوسوقت پاتا ہوا وسکے میٹھے چاول خود کہاتا تھا اور اپنی زوجہ کو کہلاتا تھا۔ درحقیقت
اپنے فرایض ادا کرنے کے واسطے یہہ سب لوازمہ لیجاتا تھا۔ بعد چندے کسی حضرت نے یہہ
ایجاد کی کہ وریجی کا جوڑہ تو بدستور لڑکی کو پہنایا اور اپنے یہان کا جوڑہ ریجی مین رکہہ دیا۔
کہانا اپنے یہان سے کہلایا اور روا وسکے عوض لے لیے۔ یانمبرو ریجی کی بدستور دولہن کو
اوڑہائی مگر قیمت اوسکی اپنے پاس سے نقد دیدی۔ مگر دجہرو اور انگوٹھی سسرال ہی
کی ہوتی تھی۔ آخر کسی ناواقف اور خود راے نے جو اسقدر بھی نہ سمجہا کہ دجہرو کو سہاگ
کی چیز کیون کہتے ہین دجہرو وغیرہ زیور بھی اپنے یہان سے پہنا کر وریجی کا دجہرو آپ
لے لیا۔ پہر زیور کا معاوضہ بھی موقوف ہو گیا۔ غرض اسی ریجی کی رسم قدیم مین خلاف
دہرم اور رمرجاد قدیم سفر عام تبدیلیان اور فضولیان ہوتے ہوتے یہانتک نوبت
پہونچی کہ اب دجہرو اور جوڑہ اور بہت سا زیور خود دیا جاتا ہے۔ سسرال کا جوڑہ دجہرو
بنظر حقارت واپس ہوتا ہے۔ یانمبر کی قیمت کا معاوضہ عـہ سے ہار تک دیا جاتا ہے
یانمبر کا نام دوشالہ اور دوشالہ سے سمدہی صاحب کا نیگ یا خلعت یا ——————
بن گیا۔ باوجود اپنا جوڑہ پہنانے کے اور وریجی کا جوڑہ واپس دینے کے وریجی کے
جوڑے کے عوض مین ایک دو جوڑے بیش بہا اور اپنے پاس سے وریجی مین رکہدینے
کی رسم بھی ارباب دختر نے اپنے اوپر بند ہوالی۔ وریجی اوٹھانے والے کے نام سے بھی ایک
رقم بندہ گئی۔ ہان معاوضہ کہانے کے چندورو لینے اور میٹھے چاول کے واسطے قند لینے

کی رسم ابتک باقی ہے۔ اب اگر ہم یہ کہیں کہ ارباب پسر کی جہیز کا لینا معیوب جانکر ارباب دختر
نے یہہ سب ایجادین کین تو محض غلط۔ بلکہ ایجاد بندہ اور تبدیلیہاے سفہ عام کے شوق
اور فضولی کی تمنا نے یہہ سب کچھہ کردیا۔ ہان اگر نتیجۂ جہالت اور بےتعلیمی اور ناواقفی اسکو
کہیے تو بجا ہے کیونکہ سفہ عام خیالات جہالت ہی سے پیدا ہوئے ہین اور ہوتے ہین
ورنہ شوہر جوز وجہ کو دیتا تھا یا اپنے ہمراہیونکو کھلاتا تھا تو اوسمین کیا کسیکو حق مزاحمت
تھا۔ عقلًا اور شرعًا جو مرجاد مفید عام قدیم سے جاری تھی اوسمین مداخلات کا ہمکو کیا منصب
تھا۔ اور یہہ بات ہونہ سنے نکالنے مین ہمکو شرم آنی چاہیے کہ وریجی کے معاملہ مین جسقدر
تبدیلیان محض اس دہوکے سے ہوئین کہ ارباب دختر وریجی کی جہیز کا اپنے گہر پر خرچ ہونا بمنزلہ
اسکے سمجھے کہ گویا ہمنے لیا۔ یعنی ارباب پسر کی کسی چیز کا خود لینا کیا اپنے مکان پر خرچ ہونا
یا کسی مستحق کو دیا جانا بھی معیوب سمجھے۔ ان سب چیزون کی نسبت تو بخوبی ثابت ہے کہ
ارباب دختر کو نہ کچھہ دیا جاتا تھا اور نہ اون پر احسان تھا۔ لیکن ارباب دختر کو یہی خیال
ہوتا تو سب ہمین ہوسن کے پھولونکا گہنا کیون زردوزی اور مکارچوبی زیور بلکہ نقرئی
اور دو چار پیسو کی سوہاگ پٹاری کی جگہہ صدہا ہزار ہا روپیہ کا سوہاگ پٹارہ کیون
لیا جاتا۔ کیا یہہ ارباب پسر کا مال لینا نہین ہے۔ بس ابتک ہادہ نہ نہ کھلوائیے۔ اگر
اور کچھہ زبان سے نکل گیا تو پھر اس احتیاط کی ساری قلعی کھلجاے گی۔ گریبان مین منہ
ڈال کر ان سب مراسم کی اصلاح کی فکر کرنی چاہیے۔ اگر ہم اپنے تصرفات اور تغیرات بیجا
اور فضول کی تائید کرین گے تو ہر جگہہ مونہکی کھائین گے اور نادم ہون گے۔ مرجاد
قدیم سب درست اور مفید عام تھی اور موافق عقل اور دہرم کے تھی اور ہمارے
تصرفات جسقدر ہوے سب خلاف عقل و سفہ عام۔ پس جہانتک جلد ممکن ہر ایک مرجاد
قدیم کو تحقیق کرکے اوسی راہ راست پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اور یہہ نہ سمجھیے کہ
سوہاگ کی جہیز دینے کی رسم ہمارے ہی یہان نہین بلکہ سبکے یہان ہے۔ ہنود تو ہنود اہل اسلام کے
یہان وزیر بادشاہون تک مین سوہاگ کی نتھہ اور بیت کا جوڑہ ارباب پسر کے یہان
سے چڑہاوے مین دولہن کے واسطے ارباب دختر کے گہر بہیجا جاتا ہے۔ بڑے بڑے راجہ مہاراجاؤن
کے یہان ارباب پسر اپنے ہمراہیون کے واسطے کھانا ساتھہ لیجاتے تھے اور اب بھی سب کچھہ
لیجاتے ہین۔ باقی آئندہ۔ از دہلی ۔۔

اخبار قومی

اندور ۳ - اکتوبر ۱۸۸۱ء کو پنڈت بشمبر ناتھہ صاحب عرف صاحب بتقریب تعطیل کلان کے ہائی کورٹ الہ آباد سے یہان تشریف لائے اور ۳۱ - اکتوبر ۱۸۸۱ء کو واپس تشریف لیگئے
ایضاً - ۱۶ - اکتوبر ۱۸۸۱ء کو پنڈت شیشر ناتھہ صاحب رینہ وکیل جاوڑہ بتقریب پیش ہونے شادی اپنے منجھلے صاحبزادہ اور صاحبزادی کے بمقام دہلی قافلۂ آمد جاوڑہ سے یہان کو ریلوے اسٹیشن پر شریک ہوکر روانہ دہلی ہوے - ایسا مسموع ہوا ہے کہ اس قافلہ مین اہلیۂ پنڈت جیالال صاحب رینہ اور اہلیۂ پنڈت کنہیالال صاحب رینہ مع اپنے جمیع فرزندان اور دختران اور کیلینہ ہائی موجود جاوڑہ تھین -
ایضاً - ۱۷ - اکتوبر ۱۸۸۱ء کو پنڈت شام ناتھہ صاحب ٹکو بہمراہی اپنی اہلیہ اور صاحبزادی کے دیواس سے یہان آئے اور یہان سے واسطے پہونچانے اپنی اہلیہ و نیز صاحبزادی کے الہ آباد تشریف لے گئے اور الہ آباد سے بعد قیام کرنے ایک شب کے روانہ ہوکر ۲۲ - اکتوبر کی صبح کو واپس یہان آئے اور ۲۳ - اکتوبر ۱۸۸۱ء کو یہان سے دیواس گئے -
ایضاً - پنڈت لچھمی نراین صاحب بھیلون ہندی نویس ڈپٹی بھیل ایجنسی مان پور ہا بتیدیا روزگار معقول از قسم تھانہ داری سمت سندسور علاقہ مہاراجہ صاحب بہادر سیندھیا اپنے عہدہ متعلقہ سے مستعفی ہوکر یہان سے ۱۰ - اکتوبر ۱۸۸۱ء کو سندسور گئے - پرمیشر کامیاب کرے -
ایضاً - پنڈت وشیشر ناتھہ صاحب رینہ کے دہلی جانے سے کم و بیش ایک ہفتہ پہلے پنڈت جواہر لال صاحب رینہ ملازم ریاست سیلانہ اس غرض سے یہان تشریف لائے ہین کہ تا واپسی پنڈت وشیشر ناتھہ صاحب کے آپ اونکا کام وکالت کا یہان کی ایجنسی مین انجام دین گے -
ایضاً - ۳۱ - اکتوبر ۱۸۸۱ء کو پنڈت ہیرالال صاحب مع اپنی اہلیہ کے الہ آباد سے آئے اور ۱۹ - اکتوبر ۱۸۸۱ء کو روانۂ الہ آباد ہوئے -

ایضاً۔ دوسرے ہفتہ مین ماہ اکتوبر ۱۸۸۰ء کے پنڈت وشیشر ناتھ صاحب منشی رتلام سے یہان آئے اور بعد قیام چند روز کے واپس رتلام کو گئے ۔

ایضاً۔ پنڈت سورج نراین صاحب ٹاکچر نے اپنی درخواست واسطے ہونے شریک امتحان ایف۔ اے سال حال مین صدر کو بھیجدی ہے ۔ پرمیشر کامیاب کرے ۔

ایضاً۔ ۲۵۔ اکتوبر یوم دوشنبہ کو وقت ۹ بجے صبح کے بخانۂ بالکرام جی خوشتر عرف بویون ملازم مہاراجہ صاحب بہادر ہلکر فرزند تولد ہوا ۔

اجمیر۔ ۱۸۔ اکتوبر ۱۸۸۰ء کو بوقت شب ۸ بجے ۴۵ منٹ کے بخانۂ پنڈت مہاراج کشن صاحب آغہ دختر نیک اختر تولد ہوئی ۔

الہ آباد۔ پنڈت درگا پرشاد صاحب منشران تحصیلداری ہنڈیہ کی تبدیلی تحصیلداری کرچھنا ضلع الہ آباد مین ہوئی ۔

ایضاً۔ پنڈت بنسی دھر صاحب عرف نہرو منصف تلہر تبقریب تعطیل کلان یہان تشریف لائے اور بعد اختتام تعطیل مع الخیر واپس گئے ۔

ایضاً۔ امتحان ایف اے مین پنڈت موہن لال صاحب ٹکو اور مہاراج کرشن جی بتیوسٹہ شریک ہونگے ۔ خداوند کریم دونو صاحبون کو کامیاب کرے ۔

ایضاً۔ پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب کنزرو آگرہ گئے ۔

ایضاً۔ پنڈت اندر نراین صاحب شیولوری سکنڈ کلرک محکمۂ مردم شماری ممالک مغربی و شمالی و اودھ نینی تال سے یہان آئے اور یقین ہے کہ اپریل ۱۸۸۱ء تک انکا قیام یہان رہے ۔

ایضاً۔ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب عرف صاحب وکیل ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی کی صاحبزادی کی نسبت شادی کتخدائی پنڈت لالجی پرشاد صاحب کچھو تحصیلدار ریاست تھور کے صاحبزادہ کے ساتھ قرار پائی ۔

ایضاً۔ نہایت مسرت کا مقام ہے کہ راے پنڈت اندر نراین صاحب گرٹو منصف کی والدہ کو جو سخت علیل ہوگئی تھین علاج یونانی سے صحت کلی حاصل ہوئی اب صرف ضعف باقی ہے انشاء اللہ اب وہ بھی جلد رفع ہو جاویگا ۔

اٹاوہ۔ پنڈت کامتا پرشاد صاحب کول امسال شریک امتحان انٹرنس کلکتہ

یونیورسٹی ہونگے۔

آگرہ۔ جناب پنڈت کاشی ناتھ صاحب عرف کنزرو جو عرصہ سے علیل تھے بہشت نصیب ہوے۔ پنڈت صاحب مغفور بڑے بزرگ اور محب قوم اور معین مراسلہ قومی تھے ایسے بزرگ حمیدہ صفات اور حبیب قوم کی وفات کا سب ارباب قوم کو نہایت افسوس اور رنج ہے۔

ایضاً۔ راے پنڈت کدار ناتھ صاحب آگرہ ڈپٹی کلکٹر واسطے انفراغ شادی صاحبزادہ اور صاحبزادی اپنی کے دہلی تشریف لے گئے۔

بریلی۔ پنڈت کشن نراین صاحب کول کی صاحبزادی کی نسبت شادی کتخدائی پنڈت کشن نراین صاحب تنخواہ صاحبزادہ پنڈت ہر نراین صاحب تنخواہ سے قرار پائی۔

بھرتپور۔ بتاریخ ۰ اکتوبر ۱۸۹۷ء نبیرہ پنڈت جیا لال صاحب کول وائل کی رسم (آن پون) بخانہ پنڈت لالجی پرشاد صاحب گنجور یعنی عزیز کے ننہال میں ادا ہوئی۔ اس تقریب سعید میں بخانہ جناب موصوف دعوت جملہ برادری ارباب قوم کی بخوبی ہوئی۔

ایضاً۔ یکم اکتوبر ۱۸۹۷ء کو پنڈت جوالا ناتھ صاحب عرف زتشی براے اشنان سوتی اماوس مع اپنے گروجی اور باورچی کے بمقام راج گھاٹ تشریف لے گئے اور ۱۸ اکتوبر ۱۸۹۷ء کو واپس تشریف لائے اور اوسیدن پرشاد سری گنگاجی تمام ارباب قوم اور دیگر احباب مین تقسیم فرمایا اور دوسرے روز برہم بھوج ہوا۔

ایضاً۔ ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۷ء کو پنڈت لالجی پرشاد صاحب عرف زتشی الہ آباد تشریف لیگئے

ایضاً۔ ۲۵ اکتوبر ۱۸۹۷ء پنڈت لالجی پرشاد صاحب عرف گنجور نے بقصور ہونے پہنچنے خبر خوشی یعنی مطابقت زائچہ صاحبزادہ خود با صبیہ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب عرف صاحب لڈو برادری مین تقسیم کئے اور نیز ان بعد بمساعنت و نکھتر نیک بتاریخ ۲۸ اکتوبر اسی مسرت قرار داد نسبت مین جملہ ارباب قوم کی دعوت کی۔

پرتاب گڈھ۔ ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۷ء کو بخانہ پنڈت ہری شنکر صاحب تلو تقریب اِن پراشن دعوت اصحاب قوم کی ہوئی۔

ایضاً۔ پنڈت کدار ناتھ صاحب بغرض ایل بی اے جو لکھنؤ مین امتحان دینے کو تشریف

لے گئے مگر بحسب اتفاق امتحان مین ناکامیاب رہے ۔

ایضاً ۔ پنڈت جگموہن ناتھ صاحب مع والدہ صاحبہ اور دیگر عزیز و اقارب کے بنا بر مراسم کار خیر شادی کتخدائی برادرخورد اپنے کے یہانسے دہلی روانہ ہوے ۔ والد بزرگوار آپکے دہلی مین جےپور سے تشریف لائینگے ۔

ایضاً ۔ پنڈت گوپی ناتھ صاحب شیوپوری مکس سکند ماسٹر واپس تشریف لائے مگر صحت کلی ہنوز از نکمو نہین ہے ۔

ایضاً ۔ پنڈت بشیشر دیال صاحب عرف بہادر یہان تشریف لائے اور بعد قیام ایک ہفتہ مع اپنی صاحبزادی کے جنکی رخصت کے واسطے آپ تشریف لائے تھے ۲۱ اکتوبر ۱۸۸۰ء کو روانہ بنارس ہوے اور مع الخیر والعافیت وہان پہونچ گئے ۔

ایضاً ۔ والدہ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب سپرو منصرم ہردوئی سیتاپور تشریف لے گئین ۔

ایضاً ۔ کمال مسرت کا مقام ہے کہ ۱۷ اکتوبر ۱۸۸۰ء یوم یکشنبہ کو بوقت ۱۱ بجے شب کے بخانۂ پنڈت کدار ناتھ صاحب دکہنی صاحبزادہ تولد ہوا ۔

ایضاً ۔ پنڈت نرنجن لال صاحب ٹوپہ اور پنڈت کشوری لال صاحب ٹوپہ صاحبزادگان پنڈت پیارے لال صاحب ٹوپہ رئیس دہلی و پنڈت منوہر لال صاحب سپرو صاحبزادہ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب سپرو منصرم ہردوئی اور پنڈت بشنر ناتھ صاحب بینہ رئیس جاوڑہ طلباے اسکول نے انعام حاضری کے پائے ۔

ایضاً ۔ پنڈت کدار ناتھ صاحب شال اہلمد تحصیل ضلع ہذا کا استعفا منظور ہوگیا تفصیل اس اجمال کی آیندہ لکھی جائیگی ۔

جمّون ۔ سرکار حضور مہاراجہ صاحب بہادر واسطے شرکت دربار گورنری کے لاہور تشریف لے گئے ۔

ایضاً ۔ دیوان پنڈت جانکی ناتھ صاحب خلف دیوان پنڈت بدری ناتھ صاحب حاکم اعلی کشمیر ہمراہی سرکار حضور مہاراجہ صاحب بہادر لاہور تشریف لے گئے ۔

ایضاً ۔ پنڈت پریمشر ناتھ صاحب صاحبزادہ پنڈت شیو ناتھ صاحب کول مع اپنی والدہ صاحبہ کے بمقام گجرات اپنی ننہال مین تشریف لے گئے ۔

ایضاً ۔ پنڈت درگا پرشاد صاحب تحصیلدار پشاور نے ایک عربی گھوڑا نہایت

خوبصورت اور تیز رفتار واسطے پنڈت بجناتھ صاحب (صاحبزادہ پنڈت مہر شاد
صاحب حاکم عدالت صدر جموں) اپنے برادر زادہ کے بھیجا ہے۔
ایضاً۔ پنڈت کشن لال صاحب کچلو سابق سکرٹری مہاراجہ صاحب بہادر جےپور
کے قبایل کشمیر سے یہان تشریف لائے اور یہان سے براہ سیالکوٹ لاہور
اور لاہور سے دہلی روانہ ہوئے۔
ایضاً۔ پنڈت کنہیا لال صاحب شنگلو کمشن عدالت فتحپور ضلع بارہ بنکی
ملک اودہ لکھنؤ سے واسطے ملاقات پنڈت موہن لال صاحب شنگلو اپنے بھائی کے
یہان آئے اور بعد دو روز کے یہان سے روانہ دہلی ہوئے۔ دہلی پہونچکر
شنکر ملازم قدیم کو پنڈت موہن لال صاحب کے باپ یہان جموں مین روانہ کیا
اور آپ ہمراہی پنڈت بجناتھ صاحب کول بنارسی راہی لکھنؤ ہوئے۔
جالندھر۔ ۷۔ اکتوبر سنہ [illegible]ء کو مہاراج جیالال جی کرو مع اپنے صاحبزادہ کے
واسطے روانگی ہوشیارپور کے بتقریب موتراشی اور رکھصا تھر بیگان پنڈت بشمبر ناتھ
صاحب کتابی لاہور سے تشریف لائے اور دن کو مکان ڈپٹی پنڈت مہاراج کشن
صاحب ولی قیام فرما کر شام کو روانہ ہوشیارپور ہوئے۔
ایضاً۔ ۱۳۔ اکتوبر سنہ [illegible]ء کو پنڈت نندلال صاحب کول سررشتہ دار صاحب ڈپٹی کمشنر
بہادر بتقریب زوجی پنڈت نرنجن لال صاحب فرزند اپنے کے تشریف لائے۔
چنانچہ ۱۷۔ اکتوبر سنہ [illegible]ء کو بخیر و خوبی انصرام رسوم زوجی اور دعوت ہائے برادری کا ہوا
ایضاً۔ ۱۶۔ اکتوبر سنہ [illegible]ء کو مستورات خانۂ پنڈت کالکا پرشاد صاحب پلیڈر ہوشیارپور
سے اور اہلخانۂ کنور پنڈت نرنجن ناتھ صاحب مدن لاہور سے بشمول جشن زوجی
بخانۂ پنڈت نندلال صاحب تشریف لائین اور ۱۸ اور ۱۹۔ اکتوبر سنہ [illegible]ء اپنے
اپنے دولتخانون مین بعد انصرام کار روانہ واپس گئین۔
ایضاً۔ ۲۲۔ اکتوبر سنہ [illegible]ء کو پنڈت گوپی کشن صاحب اور پنڈت ہر کشن صاحب
برادرزادگان پنڈت مہاراج کشن صاحب ولی ڈپٹی کلکٹر بہادر روانہ اونہ خدمت
مین اپنے والد بزرگوار پنڈت بالکشن صاحب ولی منصف کے ہوئے۔
ایضاً۔ ۲۳۔ اکتوبر سنہ [illegible]ء کی رات کو پنڈت نندلال صاحب کول مع عزیزان

بغرض شرکت شادی جنتیہ ہا سے پنڈت رام نراین صاحب ٹکو دہلی تشریف لے گئے اور وہان تھے۔ ۳۔ اکتوبر ۸۶ء کو بغرض درشن متھرا بندرابن کے روانہ سمت اگرہ ہوئے۔

ایضاً۔ پنڈت دیبی سہاے صاحب زتو اہلمد محکمہ راے بہادر پنڈت مہاراج کشن صاحب ولی ڈپٹی کلکٹر بہادر بوجہ تبدیلی بندوبست راولپنڈی کو تشریف لے گئے۔

جیپور۔ دیوان پنڈت سوتی لال صاحب کھل جو بضرورت شرکت جشن شادی کتخدائی صاحبزادہ سہاے پنڈت شام نراین صاحب ٹکو کپتان فتح پلٹن جیپور دہلی تشریف لے گئے تھے واپس تشریف لائے۔

دہلی۔ آخر ماہ ستمبر ۸۶ء مین پنڈت رامچندر صاحب کول بھاولپور سے جو آگرہ اپنی صاحبزادی کو پہونچانے کو گئے تھے وہ پہونچا کر دہلی مین آئے اور یہان سے بخیریت واپس بھاولپور کو گئے۔

ایضاً۔ ۲۹۔ ستمبر ۸۶ء کو بخانہ پنڈت پران کشن صاحب ہنڈو صاحبزادگان توام پیدا ہوے اور بفضل الہی تندرست ہین۔

ایضاً۔ یکم اکتوبر ۸۶ء کو پنڈت دینا ناتھ صاحب کول جیپور سے دہلی مین تشریف لائے۔

ایضاً۔ ۲۔ اکتوبر ۸۶ء کو پنڈت ہردے نراین صاحب کول لاہور سے تشریف لائے۔

ایضاً۔ ۴۔ اکتوبر ۸۶ء کو مہاراج بنبی ومرجی گروجو مظفرنگر حسب الطلب پنڈت دیا کشن صاحب سیر و گئے تھے بخیریت تمام واپس آگئے۔

ایضاً۔ ۵۔ اکتوبر ۸۶ء کو پنڈت جواہر لال صاحب ٹکو مع پنڈت نند لال صاحب سپرنٹنڈنٹ پٹیالہ بضرورت معالجۂ طبیعت خود رونق افروز دہلی ہین اور معالجہ ہو رہا ہے۔

ایضاً۔ ۵۔ اکتوبر ۸۶ء کیلینڈ پنڈت دہرم نراین صاحب ہاکچو روانہ پٹیالہ ہوئین۔

ایضاً۔ ۵۔ اکتوبر ۸۶ء کو پنڈت رام نراین صاحب شیوپوری براے دو سہ روز وارد دہلی ہوے اور پھر واپس گئے۔

ایضاً۔ ۰۔ اکتوبر ۸۶ء کو پنڈت کدار ناتھ صاحب کول اگرہ بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ خود آگرہ سے تشریف لائے۔

ایضاً - ۸ - اکتوبر ۱۸۸۱ء کو پنڈت موہن لال صاحب ٹوپہ چکاب سے بضرورت خرید اسباب وارد دہلی ہوئے -

ایضاً - ۱۲ - اکتوبر ۱۸۸۱ء کو متعلقان بتوجی صاحب رینہ پرتاب گڈھ ملک اودھ سے بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ خود دہلی مین آئے -

ایضاً - ۱۴ - اکتوبر ۱۸۸۱ء کو پنڈت ہرنراین صاحب گجور اور پنڈت لچھمن نراین صاحب رینہ لاہور سے براے شمول شادی دختران پنڈت رام نراین صاحب ٹکو وارد دہلی ہوے -

ایضاً - ۱۷ - اکتوبر ۱۸۸۱ء کو پنڈت شام نراین صاحب ٹکو کپتان فتح پلٹن جے پور سے وارد دہلی ہوے -

ایضاً - ۱۹ - اکتوبر ۱۸۸۱ء کو پنڈت کشن لال صاحب اور پنڈت بتوجی صاحب اور پنڈت اندر نراین صاحب اندور سے بخیریت پہونچے اور انصرام شادی مین مصروف ہین -

ایضاً - ۲۲ - اکتوبر ۱۸۸۱ء کو اہلیہ دیوان پنڈت موتی لال صاحب ٹھلل جے پور سے بخیریت مع صاحبزادہ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب کے وارد دہلی ہوئین -

ایضاً - ۲۲ - اکتوبر ۱۸۸۱ء کو برات زنار بندی صاحبزادہ پنڈت شیونراین صاحب کاک بخیر و خوبی ہوگئی -

ایضاً - ۲۳ - اکتوبر ۱۸۸۱ء کو پنڈت ہرچند صاحب عرف رینہ نے ۷۵ برس کی عمر مین بعارضۂ اسہال وفات پائی -

ایضاً - ۱۱ - ماہ اکتوبر ۱۸۸۱ء کو پنڈت اندر نراین صاحب شیوپوری دوم کلارک محکمۂ مردم شماری ممالک مغربی و شمالی یہان واسطے حصول ملازمت اپنے والد بزرگوار وغیرہ کے آئے اور بعد قیام دو ہفتہ کے الہ آباد واپس گئے -

ایضاً - پنڈت شیونراین صاحب کاک بیربل ثانی مصاحب مہاراجہ صاحب بہادر جودہ پور کے صاحبزادہ کی شادی کتخدائی پنڈت کدار ناتھ صاحب کول اوگرہ ڈپٹی کلکٹر بہادر ضلع آگرہ کی صاحبزادی سے بخیر و خوبی ہوگئی - باقی حال اس جشن کا آیندہ حوالۂ قلم ہوگا -

ایضاً - ۲۹ - ماہ حال کو پنڈت راد ہے پرشاد صاحب کچلو جو مدرسۂ دہلی مین تعلیم پاتے تھے

ایک ہفتہ کے لیے شاملی واسطے ملاقات اپنے والد ماجد کے گئے اور بعد تعطیل پھر واپس پہونچے۔

ایضاً۔ پنڈت بھولا ناتھ صاحب رئیسہ جاوڑہ سے واسطے انصرام شادی کتخدائی اپنی صاحبزادی کے ۴۔ نومبر ۱۸۸۶ء کو یہاں پہونچے۔

ایضاً۔ پنڈت شام نراین صاحب تکو کپتان فتح پلٹن راج جے پور خلف جناب پنڈت رام نراین صاحب تکو پنشنر۔ سابق تحصیلدار سرکار کی ایک صاحبزادی کی شادی کتخدائی پنڈت بشیشر ناتھ صاحب رئیسہ وکیل ریاست جاوڑہ کے صاحبزادہ سے اور دوسری صاحبزادی کی شادی کتخدائی پنڈت کدار ناتھ صاحب اوگرہ ڈپٹی کلکٹر بہادر آگرہ کے صاحبزادہ سے بخیر و خوبی ہوگئی۔ باقی کیفیت جشن ہائے مذکورہ کی آیندہ سلک تحریر میں آئے گی۔

ایضاً۔ بضرورت شرکت جشن شادیہائے مصرحہ صدر جو جو عزیز و اقارب ہر ایک فریق کے جابجا سے تشریف لائے تھے منجملہ اونکے اکثر صاحب تو تشریف لے گئے اور بعض صاحب دو چار روز میں اپنے اپنے مقامات پر تشریف لیجانے والے ہین۔

ایضاً۔ پنڈت وشنو نراین صاحب خلف رائے پنڈت پربھاکر راؤ صاحب شیوپوری سابق انسپکٹر مدرسہ شاہی کا نام مدرسہ قانونی لاہور متعلقہ یونیورسٹی پنجاب مین بطور مستثنیٰ درج کر لیا گیا۔ اور پنڈت صاحب کے واسطے رپورٹ گورنمنٹ پنجاب کو واسطے اندراج نام فہرست امیدواران تحصیلداری یا منصفی مین گئی ہے۔ پنڈت صاحب بہت ذکی اور ہوشیار اور ہونہار شخص ہین۔ انگریزی تقریر اور تحریر پنڈت صاحب موصوف کی برجستہ اور سلیس ہوتی ہے۔

ایضاً۔ پنڈت شیو ناتھ صاحب کول مستقل نقشہ نویس مشاہرہ ۴۰ محکمۂ نہر مین ملازم ہوئے

ایضاً۔ رائے پنڈت رام نراین صاحب شیوپوری فرزند اکبر رائے پنڈت پربھاکر راؤ صاحب شیوپوری واسطے معالجہ کے یہاں آئے تھے مگر بوجہ نہونے حکیم محمود خان صاحب کے اوس زمانہ مین بعد قیام دو روز واپس اندور تشریف لے گئے۔

ایضاً۔ ۱۰ اکتوبر ۱۸۸۶ء کو پنڈت راج نراین صاحب رئیسہ خلف پنڈت ہردے نراین صاحب رئیسہ شلخوان قصور ضلع لاہور سے یہاں آئے اور دو روز رائے پنڈت پربھاکر راؤ صاحب کے یہان قیام کر کے اجمیر روانہ ہوئے۔

سلطان پور۔ رائے پنڈت کشن لال صاحب رئیسہ سکھیا اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر

تعطیل دسہرہ مین فیض آباد تشریف لے گئے تھے اور بعد انقضا ے تعطیل واپس آگئے ۔

الیضاً ۔ مہاراج کالکا پرشاد جیصاحب عرف انٹو پوسٹ ماسٹر سلطان پور بحصول رخصت دو ہفتہ اجودہیا اور لکہنو اور آگرہ اور دہلی وغیرہ جو گئے تھے واپس تشریف لائے ۔

الیضاً ۔ مہاراج شام نراین جی وانٹو لکہنو سے تبدیل ہو کر یہان آئے تھے اور اب تعیناتی پنڈتصاحب کی پوسٹ آفس پر تابگڈہ مین ہوئی ۔

الیضاً ۔ اس ہفتہ مین پنڈت گوپی ناتھ صاحب کٹھ سکندماسٹر پرتابگڈہ بحصول رخصت پرتابگڈہ سے اور نیز پنڈت لچھمی نراین منشی فیض آباد سے اپنے کام پر جانے کے واسطے یہان تشریف لائے تھے پنڈت گوپی ناتھ صاحب کٹھ ہرخوری کو اور پنڈت لچھمی نراین صاحب منشی لیچھی کو تشریف لے گئے ۔

شاہ پورہ ۔ راجپوتانہ دیوان پنڈت موہن کشن صاحب در کامدار ہمراہ راجہ صاحب بہادر شاہ پورہ کے ۷ ۔ اکتوبر سنہ ء کو اودے پور گئے تھے اور بتاریخ ۲۶ ۔ اکتوبر سنہ ء کو مع الخیر واپس آئے ۔

الیضاً ۔ پنڈت لچھمی نراین صاحب کول شرغہ حاکم صدر عدالت فوجداری شاہ پورہ بتاریخ ۱۳ ۔ اکتوبر سنہ ء کو اپنے قبایل کو براے روانگی لکہنو آگرہ پہونچانے گئے ۔ لکہنو سے پنڈت بخت نراین صاحب کچلو آگرہ مین آکر اپنے ہمراہ لے گئے اور پنڈت صاحب ق‌الذکر بھی آگرہ سے ۲۶ ۔ اکتوبر سنہ ء کو واپس آگئے ۔

الیضاً ۔ شاہ پورہ خاص اور اوسکے گردونواح مین خوب بارش ہوئی جس سے ندی اور نالہ بڑے جوش اور طغیانی پر آئے ۔

شملہ ۔ پنڈت رامچند صاحب شلخوان چیف کورٹ پنجاب جو یہان ہمراہ دفتر مذکور کے تشریف لائے تھے بجانب لاہور تشریف لے گئے ۔

الیضاً ۔ پنڈت رام چند صاحب کول والد پنڈت ہرگوپال صاحب کول جو ریاست کشمیر مین قید مین ہین واسطے درخواست رہائی فرزند اپنے کے یہان آئے تھے ۔ دو تین مہینے رہ کر اور حضور نواب گورنر جنرل بہادر عرضی دیکر روانہ لودہیانہ ہوئے ۔

الیضاً ۔ پنڈت شری کنٹھ صاحب منشی رئیس کبیر کشمیر جو ہمراہ دیوان گوبند سہاے صاحب کنفدینشل ایجنٹ کشمیر یہان تشریف لائے تھے ہمراہ دیوان صاحب موصوف روانہ جمون ہوئے ۔

ایضاً - پنڈت پران ناتھ صاحب جو دفتر پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب مین متعین
مین مع قبایل بجانب لاہور تشریف لے گئے -
ایضاً - پنڈت نانک چند صاحب ہنڈو تاجر شنبہ ۲۳ - اکتوبر کو بجانب لاہور
بتقریب دربار روانہ ہوئے -
علی گڈہ - پنڈت مہاراج کشن صاحب آنہ بتقریب ملاقات میور صاحب بہادر
جج علیگڈہ تشریف لائے اور ملاقات کے بعد تشریف لے گئے -
ایضاً - پنڈت اوتار کشن صاحب آنہ ۲ - اکتوبر وارد علیگڈہ ہوئے -
اور ۴ ماہ اکتوبر کو لو صاحب سوپرنٹنڈنٹ پولیس ریلوے کے پاس
جو بطور دورہ یہان وارد تھے ملنے - اور اثنائے گفتگو مین ذکر اپنی بیکاری کا
پیش کر کر عرضی گذرانی صاحب بہادر ممدوح نے عرضی پر حکم تحریر فرمایا کہ ہم تمکو الہ آباد اپنے
صدر مقام پر ہوچکا ہے بیجہ دین گے اور حکم تقرری کا بھیجین گے - پتہ اور مقام سکونت
پنڈت صاحب موصوف کا صاحب بہادر ممدوح نے سب لکھہ لیا ہے - ایشر کامیاب کرے -
فرخ آباد - ۲۷ اکتوبر کو روز دوشنبہ کو بتقریب سالگرہ پنڈت
سوہن کشن جی طولعمرہ خلف پنڈت راج نراین صاحب نبیرہ پنڈت لچھمی نراین صاحب مشراف
ارباب قوم کی دعوت ہوئی -
کادی پور ضلع سلطانپور - پنڈت شمبر ناتھہ صاحب کول شرعہ پٹیکا جو ایک
مہینے کے واسطے بطور عوضی قایم مقام تحصیلدار مقرر ہوئے تھے پھر اپنے عہدہ پیشکاری
پر آگئے -
لاہور - پنڈت پران ناتھہ صاحب نذر حجب ہمراہ پوسٹ ماسٹر جنرل بہادر کے
لاہور مین تشریف لائے -
ایضاً - پنڈت کشوری لال صاحب کو وکیل نواب صاحب بہادر بہاولپور شملہ سے لاہور
مین تشریف لائے -
ایضاً - پنڈت بدری ناتھ صاحب کول کتابی بایام تعطیل مدرسہ ہوشیارپور گئے تھے بعد
ختم ایام تعطیل واپس تشریف لائے -
ایضاً - پنڈت پرتھی ناتھ صاحب کچلو واسطے معالجہ پسر پنڈت سری کشن صاحب کچلو کے جنہی

سنبرہ کھالیا تھا لاہور تشریف لائے۔ یہان ڈاکٹر صاحب نے نشتر دیکر کمال ہوشیاری
اور دانائی سے سنبرہ گلے مین سے نکالا۔ غور کرنے کی جگہ ہے کہ زیور کے فضول شوق
نے لڑکے کو اس بلا مین مبتلا کیا۔ افسوس کہ بجاے زیور علم کے ہم و زیور لڑکونکو پہناتے
ہین جس سے اون کی صحت کا نقصان اور جان کا خطرہ بر روے کار آتا ہے۔

ایضاً۔ پنڈت شام پرشاد صاحب وکیل بسبب ختم ہونے کار بندوبست کے لاہور
نین آئے ہین دیکھا چاہیے کہ یہانسے کہان تعیناتی اون کی ہووے۔

ایضاً۔ پنڈت کدار ناتھ صاحب لنگر سو پرنٹنڈنٹ بندوبست بھی بسبب ختم ہونے کار
بندوبست کے لاہور مین آئے ہین۔ اب کسی اور ضلع مین تعیناتی اونکی ہوگی۔

ایضاً۔ پنڈت مہاراج کشن صاحب وکیل جلالاہور مین تشریف لائے تھے پھر جالندہر
واپس تشریف لے گئے۔

ایضاً۔ پنڈت ہرے نراین صاحب ولی سو پرنٹنڈنٹ محکمہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر
نے امتحان منصفی کا دیا ہے ابھی کچھ نتیجہ کا حال معلوم نہین۔

ایضاً۔ دربار گورنری لاہور مین بتاریخ ۱۵ نومبر ۱۸۹۰ء ہوگا۔ جناب سر جیون
مہاراجہ صاحب بہادر جموں و کشمیر بتاریخ ۱ نومبر ۱۸۹۰ء تشریف لائین گے۔

ایضاً نسبت شادی کتخدائی راے پنڈت مہاراج کشن صاحب غمخوار رئیس ڈیرہ
اسمعیل خان خلف راے بہادر پنڈت رادہا کشن صاحب غمخوار رئیس اعظم ڈیرہ اسمعیل خان
کی ساتھ دختر نیک اختر پنڈت ہرکشن صاحب دیوت والو کے بتاریخ ۸ اکتوبر ۱۸۹۰ء
مقرر ہوگئی اور مراسم تواک وغیرہ بھی انجام ہو گئے۔

لکھنو۔ پنڈت پرتھی ناتھ صاحب تکو جو بحصول رخصت تعطیل دیوالی مین یہان
اپنے گھر آئے تھے بعد دو روز کے اپنے کام پر فتحپور واپس گئے۔

ایضاً۔ پنڈت ہردے نراین صاحب کول وکیل عدالت کانپور اور راے پنڈت
اندر نراین صاحب گرٹو منصف الہ آباد جو بنارس سے یہان آئے تھے بعد دو روز کے
اپنے اپنے مقامات پر تشریف لے گئے۔

ایضاً۔ پنڈت ہرکشن صاحب کول جو ملیح آباد گئے تھے بعد دو چار روز کے پھر لکھنو
مین واپس آئے۔

الیضاً ۔ پنڈت کنہیا لال صاحب صابون کے یہان لعینے پنڈت پنیا تھ جی گر وکھوکھون کو نواسہ تولد ہوا ۔

الیضاً ۔ مہاراج چند رشیو رجی زادو کے یہان بتاریخ ۱۳ اکتوبر سنہ ء فرزند ارجمند تولد ہوا ۔

الیضاً ۔ پنڈت بجناتھ صاحب کول بنارسی جو بضرورت جشن شادی صاحبزادہ پنڈت بشیشر ناتھ صاحب رینہ دہلی گئے تھے واپس تشریف لائے اور پھر کانپور ہوکر دہلی

الیضاً ۔ پنڈت راج نراین صاحب تکلو کلرک خزانہ کے فرزند اکبر کی نسبت شادی کتخدائی پنڈت بشیشر ناتھ صاحب رینہ وکیل ریاست جاوڑہ کی صاحبزادی سے قرار پائی اور اگہن مین ساعت سعید لگن ہے ۔

الیضاً ۔ پنڈت راج نراین صاحب تکلو مع عزیزان بضرورت زنار بندی صاحبزادہ کانپور تشریف لے گئے اور بعد فراغ زنار بندی دہلی مین واسطے شادی صاحبزادہ مسطور کے جائین گے ۔

الیضاً ۔ والدہ صاحبہ و اہلیہ پنڈت سرکشن صاحب تکر وکیل بضرورت جاترا متھرا جی تشریف لے گئی تھین بعد جاترا تشریف لائین ۔

الیضاً ۔ پنڈت نرنجن ناتھ صاحب ٹٹو ماسٹر اسکول ہردوئی جو یہان بضرورت معالجہ تشریف لائے تھے بعد ختم میعاد رخصت اور تخفیف مرض لاحقہ ہردوئی اپنے کام پر گئے ۔

مرادآباد ۔ ۶ ۔ اکتوبر سنہ ء کو دیارام خوشنویس ریاست تاجپور رکو گیا ۔ اور ۱۰ اکتوبر سنہ کو واپس آکر ۱۳ سنہ ء کو واپس گیا ۔

الیضاً ۔ ۱۰ ۔ اکتوبر سنہ ء کو پنڈت مہاراج کشن صاحب آغہ منصرم تعطیل دسہرہ مین اپنے گہر آئے ۔ اور ۲۵ ۔ اکتوبر سنہ ء کو علیگڈہ تشریف لے گئے ۔ وہانسے براہ راست مرزاپور تشریف لے گئے ۔

الیضاً ۔ ۱۹ ۔ اکتوبر سنہ ء کو ابلجانہ پنڈت ہر نراین صاحب شیو پوری سب انسپکٹر یہان تشریف لائین ۔

الیضاً ۔ ۳ ۔ اکتوبر سنہ ء کو پنڈت کاشتا پرشاد صاحب سکہیا سررشتہ دار

صدر بورڈ و بعد ختم ہونے دورہ کے کوہ نینی تال سے واپس آئے۔ اور روز دولتخانۂ پنڈت دُرگا پرشاد صاحب پر قیام کر کے روانہ بریلی ہوئے۔

ایضاً ۔ ۲۳۔ اکتوبر ۱۸۷۸ء کو پنڈت شیام لال صاحب لنگا بچے پوستے مع متعلقان تشریف لائے اور ۲۵۔ اکتوبر ۱۸۷۸ء کو صرف پنڈت صاحب واپس تشریف لے گئے۔

ایضاً ۔ ۲۵۔ اکتوبر ۱۸۷۸ء کو پنڈت اوتار کشن صاحب آغہ علی گڈھ میں پاس جناب **کیمبل صاحب** بہادر سوپرنٹنڈنٹ پولیس علیگڈہ تشریف لے گئے۔ چونکہ پنڈت صاحب نے اپنے عہدہ سے بوجہ رنجش باہمی حکام استعفا دیدیا ہے۔ اور محکمۂ پولیس کی نوکری اب چاہتے ہین خداوند کریم کامیاب کرے۔

ایضاً ۔ ۲۵۔ اکتوبر ۱۸۷۸ء کو پنڈت پران ناتھ صاحب آگرہ سے تشریف لائے۔

مرزاپور ۔ پنڈت مہاراج کشن صاحب آغہ منصرم عدالت جج ماتحت صاحب بہادر بتقریب تعطیل تشریف لے گئے تھے اور بعد تعطیل کے مع قبایل کے تشریف لائے۔

نینی تال ۔ پنڈت مہاراج نراین صاحب شیوپوری اور پنڈت کاشی پرشاد صاحب سکہیا سررشتہ داران صدر بورڈ اور پنڈت بریتھی ناتھ صاحب کول کمتو و کپل مہارآ صاحب بلرامپور اور پنڈت انند نراین صاحب شیوپوری کلارک دفتر مدمتہاری اپنے اپنے مقامات پر تشریف لے گئے۔

ہمیرپور ۔ دہرم چند خوشنیر نے وفات پائی۔

اشتہار

پنڈت دہرم چند خوشنیر نے جو میرے پاس ملازم تھا بروز دسہرہ بتاریخ ۱۴۔ اکتوبر ۱۸۷۸ء وقت شب وفات پائی چونکہ یہان کوئی گروجی مہاراج موجود نہ تھے اور نہ کوئی خوشنیر مرحوم کے خاندان کا تھا جو اوسکا کریا کرم کرتا داہ مین نے دیدی تھی۔ اب اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر مقام کشمیر سے اوسکے خاندان کے کسی شخص کی تحریر مصدقہ آوے تو اوسکے پاس واسطے کیا کرنیکے کسیقدر روپیہ بمقام کشمیر بھیجا جاوے اور جو کوئی اوسکے خاندان سے نہووے تو جو شخص براہ ثواب متکفل اوسکی کریا کرنیکا ہووے اوسکے پاس روپیہ بھیجا جائے۔

راقم پنڈت کنہیا لال عرف ڈپٹی کلکٹر

از مقام ہمیرپور ۔ مورخہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۸۷۸ء

سوالات حل طلب

ایک شخص نے ہزار روپیہ کو روپے اس حساب سے دیئے کہ اوّل کو ایک اور دوسرے کو دو اور تیسرے کو تین علیٰ ہذا ہزار روین شخص کو ہزار اور بعد اس تقسیم کے اس شخص کے پاس کچھ باقی نہ رہا تو بتلاؤ کہ اوس شخص کے پاس کتنے روپے تھے کہ اوس نے اسطرح تقسیم کیے۔

اس سوال کے حل کرنے مین اس بات کا خیال ہے کہ جمع کے قاعدہ سے حل نہ کیا جائے۔ علاوہ اسکے جس قاعدے سے چاہین حل کرین۔



مثلث ا ج د کو تین برابر حصون مین تقسیم کرو۔

خدمت مین جناب پنڈت صاحبان مہتمم مراسلۂ کشمیر دام مجدکم۔ بعد تسلیم کے عرض یہ ہے کہ بندۂ عقیدت نقش رام بخش قوم کایتہ ساکن شہر لکھنؤ اپنے بدو شعور سے برفاقت جناب پنڈت کاشی ناتھ صاحب کنزرو غفر اللہ کے رہا۔ یعنی عہد شاہی ملک اودہ مین اوّل در سرکار نجشی قیام الدولہ بہادر دوم بدفتر نابری۔ سوم در نظامت بیسواڑہ ہمراہی جناب مغفور سرفراز و ممتاز رہا اور اب عرصہ بیس برس سے علاقہ زرخرید مغفور ممدوح مین منصرم ہون۔ غرضکہ تینون زمانہ اپنی عمر کے سایۂ عاطفت جناب مین بسر ہوئے مگر افسوس ہے کہ اس زمانۂ آخری مین تاریخ ۱۹ اکتوبر سنہ ۸۱ء یوم سہ شنبہ سے چند روز کے لیے رفاقت سے محروم رہ گیا۔ یعنی ہمارے رفیق پیرو نے تاریخ مذکور کو بیکنٹھ مین قیام فرمایا اور بندہ کو واسطے غم کھانے کے اس دنیائے ناپائدار مین چھوڑ دیا۔ در صورتیکہ محبت قدیمہ بندہ سے چند اشعار بطرز تاریخ کے موزون ہو گئے ہین لہذا یہہ تمنا ہے کہ اگر توجہات عالی سے تاریخ مذکورہ مراسلۂ کشمیر کے کسی صفحہ مین جگہہ پاوے تو بطور یادگار مجھکو اپنی رفاقت کا پھل ملجائے۔ زیادہ حدادب۔

موت کا دنیا مین کیسا عارضہ ہے لاعلاج
ماہ اکتوبر کی ہا انیسوین تاریخ کو
رکھہ سر مغموم زانو پر ندا ہاتف نے دی
۴۰

جس سے عاجز ہین حکیم اور ڈاکٹر سنگ مزاج
صفحۂ ہستی مین جو دن کوچ کا تھا اندراج
اوٹھ گئے دنیا سے کاشی ناتھ پنڈت آج
۱۲۹۸ ۴۰ سر مغموم کے ایزاد
سنہ ۸۱ء

راقم رام بخش عفی عنہ ۲۶۔ اکتوبر سنہ ۸۱

جمع خرچ مطبع بہار کشمیر لکھنو بابت ماہ ستمبر ۱۸۸۸ء

[illegible]

بقایا لغایت ماہ اگست ۱۸۸۸ء

[illegible]

حال

[illegible]

چھپائی مثنوی از میر سجاد حسین صاحب [illegible] کمیشن [illegible]	از میر عابد علی صاحب بابت چھپائی نقشہ بلدۂ مملکت سعدی [illegible] کمیشن [illegible]
بابت چھپائی رسالہ مولوی عبدالعلی صاحب [illegible] کمیشن [illegible]	چھپائی کتاب از میر عابد علی صاحب [illegible] کمیشن [illegible]
بحساب سابق از پنڈت کنہیا لال صاحب رئیس سکھیا بابت فروخت مجلد تاریخ بدیع ہندوستان [illegible]	از پنڈت بیرن ناتھ صاحب بابت چھپائی قراۃ الہند بابت ماہ ستمبر ۱۸۸۸ء [illegible]
از پنڈت شام نراین صاحب بابت کاغذ و کاپی و چھپائی وغیرہ مراسلہ نمبر ۹۶ بابت ماہ ستمبر ۱۸۸۸ء [illegible]	

[illegible]

پریس مین	سیاہی ساز	اسٹر	کوتھال چپراسی	آب کش	روغن چراغ	سنگ ساز	روشنائی کاپی
[illegible]	[illegible]	۶	[illegible]	۳	۴	[illegible]	۳
روغن بارنش	لکڑی مصطگی	دودھ	سبوچہ گلی و ٹھیرہ	روشنائی	کاغذ	کاپی	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لیپی	مصحح	مرمت چرم	مرمت رول	مزدوری کاغذ	بنوائی بیلن	روغن زرد برای بیلن	
[illegible]	[illegible]	۱	[illegible]	۲	[illegible]	۱۰	

[illegible]

رسید زر امانت مراسلۂ کشمیر بابت ماہ اکتوبر ۱۸۸۰ء

پنڈت ہرنراین صاحب شیوپوری تھانہ دار منڈاور ضلع بجنور ۔ ۱۲ عہ

پنڈت ٹھاکر داس صاحب جو سپری اکسترا اسسٹنٹ کمشنر بہاولپور ملتان ۔ ۔ ۔ عہ | میزان کل ۔ ۱۲ عہ

جمع خرچ مراسلۂ کشمیر نمبر ۹۶ بابت ماہ ستمبر ۱۸۸۰ء

مالیہ ۳۲ ۔ ۵

بقایا — حال ماہ ستمبر ۱۸۸۰ء

مالیہ ۔ ۵ — عہ

میزان ۶۴

ٹکٹ برائے روانگی مراسلہ نمبر ۹۶	اجرت تحریر کاپی وغیرہ مراسلہ نمبر ۹۶	کاپی تحریر و ترتیب مراسلہ نمبر ۹۶	کاغذ و چھپائی وغیرہ مراسلہ نمبر ۹۶
۲	۱	۱۰	۱۲

محصول خط بیرنگ	پوسٹ کارڈ	ٹکٹ برائے برائے روانگی مراسلہ گذشتہ
۱	۱	۲

ما ۔ ۹ پائی

نزد پنڈت کشن نراین صاحب زر دیچوب	نزد پنڈت شام نراین صاحب مسلہ دانی
مالیہ ۔ ۱۰	۱۵

اطلاع

مطبع کے کاپی نویس صاحب کو ابھی صحت کلی حاصل نہین ہوئی بلکہ ایک دو بار نکس ہوگیا تھا اسی سبب سے اس مرتبہ بھی مراسلہ کے اجراءین توقف ظہور مین آیا اور خط بھی مختلف ہوگیا ۔

فہرست مراسلۂ کشمیر نمبر ۹۷ بابت ماہ اکتوبر [illegible]ء

جلد ۹

THE-CASHMIRI-PANDIT

بابت ماہ نومبر ۱۸۷۹ء

مراسلۂ کشمیر

نمبر ۹۸ N098

یعنی بہارستان کشمیر
۱۲۹۶

مجاریہ پنڈت شیو نراین صاحب بہار مرحوم حبیب وطن

مطبع بہار کشمیر لکھنؤ محلہ جھوائی ٹولہ مین باہتمام پنڈت
شام نراین چھپا اور شایع ہوا

درخواست و یاد دہی

۱ - ایک دو برادر صاحب ہر مقام مین اہتمام تحریر اخبار قوم از راہ مہربانی اپنے ذمّہ لیکر حالات مفصل دریافت کرکے ہر مہینے بذریعۂ تحریر شہر لکھنو محلہ رانی کٹرہ مین پاس پنڈت شام نراین صاحب کے اس حساب سے ارسال فرمایا کرین کہ قبل از بیسوین تاریخ مہینہ کے پہونچ جایا کرے تاکہ جملہ ارباب قوم کل حالات سے واقف ہوکر آپ صاحبون کے مشکور ہون

۲ - منشائے مذہب مندرجۂ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲۲ و ۲۳ امور مذہبی کی جانب توجّہ ہو -

۳ - منشائے ترتیب تاریخ قوم مندرجۂ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲۲ و ۲۳ شجرہ مع حالات عمدہ خاندانی مرتب ہوکر عنایت ہو -

۴ - منشائے اشتہار اصلاح عرف ہائے خلاف تہذیب مندرجۂ مراسلۂ نمبر ۲۲ و ۲۳ ہر ایک مقام سے فہرست بمندرجۂ ذیل عنایت ہو -

نام مع ولدیت و سکونت - لقب واجب التحریر - عرف واجب الترک - گوتر - کیفیت لقب قدیم وغیرہ -

۵ - تجویز ترقی مندرجۂ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲۳ و مدد باہمی مندرجۂ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲۴ پر توجہ

۶ - تخفیف خرچ آتشبازی مندرجۂ صفحہ ۵۴ و ۵۵ مراسلۂ نمبر ۲۴ کی نسبت توجّہ ہو -

۷ - مضمون شادی کتخدائی مندرجۂ صفحہ ۵۳ تا ۵۵ مراسلۂ نمبر ۲۴ پر التفات ہو -

۸ - بہ نسبت تخفیف اور تعین مصارف شادی وغیرہ (ملاحظۂ قانون کشمیر و دیگر تحریرات مراسلہ) توجہ ہو -

۹ - اطفال کو زیور پہنانے کے نقصانات پر (ملاحظۂ تحریرات مندرجۂ مراسلۂ نمبر ۲۴ و ۳۷ وغیرہ) نظر فرماکے اس رسم مضر اطفال کے ترک کے نسبت توجّہ ہو -

۱۰ - اعانت مراسلۂ قومی کی ہر فرد بشر قوم کیطرف سے ہونی چاہیے - یہہ کوئی ایسی دین تقریبات برادری کا نہین ہے کہ گھر یا خاندان کی قید لگائی جائے -

۱۱ - مطبع بہار کشمیر لکھنؤ مین ہر قسم کا کام عمدہ اردو و فارسی انگریزی لیتھوگرافک خوشخط بہ نرخ مناسب چھپتا ہے سب برادر صاحبان ہر ایک قسم کا کام واسطے چھپانے کے عنایت فرمایا کرین -

۱۲ ۔ رسالۂ **مرآۃ الہند** از جانب ارباب قوم ماہ بماہ شایع ہوتا ہے جملہ ارباب قوم اس رسالۂ مفید عام ہندوستان کی اعانت فرماکر اپنے اپنے احباب کو اس کی خریداری اور اعانت مین آمادہ فرماوین ۔ قیمت سالانہ پیشگی اس رسالۂ مفید عام کی فقط تین روپے چھ آنے اور مابعد چار روپے چودہ آنہ مع محصول ڈاک ہے ۔

۱۳ ۔ منشاے اشتہار مندرجہ مراسلۂ گذشتہ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۸۷۹ء بنظر فایدۂ عام **قاعدہ** مراسلۂ مورخہ ۲ جولائی ۱۸۷۸ء کے ساتھ ضمن ہاے ذیل کا لحاظ فرمایا جائے ۔

ضمن ۱ ۔ کوئی لفظ یا مضمون یا فقرہ جو کہ خلاف تہذیب اور خلاف مصلحت ہو درج نہ فرمایا جائے ۔

ضمن ۲ ۔ کوئی لفظ یا مضمون یا فقرہ طنز آمیز اور نفسانیت انگیز اور باعث اشتعال طبع قوم تحریر فرمانا پسند نہ کیا جائے ۔

ضمن ۳ ۔ کوئی مضمون یا فقرہ یا عبارت یا لفظ جو باعث تحقیر اور توہین اور رنجدہی قوم یا خلاف رسم و رواج متعلقۂ مذہب ہو حوالۂ قلم نہ کیا جائے ۔

ضمن ۴ ۔ کوئی مضمون یا فقرہ یا لفظ با ندراج اسماے نسوان اور خلاف شرم و حیا سلک تحریر مین نہ آئے ۔

ضمن ۵ ۔ کوئی مضمون یا عبارت یا فقرہ یا لفظ جو بطور مباحثہ یا مناظرہ یا موید و موسل مہمل و فضول اور برہم زن اتفاق فیمابین ہو یا کوئی ایسی راے جو خلاف مصلحت عام اور خلاف اصول اطاعت حاکم وقت ہو زبان قلم پر نہ آئے ۔

۱۴ ۔ منشاے مضمون **کشمیری روپے کی چلن کی تدبیر پر تراحنی باہمی** مندرجہ مراسلۂ نمبر ۲ فہرست دستخطی عنایت ہو ۔

۱۵ ۔ حسب عملدرآمد جناب راے پنڈت پربھاکر راو صاحب شیولپوری مندرجہ مراسلۂ نمبر ۲ گوٹہ کناری کا مصنوعی زیور ترک فرماکر بدستور قدیم پھولوں کا گہنا بہمن سو ... روز بھیجنا پسند فرمایا جائے ۔

۱۶ ۔ مضمون **مصارف فضول** مندرجہ مراسلۂ نمبر ۵ سہ پر توجہ فرماکر مصارف سفر اور خلاف تہذیب عیاشی اور رقص و سرود کو ترک کر کے علم شایستگی بلند فرمایا جائے ۔

۱۷ ۔ مضمون **پانسر** مندرجہ صفحۂ ۱۶ ۱ مراسلۂ کشمیر نمبر ۸ پر توجہ ہو ۔

الف اور بے کی تر و خشک باتونکا بقیہ مندرجہ صفحہ ۳۲۲ لغایت ۳۳۵ مراسلہ نمبر ۷ ۹

الف جوے کے عیوب اور دیوالی کے جوے کے نقصانات صریح جواز رو ے معقولات اور منقولات بشرح صدر بیان ہوے اوس سے آشکارا ہے کہ جوا بھی اوسیقدر مذموم ہے جیسی چوری معیوب ہے کیونکہ دونومین دوسرے کے مال کو نقصان پہونچانا نیت مین ہوتا ہے بلکہ جسقدر فرق چوری اور جوے کے نقصانات کا بیان ہوا وہ اس بات کا ثبت ہے کہ جوے کے نقصانات چوری سے بھی بدرجہا بڑہے ہوے ہین اور دنیا بھر کے جرایم کی جڑ جوا ہے - جسطرح ایک مرتبہ چوری کرنا داخل گناہ ہے اوسیطرح سال بھر مین ایکبار کیا بلکہ عمر بھر مین ایکمرتبہ بھی جوا کھیلنا گناہ ہے - مگر جوے کے یا دیوالی کے جوے کے جو فواید ارشاد ہوے تھے اوسمین سے اگر کسی کی تردید آپ کے نزدیک یا کسی اور صاحب کے نزدیک باقی ہو تو اوسکو ارشاد کیجیے تاکہ اوسکے جوابات بھی عرض کرون -

بے - سچ یہ ہے کہ میرے نزدیک تو اب کسی بات کی تردید باقی نہین ہے - مین تو آپ کا کمال مشکور ہون کہ مجکو آپ نے آیندہ اس گناہ سے بچایا - قبل اسکے تو مین اسی دہو کہ مین تھا کہ دیوالی کا جوا مستثنی ہے مگر اب تو بندہ نے عہد کیا کہ کبھی اسکے گرد نجاونگا - فی الحقیقت جس فعل مین دوسرے کا نقصان پہونچانا نیت مین ہو اوس کا ارتکاب سال مین ایکبار کیا بلکہ تمام عمر مین ایکمرتبہ بھی داخل گناہ ہے اور مجھی پر موقوف نہین ہے بہت سے فہمیدہ آدمیون نے اب جو اس بات پر غور کیا تو عہد کر لیا کہ اب عمر بھر کبھی دیوالی مین بھی جوے کے گناہ کے مرتکب نہونگے - مگر بعض اون صاحبون کا جنھون نے میرے وجوہات کو بوجہ مناسبت طبیعت بار بار بکمال ذوق و شوق ملاحظہ فرمایا ہے اور آپ کے جوابات کو بخوبی ملاحظہ نہین کیا اونکا یہہ خیال ضرور ہے کہ جوے یا دیوالی کے جوے کے جو حسن بیان ہوے تھے اوسمین سے تجارت صداقت - پاکبازی محویت - حکم شاستر وغیرہ بعض امور کا جواب تو بہت لمبا چوڑا دیا گیا ہے مگر اکثر باتون کا جواب ابھی نہین ہوا ہے اور وہ باتین جنکا جواب اونکے خیال مین باقی ہے بہ تفصیل ذیل ہین -
جواری کے اگر لنگوٹی بند ہو جائے تو بھی بھوکا نہین رہتا ہے - اپنی منڈلی مین جاکر

ایک دو گھنٹے شغل کے لیکر پوری کما لیتا ہے -
جوآری برضامندی فریق ثانی جوا کھیلتا ہے کسی سے زبردستی نہین کرتا -
جوآری اپنی دولت ہارتا ہے کسیکا کیا گیا -
برہمن جو بڑے عالم ہوتے ہین دیوالی مین جوا کھیلتے ہین -
بنیے جو بڑے کنجوس اور سیانے ہوتے ہین دیوالی مین وہ بھی جوا کھیلتے ہین -
عورتین اور بچے دیوالی مین دانون پر دانون پر لگاتے ہین -
ہنود کیا اہل اسلام بھی دیوالی اور غیر دیوالی مین جوا کھیلتے ہین -
کیا یہہ ساری دنیا کا رواج اور عملدرآمد فضول ہے -
کیا سواے آپ کے اوروں کو خدا نے عقل نہین دی ہے -
اوروں پر کیا موقوف ہے آپ بھی دیوالی مین ضرور جوا کھیلتے ہون گے -
دیوالی مین ہزارون کا بھلا ہوجاتا ہے -
لکھپتی مہاجن بھی دیوالی مین جوا کھیلتے ہین -
جو غریب دیوالی مین مہاجنون یا امیرون کے یہان پہونچکر جوے کے کھیل مین شریک ہوجاتے ہین سال بھر کی روٹیان کما لیتے ہین -
کوئی غریب دس بیس سے زیادہ نہین ہارتا ہے امیر ہی ہزارون ہارتے ہین
سال بھر مین یہی دیوالی کی ایک فصل ایسی ہوتی ہے کہ جسمین ان کنجوس مکھی چوس مہاجنون اور امیرون اور روپے والون کا روپیہ غریبون کے ہتھے چڑھ جاتا ہے -
دیوالی کی فصل مین ہر ایک کو جوا کھیلنے کا جوش پیدا ہوجاتا ہے اور سب کے دل مین ایک سرے سے ایک قسم کی عالی ہمتی اور سیر چشمی آجاتی ہے -
عجب برکت کے یہہ ایام ہوتے ہین کہ گھر گھر اور ہر گلی کوچہ مین روپے اشرفیون ہی کی آواز سنائی دیتی ہے -
اوس فصل مین ہزارون لاکھون روپے کے وارے نیارے ہوجاتے ہین -
سال بھر تو اوداسی ہی چھائی رہتی ہے فقط یہی دیوالی کے چند روز سال بھر مین رونق کے رہ گئے ہین اسکے بھی کیون پیچھے پڑے ہو - وہ باتین کرو جسمین کل کا بھلا ہو تا کہ اور زیادہ رونق ہو اور سب تمہارے مشکور ہون -

الف - یہہ سب جوے کے محامد خیال کیے گیے ہین کیطرح محامد کی فہرست مین داخل نہین ہوسکتی بلکہ یہہ بھی جوے کے ایک قسم کے نقص ہی ہین اور جو نقصانات جوے کے بیان ہوے وہ ایسے حاوی ہین کہ سب باتون کا جواب اور ہر ایک امر کی تردید اوس سے بخوبی ہوتی ہے اب یہہ اگرچہ ان سب باتون کی تردید کیجاے تو اونھین باتون مین سے اکثر کا اعادہ کرنا ہے - درحالیکہ آپ نے اور بقول آپ کے اور بھی بہت سے لایق اور فہمیدہ لوگون نے دیوالی کے جوے کو گناہ سمجھکر اوس سے اجتناب فرمایا تو اس امر مین مجھکو مکرر تردید کی کیا ضرورت ہے آپ خود اون لوگون کو سمجھا سکتے ہین جن کو ابھی کچھہ شک باقی ہے یا جنھون نے جوابات کو بغور ملاحظہ نہین فرمایا ہے -

بے - یہہ سب ارشاد آپ کا بجا ہے مگر جسطرح صحبت محمدہ اور رنیک جسقدر زیادہ میسر ہو اوسیقدر زیادہ مفید ہوتی ہے - اوسیطرح تحریر اور تقریر مفید کا مکرر اور متواتر دیکھنا اور سننا زیادہ تر مفید اور کارآمد ہوتا ہے - آپکو تکلیف بے شک ہوگی مگر ان چند باتون کے کسیقدر مختصر جواب بھی اگر پھر ارشاد فرمائیے تو گو بقول آپ کے کہ اکثر اونھین خیالات کی تکرار ہوگی جو ایک بار معرض بیان مین آچکے ہین اور بہت سی باتین دوبارہ زبان پر آوین گے مگر ایسے امر مین جو کچھہ مکرر اور دوبارہ بیان ہوگا اوس سے قند مکرر کا لطف اور گلاب دو آتشہ کا فایدہ حاصل ہوگا -

الف - جناب مجھکو تو ابھی آپ کے باقیماندہ مستثنیات کے بارہ مین بہت کچھہ عرض کرنا ہے لیکن اگر آپ انھین باتون مین وقت صرف کرنا پسند فرماتے ہین تو حسب تعمیل ارشاد پہلے اسی کی کیفیت عرض ہوگی جسمین اونیس مدات کا جواب پھر مجھسے طلب ہوا ہے -

واضح ہو کہ جوے کے حسن کی جو باتین قرار دی گئی تہین اونمین سے تجارت صداقت پاکبازی - محویت - حکم شاستر وغیرہ بھی چند باتین جواب طلب تھین اور ان سب کے جوابات مفصل سماعت کرکے آپ نے دیوالی کے جوے کی ناجوازی کو تسلیم فرمایا - یہہ مذکورشدہ ۱۹ باتین تو خود حقیقت جوے کے مذموم ہونے کی مثبت ہین لہذا ان سب باتون کے خاص جواب کی کوئی ضرورت نہ تھی اور عموماً جواب ان سب مدات کا بھی جوابات مذکورہ مین شامل ہے لیکن فقط آپ کے اصرار سے اون لوگون کے اطمینان

کے واسطے جو ان ۹ امداد کا جواب پھر طلب کرتے ہین کسیقدر مختصر تردید جملہ مدات کی بترتیب نمبر ہر ایک مد کے تحت مین عرض کرتا ہون -

جواری کے اگر لنگوٹی بندہ جاے تو بھی بھوکا نہین رہتا اپنی منڈلی مین جاکر ایک دو گڈے سنتل کے لیکر پوری کھا لیتا ہے -

ا - انسان جس کام مین ایکبار نقصان اوٹھاتا ہے پھر اوس سے ضرور پرہیز کرتا ہے ہر ایک امر مین آدمی جب کچھ کھوتا ہے تو سیکھ جاتا ہے - اگر کسی معاملہ مین نقصان اوٹھاکر مفلس ہو جاتا ہے تو پھر محنت او مشقت کرکے از سرنو اپنی حیثیت درست کر لیتا ہے مگر غور کیجیے اس جوے کے ضرر سخت کو کہ لاکھہ کا گھر خاک کرکے جب انسان لنگوٹی باندہ لیتا ہے تب بھی راہ راست پر نہین آتا اور تا دم مرگ اوس سے کنارہ نہین کرتا اور کچھ نہین تو قمار خانہ مین پڑا پو چھکے کی آواز ہی سنا کرتا ہے - محنت کرکے ہاتھہ پانون ہلاکر پیشہ کرکے روٹی کپڑا بہم کرنے کے قابل نہین رہتا - جو بدن نفیس او عمدہ پوشاک سے آراستہ رہتا تھا اوسیکو اس لت کی بدولت ایک چیتھڑا تک نصیب نہین ہوتا - جو شخص دن مین چار بار اغذیہ لطیف نوش کرنیکا عادی تھا اوسیکا اب یہہ حال ہے کہ ایک وقت سوکھی روٹی بھی میسر نہین آتی بنام نہاد سنتل بھیک مانگ کر جو کبھی کچھہ ملگیا تو کچھہ زہر مار کرلیا - اور پھر بھی اس اپنی حالت خراب پر وہ افسوس نہین کرتا - شرم نہین آتی - متنبہ نہین ہوتا - توبہ نہین کرتا - بلکہ ایسا بیحیا اور بے غیرت ہو جاتا ہے کہ بدن پر لتا نہین - پرانی لنگوٹی یا عرقی جو بدن پر ہے وہ بھی درست نہین - جاڑے سے بدن اینٹھا جاتا ہے - جورو کو فاقہ پر فاقہ ہوتا ہے - ننھے ننھے بچے مارے بھوک کے بلک رہے ہین اور اسپر پھر فخر اور تعریف کہ ہم تو بھوکے نہین رہتے) - جوے کی بدولت سنتل کی بھیک سے اپنا پیٹ تو پال لیتے ہین - ر - پیسہ پیسہ اگر میسر نہین تو کوڑیون ہی سے اپنی منڈلی مین سڑک پر زمین مین بیٹھے سوکھی یا تگی موٹھہ کھیل کر اپنی دہت تو مٹا لیتے ہین افسوس کیون جناب کیا انھین لوگون کے پیٹ پالنے کی تعریف تھی - کیا اسطرح سے پیٹ بھر لینے والے بھی انسان کے زمرہ مین داخل ہین - کیا اسیطرح پیٹ پالنے کے واسطے جامئہ انسانی عطا ہوا ہے - کیا فرائض انسانی کی فہرست مین یہہ حالت بھی شامل ہے - کیا انکی حالت حیوانات سے بدتر نہین ہے - باقی آئندہ -

مراسلات

رانی کی کہانی کا بقیہ مندرجہ صفحہ ۲۵۳ لغایت ۲۷۵ مراسلہ نمبر

گنپت رام جی - وریچی کی کیفیت اور اصلیت تو آپ کی عنایت سے آج واضح ہو
ہمارے یہان کے مراسم قدیم مفید عام مین جو جو تغیرات ہوے ہین اونکا بیجا اور نا روا
ہونا اسی وریچی کی نظیر سے بخوبی ثابت ہے - مگر سواے افسوس کے کیا چارہ ہے
اسکی اصلاح نہ میرے اختیار مین ہے نہ آپ کے - مخدرات جو چاہین وہ کرین - او
مانے کسکو جون و چرا کی مجال ہے - اور وہ بھی کیا کرین یہہ سب تصرفات کچھہ حال
تو نہین ہین کچھہ بھی اب پرانے ہو گئے -

پنڈت صاحب - یہہ جو ارشاد ہوا کہ مخدرات کے آگے کسکو جون و چرا کی مجا
یہہ کوئی بات نہین ہے - اونکا اسمین کچھہ قصور نہین - یہہ سب ہماری غفلت او
بے پروائی کا نتیجہ ہے - اگر ہم باتفاق راے ایک قاعدہ مفید عام مقرر کرکے یہ تاکید
کہ اس قاعدے کے خلاف کوئی کارروائی نہو تو ہرگز تصرفات بیجا ظہور مین نہ آوین او
جب کوئی تغیر و تبدل بنظر فایدہ عام مناسب ہو تو باتفاق راے اکابر و عقلاے قوم
کرے اور درصورت ضرورت اون اناث کی راے بھی لیجاے جنکو ہرگونہ فائدہ عام قومی پر نظر ہے
اور یہہ جواب آپکا کہ یہہ تصرفات بھی اب پرانے ہو گئے - کافی نہین ہے تصرفات تو
ہوتے جاتے ہین - یاد کیجیے کہ آپ کی شادی مین کیا ہوا تھا - اوسکے بعد جو تقریبین آپ
کے یہان ہوئین اونمین کیا ہوا اور اب کیا ہوتا ہے - اور یہہ زمانہ کا خاصہ ہے
زمانہ مین تغیر تو ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے اور ہوتا ہی رہیگا - مگر ہان عقلا اور علما کے
کی راے سے جو تغیر ہوتا ہے وہ مفید عام اور عمدہ ہوتا ہے اور جہلا اور حمقا کی راے
جو تغیر اور تصرف ظہور مین آتا ہے وہ فقط مضر عام ہی نہین ہوتا ہے بلکہ اپنے موجد کو
پہلے خراب کرتا ہے - مخدرات سے کام لینا ممنوع نہین ہے کیونکہ ہر ایک مالک خانہ او
موضع یا مالک ملک اوروں ہی سے کام لیتا ہے مگر تغیر اور تصرف کا اختیار کام کرنیو

نہین ہوتا ہے۔ کسی جاہل کو اسوقت خانہ داری یا رسوم قومی مین نامحدود اختیار دینا اوس گھر یا قوم کے حق مین سراسر مضر ہے۔ گھر کا انتظام اوسی حالتمین درست ہوگا جب اوس انتظام کا کوئی عمدہ قاعدہ مقرر ہے اور اوسکی پوری پابندی ہوتی ہے۔ قوم کی تعریف اوسی گروہ پر صادق آتی ہے جنکے قواعد رسم و رواج سب یکسان ہون اور باہمی اتفاق ہو اور اتفاق اوسی حالتمین ہوگا جب قواعد رسم و رواج باہمی سب یکسان اور مفید عام ہون۔

گنپت رام جی۔ خیالات آپ کے سب درست اور وجوہات آپکے سب معقول ہین مگر غور تو فرمائیے کہ جہان بس نہ چلے وہان کیا کیجیے۔ اور علاوہ اسکے یہان کسکو اتنی فرصت ہے کہ گھر کے دھندے مین پڑے اور عورتون کے معاملےمین بھی دخل معقول دیتا پھرے یہان تو سرکاری نوکری اور اپنے کامون ہی سے فرصت نہین ملتی۔

ایک اور صاحب۔ ارے میان کن فضول باتون مین پڑے ہو۔ یاد رکھو کہ عورتون ہی کی قسمت سے ملتا ہے اور وہ خرچ کرتی ہین۔ اگر ان مصارف مین کمی کی نیت کروگے تو یہہ سب فروہی ملنی ہی نصیب نہ ہوگی۔ خیریت اسی مین ہے کہ چپکے بیٹھے رہو۔

پنڈت صاحب۔ یہہ باتین سنتے ہی پہلے تو بے اختیار ہوکر قہقہہ مار کر ہنسے اور فقط اسقدر کہہ کر کہ آپ کی باتون کا جواب کون دے سکتا ہے تبسم کنان اپنے دلمین یہہ خیال کرکے۔ کہ جواب —— باشد خموشی۔ خاموش ہو رہے۔

گروجی۔ آئیے مہاراج لگن کا وقت آگیا۔ گنپت رام جی نے لگن دچھنا وغیرہ کے سب روپے گروجی کے حوالہ کیے۔ تفصیل اوسکی مع دیگر حسابات کے تتمہ مین کہانی کے درج ہوگی تین بجے کنیان دان ہوا۔ چار بجے کے بعد پھیرا اور سپت پدی وغیرہ سب باتون سے فراغ ہوا۔ ارباب دختر۔ ارے طشتریان لائیو طشتریان۔ غرض شیرینی کی طشتریان آئین اور سمدہیون کو دی گئین۔

گنپت رام جی۔ کیون صاحب یہہ بے محل شیرینی کی تقسیم کا کیون رواج ہوا۔

گنپت رام جی کے ایک عزیز۔ میرے خیال مین تو اسکی ابتدا کی دو صورتین آتی ہین۔ اول یہہ کہ جب کبھی لگن طلوع آفتاب کے بعد یعنی دوسرے روز صبح کو ہوتا ہوگا اور برات کی رخصت مین دوپہر ڈھل جاتی ہوگی تو اسوجہ سے کہ کھانے کا وقت گذر گیا شیرینی سمدہیونکو کھلاکر رخصت کرتے ہون گے۔ یا یہہ کہ لگن کے بخیر و خوبی ہو جانے کی مسرت

مین تمنیاً اور تبرکاً پرشاد کے طور پر شیرینی کھلا کر منہ میٹھا کر دیا جاتا ہوگا ۔ مگر اس شیرینی کا نام (حاضری کی مٹھائی) دلیر دستک دیتا ہے کہ یہہ اہل اسلام کے شربت کی نقل ہے اور اسکا رواج غالباً اہل اسلام کی حکومت مین یون ہوا ہوگا کہ رفقاے اہل اسلام کی تالیف قلوب کی غرض سے بعد اختتام لگن کے ایسے موقع پر شیرینی تقسیم کیجاتی ہوگی مگر اجی ان اور سب باتین اندھا دھند ہین وہان یہہ بھی ایک لکیر پیٹی جاتی ہے اور ناعاقبت اندیشان خرد دشمن نے اسمین بھی اختراعات اور تصرفات ناروا کو دخل دیا ہے اور دے رہے ہین ان سب باتون کو کہانتک نکتہ چینی کی نگاہ سے دیکھا جائے ۔ ایسے ایسے امور کی اصلاح تو اوسی صورت مین ممکن ہے کہ جب ہم سب کو آئین قومی کی ترتیب اور اصلاح کیجانب توجہ ہو اور باہمی اتفاق ہو ۔ جب یہ بقول آپ کے یہان عنقا ہے تو پھر ایسی باتون کیطرف توجہ کرنا ہی بیکار ٹھہرا ۔

پنڈت صاحب ۔ اے جناب شیرینی اور طشتری وغیرہ یہ سب جدید ایجاد ہین ہین وطن مین نہ تو سابق مین اسکا ذکر تھا اور نہ اب ہے اور ہندوستان مین بھی مدت تک کوئی اس سے واقف نہ تھا ۔ اصل اسکی یہہ ہے کہ جسطرح اب ہند مین چند سے سی خمہ اور پان کی تواضع کا عام دستور ہو گیا ہے ۔ اسیطرح وطن مین چاے کی تواضع کا عام دستور تھا اور اسی رواج کے موافق لگن مین جو لوگ رات کو رہتے تھے اونکو وطن مین چاے کی تواضع ہوتی تھی ۔ وطن سے جب ہم لوگ ہند مین آئے تو عرصہ تک حسب عادت وطن لگن کی رات کے حاضرین کو چاے پلائی جاتی تھی ۔ جب یہہ دیکھا کہ یہان گرمی کی فصل مین چاے مضر صحت ہوتی ہے تو سردی مین چاے اور گرمی مین شربت کی تواضع ہوتی رہی ۔ کیونکہ ہند مین سابقاً عموماً شربت کی تواضع کا دستور تھا ۔ جیسا کہ اب بھی جملہ دیہات او قصبات ہند مین رواج ہے ۔ بعد چندے کسی صاحب نے جب یہہ دیکھا کہ ہند کے دیہات مین شربت اور شہرون مین بجاے شربت کے مہاجنون کے یہان یہہ قاعدہ ہے کہ جو جسکے یہان جاتا ہے اوسکو خالی پانی نہین پینے دیتے بلکہ ایک ڈلی مٹھائی کی (کہ جسکو بنگالیون کے یہان اب جل پان کہتے ہین) دیجاتی ہے ۔ اور اوسوقت کی سب مٹھائیون مین جلیبی جو سب سے زیادہ مفید اور مقوی دماغ شیرینی خیال کیجاتی تھی زیادہ رائج تھی لہذا اونھون نے بھی جلیبی کی تواضع لگن کی رات کو پسند کی رفتہ رفتہ یہہ دستور ہو گیا کہ لگن کی رات کو جو رہتا تھا اوسکو جلیبی کی تواضع اوسیطرح کیجاتی تھی

جسطرح چاے کی تواضع وطن مین ہوتی تھی عام اس سے کہ سردی ہو یا گرمی یا برسات مگر جسطرح حقے اور پان کی تواضع مین اب یہہ قاعدہ ہے کہ جسکا جی چاہتا ہے وہ پیتا ہی اور کھاتا ہے اور جسکا جی نہین چاہتا وہ نہین پیتا اور نہین کھاتا اوسیطرح لگن کی رات کو بھی رہنے والون مین سے منجملہ حاضرین جلسہ کے جسکا جی چاہتا تھا وہ ایک دو جلیبی کھا لیتا تھا اور جسکا جی کھانے کو نہین چاہتا تھا وہ نہین کھاتا تھا اور نہ لیتا تھا۔ حاضری اسکا نام اسی وجہ سے کہا گیا تھا کہ فقط حاضرین جلسۂ لگن کو جلیبی کی تواضع ہوتی تھی اور لفظ حاضری کے زبان زد ہونے کی وجہ یہہ ہوئی کہ ہماری سب قوم کے لوگ بوجہ عملداری اہل اسلام کے فارسی خوان تھے۔ بعد اسکے یہہ ہوا کہ کسی مفلس اور طامع آدمی نے اگر کھایا تو بھی جلیبی لیکر رکھ لی لیکن جو اسطرح جلیبی لیکر باندہ لیتا تھا وہ سب کی نظرون مین حقیر سمجھا جاتا تھا۔ آخر کار یہانتک نوبت پہونچی کہ باستثناے ارباب ثقات کے سب حاضرین لگن چار چار جلیبیان لیتے تھے عام اس سے کہ وہ کھاوین یا باندہ لیجاوین۔ مگر سوے حاضرین جلسہ کے اور کسی کا حصہ نہ کوئی لیتا تھا اور نہ دیتا تھا۔ جب حصہ باندہ لیجانے کا رواج بڑہنے لگا تو بعض طامع مکرر حصہ یا غیر کا حصہ بھی مانگنے لگے بلکہ ٹوکری پر ہاتھ پڑنے لگا۔ جب بجاے شریفانہ تواضع کے چھینا جھپٹی ہونے لگی تو یہہ قرار پایا کہ تین تان مین ۳ حصے اور چار تان ۴ حصے اور پانچ تان مین ۵ حصے سمدہی صاحب کو دے دیئے جایا کرین تا کہ وہ بطور خود تقسیم کر دیا کرین۔ عرصہ تک اسکا عملدرآمد رہا۔ پھر اسمین حصون کی ترقی یہانتک ہوئی کہ بڑہتے بڑہتے تین تان مین ۱۵ اور چار تان مین ۲۰ اور ۵ تان مین ۲۵ حصون کی نوبت پہونچ گئی بعد چندے کسی صاحب نے بجاے جلیبیون کے امرتیان جو بہ نسبت جلیبیون کے گران ہوتی ہین قایم کین جب چند ناعاقبت اندیش ان فضول ترقیات کے ثنا خوان ہوے تو کسی نے بجاے جلیبی یا امرتی کے شیرینی کی طشتریان اور کسی نے میوہ کی طشتریان ایجاد کر دین لیکن ابھی تک ایسے بھی لوگ موجود ہین جنکے یہان جلیبیان اور امرتیان ہی بپابندی مرجاد قدیم دیجاتی ہین اور یہہ سب کو اقرار ہے کہ جلیبیان مرجاد قدیم اور طشتریان ایجاد بندہ ہین حالانکہ دراصل جلیبیان اور امرتیان اور طشتریان سب ہماری فضول ایجادین ہین فقط چاے کی تواضع سے یہانتک نوبت پہونچی ہے۔ جسطرح وطن مین چاے کی تواضع ہوتی تھی اور ہوتی ہے اوسیطرح اور اوسی شکل سے قایم مقام جب اب ہند مین حقے اور پان کی

تواضع ہوتی ہے تو اب یہہ حلیبیان اور لمرتیان اور طشتریان سب فضول اور زاید ہین
یا نہین - چاہے یا شربت یا حقّہ یان کی تواضع جو اب اکثر اقوام ہندکو یہان جل پان کی بنگالہ
مین یا چاے پانی کی یورپین مین ہوتی ہے انمین سے کوئی اگر ان اشیاے تواضع کو
باندہ لیجاے تو اوسکی یہہ حرکت نامعقول اور معیوب سمجھی جاے گی یا نہین - ہم سب
اوسکو ہنسین گے یا نہین - ہم سب کی نظرون مین وہ شخص ذلیل اور خوار ہوگا یا نہین
ہم سب اوسکو جامۂ انسانیت سے عاری کہین گے یا نہین اور عقل سے خارج سمجھین
یا نہین - جب ان اشیاے تواضع کے باندہ لیجانے والے کو ہم سب سے زیادہ تر
ذلیل اور خوار اور بدتر از حیوان خیال کرین گے تو ہم جو جاے کے قایم مقام حلیبی
طشتری کو باندہ لیجاتے ہین یا لیجائین گے تو ہم کو سب لوگ کس نظر سے دیکھتے ہونگے
یا دیکھین گے -

ارباب دختر کے ایک عزیز - ہان جناب یہہ تو سب سچ ہے مگر یہہ تو فرمایا
جاے کی تواضع کے قایم مقام ہند مین حقّہ اور پان کی تواضع جب موجود تھی تو اکا برین
نے بجاے اوسکے حلیبی کو کیون ترجیح دی تھی - حلیبی تو اوسی وقت تجویز ہوئی تھی جب بزرگون کو
فضولی ناپسند تھی اور فایدۂ عام پر نظر تھی - ہان یہہ حلیبیون کے حصہ دینا یا طشتریان الٹ
اوسوقت کی ایجاد ہین جب فضولی کا پیش خیمہ آچکا تھا - باقی آیندہ -

۲۲ نومبر ۱۸۸۸ء

باریک پوشاک کا پہننا محض خلاف عقل ہے

قبل اسکے مین ایک مضمون بدرخواست راے دینے واقفان شاستر کے سلک تحریر مین لایا
تھا مگر تعجب بلکہ تاسّف کا مقام ہے کہ واقفان وید و شاستر اس طرف متوجہ نہوئے خیر
اب مین اپنے سمند قلم کی باگ کو روک کر دوسری طرف موڑتا ہون اور میدان قرطاس مین
دوڑاتا ہون کہ مراسلۂ کشمیر نمبر ۹ بابت ماہ ستمبر ۱۸۸۸ء مین ایک مضمون نسبت پوشاک
کے نہایت بسط اور تفصیل کے ساتھ تسطیر ہوا ہے کہ کوئی مضمون اسکے سامنے
شمع کو چراغ دکھانا ہے مگر بمصداق اسکے کہ تا وقتیکہ ایک ہی مضمون کی چھیڑ چھاڑ مدام
مین نہ کیجاے اوسکی مضرتون کا لوگون کے دلون پر نقش ہونا مشکل اور غیر ممکن

اس لیے اوسی مضمون کی نسبت تحریر کرنا مناسب خیال کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ برادر صاحبان والاشان اس کو بہ نظر تعمق اور غور ملاحظہ فرمائین گے۔

اوّل۔ لڑکون اور مستورات کو علاوہ بے سطری کے خیال کے اونکے اجسام کو نہایت تکلیف ہوتی ہے اور اونکا بدن چھلتا ہے گو وہ اپنی تکلیف اور بدن چھلنے کو زبان پر نہین لاتے ہین اور بہ سبب لباس بیش قیمت ہونے کے فخر کرتے ہین۔

دوئم۔ سادے اور موٹے کپڑے پہننا بدن کو آرام بخشتا ہے اور صحت کو مفید ہوتا ہے برخلاف اسکے باریک اور بیش قیمت کپڑے پہننا علاوہ فضولی مین داخل ہونے کے بدن کو دکھہ دیتا ہے اور مضر صحت جسمانی ہوتا ہے۔ نہین معلوم کب تک یہہ لکیر پیٹی جاے گی۔ اپنے عزیز بھائیون اور مستورات کو ورطۂ ہلاکت مین ڈالا جائیگا۔ اب وہ وقت نازک آیا ہے کہ اس بات پر خیال فرمایا جاے اور فضولی کو بکلی ترک کرکے سمندر پار بھگایا جاے۔

سوم۔ بعض لڑکون اور مستورات کو گوٹا کناری وغیرہ کے کپڑون سے نفرت اور ناگوار طبیعت ہے مگر مجبور ہین کیونکہ وہ اسکا رواج اپنی قوم مین پاتے ہین اور ہمقوم لڑکون ور مستورات کو پہنے ہوے دیکھتی ہین۔ شکر ہے کہ مدارس مین لڑکونکو صاف و سادے سنگین کپڑے پہننے کی تعلیم ہوتی ہے جسکے سبب سے اونکے دل باریک اور بیش قیمت کپڑون کے پہننے سے تنفر کرتے ہین اور کرتے جائین گے۔ پروردگار نے انسان کو دیگر جانورون سے اشرف اور عقلمند بنایا ہے اسلیے ہمکو لازم ہے بلکہ ہمارا عین فرض ہے کہ ہم اپنی صحت اور تندرستی کا نہایت خیال رکھین اور کوئی ایسی بات نہ کرین جو مضر صحت ہو۔

چہارم۔ مجھکو نہایت تاسف ہوتا ہے کہ دیگر اقوام ہمارے لڑکونکو باریک اور بیش قیمت کپڑے پہنے ہوے دیکھتے ہین اور ہنستے ہین اور ہماری عاقل قوم کو فضولی کا بانی خیال کرتے ہین۔

پنجم۔ یہہ باریک اور بیش بہا کپڑے ہمارے لڑکون اور مستورات ہی کا حصہ نہین ہے بلکہ ہم دیکھتے ہین کہ ہمارے اکثر برادر صاحبان نوجوان بھی اسکو زیب تن کرکے مرغ زرّین بنتے ہین جب باین ریش و فش ہم خود اسکے پہننے کو اچھا جانتے ہین تو ہمارے لڑکے اور مستورات کیونکر تقلید نہ کرین۔ بقولیکہ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔

ششم۔ یہ روپیہ جو باریک اور بیش قیمت کپڑون مین صرف کیا جاتا ہے اگر اچھے کامون اور

اطفال کی تعلیم مین صرف ہو تو کیا خوب بات ہو ۔
ہفتم ۔ سنگین سادی کپڑے علاوہ صحت جسمانی قایم رکھنے کے لڑکونکو والدین کی ہاربیٹ سے محفوظ رکھتی ہین کیونکہ سنگین کپڑے مضبوط ہوتے ہین اور جلد نہین پھٹتے ہین ۔ برخلاف اسکے باریک کپڑے بسبب نازک اور سبک ہونے کے جلد پھٹ جاتے ہین اور لڑکونکو مار کھلوانے کا باعث ہوتے ہین ۔

راقم کمترین مخلوقات پنڈت گوپی ناتھ شیوپوری
ملمس از برتا بگڈہ

گنجینۂ دانش

۱ ۔ سزاوار تعریف وہ شخص ہے جو دل کشادہ رکھتا ہو اور غضب کی آگ کو حلم کے پانی سے سرد کرتا ہو ۔
۲ ۔ انسان کو چاہیے کہ مثل سوپ یعنی چھاج کے خس و خاشاک کو پھینک کر خلاصہ نگاہ رکھے نہ یہ کہ مثل چلنی کے سیدہ پھینکدے اور بھوسی نگاہ رکھے ۔
۳ ۔ حیات مثل حباب کے ہے اور وقت نہایت بیش قیمت ۔ جسنے وقت کی قدر کی وہ سب آفات سے محفوظ ہے اور اوسی کی عمر دراز ہے اور جسنے وقت کی قدر نہ کی اور عمر کو بیہودہ ضایع کیا اوسکی عمر کوتاہ ہے ۔ انسان کو چاہیے کہ وقت کو غنیمت جانکر ایکدم بھی ادنے فرائیض انسانی سے غافل نہ رہنے ۔ اور رضاے حق کا جویا رہے ۔
۴ ۔ درمیان گدا اور درویش کے نہایت فرق ہے ۔ درویش وہ ہے کہ دینا سے اپنے دل کو گرویدہ نہ رکھے اور سب کا رمین لگا رہے ۔ اور گدا وہ ہے کہ دینا کو اوس سے گریز نہو ۔ اور وہ رات دن دندان طمع دراز رکھے ۔
۵ ۔ جس شخص مین فی الحقیقت صفت درویشی کی ہے وہ ہر دل عزیز اور محبوب دلہا ہے اور جو شخص گدا ہے وہ مقہور دارین ۔
۶ ۔ مرد جاہل اور بے ہنر اور محتاج اور طامع اور خود غرض کی دلیری حمق سخاوت بدسرفی ۔ خموشی بے زبانی ۔ شیخی بیوقوفی ۔ سخن تراشی اور سحر بیانی یاوہ گوئی اور ہرزہ درائی خندہ روئی اور لطیفہ گوئی ہزل اور مسخرگی ۔ گوشہ گیری دیوانگی کثرت ملاقات دریوزہ گری ۔ خوردونوش کا تکلف تن پروری اور بیحیائی ۔ فاقہ کشی اور عریانی

پست ہمتی۔ سفر۔ سرگشتگی یکجائی سایہ پر وری۔ تجردی۔ نکبت و گناہگاری۔ کدخلقی بد نفسی مین داخل ہے۔ غرض مرد جاہل اور محتاج اور طامع سب کی نظرون مین خوار رہتا ہے اور ہر ایک فعل اوسکا عیب ہی کی صورت مین جلوہ گر ہوتا ہے۔ کیونکہ جوہر انسانی سے وہ معرا ہے۔

۸۔ تربیت کا زمانہ گذر جانیکے بعد ناقابل کو تربیت کرنا بیکار ہے اور قابل و اہل کو تربیت نہ کرنا جاہلیت ہے۔

۸۔ حقتعالیٰ کو ہر وقت یاد رکہنا اور قانون قدرت پر عمل کرنا اور فرائض انسانی کا ادا کرنا سب پر واجب ہے۔

۹۔ ایک بڑے بزرگوار کا قول ہے کہ مردونکو زندہ کرنا اور اندہونکو بینا کرنا بحکم و قانون ربانی سہل ہے مگر ایک نادان کا دانا اور ایک احمق کا عاقل بنانا نہایت مشکل ہے بلکہ وقت گذر جانے کے بعد ناممکن ہے۔

۱۰۔ کوئی شکستہ چیز کچہہ قیمت نہیں رکہتی ہے الا دل۔

۱۱۔ غنی کو کہانے کے واسطے وہی وقت اچہا ہے جب اشتہا ہو اور فقیر کو جب میسر آوے۔

۱۲۔ راز کے پوشیدہ رکہنے مین دو فایدے ہین ایک یہہ کہ سر انجام اوسکا جلد ہوتا ہے اور دوسرے در صورت نا سر انجامی عیب جویونکو زباندرازی اور دشمنونکو شادیکا موقع نہین ملتا ہے۔

۱۳۔ ایک حکیم کا قول ہے کہ تین آدمی اور تین چیزین جس شہر مین نہون وہان سکونت نہ کرے۔ حاکم عادل۔ مصنف خدا ترس۔ طبیب حاذق۔ نہر جاری۔ حمام گرم۔ بازار آبادان۔

۱۴۔ تین قسم کے آدمی اگر بدخلقی کرین تو معذور رکہنا چاہیے۔ روزہ دار۔ بیمار۔ مسافر۔

۱۵۔ انسان اگر راحت چاہے تو تین آدمیون سے دور رہے۔ زن بدچلن۔ نوکر بدعمل۔ رفیق عیب جو۔

۱۶۔ تین قسم کی عورتون سے پرہیز واجب ہے۔ اول وہ جو قبل تیرے دوسرا شوہر رکہتی ہو۔ دوم وہ جو اپنی کمائی تجہکو کہلائے۔ سوم زن ستارہ۔

۱۷۔ تین شخص روش حکمت سے دور ہین۔ اول وہ جو اپنی قوۃ پر اسقدر اعتماد کرتا

ہو کہ بغیر غور کے اپنے آپ کو جا بے دشوار اور پر خطر مین ڈالے۔ دوم وہ کہ کھانے پینے کا تمیز نہ رکھتا ہو۔ اور اسقدر کھائے کہ معدہ اوسکے ہضم کرنے سے عاری ہو۔ سیوم وہ کہ دشمن کی باتون پر فریفتہ ہو۔

۱۸۔ اصل نیکی کی تین چیزین ہین۔ تواضع بے طمع۔ سخاوت بے منت۔ خدمت بے مکافات۔ باقی آیندہ۔

بندہ پنڈت ہرشنکر تکو از پرتاب گڈہ

براد رصاحبان مخدوم بندہ مہتمم صاحبان مراسلۂ کشمیر زاد عنایتہ۔ بعد نمسکار کے عرض یہہ ہے کہ جوابات سوالات مندرجہ صفحہ ۲۳۱ مراسلہ نمبر ۹۵ بابت ماہ اگست ۱۸۹۸ء ارسال خدمت کیے جاتے ہین اگرچہ مناسب ہو تو صاحب سوال کنندہ کو بذریعہ مراسلۂ قومی کے جوابات سے مطلع فرمادین۔

راقم خاکسار پنڈت شام ناتھ تکو اسسٹنٹ انجنیر ضلع دیواس ملک مالوہ صلاع شوستہ ہند

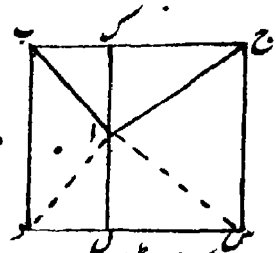
جوابات

(۱)

اب = ۶۰

اج = ۸۰

بج = ۱۰۰



∵ ۱۰۰² = ۶۰² + ۸۰² ∴ بج² = اب² + اج² یعنی بموجب حکم شکل سینتالیس مقالہ اوّل زاویہ باج قائمہ ہوا نقطہ ا سے کال متوازی ب د یا ج س کے کھینچو اک اور ال ب ج اور س د پر عمود ہونگے کیونکہ ج ب د س مربع ہے۔

چونکہ مثلث ب ا ج قائمۃ الزاویہ ہے اور زاویۂ قائمہ ب ا ج سے اک خط ب ج پر عمود ہونے کی حالت مین واقع ہے اسوجہ سے بموجب حکم حاصل شکل ۸ مقالۂ ششم کے

۶۰² = ۱۰۰ × ک ب ∴ ک ب = ۶۰²/۱۰۰ = ۳۶۰۰/۱۰۰ = ۳۶ اور ج ک = ۱۰۰ − ب ک = ۱۰۰ − ۳۶ = ۶۴ اور بموجب حکم حاصل شکل ۸ مقالۂ ششم اک² = ک ب × ج ک = ۳۶

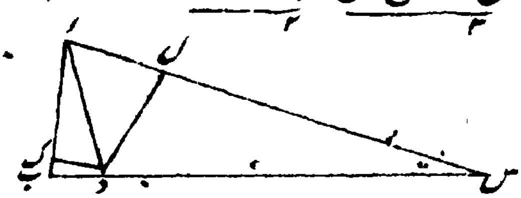
۳۶ ∴ اک = √(۳۶+۲۳۰۴ + ...) = ۲۳۰۴ = ۴۸ ہے اور ال = کل − اک = ۱۰۰ − ۴۸ = ۵۲

رقبۂ مثلث اب ج = (اک × ب ج)/۲ = (۴۸ × ۱۰۰)/۲ = ۲۴۰۰

رقبۂ مثلث اب س = (کب × دب)/۲ = (۳۶ × ۱۰۰)/۲ = ۱۸۰۰

رقبۂ مثلث ا د س = (ال × دس)/۲ = (۵۲ × ۱۰۰)/۲ = ۲۶۰۰

رقبۂ مثلث ا ج س = (ج ک × ج س)/۲ = (۶۴ × ۱۰۰)/۲ = ۳۲۰۰



اد = ۱۳ فٹ

دک = ۵ فٹ

دل = ۱۰۲۴ فٹ

بموجب حکم شکل ۴۷ مقالہ اول اک² = اد² − دک² = ۱۳² − ۵² = ۱۶۹ − ۲۵ = ۱۴۴ ∴ اک = ۱۲

چونکہ مثلث ادب قائمۃ الزاویہ ہے اور زاویۂ قائمہ ادب سے دک عمود اوپر ضلع اب کے گرایا گیا ہے اس وجہ سے بموجب حکم حاصل شکل ۸ مقالہ ۶ کے اد² = اب × اک یعنے ۱۳² = اب × ۱۲ ∴ اب = ۱۳²/۱۲ = ۱۶۹/۱۲ = ۱۴ ۱/۱۲ فٹ

اسیطرح ال = √(اد² − دل²) = √(۱۳² − ۳۶۴) = √(۱۶۹ − ۱۰۴۸۵۷۶) = ۲۴۸۲۰۹ =

۸،۶ اور اس × ال = اد² یعنے اس = اد²/ال = ۱۳²/۸،۶ = ۱۶۹/۸،۶ = ۱۶۹/۸،۶ = ۱۶۹ = ۱۶۹/... = ۱۶۹/...

۱۲ ۵/۱۲ فٹ

بک = اب − اک = ۱۴ ۱/۱۲ − ۱۲ = ۲ ۱/۱۲ فٹ

بموجب حکم حاصل شکل ۸ مقالہ ۶ دب² = اب × بک = ۱۴ ۱/۱۲ × ۲ ۱/۱۲ ∴ دب =

√(۱۴ ۱/۱۲ × ۲ ۱/۱۲) = √(۱۶۹/۱۲ × ۲۵/۱۲) = (۱۳ × ۵)/۱۲ = ۶۵/۱۲ = ۵ ۵/۱۲ فٹ اور سل = اس − ال =

۱۶ ۴/۲۵ − ۸۴/۲۵ = ۱۳ ۱۰۴/۲۵ فٹ س د² = اس × سل = ۱۶ ۴/۲۵ × ۱۳ ۱۳/۲۵ ∴ س د =

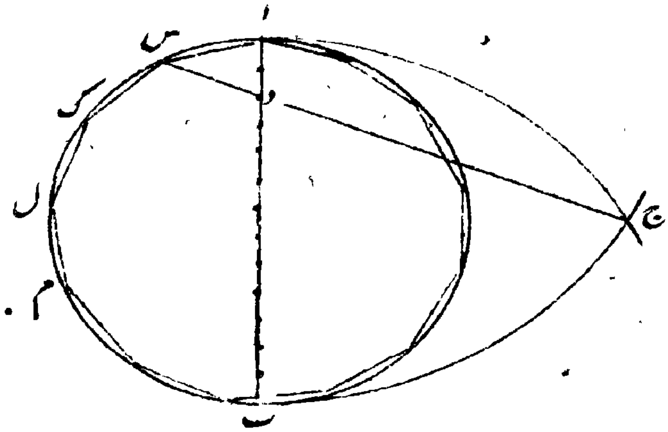
√(۱۶ ۴/۲۵ × ۱۳ ۱۳/۲۵) = ... = ۱۶ ۴/۵ فٹ ∴ ب س = ب د + د س = ۵ ۵/۱۲ +

۱۶ ۴/۵ = ۲۲ ۱۳/۶۰ فٹ اور رقبۂ مثلث اب س = (ب س × اد)/۲ = (۲۲ ۱۳/۶۰ × ۱۳)/۲ = ۱۴۴ ۲/۱۲۰ اکثر فٹ

جواب ضلع اب = ۱۴ ۱/۱۲ فٹ ضلع ب س = ۲۲ ۱۳/۶۰ فٹ ضلع اس = ۱۶ ۴/۲۵ فٹ

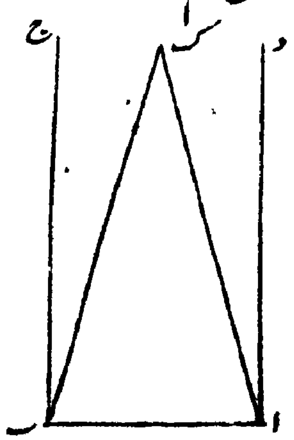
اور رقبہ مثلث ا ب س = ۲۲/۸ ۱۴۷ مکسر فٹ

(۳)



اب کوئی قطر دائرہ مین فرض کرو اور نقطہ ا کو مرکز گردان کر دوری ا ب کے ساتھ ایک دایرہ بناؤ اور نقطہ ب کو مرکز گردان کر دوری ب ا کی سات ایک دائرہ بناؤ اور فرض کرو کہ نقطہ ج پر دونو دائرے ایک دوسرے کو قطع کرتے ہین۔ قطر ا ب کو ۱۳ برابر حصّون مین منقسم کرو اور حصہ دوم کے انجام یعنی نقطہ د اور نقطہ ج مین خط ج د ملا کر ج د کو خارج کرو محیط دائرہ تک۔ اور بمقام تقاطع کو نقطہ س سے ظاہر کرو تو ا س تیرہوان حصہ کل محیط کا ہوگا۔ پس اگر خط ا س کے برابر محیط دائرہ پر خط س ک اور ک ل اور ل م وغیرہ بموجب حکم شکل اوّل مقام چہارم کے قایم کیے جائین تو تیرہ ضلع کی شکل دائرہ مین بنجاے گی۔ اس قاعدہ سے جسقدر ضلع کی شکل کسی دائرہ مین بنانی ہو بن سکتی ہے یہ عام قاعدہ واسطے حل کرنے اس قسم کے سوالات کے ہے۔

(۴)



اب کوئی خط فرض کرو ا ور نقطہ ا او ب سے اب پر عمود آ د اور اب ج کھینچو اور بموجب حکم شکل ۳۲ مقالہ اول کے خط اب کے انجام نقطہ آ پر زاویہ داک برابر ½ حصہ زاویہ قائمہ کے بناؤ او اسیطرح زاویہ ج ب ک برابر ½ حصہ زاویۂ قائمہ کے بناؤ اور مقام نقاط اک و ب ک کو مقام ک پر فرض کرو تو مثلث اب ک کے زاویۂ ک اب وک ب ا تیرہ گنے ہونگے زاویہ راس اک ب سے۔

چونکہ زاویہ ج ب ا برابر ہے ½ حصہ زاویہ قائمہ کے اور زاویۂ اب ج قائمہ ہے اسلیے زاویہ اب ک برابر ہوا ½ حصہ زاویۂ قائمہ کے اور اسیطرح زاویۂ ب اک بھی برابر ½ حصہ زاویہ قائمہ کے ہوا۔ اسلیے زاویۂ اب ک اور ب اک ملکر برابر ½ حصہ زاویہ قائمہ کے ہوے یعنی برابر ½ حصہ دو قائمہ کے ہوے اور بموجب حکم شکل ۳۲ مقالہ اول کے زاویۂ ب ک ا برابر ½ حصہ دو قائمہ کے ہوا اور زاویۂ اب ک یا ورب اک علیحدہ علیحدہ برابر ½ حصہ ایک قائمہ کے ہیں یعنی ہر ایک برابر ½ حصہ دو قائمہ کے ہے۔ پس چونکہ زاویۂ ک ب ا۔ اور ب اک آپسمین برابر ہین و ہر ایک ½ حصہ دو قائمہ کے برابر ہے اور زاویہ راس ب ک ا ½ حصہ دو قائمہ کے برابر ہے اسلیے مثلث اب ک ایسا مثلث مساوی الساقین ہے کہ جسکی زاویہ اب ک اور ب اک ۱۳ گنے ہین زاویۂ راس ب اک سے۔

(۵)

$د^{۳} + د = ۱۰$

مگر $۱۰ = ۲^{۳} + ۲$

اسلیے $د^{۳} + د = ۲^{۳} + ۲$

اسواسطے $د = ۲$ جواب

(۶)

فرض کرو کہ رقم دریافت طلب د ہے اسواسطے $د^{۲} = \frac{۱}{۴}$

یعنی $د = \frac{۱}{۲}$

لہذا رقم دریافت طلب ½ ہوئی۔

مہتمان مراسلۂ کشمیر۔ نمسکار۔ ماہ اکتوبر [illegible] کا مراسلہ جالندہر سے پھرتا ہوا آج میرے پاس پہونچا او سکے صفحہ ۱۰۳ پر ایک سوال حل طلب درج ہے۔

میری رائے مین اوسکے جواب کا انتظار ہے اسواسطے جواب خدمت عالی مین ارسال ہے ـ بعد ملاحظہ اگر مناسب ہو تو درج مراسلہ فرماکر سوال کنندہ کو جواب سے مطلع فرمائیں اور اگر نامناسب ہو تو معاف فرمائین عین عنایت ہوگی ـ فقط

ایکہزار ۵۰۰ × ۱۰۰ . ۱۰۰۱ = ۱+۱۰۰۰

جواب ۵۰۰۵۰۰ پانچ لاکھ پانچسو روپے کل تھے جو تقسیم کیے گئے ـ

رقیمہ نیاز پنڈت جانکی ناتھ عرف گنجو ـ

مہتمان مراسلۂ کشمیر ـ نمسکار ـ مین کمال ارزو اور شوق کے ساتھہ اس امر کو ظاہر کرتا ہون کہ واقع ۲۰ ـ اکتوبر ۱۸۷۲ء کو جو مراسلۂ کشمیر بنام پنڈت اوتار کشن صاحب آغہ آیا اوسکو دیکھکر کمال خوشی حاصل ہوئی مگر پھر اوس خوشی سے زیادہ افسوس یہہ بھی ہوا کہ یہہ رسالہ خیرخواہ قوم مجاریہ پنڈت شیونراین صاحب بہار مرحوم محب وطن ۸ سال سے برابر جاری ہو نکلتا ہے مگر ابتک اس نیازمند کی نظر سے کبھی نگذرا ـ چونکہ ہم لوگونکو اس رسالہ کی مدد کرنا اور دیکھنا واجب ہے لہذا آپ صاحبون کو بذریعۂ نیازنامہ کے تکلیف دیتا ہون کہ براہ عنایت و کرم ماہ اکتوبر سے مراسلۂ کشمیر جنت نظیر حسب پتہ ذیل بنام خاکسار بھی روانہ ہوا کرے تاکہ نیازمند بھی فیضیاب ہو ـ

مجھکو امید قوی ہے کہ مطالعۂ مراسلۂ ماہ اکتوبر سے ضرور فیضیاب ہونگا ـ اور زبانی پنڈت اوتار کشن صاحب آغہ یہہ بھی معلوم ہوا کہ مطبع بہار کشمیر سے ایک رسالہ مسمی بہ مرآۃ الہند بھی ہوا نکلتا ہے ـ اوسکی دید کا بھی ازحد مشتاق ہون ـ ایشر ایسے نادر رسالہ کو ترقی بخشے اور اوسکے مہتمان کی بلندحوصلگی کو برقرار رکھے ـ آمین

آپکا نیازمند پنڈت جگت نراین رازدان
مختار ریاست مرسان ازعلیگڈہ باغ پنڈت
افتاب رائے صاحب آغہ ۲۹ ـ اکتوبر ۱۸۷۲ء

بعالیخدمت مہتمان مراسلۂ کشمیر ـ نمسکار ـ راقم اپنی کوتاہ قلمی پر آپ ہی افسوس کرکے

معافی کا خواستگار اور طلبگار رہے :- بالفعل ہمارے دیوان صاحب مہربان برگزیدہ صفات دیوان پنڈت شیو ناتھ جی صاحب کول پرائیویٹ سکرٹری مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ والی جموں وکشمیر ولداخ وگلگت ویارقند وغیرہ کو شوق مطالعۂ دیوان حافظ کا بہت تھا۔ لیکن جو اکثر معنی بعض بعض اشعار کے سمجھانے سے بھی سمجھ مین نہ آتے تھے اسواسطے بہت تلاش اوسکی شرح کی گئی مگر دستیاب نہ ہوئی اب تھوڑے دن ہوی کہ ایک جلد قلمی دیوان جناب ممدوح موصوف کو بخط ایران دو تین سو برس کی لکھی ہوئی ملی اوسپر کسی بزرگ نے بعلم صوفیہ معنے الفاظ مندرجۂ دیوان موصوف لکھے تھے لیکن وہ بے ترتیب تھی لہذا دیوانصاحب ممدوح نے براے سہولت اصحاب شائقین مطالعہ دیوان مذکور کی ردیف وار ترتیب اور درستی بدین غرض کرا اور صاحبون کو بھی اوسکے مطالعہ سے لطف حاصل ہو۔ بالفعل ردیف الف مندرجہ نقشۂ ہذا بعالی خدمت مہتمان مراسلہ ترسیل ہے اور آیندہ ردیف (ب) اسیطرح وقتاً فوقتاً تا ردیف (ی) مرسل ہوگی تاکہ کسی گوشہ مراسلہ مین اس کلام بزرگ کو بھی جگہہ دیجائے۔

شرح دیوان حافظ ردیف الف

نمبر شمار	لفظ	تشریح
۱	استغنا	ہیبت جلالت الٰہی را گویند
۲	امر	ارادت خود را جاری داشتن است بر سالک
۳	آشنائی	تعلق بہ ربوبیت را گویند کہ ہمہ موجودات نیز از تست چون تعلق خالقیت بر مخلوقیت
۴	اسلام	اعمال مناسب را گویند
۵	ابر	حجابے را گویند کہ سبب فضولی شود۔
۶	آب روان	فرح متواتر بر دل سالک را گویند
۷	ارادہ	رد و حیرت را گویند رکا سے کہ ندانند خیر و شر اورا
۸	آستان	عمال عبادت را گویند
۹	افعال	ظاہر کردن احوال درونی را گویند
۱۰	افتادگی	طلوع جلالت الٰہی را گویند۔

۱۱	آفتاب	غنائے مطلق وصل را گویند
۱۲	اوباش	تارک صواب را گویند

راقم کنور پنڈت موہن لال شنگلو
سررشتہ دار عدالت دیوانی شہر جمون -

بخدمت مہتمان مراسلۂ کشمیر - نمسکار - مضمون ذیل کو کسی گوشہ مراسلۂ کشمیر مین جگہہ دیکر راقم کو ممنون اور مشکور فرمائیے -

بندہ پنڈت سنگم لال چک طالب‌العلم درجۂ اوّل کیننگ کالج لکھنؤ -

وَہُوَ ھٰذا

چو شمع از پئے علم باید گداخت ✻ کہ بے علم نتوان خدا را شناخت

کیا خوب قول سنجیدہ و پرنور اور کیا عمدہ سخن پسندیدہ و روشن ظہور ہے کہ پرتو علم سے ہر چیز کیا ادنی کیا اعلی زمین سے آسمان تک روشن ہے اور علم وہ شے برتر ہے کہ جسپر خالق کی شناخت اور مخلوق کی پرداخت منحصر ہے جیسا کہ علم اصل ہے اور آداب اور اخلاق اسی درخت کی شاخین ہین کہ ان دونون کا حاصل ہونا بدون علم کے دشوار بلکہ غیر ممکن ہے کیونکہ حیوان اور انسان مین اسی علم سے فرق اور امتیاز ہے اور اسی کے سبب سے انسان کل موجودات مین بابرگ و ساز - درصورتیکہ انسان حلیۂ علم اور زیور ادب سے آراستہ اور پیراستہ نہین ہے تو وہ حیوان مطلق ہے اور بے انداز - اور جو شخص لباس عقل اور دانش سے زیبایش اور آرایش رکھتا ہے تو وہ جملہ اشخاص سے ممتاز ہے اسی سبب سے یہہ قول دائر اور سائر ہے کہ انسان تہذیب اور تادیب اور علم اور عقل کے باعث سے انسان ہے اور جملہ امور موقوف علم پر ہین و الا چوب ناتراشیدہ یا حیوان مطلق کا اطلاق اسپر راست اور درست عاید ہوتا ہے بقول شیخ ناسخ مرحوم - ۵

وہ چوب ناتراشیدہ ہین اونکو فیض صحبت کیا ✻ مگر اتنا کہ پایا مرتبہ چوب مسند کا

بے علم تصوّر آدمیت اور قیاس لیاقت اور خیال قابلیت سے بزارہا درجہ دور اور

بعید معلوم ہوگا چنانچہ بموجب تضمین مذا علم و ادب کا حاصل کرنا سب پر مقدم ہے۔

کہ بہتر ادب گنج قارون سے ہے	فزون تر یہہ ملک فریدون سے ہے
نہون صاحب علم شیدائی مال	کہ آخر کو ہوتا ہے اوسکو زوال
یہہ ہو دولت علم جس درجہ صرف	کمی کا نہ آوے کبھی اسپہ حرف
اگر تجھ مین کچھ عقل کا ہے نشان	طلب علم کی کر نہان و عیان

حسب وعدہ ماہ گذشتہ یہہ مضمون نذر ناظرین با تمکین اور شایقین شوق قرین کیا۔

راقم پنڈت شنکر لال چک طالبعلم درجہ اول کیننگ کالج۔

مقام لاہور مورخہ ۱۳ نومبر ۸۰ء

بتاریخ یکم نومبر ۸۰ء چند صاحبوان کی یہہ تجویز ہوئی کہ جناب مہاراجہ صاحب بہادر والی جموں و کشمیر وغیرہ کو جو بتاریخ ۹۔ نومبر ۸۰ء لاہور مین تشریف لائے مثل اہل برادری دہلی و لکھنو وغیرہ کے اہل قوم کی جانب سے دعوت مثل شیرینی و میوہ جات وغیرہ کے دی جانے اور قدمبوسی حاصل کیجانے چنانچہ ایک نوٹس بنام جملہ ارباب برادری جاری کیا گیا اور بتاریخ ۴ نومبر ۸۰ء اجتماع ارباب برادری کا باغ ناظر پنڈت پمیا تہ صاحب مین ہوا اگرچہ اس جلسہ مین بہت سے صاحب تشریف نہین لائے لیکن تجویز پیش کردہ سب اہل برادری نے منظور کر لی۔ دوسرے روز ایک فہرست جملہ اہل برادری کی لکھکر ہر ایک صاحب کے پاس بھیجی گئی تاکہ جو جن صاحب کی رائے ہووے اوسمین زر چندہ درج کرکے نقد روپیہ عنایت فرمائین چنانچہ جن جن صاحبون کے نام ذیل مین درج ہین اونھون نے زر چندہ عنایت فرمایا۔ اور ایک سو ایک تھال شیرینی اور میوے کے طیار کیے گئے اور معرفت پنڈت جانکی ناتھ صاحب مدن ہمراہی سرکار حضور مہاراجہ صاحب بہادر درخواست واسطے معین کرنے وقت شرف ملازمت خدمت مین حضور معز الیہ کے بھیجی گئی۔ تاریخ ۹۔ نومبر ۸۰ء کو وہ درخواست منظور ہوئی اور وقت شرف ملازمت بعد چھ بجے شام کے تاریخ ۱۰۔ نومبر ۸۰ء مقرر ہوا۔ چنانچہ تاریخ مذکور الصدر چھ بجے شام کے تخمیناً چالیس صاحب اہل برادری فراہم ہو کر مقام مقررہ پر جمع ہوے اور بصلاح

جملہ صاحبان نے دیوان پنڈت رامناتھ صاحب کو پریسیڈنٹ مقرر کیا گیا اور جملہ ارباب قوم کیطرف سے گفتگو کرنے کے لیے مقرر کیے گئے ۔ قریب ۹ بجے کے سب صاحب قیامگاہ سرکھینو مہاراجہ صاحب بہادر پر پہونچے اور ایک ڈیرہ مین جو محض اسی واسطے مقرر کیا گیا تھا بٹھائے گئے ۔ چونکہ اوسوقت کوئی صاحب یکا لون مین سے حضور ممدوح الشان کے تشریف لائے ہوئے تھے اسوجہ سے کچھ توقف ہوا جو کہ شاید آدھی گھنٹہ سے زیادہ نہ ہوگا اور بعد اونکے تشریف لیجانے کے اطلاع حاضری معرفت دیوان پنڈت جانکی ناتھ صاحب مدن کے دی گئی ۔ حضور معظم الیہ نے فوراً طلب فرمایا اور جملہ صاحبان مودب مہاراجہ صاحب بہادر کے حضور بیٹھ گئے ۔ دیوان پنڈت رامناتھ صاحب مدن نے منجانب جملہ اہل برادری اہ عدہ مہرین نذر کین جو بعد شرفیابی دست مبارک کے واپس ہوئین پھر دیوان پنڈت رامناتھ صاحب نے شکریہ اور خوشی شرفیابی ملازمت کی ازجانب پنڈت صاحبان ظاہر کی اور اونکو ایک تھال شیرینی اور میوہ وغیرہ کے بطور دعوت پیش کیے جو مقبول ہوئے پھر مہاراجہ صاحب بہادر نے زبان مبارک سے ہرایک پنڈت صاحب کی خیروعافیت مع اونکے صاحبزادون کے دریافت فرمائی اور اس ملاقات سے نہایت خوشنودی مزاج اور مسرت ظاہر فرمائی و قریب پندرہ بیس منٹ کے استفسار حال فرماتے رہے ۔ جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ سرکھینو آپ لوگونکے آنے سے نہایت مسرور ہوئے اور اسی قسم کی مہربانی کی باتین فرماتے رہے ۔ پھر دیوان پنڈت رامناتھ صاحب نے رخصت طلب کی اور سب صاحب رخصت ہوئے پیشگاہ سرکھینو مہاراجہ صاحب بہادر سے مبلغ پچاس روپے واسطے خدمتگاران آرندہ تھال ہائے شیرینی وغیرہ کے بطور انعام مرحمت ہوئے ۔ جسمین سے ارباب برادری نے مبلغ بیس روپے ملازمان ڈیوڑہی سرکھینو مہاراجہ صاحب بہادر کو انعام دیے باقی نوکرون کو دئیے ۔

سرکھینو مہاراجہ صاحب بہادر بتاریخ ۱۱ ماہ نومبر ۱۸۹۸ء واپس تشریف لے گئے ۔

بعض ارباب قوم نے جنکو کسی قسم کی خصوصیت واقفیت سابقہ مہاراجہ صاحب بہادر سے تھی اونہونے علیحدہ بھی ملاقات حاصل کی ۔

تفصیل اون ارباب قوم کی جنہون نے زرچندہ دیا ۔

پنڈت رام نراین صاحب در وکیل	عـ۵	پنڈت بیجرام صاحب لکھنو	عـ۵
دیوان پنڈت نرند ناتھ صاحب جھجلی	عـ۵	پنڈت برجی ناتھ صاحب طوطہ	عـ

پنڈت پیارے لال صاحب در	صہ ر	پنڈت پرکاشرام صاحب صفایا	صہ ر
پنڈت مہاراج کشن صاحب کول	صہ ر	پنڈت مکند رام صاحب گرٹو	صہ ر
پنڈت سہجرام صاحب ٹکو	صہ ر	کنو پنڈت نرنجن ناتھ صاحب مدن	للعہ
پنڈت پران ناتہ صاحب کنزل	سے ر	پنڈت بشیشر ناتھ صاحب کول	عکار
پنڈت رتن لال صاحب ٹوپہ	عکار	تخشی پنڈت رتن لال صاحب تو	عکار
پنڈت کاشی ناتہ صاحب ہکو	عکار	پنڈت گوپال رام صاحب	عکار
پنڈت بھیم ناتھ صاحب بقایا	عکار	پنڈت جی نراین صاحب در	عکار
پنڈت لچھمن داس صاحب	عکار	پنڈت امرچند کرو ایون	عکار

اور دیگر صاحبون نے ایک ایک روپیہ دیا۔ میزان کل للعہ

پنڈت جانکی ناتھ صفایا سکرٹری کمیٹی۔

اخبار قومی

اتروولی ضلع علیگڈہ۔ بخانہ پنڈت سروپ نراین صاحب بھان تباریخ ۱۵۔ نومبر ۱۸۸۶ء بوقت ۴ بجے صبح کے فرزند نرینہ تولد ہوا اور نام اوس نونہال کا سورج نراین کہا۔

الہ آباد۔ پنڈت شام نراین صاحب مشران تحصیلدار ضلع جیون پور جو واسطے امتحان تحصیلداری کے یہان تشریف لائے تھے بعد انفراغ امتحان اپنی تحصیل کو واپس گئے۔

ایضاً۔ پنڈت موہن لال صاحب ہکو اور پنڈت کرتا کشن صاحب بھیو شریک امتحان فرسٹ ارٹ کلکتہ یونیورسٹی ہوے پرمیشر اونکو کامیاب کرے۔

ایضاً۔ پنڈت مہاراج نراین صاحب شیوپوری سررشتہ دار بورڈ بتقریب دورہ ہمراہ حاکم بورڈ کے سمت مرزاپور وغیرہ تشریف لے گئے۔

ایضاً۔ پنڈت مہاراج نراین صاحب ہنرو بضرورت شرکت شادی کتخدائی برادر خرد اپنے کے بجاولپور گئے۔

ایضاً۔ پنڈت پرتھی ناتھ صاحب کول آنریبل وکیل مہاراجہ صاحب بہادر بلرام پور مع قبایل

تشریف لائے۔

ایضاً - پنڈت رادہا کشن جی عرف بھتیو جو بتقریب تا رنبدی صاحبزادگان پنڈت جیون رام جی شیوپوری فیض آباد گئے تھے بعد الفراغ یہان واپس آئے۔

بنارس - پنڈت رتن لال صاحب واتل شریک امتحان ڈپٹی کلکٹری ہوئے۔

بھاولپور - پنڈت سوہن لال صاحب نہرو کے صاحبزادے کی شادی کتخدائی بخیر وخوبی ہوگئی۔

بدایون - پنڈت دیبی پرشاد صاحب لقا یا ڈپٹی کلکٹر بہادر بیا فسی ضلع متھرا مین تبدیل ہوئے۔

پرتاب گڈھ - ۱۳ - نومبر ۱۹۰۸ء کو والدہ متقدسہ پنڈت ہرشنکر صاحب تکو نے اودیاپن برت ایکادشی کا کیا اور اوسی روز برہم بھوج او رضیافت ارباب برادری کی بھی ہوئی۔

ایضاً - مہاراج ٹھاکر جی گرو جو بنا بر انصرام کار خیر اودیاپن ایکادشی کے حسب الطلب پنڈت ہرشنکر صاحب تکو سلطان پور سے تشریف لائے تھے بعد انصرام کام واپس تشریف لے گئے - پنڈت صاحب ممدوح کے ہان ۳ روز فروکش رہے۔

ایضاً - پنڈت گوپی ناتھ صاحب ٹھس جو یہان سے فیض آباد اور وہان سے جے پور تشریف لے گئے تھے ۱۳ - نومبر ۱۹۰۸ء کو تشریف لائے اب آپکا مزاج صحیح ہے۔

دہلی - ۱۷ - اکتوبر ۱۹۰۸ء کو پنڈت مادہو پرشاد صاحب کول بغرض شراکت شادی دختران پنڈت امر ناتھ صاحب تکو جے پور سے دہلی مین آئے۔

ایضاً - ۱۹ - اکتوبر ۱۹۰۸ء مہاراج بھولا ناتھ جی گرو لکھنؤ سے بخانہ پنڈت رام نراین صاحب تکو تشریف لائے۔

ایضاً - ۱۲ - اکتوبر ۱۹۰۸ء کو مردمان خانہ پنڈت نراین کشن صاحب اوکھل او رکیلینہ پنڈت شیو ناتھ صاحب کول کرنال سے آئین۔

ایضاً - ۲۲ - اکتوبر ۱۹۰۸ء اہلخانہ پنڈت موتی لال صاحب ٹکل او رپنڈت راج ناتھ صاحب تکرو جے پور سے آئے۔

ایضاً۔ ۲۴۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو پنڈت نندلال صاحب اوتیات مع متعلقان خود اور پنڈت کالکا پرشاد صاحب ہوشیارپور سے آئے۔

ایضاً۔ ۲۵۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو پنڈت گوبند کشن جی صاحب وکھل نائب تحصیلدار بلبگڈہ سے تشریف لائے۔

ایضاً۔ ۳۱۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو پنڈت نندلال صاحب اور اہلخانہ پنڈت پیارے کشن جی صاحب اور کیلانیہ پنڈت شیو ناتھ صاحب بعد انفراغ شادی ہار روانہ متھراجی ہوئے۔

ایضاً۔ یکم نومبر ۱۸۹۸ء کو دیوان پنڈت موتی لال صاحب ٹھل کے یہان سمدہی صاحبان پنڈت رام نراین جی تکو کا گراچن ہوا۔

ایضاً۔ ۳۔ نومبر ۱۸۹۸ء کو پنڈت گوبند کشن جی صاحب وکھل کرنال کو گئے۔

ایضاً۔ ۴۔ نومبر ۱۸۹۸ء کو پنڈت مادھو پرشاد صاحب کول جے پور روانہ ہوے۔

ایضاً۔ ۴۔ نومبر ۱۸۹۸ء کو پنڈت بھولاناتھ صاحب بینہ جاوڑہ سے بضرورت شادی دختر خود دہلی مین پہونچے۔

ایضاً۔ ۵ نومبر ۱۸۹۸ء کو پنڈت جیالال صاحب جو فتحگڈہ کو گئے تھے واپس دہلی مین آئے اور ۷ نومبر ۱۸۹۸ء کو روانہ اجمیر ہوئے۔

ایضاً۔ ۶۔ نومبر ۱۸۹۸ء کو دیوان پنڈت موتی لال صاحب ٹھل روانہ جے پور ہوے۔

ایضاً۔ ۸۔ نومبر ۱۸۹۸ء کو پنڈت کشن لال صاحب رینہ جے پور گئے۔

ایضاً۔ ۴۔ نومبر ۱۸۹۸ء کو پنڈت گوبند کشن صاحب کرنال سے واپس پہونچکر روانہ بلبگڈہ ہوے۔

ایضاً۔ ۸ نومبر ۱۸۹۸ء کو دعوت پنڈت شیونراین صاحب کاک سمدہی پنڈت کدارناتھ صاحب اوگرہ بخانہ پنڈت کشن نراین صاحب بینہ ہوئی۔

ایضاً۔ ۱۱۔ نومبر ۱۸۹۸ء کو پنڈت شام نراین صاحب تکو بعد انفراغ شادی دختران مع اہلیہ خود روانہ جے پور ہوئے۔

ایضاً۔ ۱۰۔ نومبر ۱۸۹۸ء کو پنڈت کدارناتھ صاحب لنگر مع عیال و اطفال خود لاہور سے دہلی مین آئے۔

ایضاً۔ ۱۲۔ نومبر ۱۸۹۸ء کو پنڈت رام نراین صاحب تکو اور اہلیہ دیوان پنڈت

معتی لال جیصاحب ٹھل اور اہلیہ پنڈت پیم نراین صاحب ہاکچر بغرض اشنان سری گنگاجی کو روانہ ہوے اور بعد انفراغ مع الخیر واپس پہونچے -

ایضاً - ۱۵ - نومبر ۱۸۹۸ء کو پنڈت پیارے کشن صاحب در اور پنڈت راج نراین صاحب تکو سمہی صاحبان پنڈت بشیشر ناتھ صاحب رینہ ریاست شاہ پورہ و لکھنو سے مع عزیزان دہلی مین پہونچے -

ایضاً - ۱۴ - نومبر ۱۸۹۸ء کو پنڈت کشن لال جیصاحب ٹھل واسطے لینے عیال اور اطفال اپنے کے روانہ لاہور ہوے اور ۲۴ - نومبر ۱۸۹۸ء کو سب کو ہمراہ لیکر لاہور سے واپس آئے -

ایضاً - ۱۸ - نومبر ۱۸۹۸ء کو متعلقان پنڈت گوری شنکر صاحب کول مع عزیزان بضرورت شادی صاحبزادہ اونام سے وارد دہلی ہوے اور ۲۴ نومبر ۱۸۹۸ء کو خود پنڈت گوری شنکر صاحب کول بھی وہان سے یہان پہونچ گئے -

ایضاً - ۲۴ - نومبر ۱۸۹۸ء کو پنڈت شام نراین صاحب رینہ جے پور سے مع متعلقان خود بخیریت تمام وارد دہلی ہوئے -

ایضاً - پنڈت بشیشر ناتھ صاحب رینہ کی ایک صاحبزادی کی شادی کتخدائی پنڈت پیارے کشن صاحب در کے صاحبزادہ سے اور دوسری صاحبزادی کی شادی کتخدائی پنڈت راج نراین صاحب تکو کے صاحبزادہ سے بخیر و خوبی ہوگئی -

ایضاً - پنڈت پیارے کشن صاحب در بعد شادی ریاست شاہ پورہ اور پنڈت راج نراین صاحب تکو بعد شادی لکھنو تشریف لے گئے -

ایضاً - پنڈت بھولا ناتھ صاحب رینہ کی صاحبزادی کی شادی کتخدائی پنڈت گوری شنکر صاحب کول کے صاحبزادہ سے بخیر و خوبی ہوگئی -

ایضاً - جو جو صاحب اس عرصہ مین جابجا سے بضرورت شادی ہاے صاحبزادی ہا یا صاحبزادگان یا بضرورت شرکت جشن شادی ہاے مسطور جابجا سے تشریف لائے تھے سب صاحب اپنے اپنے مقامات پر بعد فراغ تشریف لے گئے - باقی حالات ان سب شادیون کے آیندہ حوالہ قلم ہون گے -

ایضاً - آب و ہوا دہلی کی بفضل الہی اب اچھی ہے -

دیواس - پنڈت شام ناتھ صاحب ہکتو انجنیر کی تبدیلی واسطے چند روز کے ضلع علی گڈھ مین ہوئی -

دیرہ دون - پنڈت سورج نراین صاحب تنخواہ کلرک خزانہ سہارنپور کے گھر مین فرزند ارجمند تولد ہوا -

سلطان پور - پنڈت کالکا پرشاد صاحب عرف ڈانٹو پوسٹ ماسٹر سلطان پور یہان سے ضلع ہردوئی کو تبدیل ہوئے - اور ۱۲ ماہ نومبر سنہ ۸۳ء کو یہان سے ضلع ہردوئی کو مع قبایل روانہ ہوئے -

ایضاً - رائے پنڈت کشن لال صاحب رینہ سکھیا اکسترا اسسٹنٹ کمشنر بہادر سلطانپور جو ہفتہ گذشتہ مین بعارضہ بخار علیل ہوگئے تھے اب بفضل خدا اچھے ہین -

ایضاً - پنڈت جواہر نراین صاحب تنخواہ لنگرام سے واسطے ملنے اپنے بھائی پنڈت گوپی ناتھ صاحب تنخواہ ماسٹر اسکول سلطانپور و دیگر اعزائے خاندانی کے یہان آئے ہین بعد چند سے اپنے مقام پر واپس جائینگے -

ایضاً - بتاریخ ۱۲ ماہ حال پنڈت جواہر نراین صاحب کو ایک ولایتی سگ سیاہ نے کہ پالو تھا دفعتاً پانو پر جس مین کاٹا قریب ایک انچہ کے عمیق زخم ہوگیا تھا فوراً ڈاکٹر صاحب کو دکھایا اور دیگر تدابیر بھی عمل مین آئین اس معالجہ سے اب زخم با روبصحت ہے - پرمیشر نے بڑا افضل کیا کہ صرف ایک ہی دانت لگا تھا اور وہ سگ پاگل نہ تھا -

ایضاً - والدہ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب سپرو منصرم ہردوئی اور پنڈت راج ناتھ صاحب عرف کول خلف الصدق پنڈت جگناتھ سہلے صاحب اس عرصہ مین یہان آئے تھے بعد قیام دو روز کے اپنے اپنے مقامات کو واپس گئے -

ایضاً - پنڈت روپ نراین صاحب تنخواہ بر و برخوردار پنڈت گوپی ناتھ صاحب تنخواہ بغرض شرکت امتحان انٹرنس شہر لکھنؤ مین گئی ہین ایشر کامیاب کرے -

سیالکوٹ - پنڈت شام پرشاد صاحب سکھیا کی شادی کتخدائی بخیر و خوبی ہوگئی -

شاہ پورہ راجپوتانہ - پنڈت بشمبر ناتھ صاحب رازدان منشی محکمہ حدبست بعد ختم ہونے حدبست متعلقہ اس ریاست کے اور شروع ہونے حدبست متعلقہ ریاست اودے پور کے شروع

ماہ حال مین یہانسے اودے پور گئے -

ایضاً - بتقریب شادی کتخدائی پنڈت اقبال کشن صاحب صاحبزادہ پنڈت پیارے کشن صاحب دربار حاکم حلقہ کاچھولہ جو باصتیہ پنڈت منشیشر ناتھ صاحب بینہ وکیل ریاست جاورہ متعینہ ایجنسی سنٹرل انڈیا القرار داد شنکریدی شمیری و زلگن منعقد ہوئی ہے متعلقین اور صاحبزادہ پنڈت پیارے کشن صاحب مع اپنے گروجی مہاراج چند رشرجی منصرم باغ و تعمیرات اور اپنے عزیزان پنڈت گنگادھر صاحب لنگر کوتوال شاد پورہ اور پنڈت کشن نراین صاحب نکو تحصیلدار پھولپور اور اذنکی اہلیہ کے بتاریخ ۱۱ - نومبر ۹۸ء اور پنڈت موہن کشن صاحب درکادار اور خود پنڈت پیارے کشن صاحب در بتاریخ ۱۵ - نومبر ۹۸ء اور خود پنڈت پیارے کشن صاحب مع اپنے عزیز پنڈت شام لال صاحب منشی تحصیلدار رٹیرواس بتاریخ ۱۷ - نومبر ۹۸ء روانہ دہلی ہوے جہان یہہ تقریب جلوہ افروز ہوگی -

علیگڈہ - ۳۰ - اکتوبر ۹۸ء کو پنڈت شام پرشاد صاحب منشی تحصیلدار اترولی ضلع علیگڈہ واسطے ملاقات جناب **لعنیگ صاحب** بہادر مجسٹریٹ علیگڈہ علیگڈہ تشریف لائے اور قریب سوہر کے باغ مین پنڈت آفتاب رائے صاحب آغہ مرحوم کے قیام فرماکر اپنی تحصیل کو واپس تشریف لے گئے -

ایضاً - یکم نومبر ۹۸ء کو پنڈت اوتار کشن صاحب آغہ بلند شہر تشریف لے گئے اور وہانسے - کوہنیر - خورجہ - دہنی پور - ہاتہرس ہوتے ہوے علیگڈہ واپس تشریف لائے اور پھر ۳ یوم علیگڈہ مین قیام فرماکر ۴ - نومبر ۹۸ء کو آگرہ تشریف لے گئے اور وہان سے پنڈت صاحب کا ارادہ مقام جہانسی مین پاس سوپرنٹنڈنٹ پولیس کے جانے کا ہے - افسوس کا مقام ہے کہ جناب کیمبل صاحب بہادر سوپرنٹنڈنٹ پولیس نے ۲۹ - اکتوبر ۹۸ء کو انتقال فرمایا - صاحب مرحوم نے پنڈت صاحب موصوف کو مستقل امیدوار مقرر فرمایا تھا اور وعدہ فرمایا تھا کہ یکم نومبر سے انتظام مین عہدہ ٹہدی ضرور تمکو دیا جاے گا - مگر خوبی قسمت سے صاحب بہادر موصوف نے ۲ نومبر ۹۸ء ہی کو انتقال فرمایا -

ایضاً - ۴ - نومبر ۹۸ء کو پنڈت امبکا پرشاد صاحب سیروامین سنفی ہاترس بعد ختم ایام تعطیل مظفر نگر سے یہان تشریف لائے اور دوسرے وقت کی ریل پر مقام

بانترس تشریف لے گئے۔
ایضاً - ۵ - نومبر سنہ ۸۱ء کو پنڈت مہاراج کشن صاحب آغا منصرم عدالت سب جج بہادر مرزاپور مقام مرزاپور کو تشریف لے گئے۔
ایضاً - ۶ نومبر سنہ ۸۱ء کو پنڈت جگت نراین صاحب رازدان مختار ریاست مرسان واسطے دائر کرنے نالش کے بانترس تشریف لے گئے اور ۷ - نومبر سنہ ۸۱ء کو واپس تشریف لائے۔
ایضاً - ۷ - نومبر سنہ ۸۱ء کو اہلیہ پنڈت ہر نراین صاحب شیوپوری سب انسپکٹر بہادر تھانہ منڈاور ضلع بجنور مع پنڈت سہج رام صاحب رئیس مراد آباد سے تشریف لائیں اور یہاں سے اپنے صاحبزادے کو ہمراہ لیکر اوترولی اپنے بھائی پنڈت شام پرشاد صاحب تحصیلدار کے پاس گئیں۔
فرخ آباد - پنڈت سری کشن لال صاحب ہتوالوامین عدالت دیوانی متعینہ ترواضلع فرخ آباد واسطے تحقیقات مقدمہ قرقی جایداد منقولہ اور دروازہ شکنی نواب احمد حسن خان صاحب رئیس فرخ آباد حسب الطلب جناب مسٹر **اسکاٹ صاحب** بہادر برطبق حکم جناب نواب گورنر جنرل بہادر ویسرائے قیصر ہند بتاریخ ۱۰ - نومبر سنہ ۸۱ء فرخ آباد آئے اور بتاریخ ۱۲ - نومبر سنہ ۸۱ء روز یکشنبہ بہمراہی صاحب بہادر ممدوح جنٹ مجسٹریٹ فرخ آباد موقع پر جاکر تحقیقات کرائی بعدہ اپنے عہدہ پر مقام تروا کو تشریف لے گئے۔
ایضاً - پنڈت راج نراین صاحب خلف پنڈت لچھمی نراین صاحب مشران بعہدہ پیشکاری قنوج بعد منظوری صاحب کمشنر بہادر مقرر ہو گئے۔
قصور - پنڈت ہردے نراین صاحب رئیس قایم مقام ڈپٹی سوپرنٹنڈنٹ ضلع لاہور مشاہرہ ۱۰۰ مقرر ہوئے۔
کانپور - زنار بندی صاحبزادہ پنڈت راج نراین صاحب تکو بخیر و خوبی ہو گئی۔
ایضاً - مہاراج کالکا پرشاد جی گرو کے پوتے کی زنار بندی بخیر و خوبی ہو گئی۔
ایضاً - پنڈت بھولاناتھ صاحب کول بٹ صاحبی کے صاحبزادہ کی زنار بندی بخیر و خوبی ہو گئی ہو گئی۔
کشمیر - پنڈت راجو صاحب درقایم مقام فینانشل کمشنر بہادر مقرر ہوئے۔

لاہور بمکانہ پنڈت کاشی ناتھ صاحب تکو دختر نیک اختر تولد ہوئی اور چند روز زندہ رہ کر فوت ہوگئی۔

ایضاً۔ پنڈت کشن لال صاحب ٹھلل کے قبایل کشمیر سے لاہور تشریف لائے۔ اور یہان سے دہلی گئے۔

ایضاً۔ دیوان پنڈت رامناتھ صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ بہادر جالندھر بتقریب جلسہ لاہور مین تشریف لائے اور بعدہ روانہ جالندھر ہوئے۔

ایضاً۔ پنڈت جانکی ناتھ صاحب کتابی سوپرنٹنڈنٹ بندوبست ضلع جالندھر واسطے سیر کے لاہور تشریف لائے اور بعد قیام چار روز کے واپس جالندھر تشریف لیگئے

ایضاً۔ بتاریخ ۱۳۔ نومبر ۱۸۸۶ء پنڈت رام نراین صاحب در وکیل مع والدہ صاحبہ وغیرہ کے واسطے اپنی شادی کتخدائی کے جو بمکانہ پنڈت شمبر ناتھ صاحب کول ہوگی بمقام شاہ پور تشریف لے گئے۔

ایضاً۔ پنڈت سروپ نراین صاحب شنگلو واسطے شامل ہونے شادی کتخدائی پنڈت رام نراین صاحب در جالندھر سے تشریف لائے اور ہمراہ پنڈت رام نراین صاحب در کے روانہ شاہ پور ہوئے۔

ایضاً۔ پنڈت شمبر ناتھ صاحب کتابی ہوشیارپور سے واسطے شامل ہونے شادی پنڈت رام نراین در لاہور مین تشریف لائے اور بعد قیام ایک یوم کے روانہ شاہ پور ہوئے۔

ایضاً۔ پنڈت کدار ناتھ صاحب لنگر بمقام کرنال سے لاہور مین تشریف لائے اور بعد اوسکے دہلی تشریف لے گئے۔ اور اب پھر تشریف لائے نہین۔

ایضاً۔ پنڈت لالتا پرشاد صاحب وانچو دہلی تشریف لے گئے۔

ایضاً۔ پنڈت شام پرشاد صاحب وانچو پانی پت سے بسبب ختم ہونے بندوبست کے لاہور تشریف لائے۔

ایضاً۔ پنڈت دینا ناتھ صاحب کول دہلی سے لاہور مین تشریف لائے اور بعد قیام دو روز کے واسطے ملاقات نواب صاحب بہادر بہاولپور تشریف لے گئے۔

ایضاً۔ افسوس کا مقام ہے کہ پنڈت سورج بھان صاحب وکیل نے عالم جوانی مین

بہ مرض تپ دق مبتلا ہو کر بتاریخ ۲۲ - نومبر ۱۸۸۰ء وفات پائی - تاریخ وفات پنڈت درج مراسلۂ ما قبل (حاشیہ: احوال)
ایضاً - کیلینہ پنڈت کنور نرنجن ناتھ صاحب لاہور مین آئین -
ایضاً - مندرجۂ ذیل اشخاص ارباب برادری کو دربار گورنری مین جو بتاریخ
۱۵ - نومبر ۱۸۸۰ء لاہور مین ہوا کرسی واسطے شرکت دربار کے ملی -
دیوان پنڈت نرندر ناتھ صاحب پسر دیوان پنڈت بجیا ناتھ صاحب رئیس لاہور -
دیوان پنڈت رہنا ناتھ صاحب نبیرہ راجہ پنڈت دینا ناتھ صاحب رئیس لاہور -
کنور پنڈت نرنجن ناتھ صاحب فرزند اصغر راجہ پنڈت دینا ناتھ صاحب رئیس لاہور -
پنڈت یم ناتھ صاحب ٹھسّو ڈپٹی اگزیمنر محکمۂ صیغۂ تعمیرات سرکاری ریلوے -
ایضاً - دیوان پنڈت جانکی ناتھ صاحب ہمراہ جناب مہاراجہ صاحب بہادر والی جمون و کشمیر
لاہور تشریف لائے ...... جمون تشریف لے گئے -
ایضاً - پنڈت منوہر ناتھ صاحب اور پنڈت شنکر ناتھ صاحب ٹھُل جالندھر اور پٹیالہ
سے لاہور مین تشریف لائے اور پھر واپس چلے گئے -
ایضاً - اہلیہ پنڈت کشمیر ناتھ صاحب گجراتی جالندھر سے لاہور مین تشریف لائین -
ایضاً - افسوس ہے کہ اہلیہ پنڈت جانکی ناتھ صاحب گجراتی نے عین عالم شباب مین وفات پائی
ایضاً - پنڈت بہاری لال صاحب جے پور سے تشریف لائے -
ایضاً - مہاراج جیا لال جی گرو جالندھر تشریف لے گئے اور وہان سے واپس آکر شاہپور
تشریف لے گئے -
ایضاً - مہاراج بنسی دھر جی گرو لاہور سے ہمراہ پنڈت رام نراین صاحب در شاہپور
تشریف لے گئے -
ایضاً - پنڈت بشن نراین صاحب پنہ دہلی سے تبدیل ہو کر لاہور مین تشریف لائے -
ایضاً - پنڈت کشمیر ناتھ صاحب ونکل کرنال سے لاہور مین تشریف لائے اور پھر دہلی
تشریف لے گئے ہین - پنڈت صاحب یہان بہ محکمۂ ریلوے ملازم پچاس روپے
ماہوار کے ہو گئے ہین -
ایضاً - یہان بروقت تشریف آوری مہاراجہ صاحب بہادر والی جمون و کشمیر ارباب
برادری نے چندہ فراہم کر کے ایک سو ایک تھال شیرینی وغیرہ کے بطور دعوت نذر کیے اور

شرف اندوز ملازمت سرکار مہاراجہ صاحب بہادر جموں و کشمیر ہوئے ۔ مفصل کیفیت شرفیابی ملازمت سرکار بہادر کی صفحہ ۳۹۷-۳۹۹ مراسلۂ ہذا میں درج ہے ۔

ایضاً ۔ پنڈت گوپی ناتھ صاحب گرٹو ولد پنڈت مکند رام صاحب گرٹو مہتمم اخبار عام بتاریخ یکم ماہ نومبر ۱۸۸۸ء یہاں سے بغرض پہونچانے اپنی ہمشیرہ صاحبہ کے جو اجمیر میں پنڈت سروپ نرائن صاحب ہیڈ کلرک محکمۂ ریلوے سے منسوب ہیں ۔ روانہ اجمیر ہوئے ۔ اور ۳۰ ۔ نومبر ۱۸۸۸ء کو وہاں پہونچے دو روز وہاں قیام کرکے روانہ جے پور ہوئے اور دو روز جے پور میں بطور سیر مقیم رہے اور دہلی گئے دہلی میں بھی دو روز سیر کرکے ۹ ۔ نومبر ۱۸۸۸ء کی شام کو ریل پر سوار ہو کر دسویں کی شام کو بخیر و خوبی یہاں تشریف لائے ۔

ایضاً ۔ افسوس ہے کہ اہلیہ پنڈت منوہر پرشاد صاحب فرزند پنڈت درگا پرشاد صاحب ٹھلل نے وفات پائی ۔

ایضاً ۔ پنڈت موتی لال صاحب نہرو کی شادی کتخدائی صاحبزادی پنڈت سہج رام صاحب ٹھسو سے قرار پائی ۔

ایضاً ۔ پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب کنزرو وکیل ہائی کورٹ الہ آباد بطریق سیر ہنگام دربار گورنری لاہور میں تشریف لائے تھے اور بعد ختم دربار واپس تشریف لے گئے ۔

صحت غلطی خبر لاہور ۔ سطر ۱۱ صفحہ ۳۷۰ مراسلۂ نمبر ۹ بابت ماہ اکتوبر ۱۸۸۸ء میں پنڈت ہرے نرائن صاحب کا عرف (ولی) اور عہدہ سپرنٹنڈنٹ سہواً درج ہو گیا ہے ۔ درحقیقت پنڈت ہرے نرائن صاحب رینہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نے امتحان منصفی کا دیا ہے ۔

لکھنؤ ۔ افسوس ہزار افسوس کہ پنڈت کشن نرائن صاحب زرد جو سابق تحصیلدار حال پنشندار سرکار اور سابق سکرٹری مراسلۂ کشمیر نے بتاریخ ۹ ۔ نومبر ۱۸۸۸ء روز شنبہ وقت ۴ بجے دن کے دفعتاً وفات پائی ۔ وفات کے چند منٹ قبل بالکل صحیح تندرست تھے ۔ حقہ مانگا اور ریلنگ پر بیٹھ کر پہلے اپنے گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے دبایا پھر قلب و سینہ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑا بعدہ سر کی طرف دونوں ہاتھ لے گئے اور ریلنگ پر لیٹ گئے اور فوراً جان بحق تسلیم کی ۔ جتنی دیر میں ایک چلم حقہ کی بھری گئی اوتنے ہی

قلیل تر زمانہ مین یہہ سب حالات طاری ہوے جب آدمی حلیم پھر کر لایا تو مالک کو مردہ پایا
قلب پر جو دم واپسین ہاتھہ گیا اس سے یہہ تشخیص ہوا کہ درد قلب کے عارضۂ مہلک نے جان
لی کیونکہ یہہ عارضہ سخت اور جان ستان ایکدم بھی انسان کو مہلت نہین لینے دیتا ہے
اس حادثۂ سخت سے جناب مرحوم کے صاحبزادون او ربرادر خرد اور کیلئنہ پر جو صدمۂ
عظیم گذرا ہے اوسکے تصور مین دریاے غم و الم جوش زن ہوتا ہے ۔
اس بزرگ مقدس کی وفات کا سب کو نہایت افسوس ہے اور ایسے لوگون کے
انتقال کا جہانتک تاسف اور الم ہو بجا ہے ۔ آپ نے پانچ برس سے زیادہ یعنی آخری حصہ
اپنی عمر عزیز کا بذریعہ مراسلۂ قومی فایدہ عام قومی کی کارروائی مین صرف فرمایا ستاریخ
وفات جناب پنڈت صاحب مرحوم مراسلۂ آیندہ مین درج ہوگی اور قوم کے علما و شعرا
سے بھی امید ہے کہ جناب موصوف کی وفات کی تاریخین تصنیف فرماکر واسطے اندراج مراسلۂ آیندہ
کے لطف فرمائینگے ۔ اگر ممکن ہوا تو سوانح عمری جناب مرحوم بھی درج مراسلہ ہونگے ۔
ایضاً ۔ ۱ نومبر ۱۸۸۳ء روز چہارشنبہ پنڈت جیالال صاحب کول نے بعارضہ ہیضہ وفات
پائی ۔ اور زوجہ کو (جو ہمشیرہ پنڈت ہرنہر ناتھہ صاحب شیوپوری ڈپٹی منصرم جو دہلی
مین ہین) وارث چھوڑا ۔
ایضاً ۔ ۱۱ ۔ نومبر ۱۸۸۳ء روز پنجشنبہ کو بیوۂ ضعیفہ پنڈت جگت نراین صاحب چند روز بعارضہ
تپ غرمن وغیرہ وفات پائی ۔
ایضاً ۔ مادر ضعیفہ مہاراج ہر پرشاد جی گروہنڈو نے جو دہلی سے آئی تھین وفات پائی ۔
ایضاً ۔ بابو پنڈت کنھیالال صاحب ستھو رئیس اٹک نے (جو چند سال سے یہان مقیم تھی) بعارضہ
ہیضہ وفات پائی ۔
ایضاً ۔ بابو پنڈت بہاری لال صاحبزادہ پنڈت کنھیالال صاحب مرحوم بعد فراغ کریا کرم بمقام
اٹک اپنی ریاست مین تشریف لیجائینگے ۔
ایضاً ۔ پنڈت کرتا رام صاحب صراف کی ہمشیرہ صاحبہ ضعیفہ نے بماہ گذشتہ بعارضہ مرض
مین وفات پائی ۔
ایضاً ۔ ۔ ۔ نومبر ۱۸۸۳ء کو پنڈت اندر نراین صاحب مسلہ دان کے گھر مین دو دختر
توام ہشت ماہہ تولد ہوئین ایک لڑکی نے پیدا ہونے کے دو گھڑی بعد اور دوسری

لڑکی نے پیدا ہونے کے تیسرے روز وفات پائی۔ مزاج اہلیہ پنڈت اندر نراین صاحب مسلدان کا بعد تولد دختران کے نصیب عدا چند روز علیل ہا اب بفضلہ صحت کامل حاصل ہے۔

ایضاً۔ مزاج پنڈت اندر نراین صاحب مسلدان کا لعارضہ تپ شدید و ورم وغیرہ علیل تھا اب تپ و ورم جگر سے مطلق نجات ہے ضعف جانب راست میں کسیقدر ضلا باقی ہے

ایضاً۔ ۲۹ نومبر ۱۸۹۰ء کو پنڈت درگا پرشاد صاحب کول نے بتقریب غسل صحت اپنے نواسے کے (جسکے گلے میں نشتر دیگر نکلا ہوا سنبرہ بمقام لاہور ڈاکٹر صاحب نے نکالا تھا) لڈو تقسیم کیے۔

ایضاً۔ پنڈت راج نراین صاحب تکو بعد فراغ شادی کتخدائی صاحبزادہ دہلی سے یہان مع عزیزان مع الخیر تشریف لائے۔

ایضاً۔ پنڈت راج نراین صاحب حکیمت کو بفضلہ اب صحت ہے۔

ایضاً۔ پنڈت برکھی ناتھ صاحب تکو کے یہان بتاریخ ۱۲۔ نومبر ۱۸۹۰ء وقت ۵ بجے صبح کے دختر نیک اختر تولد ہوئی۔

ایضاً۔ مہاراج ٹیکارام جی گروکالو ساکن دہلی کے پوتی کی شادی کتخدائی مہاراج ٹھاکر جی گروا بلو کی صاحبزادی سے بخیر وخوبی ہوگئی۔

ایضاً۔ مہاراج بھیرون ناتھ جی گورمنڈو کے یہان دختر نیک اختر تولد ہوئی۔

ایضاً۔ پنڈت ہردے نراین صاحب کول کے یہان فرزند ارجمند تولد ہوا۔

ایضاً۔ پنڈت دیبی پرشاد صاحب بارہو نے ہمقوم صاحبزادہ متبنی کیا۔

ایضاً۔ حکیم مرزا محمد جعفر صاحب طبیب کی وفات سے جملہ ارباب قوم لکھنؤ کو نہایت رنج اور افسوس ہے حکیم صاحب موصوف علم طب مین اپنے وقت کے شیخ بو علی سینا تھے۔ مروت وسخاوت اور وضعداری مین یکتا تھے۔ ہماری قوم کو جوا دن سے اور مرزا علی شریف صاحب مرحوم انکے والد ماجد اور مرزا محمد صاحب مغفور اونکے عموی بزرگوار اور محمد نواب صاحب سبر ور اونکی بھائی صاحب سے کمال خلوص تھا اس سے وہ اس قوم کے ہرایک صاحب سے کمال لطف او محبت دلی رکھتے تھے اور یہی وجہ ہے کہ قوم کے ہرایک صاحب کو اونکی وفات کا نہایت مرتبہ رنج او کمال درجہ افسوس ہوا۔

ایضاً۔ پنڈت رامیشر ناتھ صاحب سبی اور پنڈت لشمبر ناتھ صاحب مشران اور پنڈت اقبال کشن

صاحب کوجنک نے ال ایم اے کا اور پنڈت جگت نراین صاحب ملہ اور پنڈت ترکھون ناتھ
صاحب شیونپوری نے ال اے کے پہلے درجہ سے دوسرے درجہ کے داخلہ کا امتحان
اور پنڈت سورج نراین صاحب زرچوب اور پنڈت بحیا ناتھ صاحب کول اوتیات
وغیرہ اور کئی ہمقوم صاحبزادون نے انٹرنس وغیرہ کا امتحان دیا ہے ایشر کامیاب کرے

ایضاً۔ پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب گنجور اہلمد دفتر تماری تحصیل ملیح آباد ضلع لکھنو
بمشاہرہ پندرہ روپیہ مقرر ہوے ہین۔

ایضاً۔ کیننگ کالج لکھنو مین بعد امتحانات طلبا اب ایک مہینے کی تعطیل ہے بعد تعطیل
امتحان کی کامیابی کا جوحال دریافت ہوگا وہ مراسلۂ آیندہ مین درج ہوگا۔

ایضاً۔ پنڈت جگت نراین صاحب گذشتہ ڈپٹی انسپکٹر پولیس بیان اوتم سنگھ صاحب
کے علاقہ مین ملازم ہوکر بمقام رائے بریلی تشریف لے گئے ہین۔

ایضاً۔ اہلیۂ پنڈت نیشر ناتھ صاحب عرف ننگل بابو صاحب ہبی کا مزاج اب بفضل الہی
درست ہے۔ تپ تو پہلے ہی رفع ہوگئی تھی اب کھانسی وغیرہ سے اور جو نکس تپ کا
ہوگیا تھا اوس سے بھی باستعمال تنقیۂ مجوزۂ حکیم محمد صادق صاحب شاگرد حکیم مرزا محمد جعفر
صاحب مرحوم نجات پائی اور صحت کامل حاصل ہے۔

ایضاً۔ پنڈت راج نراین صاحب کول اگرچہ عرصہ سے بعارضۂ تپ و سرفہ مبتلا تھے حکیم
مرزا محمد جعفر صاحب مغفور کے عرق مجوزہ وغیرہ سے دوبار مزاج اونکا قریب بصحت ہوکر بے احتیاطی
غذا اور آب وہوا سے نکس مرض مین مبتلا ہوگیا قبل وفات حکیم مرزا محمد جعفر صاحب ممدوح کے
ایسی تخفیف بتین اونکو حاصل تھی کہ کئی روز تک نبض مین بھی تپ یا حرارت نہ تھی اب بعد
وفات حکیم صاحب بہشت نصیب کے ایسے شخص کا معالجہ ہے جو طب یونانی اور مصرانی
دونو سے کچھ واقفیت رکھتے ہین۔ ایشر جلد صحت کاملہ عطا کرے۔

ایضاً۔ پنڈت نرنجن ناتھ صاحب ٹنو کی اہلیہ کا مزاج بعارضۂ مرض فساد خون ان
دنون نہایت علیل ہوگیا تھا اب مس بلبتی کے معالجہ سے (جو اول درجہ کا امتحان ڈاکٹری
دیکر ولایت سے آئی ہین) نہایت تخفیف ہے۔

ایضاً۔ اہلیۂ پنڈت راج کشن صاحب ٹوکو تپ وغیرہ جملہ عوارض سے نجات ہے مگر کسیقدر
ورم اور ضعف دل اور دماغ باقی ہے ایشر صحت کامل بخشے۔

مراد آباد ۱۲ نومبر ۱۸۸۰ء کو پنڈت اودے کرشن صاحب آغرہ جھانسی سے تشریف لائے اور ۱۴ نومبر ۱۸۸۰ء کو واسطے اشنان سری گنگاجی کے گڈہ مکتیسر تشریف لے گئے ۱۹ نومبر ۱۸۸۰ء کو بعد ختم میلۂ کتکی واپس تشریف لائے مگر پنڈت صاحب موصوف زحمت سفر سے علیل ہو گئے۔

ایضاً ۱۵ نومبر ۱۸۸۰ء کو بالمکند بابا دہلی سے آئے۔

ایضاً ۲۰ نومبر ۱۸۸۰ء کو پنڈت سہج رام صاحب رئیسہ منڈاور ضلع بجنور کو تشریف لیگئے

ایضاً پنڈت کاشی ناتھ صاحب ججو بوجہ اختتام میعاد خدمت اپنے عہدہ سے علیحدہ ہوے۔

میانوالی حصۂ ضلع بنون پنڈت سورج کول صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر حصۂ ضلع بنون بحصول رخصت سہ ماہہ یہان سے لاہور تشریف لیگئے اور وہان سے کشمیر مین تشریف لے جاوین گے۔

نوان شہر ضلع جالندھر پنڈت درگا پرشاد صاحب منشی منصف تحصیل ہذا کی تنخواہ مین ۵ کا اضافہ ہوا اب ماہ ۲۵ تنخواہ پاتے ہین۔

ایضاً پنڈت درگا پرشاد صاحب منشی منصف حسب الطلب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع کانگڑہ بکار سرکار یہان سے کانگڑہ تشریف لے گئے ہین۔

ایضاً پنڈت اودے کشن صاحب دربار سے بحصول رخصت چند یوم یہان بواسطے ملاقات پنڈت درگا پرشاد صاحب منشی تشریف لائے ہین۔

ہمیرپور پنڈت رام نراین صاحب منصف بعد تعطیل یہان اپنے کام پر مقام کانپور سے اور پنڈت دوارکا ناتھ صاحب ججو مع اپنی والدہ صاحبہ کے الہ آباد سے بخیریت تمام یہان وارد ہوے۔

تاریخ شکست ایوب خان از نتایج افکار جناب پنڈت لشن نراین صاحب ہاکسر رئیس دہلی

آمد ایوب خان کہ گیرد قندہار	در جنگ ظفر دو سو باشد نقصان
تاریخ اخیر عیسوی و سموت	این بود گریخت خان ایل ہمہ بجان

میزان سمبوت

صاحبان مہتممان مراسلۂ کشمیر۔ نمسکار۔ التماس ذیل کو کسی گوشۂ مراسلۂ قومی میں درج فرما کر بندہ کو مشکور فرمائیے۔ وہو ہذا۔

التماس دریافت طلب

بان ماسی اور مل ماسی جو دو گروہ کشمیری پنڈتوں میں مشہور ہیں اسکی وجہ تسمیہ اور مفصل کیفیت سے اکابر قوم مقیم ہندا اور بزرگان کشمیر بذریعۂ مراسلۂ قومی مطلع فرماویں۔

ملتمسہ بندہ پنڈت **شیو کشن لال کول**

مستوطن از فرخ آباد ۲۳ نومبر ۱۸۷۴ء

التماس

بخدمت برادر صاحبان مقیم صوبۂ اودہ

بندہ جو ضلع رائے بریلی میں بعہدہ سربراہ کاری بہ تنخواہ پچاس روپے ماہواری ملازم تھا تخفیف میں آگیا ہے بالفعل حسب درخواست میرے جناب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی اور اودہ نے ماہ نومبر ۱۸۷۴ء میں حکم بنام صاحبان کمشنر صوبہ اودہ بدیں مضمون جاری فرمایا ہے کہ صوبۂ اودہ میں جہاں کہیں کوئی عہدہ خالی ہو فلاں شخص پیشے نیاز مند مقرر کیا جائے اور غالب ہے کہ کمشنران موصوف نے یہ حکم اپنے ماتحت ڈپٹی کمشنروں کے پاس بھی روانہ کیا ہو۔ لہذا بخدمت برادر صاحبان مقیم صوبۂ اودہ گذارش ہے کہ اضلاع اودہ میں جہاں کہیں کوئی عہدہ اسوقت یا آیندہ خالی ہو تو براہ برادر نوازی اسکی اطلاع راقم کو بذریعۂ پنڈت شام نراین صاحب مہتمم مراسلۂ قومی فرما کے ممنون منت بیکراں فرمائیں۔

بندہ پنڈت **امرناتھ ہنڈو**۔

رسید زر اعانت مراسلۂ کشمیر

پنڈت شام ناتھ صاحب ٹکو اسسٹنٹ انجنیر دلواس بذریعۂ منی آرڈر ...	للعہ
پنڈت اپندر نراین صاحب مٹو منصف کیمپ گنج مع میارام جی ...	۳ ر
پنڈت نند لال صاحب کول مثلخوان ہوشیارپور بذریعۂ جابتری متھراجی ...	عہ ر
پنڈت برکھی ناتھ صاحب کنزر و صاحبزادہ پنڈت کاشی ناتھ صاحب کنہ مسزا ہ مع لالہ	

نراین سنگہ جی

پنڈت پران ناتھ صاحب گھاسو تحصیلدار تحصیل ٹوڈہ رائے سنگھہ ریاست جے پور

بذریعۂ پنڈت بشن نراین صاحب ملہ

پنڈت شام نراین صاحب سلہ دان لکھنو

میزان کل

جمع خرچ مراسلۂ کشمیر نمبر ۹ بابت ماہ اکتوبر

بابت ۹ پالی

بمد پنڈت کشن نراین صاحب

نزد کچہری جموم

تقایا

بابت ۹ پالی

عمدہ پنڈت کشن صاحب زرچوب جموم

حال

ٹکٹ برائے روانگی مراسلۂ نمبر ۹ — کاپی وغیرہ مراسلۂ نمبر ۹ — کاغذ و چھپائی وغیرہ مراسلۂ نمبر ۹ — پوسٹ کارڈ

شمار رقم فاضل در حساب مراسلۂ نمبر ۹۶

اجرت تحریر کرکستبہ و تقسیم وغیرہ مراسلۂ نمبر ۹ — محصول خط بیرنگ

باقی

عرض فاضل

جمع خرچ مطبع بہار کشمیر لکھنؤ بابت ماہ اکتوبر ۱۸۹۸ء

بالو [illegible]

بقایا لغایت ماہ سپتمبر ۱۸۹۸ء

[illegible]

حال

[illegible]

از میر عابد علی صاحب بابت چھپائی کتاب [illegible] کمیشن [illegible]	از مولوی عبد العلی صاحب بابت چھپائی رسالہ [illegible] کمیشن [illegible]
از میر ضامن علی صاحب بابت چھپائی عنبری ناگری [illegible] کمیشن [illegible]	از عبد الستار خان صاحب سوداگر بابت چھپائی رسالہ [illegible] کمیشن [illegible] ۱۵
از پنڈت شام نراین صاحب بابت چھپائی و کاپی و کاغذ [illegible] مراسلہ نمبر ۹۶ بابت ماہ اکتوبر ۱۸۹۸ء [illegible]	از پنڈت [illegible] صاحب بابت چھپائی و کاغذ و کاپی [illegible] نمبر ۹۷ بابت ماہ اکتوبر ۱۸۹۸ء [illegible]

[illegible]

پریسمین	سیاہی [illegible]	لکڑی و خشکی	دود [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کمیشان چپراسی	آب کش	روشنائی کاپی	کاغذ [illegible]
[illegible]	۳	۳	[illegible]
موم و تیل برائے بیلن	مزدوری کاغذ	روغن چراغ	سنگ [illegible]
۱۰	۱	۲	[illegible]
ردی شیشم	کاغذ ۲۲-۲۹ سفید	[illegible]	لیلی
۳	[illegible]	۴	[illegible]
[illegible] رشتہ و [illegible]	روغن برائے پریس	کاپی	روغن برائے [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

فہرست مراسلۂ کشمیر نمبر ۹ بابت ماہ نومبر ۱۸۸۰ء

جلد ۹

THE-CASHMIRI-PANDIT

بابت ماہ دسمبر ششہ ع

مراسلہ کشمیر نمبر ۹۹ NO99

یعنی بہارستان کشمیر
۱۲۹۹ھ

مجاریہ پنڈت شیو نراین صاحب بہار مرحوم حبیب وطن

مطبع بہار کشمیر لکھنؤ محلہ جھوائی ٹولہ مین باہتمام پنڈت
شام نراین چھپا اور شایع ہوا

درخواست و یاد دہی

۱۔ ایک دو برادر صاحب ہر مقام مین باہتمام تحریر اخبار قوم از راہ مہربانی اپنے ذمہ لیںکر کلبہ حالات مفصل دریافت کر کے ہر مہینے بذریعہ تحریر شہر لکھنو محلہ رانی کٹرہ مین پاس پنڈت شام نراین صاحب کے اس حساب سے ارسال فرمایا کرین کہ قبل ۱۵ تاریخ ہر مہینے کے پہونچ جایا کرے تاکہ کلبہ ارباب قوم کل حالات سے واقف ہو کر آپ صاحبون کے مشکور ہون۔

۲۔ بمنشائے مذہب مندرجۂ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲۲ و ۲۴ امور مذہبی کیجانب توجہ ہو۔

۳۔ بمنشائے ترتیب تاریخ قوم مندرجۂ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲۲ و ۲۳ شجرہ مع حالات عمدہ خاندانی مرتب ہو کر عنایت ہو۔

۴۔ بمنشائے اشتہار اصلاح عرف ہائے خلاف تہذیب مندرجۂ مراسلۂ نمبر ۲۲ اور ۲۳ ہر ایک مقام سے فہرست مندرجۂ ذیل عنایت ہو۔

نام مع ولدیت و سکونت ۔ لقب واجب التحریر ۔ عرف واجب الترک ۔ گوتر ۔ کیفیت لقب قدیم وغیرہ۔

۵۔ تجویز ترقی مندرجۂ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲۳ و مدد باہمی مندرجۂ مراسلۂ کشمیر نمبر ۲۴ پر توجہ ہو۔

۶۔ تخفیف خرچ آتشبازی مندرجۂ صفحہ ۵۴ و ۵۵ مراسلۂ نمبر ۲۴ کی نسبت توجہ ہو۔

۷۔ مضمون شادی کتخدائی مندرجۂ صفحہ ۵۳ تا ۵۵ مراسلۂ نمبر ۲۴ پر التفات ہو۔

۸۔ بہ نسبت تخفیف اور تعین مصارف شادی وغیرہ (ملاحظۂ قانون کشمیری دیگر تحریرات مراسلہ) توجہ ہو۔

۹۔ اطفال کو زیور پہنانے کے نقصانات پر (ملاحظۂ تحریرات مندرجۂ مراسلۂ نمبر ۲۲ وغیرہ) نظر فرما کے اس رسم مضر اطفال کے ترک کی نسبت توجہ ہو۔

۱۰۔ اعانت مراسلۂ قومی کی ہر فرد بشر قوم کیطرف سے ہونی چاہیے۔ یہ کوئی امین بین تقریبات برادری کا نہین ہے کہ کہرا خاندان کی قید لگائی جائے۔

۱۱۔ مطبع بہار کشمیر لکھنو مین ہر قسم کا کام اردو اور فارسی اور انگریزی کا تہوڑا نکہ خوشخط بہ نرخ مناسب چھپتا ہے سب برادر صاحبان ہر ایک قسم کا کام واسطے چھاپنے کے عنایت فرمایا کرین۔

۱۲ ۔ رسالۂ مرآۃ الہند از جانب ارباب قوم ماہ بماہ شایع ہوتا ہے جملہ ارباب قوم
اس رسالۂ مفید عام ہندوستان کی اعانت فرماکر اپنے اپنے احباب کو اسکی خریداری
اور اعانت مین آمادہ فرمائین ۔ قیمت سالانہ پیشگی اس رسالۂ مفید عام کی فقط تین روپے
چھ آنے اور مابعد چار روپے چودہ آنے مع محصول ڈاک ہے ۔
۱۳ ۔ بخشاے اشتہار مندرجۂ مراسلات گذشتہ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۸۸۰ء بنظر فایدہ عام قاعدہ
مراسلہ مورخہ ۲ جولائی ۱۸۸۰ء کے ساتھ ضمن ہاے ذیل کا لحاظ فرمایا جائے ۔
ضمن ۱ ۔ کوئی لفظ یا مضمون یا فقرہ جو کہ خلاف تہذیب اور خلاف مصلحت ہو درج
نہ فرمایا جائے ۔
ضمن ۲ ۔ کوئی لفظ یا مضمون یا فقرہ طنز آمیز اور نفسانیت انگیز اور باعث اشتعال طبع
قوم تحریر فرمانا پسند نہ کیا جائے ۔
ضمن ۳ ۔ کوئی مضمون یا فقرہ یا عبارت یا لفظ جو باعث تحقیر اور توہین اور رنج دہی
قوم یا خلاف رسم و رواج متعلقہ مذہب ہو حوالۂ قلم نہ کیا جائے ۔
ضمن ۴ ۔ کوئی مضمون یا فقرہ یا لفظ باندراج اسماے نسوان و خلاف شرم و حیا سلک
تحریر مین نہ آے ۔
ضمن ۵ ۔ کوئی مضمون یا عبارت یا فقرہ یا لفظ جو بطور مباحثہ یا مناظرہ یا موید امور
مہمل و فضول اور مخرن اتفاق فیمابین ہو یا کوئی ایسی راے جو خلاف مصلحت عام اور
خلاف اصول اطاعت حاکم وقت ہو زبان قلم پر نہ آئے ۔
۱۴ ۔ بخشاے مضمون کشمیری روپیہ کے چلن کی تدبیر بتراضی باہمی شدہ
مہر فہرست دستخطی عنایت ہو ۔
۱۵ ۔ حسب عملدرآمد جناب راے پنڈت پرتھاکر راو صاحب شیو پوری مندرجۂ مراسلہ نمبر ۶۶
کو ملکناری کا مصنوعی زیور ترک فرماکر بدستور قدیم پھولونکا گہنا برہمن ہون کے روز
بھیجنا پسند فرمایا جائے ۔
۱۶ ۔ بمضمون مصارف فضول مندرجۂ مراسلہ نمبر ۵۴ پر توجہ فرماکر مصارف منفور
خلاف تہذیب عیاشی و رقص و سرود کو ترک کرکے علم شایستگی بلند فرمایا جائے ۔
۱۷ ۔ مضمون پانبر مندرجۂ صفحہ ۱۶۳۱ مراسلۂ کشمیر نمبر ۹۰ پہ توجہ ہو ۔

الف ۔ بے کی تروخشک باتون کا بقیہ مندرجہ صفحہ ۲۸۷ سے لغایت ۱۸ سنہ مراسلۂ نمبر ۹۸ بابت ماہ نومبر ۱۸۸۹ء

ب ۔ منجملہ ۹ امدات جواب طلب کے ایک مد کا جواب تو اگرچہ غیرت انگیز ارشاد ہوا اور کچھ اسکا اثر قماربازون کے دلون پر عمدہ ہوا ۔ اکثر حضرات نے تسلیم کیا کہ بیشک ہمارا محض بچا کھا کر بھوکے تو نہین رہتے ! سچ یہی ہے کہ ہماری حالت حیوان سے بھی بدتر ہے ۔ فرایض انسانی ادا کرنا تو بجائے خود ہم نہین جانتے ہین کہ فرایض انسانی کیا ہین اور کس لیے یہ مایہ ہمکو عطا ہوا ہے ۔ جو ر و لڑکون کی کون کہے جوئے کے پھیر مین اپنے تن بدن تک کا ہوش ہمکو نہین رہتا ۔ خدا کسیکو جوئے کا لپکا نہ کرے ۔ بھائی صاحب بندہ بار بار آپکو تکلیف دینے سے محجوب ہوتا ہے مگر اصل تو یہہ ہے کہ سب صاحب اب ۸ امدات کے جواب کے منتظر ہین ۔ اگر ان مدات کے کسیقدر جوابات بھی ارشاد ہون تو خالی از فایدہ نہوگا ۔

الف ۔ اگر آپکے روبرو چند فہمیدہ صاحبون نے میرے جواب کا مفید ہونا تسلیم کیا تو اس سے یہہ خیال نہین ہوسکتا کہ سب یا اکثر صاحبون کے دلون پر فی الحقیقت اسکا عمدہ اثر ہوا مگر ہان جو لوگ خود لیئق اور فہمیدہ ہین اور محض کسی دہوکے سے قماربازون کے پھندے مین جا پھنسے تھے اون کے پاک اور صاف دلون پر ایسی باتونکا اثر ہونا البتہ قرین قیاس ہے اگرچہ نیک اور بد کا تمیز خدا نے سب کو دیا ہے لیکن نیکی کا اختیار کرنا اور بدی سے پرہیز اوسی کو نصیب ہوتا ہے جسکو بد و تمیز سے صحبت نیک میسر ہوتی ہے میں نے تو جو کچھ عرض کیا تو محض آپکے ارشاد کی تعمیل تھی اور اب بہ تعمیل آپ ہی کے حکم کے دیگر مدات کا جواب بھی بہ ترتیب نمبر ذیل مین عرض کرتا ہون ۔

مد ۲ ۔ جواری بہ رضامندی فریق ثانی جوا کھیلتا ہے کسی سے زبردستی نہین کرتا ۔

جواب مد ۲ ۔ یہہ تو ظاہر ہے کہ جوئے کے جلسے مین ہر ایک جواری کی یہی نیت بد ہوتی ہے کہ جسطرح بن پڑے ان سب کی جمع مین ہی ہتیا لون ۔ یعنی ایک دوسرے کی نقصان رسانی ہی کی فکر مین رہتا ہے ۔ وہ سب افعال داخل جرم ہین کہ جنمین نیت خراب ہو ۔ یہہ کوئی قاعدہ نہین ہے کہ جب بدنیتی اور نقصان رسانی کے جرم کے ساتھہ زبردستی نہو وہ جرم گناہ کی فہرست سے باہر ہوگا ۔ ہان نقد

فرق ضرور رہے کہ ایک فریق جو دوسرے کو زبردستی یا فریب اور دہوکہ وغیرہ سے نقصان پھونچاتا ہے تو وہی فریق مجرم اور گنہگار ہوتا ہے جسکی جانب سے زبردستی اور بے ایمانی اور دغابازی اور دہوکہ دہی وغیرہ ظہور مین آتی ہے اور جوئے وغیرہ کے جرایم مین جسمین ہرایک شریک اوسکا ایک دوسری کی نقصان رسانی کی فکر کرتا ہے بوجہ ایک قسم کی نیت بد ہونے کے فریقین بلکہ جملہ شرکاے جلسہ گنہگار ہوتے ہین۔

یہہ کون نہین جانتا کہ ہر ایک جواری کی نیت نہین جو اپنے جملہ شرکا کی نقصان رسانی ہوتی ہے اسی بدنیتی کے عوض مین ہر ایک جواری یکسان مجرم ہے۔ اور یہی جواری جب نئے نئے مالدار پھنسا کر اونکو اپنی منڈلی مین لگالاتے ہین اور پہلے دو چار ہاتھ اونکو جتا کر پھر سب مال اون کی دغا اور فریب اور دہوکہ دہی اور زبردستی وغیرہ جیطرح سے بن پڑے ہتیالیتے ہین یا مالدارون کی منڈلی مین کسی گھات سے جا کر اُٹھا ماری وغیرہ سے اونکی دولت کھسکا لاتے ہین تو بہ نسبت اون اینلے گوکھے جواریون کے ضرور زیادہ تر گنہگار ہین۔

مد ۳۔ جواری اپنی دولت ہارتا ہے کیسکو کیا۔

جواب مد ۳۔ اوّل جواری کی یہہ نیت نہین ہوتی کہ مین اپنی دولت ہاردون بلکہ اسکی نیت مین ہر وقت یہی ہوتا ہے کہ سب کی دولت کسی نہ کسی ہیر پھیر سے میرے ہی ہتے چڑھ جاے۔ دوم۔ یہہ کوئی قاعدہ نہین ہے کہ جو شخص اپنی جان اور مال کو دیدہ و دانستہ نقصان پھونچاے وہ گنہگار نہ سمجھا جائے۔ انسان کا کام یہہ ہے کہ اپنے اور جملہ ابنای جنس کے فایدہ مین ہمہ تن مصروف رہے بخلاف اسکے جو اپنے نقصان مین آپ کوشش کرے اوسکو کوئی انسان نہین کہہ سکتا بلکہ وہ بدتر از حیوان ہے۔ انسان پر فرض ہے کہ اپنی محنت اور مشقت اور جائز وسیلون سے دولت پیدا کرے اور اوسکو امور مفید عام اور رفاہ عام مین صرف کرے جو شخص برعکس اسکے ناجائز وسایل سے دولت پیدا کرتا ہے اور امور فضول لہو مضر عام اور خلاف تہذیب مین دولت برباد کرتا ہے۔ قماربازی۔ عیاشی۔ آتشبازی وغیرہ وغیرہ مین دولت پھونکتا ہے۔ وہ ہر آئینہ مردود دارین ہے۔

مد ۴۔ برہمن جو بڑے عالم ہوتے ہین دیوالی مین جوا کھیلتے ہین۔

جواب مد ۴۔ برہمن وہ ہے جو برہم کو جانتا ہو۔ دین اور دنیا کے جملہ علوم کا عالم باعمل ہو۔ اخلاق اور تہذیب کا پتلا ہو۔ اور کام اوسکا یہہ ہے کہ نوع انسان کو فایدہ

مین کوشش کرے ۔ سب کو نیک کامون کیطرف راغب کرے برے کامون سے سبکو بچاوے ۔ پس جو شخص برہمن کے ان سب اوصاف سے موصوف ہوگا وہ لوکسی ادنی عیب کے کبھی کبھی گرد نہین جاسکتا نہ کہ جوئے کے جو تمام دنیا کے عیبون کی جڑ ہے کیونکہ اوسکا تو اصلی کام یہی ہے کہ عیوب کو ملک سے نیست و نابود کرنے اور نیکی اور تہذیب پھیلانے مین رات دن مصروف رہے ۔ رہے وہ لوگ جنکے بزرگ کسی وقت مین برہمن کے اوصاف سے موصوف تھے اور اب وہ برعکس اونکے نیکی سے کوسون دور بھاگتے ہین اور بدی پر فریفتہ ہین مگر باعتبار مناسبت خاندانی اوسیطرح اب بھی برہمن کہلاتے ہین جیسے ہند کے اکثر راجہ اور نواب کہ مانگین بھیک اور کہلائین نواب صاحب بہادر اور راجہ صاحب بہادر پس اس قسم کا کوئی برہمن اگر دیوالی نہین بلکہ ہر روز جوا کھیلے تو کیا اس سے جوا عیب کی فہرست سے نکلجاے گا ۔ یا ضرر اس فعل بد کا کم ہوجاے گا ۔ ہرگز نہین ۔ علاوہ اسکے جب یہہ بات بہ شرح صدر بخوبی ثابت ہوگئی کہ جوا عیب ہے اور ضرر اسکے بیحساب ہین سال مین ایک دفعہ یا ایک دن رات کیا ایکبار یا ایک ساعت کھیلنے والے کی نیت مین بھی دوسرے کی نقصان رسانی ہوتی ہے تو اب اگر یہہ امر ثابت بھی کردیا جائے کہ کسی بڑے لایق آدمی نے بھی جوا کھیلا تو اس سے نہ تو جوے کا عیب نیک کامون کی مد مین داخل ہوسکتا ہے اور نہ ضرر اوسکا کم ہوسکتا ہے ہان نتیجہ اوسکا یہی ہوگا کہ اوس لایق کی لیاقت مین بٹہ لگیگا اور نام اوسکا لایق لوگون کی فہرست سے نکلجائے گا ۔

مد ۔ ۵ ۔ بنیے جو بڑے کنجوس اور سیانے ہوتے ہین دیوالی مین وہ بھی جوا کھیلتے ہین ۔

جواب مد ۵ ۔ یہہ کوئی قانون نہین کہ کنجوس اور سیانے کے سب افعال عمدہ سمجھ لیے جائین ۔ اول تو کنجوس ہونا خود کچھ داخل وصف نہین اور پھر جب وہ جاہل بھی ہوا تو اوس سے نیک کام کب صادر ہونگے ۔ کنجوس یا بخیل یا سیانا یہ سب الفاظ مترادف سمجھے جاتے ہین ۔ جب کوئی جاہل آدمی کنجوس ہوگا وہ طامع بھی ضرور ہوگا ۔ جائز اور ناجائز وسایل سے روپیہ پیدا کرنا اور اوسکو کسی مفید کام مین خرچ نہ کرنا اوسکا کام ہوگا مگر جس کام مین ایک روپیے کے عوض ایک آن واحد مین سو روپے ہاتھ چڑھ جانے کی امید ہو اوسمین سب سے پہلے داٹون لگانے پر آمادہ ہوجاے گا عام اس سے کہ وہ کام بد دیانتی کا ہو یا بدنیتی کا ۔ پس ایسے خام خیال اور جاہل لوگ اگر دیوالی مین بھی جوا کھیلتے ہون تو

اوس سے جو جوا فی نفسہ سخت عیب ہے ہرگز نہین ہوسکتا اور اگر یہہ خیال کیا جاے کہ یہہ
لوگ محض اون لوگون کی پیروی مین دیوالی کا جوا کھیلتے ہین جو برے نام برہمن ہین اور
جنکی تعریف مد ۳ کے جواب مین بشرح بالا تحریر ہو چکی ہے یا اونھین لوگون کے ایما اور اغوا
سے دیوالی کا جوا کھیلتے ہین تو بھی یہہ انکا حمق اور اون کی بدنیتی ہے اور اس صورت مین وہ
اپنا نامۂ عمل سیاہ کرتے ہین اور اگر یہہ کوئی کہے کہ جاہل برہمنون نے کیون کنجوسون کو اغوا
کیا تو یہہ صاف ظاہر ہے کہ ان لوگون نے سب فرقونکا مال اوڑانے کے واسطے جہان اور بہت
سے فقرے گڈھے ہین وہان ان کنجوسونکا مال گھما لینے کے واسطے دیوالی کے جوے کا بھی ایک
فقرہ تراشا اور سب کو برباد کیا اور گناہگار بنایا اور آخرش بمصداق (عاہ کندہ را چاہ درپیش)
اپنے اعمال بد کی کشتی کو بحر ذخار در دریاے ناپیداکنار زیان کاری کے اوس بھنور
مین غرق کیا جا نسے اب تک اوبھرنا نصیب نہین ہوتا۔
مد ۴۔ عورتین اور بچے دیوالی مین دانون پر دانون لگاتے ہین۔
جواب مد ۴۔ یہہ سچ ہے کہ ہند کے شرفا کی اکثر عورتین بہ نسبت اپنے مردون کے زیادہ
نیک نفس۔ صابر۔ باحیا۔ با ایمان۔ نرم دل۔ رحیم۔ کریم ہوتی ہین مگر یہہ سب باتین
اونمین اپنے بزرگان قدیم کی پیروی مین یا سنے سناے خیالات مذہبی اور اخلاقی کے ذہن
مین عادتاً پائی جاتی ہین نہ بذریعۂ علم و عقل کے۔ مگر باینہمہ یہہ کہا جا سکتا ہے کہ ہند کی عورتین
دانون پر دانون لگانا کیسا جوے کے نام سے کوسون دور بھاگتی ہین کیونکہ ہند مین عورتین
کبھی جوا کھیلنے کی عادی نہین رہی ہین۔ ہان اون عورتونکا ذکر نہین کہ جنکے مرد خود
اونکو دیوالی مین جوا کھلواتے ہین لیکن ایسی عورتین شاذ و نادر ہونگی پس اونکا ذکر کالمعدوم
اور سواے اسکے جب یہہ ظاہر ہے کہ ہم لوگون نے عورتون کو ایسا جاہل بنا رکھا ہے کہ کچھ
تمیز نیک و بد کا اونکو نہین ہوسکتا اور ہند مین عورتون کے فرقہ کا جاہل محض ہونا ثابت
ہے تو اونکا دانون لگانا اگر صحیح بھی ہوتا اس سے دیوالی کے جوے کی عمدگی نہین ہوسکتی
بھی۔ عورتون کے عملدرآمد کی نظیر کیا مردون کے عملدرآمد کی نظایر مندرجۂ مد ۳
اور ۵ سے زیادہ قوی ہے۔ جب برہمنون اور بنیون کے عملدرآمد کی نظیرون سے
جوے کی بدی مستبدل بہ نیکی نہ ہوئی یعنی جوے کو کوئی فایدہ نہ پہونچا بلکہ جوے بازونکی
عزت کو خاک مین ملا دیا تو جاہل عورتون کی نظیر سے سواے اسکے اور کیا نتیجہ پیدا

ہوسکتا کہ اون عورتون کے نام بھی مع اونکے مردون کے جو اونکو بچہ اکھلواتے ہین نیکون کے رجسٹر سے خارج سمجھے جائین۔ باقی رہے بچے وہ خود معصوم اور نابالغ ہین وہ اوسی چال چلتے ہین جو اونکے والدین یا ولی اونکو چلاتے ہین اور لڑکے جملہ افعال کے وہی جوابدہ اور ذمہ دار ہین۔

نہایت قابل افسوس ہین وہ حضرات جو اپنے پیارے ہونہار بچونکو بجائے لائق اور عالم اور مہذب بنانے کے سرے سے گالی جھوٹ جوا۔ چوسر۔ گنجیفہ۔ شطرنج۔ نرد۔ کبوتربازی۔ بٹیربازی۔ پتنگ بازی۔ ٹھیک بازی۔ وغیرہ وغیرہ سکھاتے ہین ناچ رنگ گانے بجانے کے جلسہ ہاے دشمن تہذیب دکھاتے ہین۔ تمام دنیا کے خلاف تہذیب قصہ کہانیان اور باتین سناتے ہین اور ان سب باتون کو لڑکونکا کھیل خیال کرتے ہین اور پھر وہ لڑکے اپنے بڑون کی صحبت بد اور بعض تہذیب حرکات جنکی تفصیل ناگفتہ بہ ہے بذریعہ تعلیم نظری خود سیکھتی ہین اور اس قسم کے خلاف تہذیب کھیل اور بعض عام تعلیم نظری کا ایسی پختگی کے ساتھ خراب اثر ہوتا ہے کہ پھر تمام عمر اخلاق اونکے درست نہین ہوتے اور وہ بال اچھنبا سی خراب عادتین تادم مرگ اونکا پیچھا نہین چھوڑتین اور روز بروز ایسی ترقی کرتی جاتین ہین کہ وہ فقط اپنی ذات یا اپنے خاندان یا اپنی قوم ہی کو نقصان نہین پہونچاتے بلکہ اپنے ملک اور اپنی نوع کو بھی نقصان عظیم پہونچاتے رہتے ہین اور اوسوقت والدین اونکے دارہین مار مار کر رو دیتے ہین اور پچھتاتے ہین اور اپنی اوس غفلت کا جو بہ نسبت تہذیب اور تعلیم اطفال کے ظہور مین آئی تھی رات دن افسوس کیا کرتے ہین الا باوجود این ہمہ خرابی بصرہ آیندہ نسل کی درستی اور اونکو ایام طفولیت ہی سے ان عادات بد اور صحبت ناقص سے بچانیکی کچھ بھی فکر نہین کرتے۔

باقی آیندہ — ۳۱ دسمبر

اشتہار

کتاب خلاصۃ التواریخ ہند واسطے فایدہ طلباء مدرسہ کے راقم نے تالیف کرکے چھپوائی ہے اور قیمت اوسکی ۳۰ علاوہ محصول ڈاک قرار دی ہے جن صاحبونکو خریداری منظور ہو مع قیمت اور محصول کے جملہ ۴ بذریعہ منی آرڈر ڈاکخانہ یا بذریعہ ٹکٹ بھرکے لکھنو محلہ رانی کٹرہ مین پاس راقم کے ارسال کرکے طلب فرمالین۔

العبد
پنڈت منموہن کشن طالبعلم کیننگ کالج لکھنو

مراسلات

نقل خط پنڈت کاشی ناتھ صاحب ججہ تحصیلدار بنام پنڈت بشیشر شاد صاحب پہلوان

برادر صاحب والا قدر دام ظلہ۔ بعد نمسکار کے مدعا نگار ہے۔ مین اپنی کم فرصتی پر افسوس کرتا ہون کہ نوبت ترسیل عرایض کی نہین پہونچتی امید کہ مراسلۂ قومی کو آپ نے ملاحظہ کیا ہوا اور ہمیشہ دیکھتے ہون اور جو مضمون میرا اوسمین چھپا تھا وہ بھی ملاحظہ ہوا ہو بھائی ہماری قوم عموماً مفلس اور۔ غم فرزند و نان وجامہ و قوت + باز دار۔ ذ زیست ملکوت + یہہ ہماری قوم کے حسب حال ہے رحنم کی کمائی بیراگی نالہ مین گنوائی۔ یہہ مثل ہمین لوگون کے لیے ہے نہ معاش اور نہ ملکیت ہمیشہ محتاج تلاش روزگار عالم ضعیفی مین ٹھوکرین کھانی جوانی مین خوش آمد کر کے روپیہ کمانا اور تیوہار جنیو شادی کتخدائی مین خرچ کر ڈالنا۔ اگر مہاجن خواہ راجہ لوگ کرتے ہین تو مثلاً بیس لاکھہ سے بیس ہزار خزانہ مین نہ صحیح وتہہ راوی اونکی خانگی گھر مین کھوئی بھانگ نہین اور فضولی پر مرتے ہین آتشبازی پر چلتی ہین۔ شاستر اور اصلی رسمون کو ملک کی چھوڑ کر بربادی پر قدم رکھتے ہین جسے دیکھیے سب خانہ بدوش اور خانہ خراب۔ عورتون کو مردون کی محنت اور عمر کی قدر کرنی چاہیے اور جن لڑکون کی شادی مین فضولی کرتے ہین اونکے آگم اور بھوگ کے سبب اگم مردکی ضعیفی اپنی بڑھاپے پر بھی غور کرنا چاہیے۔ ہمکو آپ کو دوسری نظیر تلاش نہ کرنی چاہیے کیون دور جائیے ہم آپ اپنی محنت اور حالات جانتے ہین۔ ہم نے آپ نے پنڈت بیدیا دھر جی کو دیکھا ہے کہ بیحساب روپیہ لکھنو مین کمایا اور فضولی شادی مین گنوایا اور آخیر عمر مین نجا و ندگی مہاراجہ صاحب بہادر بنارس دام اقبالہٗ وغیرہ پرورش پائی ہمکو آپ کو رام چندجی جو بنارس مین تھی اونکی عالم ضعیفی کی کیفیت معلوم ہے۔ ہمنے آپ نے پنڈت شیو ناتہ جی کو دیکھا ہے ہمنے آپنے اون کے بال بچون کی کیفیت معائنہ کی ہے تو کیا ہم لوگون کو بھی ان باتون سے بے پروائی ضرور ہے۔ کیا ہماری عورتون کو ہمارے اور اپنے اور اپنے دھیان مین کودنا چاہیے۔ کیا ہم لوگونکو نان شتری ہونا چاہیے۔ کیا ہماری عورتونکو

بال بچون پر رحم نہ کرنا چاہیے۔ کیا ہم لوگون کو پنڈت کے خطاب کو ایسا ذلیل کرنا
چاہیے کہ مور کہہ سے بھی بدتر اعمال و افعال ظاہر کرین۔ کیا ہم لوگون کو بالفرض عدم استطاعت
ہو تو یہہ دہرم ہے کہ رسوم زاید اور بیضرر عام کے اجرا سے اپنے بھائیون پر ستم کرین
یا انکو ننگ ناداری سے معیوب کرا دین اور پردہ دری کرین۔ ہم لوگون کے ایسے
خیال پر حیف ہے۔ لہذا مینے سینہ سپر ہو کے سب سے پہلے نام اپنا درج مراسلہ کیا اور عام
قوم کا بھلا مرجح جانا اور آپ میرے بھائی ہین تو آپ بھی میری رائے سے اتفاق کیجئے
اور مین قسم کھاتا ہون کہ مین بالضرور لڑکے اور لڑکی کی شادی مین ویسا ہی کرونگا
آپ کی عقل سلیم اور صاحب خانہ کی شرافت اور فہم و فراست سے مجھے امید قوی ہے
کہ اتفاق فرمائین۔ امید کہ جواب اسکا بہت جلد مرحمت ہو۔ ۱۲ دسمبر سنہ ۱۸۸۶ء
اور یہہ بھی واضح رائے ہو کہ یہان پنڈت مہاراج کشن اور پنڈت شمبر ناتھ صاحب
وغیرہ سب بھائیون نے دستخط کر دیے ہین اور آپ اور مین تو ایک خون اور ایک
پوست ہین ضرور میرے التماس کو قبول فرمائین۔ راقم پنڈت کاشی ناتھ ججہ

برادر عزیز بدل مہربان پنڈت کاشی ناتھ صاحب سلامت۔ بعد دعائے فراوان کے واضح
ہو کہ یہان سب خیریت ہے اور خیریت آپکی مع وابستگان کے ہمیشہ سری بھگوان جی سے
چاہتا ہون۔ مسرت نامہ آپکا صادر ہوا خوشوقت اور شادکام کیا اور اسکے مضمون
مندرجہ سے تمام و کمال آگاہی حاصل ہوئی۔ مراسلہ کشمیر اور نیز مسرت نامہ آن برادر
مین درباب شادی کتخدائی جو کچھہ کہ لکھا ہے سب صحیح اور درست ہے مجھکو آپ کی رائے
سے اتفاق ہے۔ لیکن جہان آپنے اسقدر محنت اور تکلیف کی ہے وہان ایک امر یہی
ضرور ہونا چاہیے کہ ایک قاعدہ ایسا مقرر کرنا چاہیے کہ شادی کتخدائی دختر اور فرزند
مین چاہیے کتنا ہی مقدور کیون ہو اوس سے زیادہ صرف نکرین اور طرف ثانی بھی اوسکے قبول
کرنے مین انکار نکرین اور ایسا ہی اتفاق تمام اہالیان برادری ساکنہ لکھنؤ و الہ آباد و دیگر
تمام اضلاع اور بنارس وغیرہ مین ہونا چاہیے اور سب اہل برادری اوس پر عمل بھی کرین
اگر عمل نکیا تو ایسا اتفاق کس کام کا۔ پہلے میرے نزدیک وجہ اتفاق نہونے کی یہ ہے کہ
ایک دوسرے کا دردمند نہین ہے بلکہ لوگ اپنی بہتری کے خواہان رہتے ہین۔

لیکن بہرحال جو آپ تجویز کر دیجئے مجھکو اوسمین بہرحال اتفاق ہے اور گھر مین بھی سب نے منظور کیا ہے۔ سب خورد و کلان خیریت سے ہین۔ ہم سب لوگون کیطرف سے دعا اور ہنسکا پہونچے زیادہ خیریت۔ فقط۔

پنڈت بشیشر برشاد از مقام سلطان پور مورخہ ۱۸ دسمبر

مہتمان مراسلہ کشمیر نمسکار کے بعد عرض دہ ہے کہ پنڈت بشیشر پرشاد صاحب پہلوان سکنہ سلطان پور کے یہان تقریب شادی پیش ہے چنانچہ مینے اون کو خط بھی لکھا تھا کہ باتفاق رائے مراسلہ رسوم ادا کرین۔ چونکہ پنڈت صاحب ممدوح نہایت درجہ کے لایق اور فہیم اور رسیتین ہین اونہون نے جو خط لکھا ہے ابلاغ خدمت کرتا ہون امید کہ پسند طبع ہوا اور چونکہ زبان سابق کے بہیجے میرے سامنے نہین ہین آپ یا تو اس مرتبہ کے پرچہ مین مجددًا تعداد مندرج فرمائیے یا علیحدہ اوسکی اطلاع کے لیے فہرست اونکے پاس ورنہ میرے پاس بھیج دیجیے باقیماندہ امر ثانی کے لیے مین اونکو لکھتا ہون کہ یہہ ممکن نہین کہ سب کے یہان ایک ہی دن شادی ہو۔ سب ایک ساتھ ہی نیک کام کمربستہ ہو جائین اور جو خط مینے اونکو لکھا تھا وہ بھی آپ کے ملاحظہ کے لیے بھیجتا ہون۔ اوسے بھی چھاپ دیجیے۔ اور میری رائے ہے کہ برہمنون کے حقوق وغیرہ جو دیے جاتے ہین اوسمین تخفیف نہو۔ آپ لوگونکو یہہ بھی چاہیے کہ جب کسی کے یہان شادی ہو تقریب خاص بھی ہوا کرے۔ اور واضح رائے ہو کہ بھگوان کے دیے جید شاگرد ہمارے گھر مین ہین اور لڑکیان کم ہین اور ہمارا آقائے نعمت دام عمرہ ماں باپ کیطرح ہم لوگون کو اور سب لشکر کو پالتا ہے اور شادی وغیرہ مین بھی مدد کرتا ہے کسی بات کی کمی نہین ہے جس میں مین اسکی کوشش کر رہا ہون اگر سب برادری تخفیف مصارف منظور کر لین تو مین اونکے دفع اعتراض کے لیے جسطرح فرمائین عملدرآمد پر طیار ہون افسوس یہہ ہے کہ سب قومین علم و دولت کی ترقی پر مصروف ہین اور ہم خرابی پر ہین اور کنگال بگلون کی طرح رہین اور بجائے علم و دولت کے افیون چانڈو کی دولت حاصل کرین۔ اپنے دینی رسوم سے غافل ہون۔ سنسکرت کا ایک حرف نہین جانتے اسکا بچار متعلق نہ کرین۔ علی ہذا القیاس یہہ تو یہہ غلط فہمی ہے کہ مرادی

عالم فاضل اپنے دھرم کے دانا پنڈت خطاب کے لائق ہندوستان مین سب سے فایق
مشہور ہوں۔ ۱

بندہ کاشی ناتھ ۲۲ دسمبر ۱۸۸۰ء

برادر صاحبان والاشان خیر اندیش برادران سلامت۔ بعد نمسکار کے ملتمس خدمت
مبارک ہے کہ مینے پہلے جو تحریرات باتفاق رائے کے بھیجی تھین اور باتفاق اوسکے صاحبان
برادری موجودہ شہر ہذا نے یعنی پنڈت مہاراج کشن صاحب آغہ منصرم حجی اور پنڈت
مشیشر ناتھ صاحب تنخواہ ملازم مہاراجہ صاحب بہادر بنارس اور پنڈت دیارام صاحب کول وا
مرزاپوری دستخط بھی کیے ہین اور صاحبان دیگر جا بجا بھی میرے روشناس ہین عنقریب باتفاق
مراسلہ دستخط کر کے بتوسط میرے روانہ فرماوینگے اور کوشش کرینگے کہ حصول در
غلط فہمیون اور بکھیڑے سے جو امور واقعی موجب نقصان ترقی قومی ہین اونکی اصلاح
کرین چونکہ بہت سے لوگون نے بندہ سے یہہ کہا ہے کہ نسوان نہین مانینگی۔
مجھے سخت تعجب ہوا کہ یہہ الزام ہماری قوم کی مشہور نیک نہاد نسوان پر درست نہین
قوم کی نسوان تو عموماً مردون سے زیادہ مہذب ہوتی ہین لہذا مینے احتیاطاً ایک
اونکے پڑھنے کے لیے بخط ناگری بھیجی ہے امید کہ اسی مہینے کے مراسلہ مین طبع فرما کر
فرمائیے۔ مکرر یہہ کہ اسی مہینے کے مراسلہ مین مضمون ہذا طبع ہو۔ اور مین یہہ جانتا ہو
کہ آپ نے وعدہ کیا ہے کہ جب سو یا دو سو آدمیون کے دستخط ہو جائینگے تو نام چھاپے
جائینگے تو فرمائیے کہ کب لوگون کے نام ظاہر ہون گے۔

راقم پنڈت کاشی ناتھ تحصیلدار
مہاراج کشن آغہ منصرم از مرزاپور

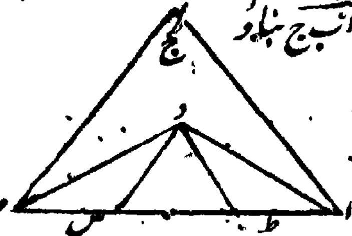
سوالات حل طلب مندرجہ صفحہ ۳۳۱ مراسلہ نمبر ۹۷ بابت ماہ اکتوبر ۱۸۸۰ء کے جوابات

(۱) ایک خط مستقیم مفروض کی تثلیث یعنی تین مساوی حصون مین تقسیم کرو

فرض کرو کہ اب خط مستقیم مفروض ہے مطلوب یہ ہے کہ اسکو تین حصص مساوی پر تقسیم کرین

(شکل ۱ مقالہ اول) خط اب پر مثلث متساوی الاضلاع اب ج بناؤ

زاویہ ج اب اور ج ب ا کو خطوط ا د اور ب د سے



(شکل ۹ مقالہ اول) جو نقطہ د پر ملتے ہین تنصیف کرو اور نقطہ د سے د س

(شکل ۳۱ مقالہ اول) متوازی ج ب کا اور د ط متوازی ج ا کا نکالو - پس خط اب

کی تثلیث نقطہ ط س اور ط پر ہوتی ہے

ثبوت - چونکہ خط د س متوازی ج ب کا ہے اور ب د اوسسے ملتا ہے

(شکل ۲۹ مقالہ اول) اسلیے زاویہ ج ب د اور ب د س باہم برابر ہین

(عملاً) لیکن زاویہ س ب د برابر ہے زاویہ د ب ج کے

(علوم متعارفہ) اسلیے زاویہ س د ب برابر ہے زاویہ د ب س کے

(شکل ۶ مقالہ اول) اور اس صورت مین ضلع ب س برابر ہوا ضلع د س کے

اوسی دلیل سے مثلث ا ط د کا ضلع ط د برابر ہے ضلع ط ا کے

لیکن در حالیکہ د س متوازی ج ب کا اور د ط متوازی ا ج کا ہے

(شکل ۲۹ مقالہ اول) تو زاویہ د س ط برابر ہے زاویہ ج ب س کے اور زاویہ د ط س

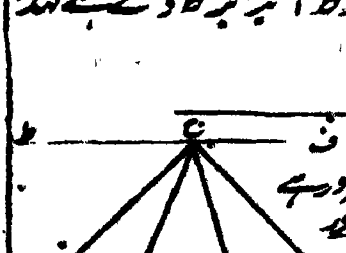
برابر زاویہ ج ا ط کے اور اس لیے باقی زاویہ س ط د برابر ہے باقی زاویہ ب ج ا کے

اس وجہ سے مثلث س د ط متساوی الزاویہ ہے اور اوسکے اضلاع د س س ط اور

ط د آپس مین برابر ہین

لیکن ثابت ہو چکا ہے کہ س ب برابر س د کے اور ط ا برابر ط د کے ہے لہذا

ا ط ط س اور س ب باہم برابر ہین



فرض کرو کہ اب ج ایک مثلث ہے - اسکی تثلیث کرنا منظور ہے

نتیجہ مسٹر صدر خط اب کی تثلیث نقاط د و س پر کرو اور

ملا ؤ ج د اور ج س کو

(شکل ۳۱ مقالہ ۱) نقطہ ج سے ج ف ط متوازی اب کا کھینچو تو مثلث اب ج خطوط مستقیمہ د ج

اور س ج سے تین حصص مساویہ پر منقسم ہوتا ہے

ثبوت

(عملاً) کیونکہ ہر سہ خطوط مستقیمہ آ د دس و س ب باہم برابر ہین
(شکل ۳ مقالۂ اول) اسلیے مثلث آ د ج دس ج و س ب ج باہم برابر ہین
پس مثلث ا ب ج تین برابر حصّون پر تقسیم ہوگیا اور یہی مطلوب تھا

ایک ہزار روپے کو اُسکے نصف سے ضرب دو اور حاصل ضرب مین پانسو جمع کرد وہی سوال کا جواب ہوگا۔

مثلاً

(۱۰۰۰ × ½ ۱۰۰۰) + ۵۰۰ = (۵۰۰ × ۱۰۰۰) + ۵۰۰ = ۵۰۰۰۰۰ + ۵۰۰
= ۵۰۰۵۰۰ جواب

کمترین مخلوقات از نیرتاب گڈہ۔

جناب مہتمم صاحبان مراسلۂ کشمیر نمسکار۔ مراسلۂ کشمیر کے مطالعہ سے زندگی جاوید حاصل ہوتی ہے یہہ ذرۂ بے مقدار اسکی تعریف اور توصیف بیان نہین کرسکتا اس کے مضمون اور طرز عبارت سے بوے دوستی اور رفاہ برادری آتی ہے مین نہایت ممنون منت اون صاحبان خیر اندیش کا ہون جنہون نے اول اول سب سے سبقت کرکے سرانجام اس کار خیر کا اپنے ذمہ لیا ہری نارایین جی اونکو ہمیشہ سرسبز رکھے اور جس مقصد سے یہہ چشمہ اس ملک مین جاری ہوا ہے اوسکے آب شیرین سے سب ارباب برادری فیض پائین۔ آمین آمین۔
اب مطلب اس کمترین کا یہہ ہے کہ اکثر مراسلہ جات مین نسبت کمی اخراجات شادی کتخدائی اس برادری کے زیب رقم ہوتا رہا مگر اس مرتبہ مراسلۂ قومی کو جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ جرچا جاتا رہا۔ اب التماس اس خاکسار کا اس بارہ مین یہہ ہے کہ اگر بچشم غور ملاحظہ فرمائیے تو لڑکے وقت نازک آگیا ہے کہ روزگار کی صورت تو مثل عنقا کے ہوگئی ہے اور اگر کوئی اہل برادری جا لیے سے بعہدۂ تحصیلداری یا اکسٹرا اسسٹنٹی مقرر ہین تو اونکو خیال کرنا چاہیے کہ ہمارے قسمت مین بادشاہت لکھی تھی کہ اسکے عوض اس عہدہ پر پہونچے۔ اگر بحساب اوسط کل ملک ہند

مین شمار کیا جائے تو سو مین سے ایک شخص بلکہ ہزار مین سے ایک شخص اس عہدہ ممتاز
ہے ورنہ سب قلیل مشاہرہ دار ہین مثلاً اکثر عہدہ تنخواہ ۵ یا کچھ اوس سے کم و بیش کے نوکر
ہون گے اور بعض اس سے بھی زیادہ مشاہرہ دار ہین مگر وہ بھی بر وقت انتخاب ایسے ہی طور
ہونگے جیساکہ اوپر تحریر ہوا پس وہی لوگ بہت ہونگے جو کم مشاہرہ دار ہین اور اونکو سوائے
مشاہرہ مقررہ کے کوئی صورت سوا دیگر مثل دیگر اقوام تجارت پیشہ کے نہین ہے ۔
فرض کیا کہ عہدہ تنخواہ پچاس روپے تنخواہ بھی ہوئی اور عیالداری بھی ہوئی چونکہ اس قوم
کے عادات حسنہ سب پر ظاہر ہین کہ کھانا بھی اچھا چاہیے اور پوشاک بھی اچھی ۔ آمدنی تنخواہ
کی تو اس خرچ روزمرہ مین صرف ہوئی ۔ !!! یہہ حال ہم ایسے چھوٹی مشاہرہ داران
اہل برادری کا ہے اور جو بڑے مشاہرہ دار اہل برادری مین سے ہین اونھین کے
گہرون سے سب نئے رسوم فضول ایجاد ہوتے ہین اور اونکو کسی قلیل مشاہرہ دار
اہل برادری کی کیا خبر جیسی اونکو خوشوقتی ہے وہ جانتے ہین کہ سب ایسے ہی خوشحال
ہونگے حالانکہ اونمین بھی اکثر ایسے ہی ہین کہ قرض لیے بغیر ایک شادی بھی نہین کر سکتے ۔
جب ایسی فضولی ہوئے تو آپ فرمائیے کہ کہان سے واسطے شادی کے اسقدر روپیہ آئیگا
آج کل سب کو علی الخصوص غریب اور قلیل مشاہرہ دار آدمیونکو دختر پیدا ہو جانی گویا موت
کا آجانا خیال کرنا چاہیے ۔ پس ہم کیون نہ ایسی تجویز کرین کہ جس سے ہم اپنی حفظ امن کو
بحال رکھکر ایک وسیلہ ایسا پیدا کرین کہ جس سے ہمارے قلیل مشاہرہ داران اور اوسط
درجہ کے لوگون کی گذران اچھی طور پر خوشی سے ہو ۔ اور وہ یہہ ہے کہ ہمکو کیا ضرور ہے
کہ ہم بڑے مشاہرہ داران فضول خرچ کی پیروی کرین جسقدر چادر اپنی دیکھین اوسیقدر
پانون پھیلائین مگر یہہ بات ایک شخص کے کرنے سے نہین ہو سکتی ہے اگر ایک شخص نے
یہہ خواہش اپنی کی تو دوسرا اوسکو عیب تصور کریگا اوسکو برادری ملعون کرے گی مگر مین
یہہ بھی جانتا ہون کہ ایسے لوگ بھی برادری کی ہونگے جو اپنے تئین ملعون کرنا پسند کرین خواہ
جس طور سے ہو سکے وہ اپنی رسوم کو نباہے جائین گے اور وہ یہہ بھی کہین گے کہ اگر
ہماری لڑکیان خاندان مشاہرہ داران کشمیر مین جائین تو خوب آرام سے گذران کرین لیکن
اسی تمنا مین نہایت فضولی کرین گے مگر شاید یہہ مثل اونکو یاد نہوگی ۔ (رکہ ٹب بے گہر پڑ و
او بھوکے مرو ۔) اگر ایسے اونکو اکتفا ہوئے تو شاید میری عرض وہ قبول کرین ۔

پس میرے خیال مین یہہ آتا ہے کہ جو صاحبان برادری کمی اخراجات شادی کو ناپسند کرتے ہین اونکی دلشکنی نہین کرنی چاہیے اونکو بدستور یہی رسم جاری رکھنی دیوین اور جو اہل برادری ترک کرنا اس رسم کا منظور کرتے ہین وہ بدل متوجہ ہوکر اجرا اس رسم کا فرماوین رفتہ رفتہ وہ بھی راہ راست پر آجاوین گے۔ اگر ایک دو جگہہ شہرون مین مثل لکھنو و دہلی و لاہور کے ایسا ظہور مین آئیگا تو امید واثق ہے کہ ہر ایک جگہہ اجرا اسکا ہوجاوے گا اور مین بدل مشکور ان صاحبان خیراندیش کا ہونگا کہ جب مین مراسلۂ قومی مین لکھا ہوا دیکھونگا کہ کسی صاحب نے اس رسم کو ترک کرکے موافق قاعدۂ قدیم اپنے وطن کے عملدرآمد کیا۔ اور آخرکار جب سب کو رفتہ رفتہ اپنے مفاد کیطرف اور فضولی کے بیجا ہونیکا خیال آویگا تو بعدازان سب اوسی روش پر چلین گے جیساکہ پہلے ایک گھر سے رواج ترک وضع پوشاک سلف مستورات برادری کا ہوا پھر بھی سب نے رفتہ رفتہ پسند کرلی اسیطور جو جو اصحاب برادری اس سلسلہ کو پسند فرماتے ہین اونمین سے کوئی صاحب پیشدستی کرین پھر کوئی تجاوز نکریگا سب اوسی پر عمل کرینگے اور کوئی صاحب بھی معیوب نہ سمجھین گے۔ لحاظ جب ہی تک ہے کہ جب تک کہین ایک دو جگہہ یہہ رسم جاری نہین ہوتی فقط۔ اس تحریر کو پڑھکر اکثر اہل برادری مین نالایق کو ظاہر اور علانیہ برا کہین گے مگر یہی حق ہے۔ دیکھیے ایک زمانہ ایسا آویگا کہ یہہ رسم بد خود بخود دور ہو جاویگی ہان اگر خود فضولی سے کنارہ ہوا تو حیثیت کسیقدر بنی رہیگی ورنہ روٹیون سے بھی لاچار ہونگے۔ پس سب برادر صاحبان والا منش کی خدمت مین دست بستہ گذارش ہے کہ کوئی صاحب اس تحریر سے آزردہ خاطر نہوین اور اس کمترین کو خیرخواہ قوم تصور فرماوین۔ کمترین نے ابتک اس بارہ مین بخیال اسکے مبادرت نہین کی کہ اس ہیچمیرز کو ایسا حوصلہ کہان ہے جو کچھہ گذارش کرے آخر رہ نہ سکا جو کچھہ عقل ناقص نے ہدایت دی بے کم و کاست عرض کیا گیا۔

عریضۂ نیاز خیرخواہ مشاہرہ داران قلیل برادر
صاحبان درجۂ اوسط پنڈت مرلی دہر عرف
بچھہ ساکن دہلی نقلنویس عدالت صاحب جج
بہادر ضلع مین پوری۔

منتظمان مراسلۂ کشمیر نمبکار ۔ و تکملات تاریخ انتقال پر ملال برادر عزیز پنڈت سورج بھان جی

وکیل مالک مطبع و مہتمم رسالۂ قانونی ہند جو بقضاے الٰہی ۲۲ - نومبر سنہ ۶ یوم دوشنبہ واقعہ ہوا بذریعہ نیاز نامہ ابلاغ خدمت کرکے امیدوار ہوں کہ مراسلۂ قومی میں درج فرماکر بندہ کو مشکور عنایت فرمائیں —

رقیمۂ نیاز پنڈت گنگا رام کرو ایون مختار
عدالتہاے امرتسر پنجاب بمقام لاہور ۲۳ دسمبر سنہ ۶

مرثیہ مع قطعات تاریخ انتقال پرملال پنڈت سورج بھان جی وکیل مالک مطبع و مہتمم رسالۂ قانونی ہند لاہور من تصنیف پنڈت گنگا رام صاحب مختار عدالتہاے ماتحت اخوی مغفور موصوف

جان و آه جان عزیز سورج بھان — یوسف مصر و ماه کنعانے
در بلاغت فزون ز حد صفات — در فصاحت بسا سخندانے
پایۂ حلم را ببین کوہے — مایۂ علم را چو عمانے
بست احرام سیر باغ بہشت — زینجہان رخت برد در آنے
پیش حوران جنت الماوی — شد بجنت روان سلیمانے
ہاے ہیہات از تظلم چرخ — ولے بپا در شور و افغانے
نو خود بنیاد عافیت برکند — گریہ سر داد بحر طوفانے
بہر تاریخ سال این ماتم — خواستم از ملایک احسانے
ہاتفم گفت از سر عجلت — تیره شد آفتاب تابانے

سمبت ۱۹۳۷

آہ بابا ہاے گفت و دریغ — شد بہ جنت شہ سلیمانے
۱۲۹۷ سنہ ہجری

ایضا

آن اخی عزیز سورج بھان — کرد رحلت ازین خراب آباد
ہاے ہیہات از ستیزۂ چرخ — از غم و غصہ زمان فریاد

بُرد کوکبِ اجل بہ جنگل قہر — یوسفِ ملکِ مصرِ علم آباد
ہاے کان نوجوان دیدہ بخت جگر — ہیچو اشکم شد از نظر برباد
بہرِ تاریخِ ماتمِ دل سوز — از ملایک چو خواستم ارشاد
ہاتفم وقتِ نوحہ با دل گفت — وائے جور و تظلّم و فریاد

ایضاً مرثیہ

اے عزیزا زتن حزین چون جان — تا نظر کردم از نظر رفتی
بہرہ آبِ دیدۂ خونبار — ہاے چون پارۂ جگر رفتی
ما گرفتارِ دامِ ماتمِ سخت — سوے جنّت تو جلوہ گر رفتی
این تقدم نہ در خورِ خوردی است — وقتِ ما بود پیشتر رفتی
علم افتاد در و بالِ کساد — تا تو اے مایۂ ہنر رفتی
روزِ امید تیرہ شد چون شب — شامِ غم ماند بے سحر رفتی
پشتِ من خم شدہ ز ماتمِ تو — اوفتاد آسمان بہ سر رفتی
تیرہ شد روزگارِ مردمِ چشم — تو چو نور از تہِ بصر رفتی
از تو ام بود دست و بازو قوت — در شکستی مرا کمر رفتی
زان مصائب کہ بے تو بر من رفت — باخبر بودہ بے خبر رفتی
نقدِ امن و متاعِ صبر و شکیب — سیلِ غم بود سر بہ سر رفتی
باز کے غنیمت اگر صد بار — می درآیم بہ بحر و بر رفتی
یادگارت بطرز تاریخی — خواستم از ملک چو در رفتی
زود با ہاے ہاے گفت مسیح — تو بہ جنّت بجاہ و فر رفتی

سنہ ۱۸۷۹ء

ایضاً

پئے تاریخ سال ہجرتِ پاک — بہ ہاتف وا نمودم قصۂ سوز
سر ز اقبال بر زد و گفت ہیہات — سیہ شد آفتابِ عالم افروز

سنہ ۱۲۹۶ ہجری

بندہ پنڈت گنگا رام کرواپوری

نیکی کا پیچھا کرنا اور بدی سے بھاگنا

مینے ایک چھوٹی لڑکی کی تصویر دیکھی جسکی دہنی طرف ایک خوبصورت فرشتہ تھا اور وہ اسکو اوسکا ہاتھ پکڑ کر نیکی اور خوشی کیطرف لیجاتا تھا۔ لڑکا بہت خوش وخرم آگے کودتا جاتا معلوم ہوتا تھا۔ مگر اوسکے بائین جانب ایک بدروح کوشش کر رہی تھی کہ اوسکی نظر فضول خواہشون کی طرف پھیر اوے تاکہ وہ نیکی اور سچی خوشی کو بھول جاوے اور گناہ مین پھنسے بالفعل ہمارا اور مراسلہ کشمیر کا بھی یہی حال ہے۔ ہم لوگ امتحان مین پڑے ہوے ہین اجسکے پاس کرنے کی ابھی تک کسی صاحب نے ہمت نہین کی (فرشتہ یعنی مراسلہ کشمیر کہتا ہے کہ میرے سایہ مین آؤ مین تمکو سچی خوشی مین پہونچا دونگا۔ مگر بدروح یعنی ہٹ دھرمی اور مراسم مذموم کہتے ہین کہ اسطرف آؤ۔ یہان تمھاری خواہشین پوری ہونگی۔ اب ہر ایک منصف مزاج اور راست باز شخص کو امتیاز کرنا چاہیے کہ کون راہ اختیار اور کون باتین قبول کرنا چاہئین نفسانی خواہشین انسان کو بلا مین پھنساتی ہین اسلیے اوس سچے فرشتہ کے ساتھ چلنا اور آفتاب صداقت پر نظر رکھنا چاہیے تب اگرچہ خدا ہمین دولت نبھی دے تو وہ بھی ہماری مددگار ہونگی۔ یہہ ایک ضرب المثل اور بدیہی بات ہے کہ جو شخص انسان کی مدد کرتا ہے وہ خداوند کریم کی فرمانبرداری اور رضاجوئی بھی کرتا ہے۔ اس موقع پر ایک صاحبدل کی حکایت یاد آئی ہے جو اپنی راہ چلا جاتا تھا۔ راستہ مین ایک جوان کو دیکھا کہ ڈاڑہین مار مار کر رو رہا ہے اوسکے رونے کا سبب پوچھا۔ جوان نے جواب دیا کہ مین غلام ہون اور میرا آقا مجھے بیچتا ہے اور مین نہین جانتا کہ کہان جاؤنگا اور میرا کیا حال ہوگا۔ اوس زندہ دل اور راست باز نے فوراً اوس غلام کو مول لیا اور اوسے آزاد کر دیا اور کہا کہ جہان چاہو وہان جاؤ اور بخوشی بسر کرو اتنا کہکر وہ اپنا راستہ چلا گیا مگر جب یہہ بات غلام کی سمجھ مین آگئی کہ واقعی اوسنے مجھے غلامی سے آزاد کیا تو اوٹھ کر اوسکے پیچھے دوڑا اور اوسکے دامن کو پکڑ کر بولا کہ مین کبھی آپ کے قدم نہ چھوڑونگا بمدت العمر آپکی خدمتگذاری کرونگا۔ پس مراسلہ قومی اسیطرح بحسب مساعی جمیلہ خیراندیشان قوم (جو کوئی خاص گروہ نہین خاص شخص نہین) ہمارے پاس آتا ہے اور بدمصرفی اور مراسم قبیح کی غلامی سے چھوڑانا اور آزاد کرنا چاہتا ہے گویا ہمکو بن دامون مول لیتا ہے۔ ہم کسطرح سے خداوند کریم کی رضامندی حاصل کر سکتے ہین۔ اپنے غریب بھائیون کے لیے نیک نیتی او

اور محبت دلی سے مہربانی کرنے سے اور جب مہربانی کی تو گویا مراسلہ کی مدد کی اور بدین وجہ
خدا کو خوش کیا بلکہ اپنے حق مین نیکی کا بیج بویا جسکا بدلہ نیک نارائن دنیا و عقبیٰ دونو
مین دیگا - الحاصل انسان کو بنا سب ہے کہ نیک کامونکا چشمہ جسکے لیے یکسان
جاری کرنے اور جو چیز بربادی کیطرف لیجاوے اوسکو ترک کرے اور جس سے نیکی اور بھلائی پیدا
ہو اوسکی طرف متوجہ ہووے -

پنڈت ہر شنکر تکو از بیتاب گڈھ -

امر تصدیق طلب

جناب مہتمم صاحبان مراسلۂ کشمیر نمسکار - مراسلۂ نمبر ۹۴ صفحہ ۲۱۱ فہرست برادری علاقہ جموں
مین پنڈت رادہا کشن صاحب جیتیکار تحصیل بسوہ کا نام بقید ذات ہاکچہ درج ہے صاحبان
قوم اس معاملہ سے شاید ناواقف ہونگے کہ پنڈت آتمارام صاحب والد پنڈت رادہا کشن
جی صاحب پسر متبنی پنڈت ایشر داس جی صاحب زتو ہو کیا اپنے کے ہین کیونکہ پنڈت
اتمارام جیصاحب و پنڈت دیارام جیصاحب اور پنڈت گلاب رام جیصاحب برادران
حقیقی فرزندان پنڈت گنگارام جیصاحب ہاکچہ کے تھے اس سبب سے محرران فہرست سے یہ
غلطی سرزد ہوئی ورنہ مراسلۂ نمبر ۸ صفحہ ۹۴ کو ملاحظہ فرمائیے کہ فہرست آئندہ ہوشیار رہوین
جناب پنڈت کدارناتہ صاحب اور پنڈت بدری ناتھ صاحب برادران حقیقی پنڈت رادہا کشن صاحب
والد بندہ کی ذات زتو درج ہے لیکن وہان بھی راقم فہرست سے ایک غلطی ہوگئی ہے کہ پنڈت
کدارناتھ صاحب کی ولدیت بجاے پنڈت آتمارام صاحب کے پنڈت ہر کشن صاحب لکہدیا ہے براہ مہربانی
اس پرچہ کو مراسلہ کے کسی گوشہ مین واسطے رفع غلطی خاندان مذکور کے جگہہ دیوین -

رقیمہ نیاز پنڈت پیارے کشن ولد
پنڈت رادہا کشن صاحب زتو ملازم
سندھ پنجاب دہلی ریلوے کمپنی - از لاہور -
۲۰ - دسمبر ۱۸۸۰ء

مہتمان مراسلۂ کشمیر نمسکار - فدوی ایک مضمون بابتہ وفات پسران پنڈت شیوناتھ صاحب

عرف کوچک مرحوم خدمت میں ترسیل کرتا ہے از راہ مہربانی مراسلۂ قوم میں درج فرماکر احقر العباد کو مرہون منت فرمائیں کیونکہ یہہ نہایت افسوس اور غم کا واقعہ ہے وہو ہذا۔

حیف صد حیف

کہ بتاریخ ۹ ماہ دسمبر سنہ ۹۶ء پنڈت شمبھو ناتھ صاحب کوچک نے اس دار فانی سے رحلت فرماکر بعالم جاوید قرار کیا اور یہہ عزیز خلف پنڈت شیو ناتھ صاحب کوچک کے تھے جنہوں نے اپنی تمام عمر بمقام کاشی جی بعہدہ وکالت جی بحسن اخلاق جمیع خاص و عام اور بہمہ زمی اور یگانگت باہم قوم و آنام بسر کرکے بتاریخ ۲۶ جون سنہ ۹۶ء بعد چھوڑنے چند صاحبزادوں کے بجائے متبرک شہر بنارس بیکنٹھ باس فرمایا بعدہ بوجہ ناہنجاری زمانہ پسران اونکے یکے بعد دیگرے یعنے پنڈت شنکر ناتھ صاحب بعمر ہفت سال بتاریخ ۱۷ اگسٹ سنہ ۶۳ء اور پنڈت دوارکا ناتھ بعمر بست سال بمقام الہ آباد بتاریخ ۳ ماہ جون سنہ ۶۸ء پنڈت بیجناتھ صاحب کہ یہہ بھی رودرو اپنے والد کے بعہدہ وکالت جی کے سرفراز تھے بتاریخ ۱۱ مئی سنہ ۸۱ء فوت ہوئے اسپر بھی اس زمانہ کو صبر نہ آیا اور بھی داغ تازہ دل مجروح پر دیا کہ بتاریخ ۹ ماہ اپریل سنہ ۹۶ء پنڈت امرناتھ صاحب کوچک بعمرہ ۳۰ سال پسر چہارم اور بتاریخ ۲۷ ماہ دسمبر سنہ ۹۶ء پسر پنجم یعنی پنڈت شمبھو ناتھ صاحب مذکور بعمر بست و پنج سال کہ وہ نہایت عقلمند اور ذی ہوش اور ہر دل عزیز تھے اور اوقت مرگ بجز یاد حق کے دوسرا کوئی امر زبان زد نہ تھا بمقام چھپرہ ضلع سارن رہگرائے عالم بقا ہوئے۔ غرضکہ یہہ دونو پسران اندر عرصۂ شش ماہ کے رحلت کرگئے اگرچہ جناب پنڈت دیبی پرشاد صاحب صراف جو کہ نہایت عزیز قریبی برادران مغفور کے تھے برائے صحت معالجۂ کمال درمیان میں لائے اور کوشش اور پیروی بلیغ بحد درجہ علاج ڈاکٹری اور یونانی میں کی لیکن چونکہ پیمانۂ عمر لبریز ہو چکا تھا کوئی دوا حسب تقدیر سودمند نہ ہوئی اب صرف پنڈت بدری ناتھ صاحب کوچک مع اپنی والدہ کے بمقام چھپرہ بعہدۂ محرری سررشتہ کچہری ضلع سارن نوکر ہیں ایشر مغفور کے برادر غم رسیدہ اور والدۂ ستم دیدہ کو صبر عطا کرے

راقم پنڈت کالکا پرشاد عرف کاچر از مقام
چھپرہ ضلع سارن۔

تاریخ تولد فرزند دلبند بدولتخانہ پنڈت سہج رام صاحب تکو خزانچی بتاریخ ۲ ماہ اکتوبر سنہ ۹۶ء

نمود از مطلع امید رخ خورشید تابانی
بہ نیلو طلائی در جلوہ این نور نظر آمد
بہ سیج آفتاب آمد یکے رخشندہ مہتابے
نظر سوی فلک میداشت ہر مشتاق دیدارش
دگر بارہ بہر یک جسم بیجان تازہ جان آمد
ندا آمد گلبانگ می از دل دگر بارش

بد و لتخانۂ انور چراغ نو پدید شد
سپہر و شمس طالعی بپوری نظر منظور پیدا شد
بدار دولت قیصر یکے منظور پیدا شد
بحمد اللہ کہ این دشمن جلال از دید پیدا شد
دوبارہ نور چون دیدہ مشہور پیدا شد
چراغ خانہ مہر و مس با اجلال پیدا شد

۱۸۹۷ء

رانی کی کہانی کا بقیہ مندرجہ صفحہ ۴۳۰ لغایت ۴۳۶ مراسلہ کشمیر نمبر ۹۹ بابت ماہ نومبر [illegible]

پنڈت صاحب - واہ جناب واہ اپنی اصلاح تو خیر - بے سمجھے بوجھے بزرگون پر بھی ایک یہہ اعتراض جڑ دیا کہ چاے کے قایم مقام جب ہند مین حقہ اور پان موجود تھا تو پھر بجاے چاے کے جلیبی کیون بزرگون نے تجویز کی تھی - اگر کوئی کم سن او ر ناواقف آدمی ایسی بات زبان پر لاتا تو چندان مقام تعجب نہ تھا کیونکہ بالفعل حقے اور پان کا گھر گھر ایسا ہی رواج ہوگیا ہے مگر آپ ایسے بزرگ اور دانشمند آدمی کی زبان پر ایسی بات کا نکل آنا البتہ داخل تعجب ہے کیا آپ نہین جانتے کہ چالیس برس قبل حقہ پینا یہان اوسیقدر معیوب تھا جیسے کہ اب گانجا چرس - مدک - چانڈو وغیرہ - اور پچاس برس قبل تو اکثر اقوام ہنود و مسلمان مین شاید اسکا چرچہ بھی نہ تھا - یہہ کون نہین جانتا کہ سابقاً ہند مین تماکو کا نام بھی کوئی نہین جانتا تھا - جہانگیر بادشاہ کے عہد مین اس تماکو کا بیج امریکہ سے ہندوستان کے صوبہ بنگالہ وغیرہ مین پہلے آیا اور وہان سے رفتہ رفتہ اکثر حصص ہند مین ایسا پھیلا کہ اب کھانے پینے سونگھنے کسی نہ کسی حیلہ سے اکثر ارباب ہند کے استعمال مین ہے مگر اب بھی بہ نسبت ممالک مشرقی کے ممالک مغربی یعنی پنجاب وغیرہ مین اسکا استعمال کم ہے اور معیوب بھی ہے اور سکھون کے یہان تو اسکا استعمال فقط خلاف اخلاق ہی نہین بلکہ مذہب کے بھی مخالف ہے اور ہماری قوم مقیم ہند مین بھی اب تک تماکو کا استعمال نہ کرنا بہ نسبت استعمال کرنے کے بہتر سمجھا جاتا ہے باوجودیکہ اب استعمال کرنے والون کی بہت کثرت اور نہ استعمال کرنے والون کی

علت حقہ و تماکو کے نقصانات بیان کرنے کی اس مقام پر کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اسوقت بیان اس بات کی کوئی بحث نہیں ہے اور علاوہ اس کے اکثر اخبارات و کتب مین نقصانات اسکے بارہا تحریر بھی ہوچکے ہین اور انجمنون مین بھی اس بابت مین لکچر دیے گئے ہین اور خود حقے کے پانیکا تعفن اور منہ کی کثافت اور بدبو اسکے نقص کے گواہ ہین۔

پان کا رواج بھی ہماری قوم مقیم ہند مین پچاس برس قبل مطلق نہ تھا۔ فقط چالیس ہی برس سے اسکا بھی آغاز ہوا ہوگا۔ بعد آغاز کے بھی چند سے ایسا معیوب رہا کہ خدا کی پناہ۔ بزرگون و مقدسات کی سخت نگرانی تھی شاید سو مین پچیس کھاتے ہونگے اور وہ بھی باخفاے بزرگان و مقدسات کے مگر اب بیس پچیس برس سے تو ایسا عام رواج ہوگیا ہے کہ شاید کوئی شخص مستثنی ہو۔ ہان کم سن بچون کو اب بھی انجانب بزرگان کسیقدر روک ٹوک رہتی ہے کیونکہ سمو مین خصوصًا دانتون کے واسطے مضر خیال کیا جاتا ہے اور پان کا رواج بھی بہ نسبت غرب کے شرق مین زیادہ ہے پان کے نقصانات اگرچہ مثل تماکو کے نہیں ہین مگر خالی از ضرر بھی نہین ہے چونہ جو پان کا جزو اعظم ہے نقصانات کی جڑ ہے اور چھالیہ ڈلی بھی خون خشک کرتی ہے۔

یہہ تو ظاہر ہے کہ وطن مین حقے اور پان کا جیسا نہ سابق مین تھا اور نہ اب ہے وہان قدیم سے چاے کی تواضع کا جو دستور تھا وہی بدستور اب بھی جاری ہے۔ رہے ارباب مقیم ہند۔ ان کا حال بھی بہ شرح صدر عیان ہے کہ پچاس برس قبل پان اور حقے دونو کے نام سے بھی واقف نہ تھے اور سو برس کے قریب ہوے ہونگے کہ جب بجاے چاے کی تواضع کے جلیبی کی تواضع بزرگون نے ہند مین تجویز کی تھی تو اب بتایئے کہ اعتراض آپکا بجا ہے یا بیجا۔ ہان اگر یہ ارشاد کیجیے کہ اب تو پان تماکو کا عام رواج ہوگیا ہے پھر کیون جلیبی بالشتری دیجاتی ہے تو یہ آپکا قصور ہے بزرگون سے کیا واسطہ۔ اگر آپ کو فایدہ عام پر نظر ہے اور اصلاح منظور ہے تو بسم اللہ آج ہی کی تقریب سے آغاز کیجیے۔ ارباب دختر کو آپ آمادہ کیجیے اور ارباب پسر کو بندہ اور نہین تو اسیقدر صحیح کہ اس چاے کے قایم مقام طشتری کی شیرینی مثل چاے یا تماکو کے جسکا جی چاہے یا پان کھاے یا لے گھر باندہ لیجانے کی فضیحت تو دور ہو۔

ارباب دختر کے عزیز۔ بھائی صاحب یہہ جو میرے اعتراض کا جواب ارشاد ہوا بہت صحیح ہے فی الحقیقت مینے محض اپنی ناواقفیت سے یہ اعتراض کر دیا تھا۔ سچ ہے کہ ہمارے بزرگان قدیم کو ہمیشہ فایدہ عام قومی پر نظر تھی اور جو کچھ اسوقت ہوا تھا وہ محض بمقتضاے

ضرورت اور مصلحت مفید عام اور رہنے جو کچھہ ایجادین کی ہین اور کرتے ہین وہ محض بغرض
خودنمائی اور نقصان رسانی عام اور فضولی سے وہ ہرگونہ لایق ستایش اور شکر گذاری ہین
اور ہم مستحق شکایت۔ اس وقت نازک مین اب ہماری فضولیون کی اصلاح اور قواعد
مفید عام کا اجرا خواہ مخواہ واجب ہے۔ مگر کرین کیا اب ہماری سنتا کون ہے۔ اور
ہم ہین کس مین بقول شخصیکہ نقارخانہ مین طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔

دیا ساگر جی - ہان کچھہ تو درست ہے مگر مجھکو تو نہ اون اکابر قوم سے جو یہہ صفت
موصوف ہین اور سب کچھہ کر سکتے ہین سخت تعجب ہے کہ وہ کیون اصلاح کیطرف توجہ نہین
کرتے اور کیون روز بروز فضولیان اور مضر عام ایجاد کرکے ساری قوم کو اپنی لکیر فقیر
بنلاتے جاتے ہین اور آپ بھی برباد ہوجاتے ہین نہ دینا کے مفید کوئی بات کرتے ہین نہ عقبی کے
بعد اس سب گپ شب کے نو بجے دن کے برات رخصت ہوئی۔

سارے شہر مین ارباب دختر کے لین دین کی دہوم مچی - بہت سے گہرون نے اس شادی
کی دہوم دہام دیکھکر اوسی روز سے اون کی لڑکیون کے واسطے اپنے ننھے ننھے لڑکون کے پیام
اور زائچہ بھیجنے شروع کردیے۔

طیاری تو دوسری دختر کی شادی کی بھی ہوہی رہی تھی ایسا اتفاق ہوا کہ دو تین ہی مہینے
کے بعد دوسری لڑکی کی شادی بھی ایسی دہوم دہام و شان اور زور و شور کے ساتھہ ہوگئی -
بعد تینون شادیون کے حساب کرنے سے دریافت ہوا کہ ان تینون تقریبون مین بیتالیس ہزار
روپے خرچ ہوے۔

لڑکیون کے باپ - دل ہی دل مین - ان مصارف فضول کا کیا ٹھکانہ ہے
ابھی تین لڑکیان اور باقی ہین - اگر یہی خرچ رہا تو میرا کل اندوختہ دو ہی سال مین سب
ختم اور ضایع ہوجاے گا - افسوس ہے کہ ابتک مینے کوئی بھی کام ایسا نہ کیا کہ جو میری سچی
نیکنامی کا باعث ہوتا - اس سال ایک کوڑی کا نفع بھی تجارت وغیرہ مین نہ ہوا - جتنی
مگر یہہ فکر جو تھی وہ اونکو تھی - زہر در رویش بر جان درویش - انکے گہر مین تو سب
سوائے شادی بیاہ کرنے کے ذکر اذکار کے اور کوئی بات پسند ہی نہ تھی - وہان تو
بس یہی دُہن تھی کہ چاہے کتنا ہی روپیہ خرچ ہو مگر عوام کی تعریف حاصل کیجاے کسیطرح
ناک قایم رہے - چاہے کچھہ ہو مگر مفت خورون کی واہ واہ کی صدا کانون آوے -

لڑکیوں کے [illegible] کرنا کرنے لگے گرچہ نہایت معلوم گنگا سہائی
جی او کی مرالے [illegible] خاطر دیکھکر فرمانے لگیں۔
گنگا سہائی جی۔ کہیئے آج اور اس کیوں ہے۔ طبیعت تو اچھی ہے۔
لڑکیوں کے باپ۔ ہاں طبیعت تو اچھی ہے بیماری کوئی بھی نہیں ہے مگر حسب وقت
سے شادیوں کا حساب دیکھا نے نہایت پریشان ہوں۔ صرف تین کے اندر انہیں دو کا دیو
مین پنیتالیس ہزار روپیہ اوڑ گیا اور آمد ایک کوڑی کی بھی نہیں۔ اگر خرچ کا یہی حال رہا
تو دس فرزنک کا رجسٹر سب جایداد کا خاتمہ ہے۔
گنگا سہائی جی۔ بیٹے تو جانا تمہاری معلوم تیرے دشمنوں کو کیا بیماری ہے جو ایسا سست ہے
بس یہی تردد ہے۔ چل ہٹ۔ بہت لمبی باتیں نہ کر۔ ارے احمق ہمکو تو پرمیشر نے سب کچھ
دیا ہے ہم کیوں نہ کریں۔ ہماری بڑی بہو تو ایک دولی اولی آدمی سب جایداد بیچ باچ کر قرض
دام لیکر اپنی جان پر کھیل کر لڑکیوں کے کاج میں ناک کے واسطے ہزاروں خرچ کر ڈالتے ہیں۔
تو نے ابھی دیکھا کیا ہے۔ ارے بیٹا روپیہ پیسا تو ہاتھ کا میل ہے گھبراتا کیوں ہے کان
کھول کر سُن رکھ کہ ہنسنا لڑکیوں کے بھاگ میں ہے مار ——— لین گی۔ بیٹا دنیا
مین ناک سے کہنی کیا سچ بات ہے۔ لوہے کے چنے چبانے ہیں۔ آخر یہ لڑکیاں بھی اپنی
تقدیر ساتھ لائی ہیں۔ بھگوان انہیں کی تقدیر سے ہمکو دیتا ہے تو کچھ فکر نہ کر۔ اب پھر انکی
تقدیر کا اور دیکھ۔ تیری ماجی تو تیری ننھی کے واسطے بھی پیغام کر گئی ہے۔ تان تو مجھے
بھی بڑا پسند ہے۔ بھگوان کرے کہ زائچہ بھی ملجائے۔
لڑکیوں کے باپ۔ چونک کر۔ کیا۔ کیا کہا۔ کسکا پیغام۔ ہیں ارے ابھی اسکی
عمر کیا ہے۔ چھ برس کی بھی تو پوری نہیں ہے۔ ایسی کیا جلدی ہے۔ تمکو کیا ہو گیا ہے
تمہاری عقل کہاں گئی ہے۔ دیکھو اماں میں کہے دیتا ہوں مجھے ابھی اسکی شادی کرنا ہرگز
منظور نہیں ہے۔ اب جب تک میں کچھ مقدرت حاصل کر لونگا ہرگز ہرگز کسی لڑکی کے
بیاہ کا نام نہ لونگا [illegible] زائچہ نہ دکھانا۔ ابھی لڑکیوں پڑھنے دو اور جسے خاموش
[illegible] ابھی ننھی کی [illegible] کلتی [illegible] ابھی بڑا [illegible] بیاہ کر کے سسرال
[illegible] سے ہمکو اسکا خرچ بھی معلوم نہیں ہے۔ باقی آئندہ۔

۲۹ دسمبر ۱۸[illegible]ء

اخبار قومی

اجمیر۔ بخیر پنڈت تربینی نراین جی خلف اصغر راے پنڈت رام نراین صاحب عرف تیلوری نے جماعت ہفتم گورنمنٹ کالج اجمیر سے جماعت ششم مین ترقی پائی اور کل جماعت مین نمبر اول رہا ممتحن صاحب فارسی نے بہت خوش ہوکر انعام کے نمبر اول کے لیے سفارش کی چنانچہ علاوہ انعام نمبر اول انگریزی کل جماعت کے انعام نمبر اول فارسی کا بھی پاوینگے

ایضاً۔ پنڈت مہاراج کشن صاحب اعزہ منصرم جی مرزاپور کے قبایل یہان سے مرزاپور روانہ ہوئے۔

ایضاً۔ اصحاب ذیل بوجہ منتقل ہونے دفتر ریلوے کے آگرہ سے یہان تشریف لائے پنڈت کنہیالال صاحب نرتشی۔ پنڈت کنہیالال صاحب منشی۔ پنڈت راج نراین صاحب ٹکو۔ پنڈت ہر پرشاد صاحب در۔ پنڈت شام نراین صاحب تنخواہ۔ پنڈت راج نراین صاحب تنخواہ۔ پنڈت لشن نراین صاحب تنخواہ پنڈت بیم نراین صاحب تنخواہ پنڈت مکارنا صاحب کلا۔

ایضاً۔ ارباب برادری موجودہ اجمیر نے باہمی چندہ قایم کرکے مہاراج پنڈت سہجرام صاحب گرو ساکن کشمیر کو جو عیال دار اور بڑے لایق اور ذی علم اور رئیک نہاد آدمی ہین [illegible] ماہوار دیتے کا وعدہ کرکے یہان رکھ لیا ہے کہ جن سے زیادہ متصور ہے۔ اب تک جو کوئی گرو جی مہاراج یہان مقیم نہ تھے تو سب کا ہرج ہوتا تھا۔

الہ آباد۔ پنڈت اندر نراین صاحب محافظ دفتر صدر بورڈ ممالک مغربی و شمالی کے صاحبزادہ کی موتراشی بخیر و خوبی ہوگئی۔

ایضاً۔ پنڈت اجودھیانا تھ صاحب کنزرو وکیل ہائیکورٹ کے اطفال اور اقارب آگرہ سے یہان آگئے

ایضاً۔ پنڈت پران کشن صاحب کول نائب محافظ دفتر صدر بورڈ ممالک مغربی و شمالی کے صاحبزادہ اکبر کی نسبت شادی کتخدائی پنڈت سومناتھ صاحب سبعی کی صاحبزادی سے قرار پائی۔

ایضاً۔ پنڈت کالکا پرشاد صاحب کول شورہ بنارس سے یہان واسطے سوانحہ کے تشریف لائے ہین ایشر جلد صحت کامل عطا فرمائے۔

ایضاً۔ پنڈت کاشی پرشاد صاحب سکھیا سررشتہ دار صدر بورڈ بہمراہی حاکم بورڈ [illegible]

رو ہیلکھنڈ و سوپر تشریف لے گئے ہین ۔
ایضاً ۔ پنڈت کیسری ناتھ صاحب کول سررشتہ محافظ دفتر گونڈہ جو یہان پنڈت نندلال صاحب نہرو وکیل ہائیکورٹ کے یہان تشریف لائے تھے ایک دو روز کے مع ملنے کے یہان سے لکھنو اور لکھنو سے گونڈہ تشریف لے گئے ۔
ایضاً ۔ پنڈت موہن لال صاحب ہکو امتحان فرسٹ آرٹس کے درجہ اول مین کامیاب ہوئے وغیرہ تمام ممالک مغربی و شمالی مین سب سے اول رہے ۔
ایضاً ۔ پنڈت کرتا کشن صاحب بھیتو فرسٹ آرٹس کے درجہ دوم مین کامیاب ہوئے ۔
ایضاً ۔ پنڈت موتی لال صاحب نہرو اور پنڈت کدارناتھ صاحب مخلص شریک امتحان وکالت ہائیکورٹ اور پنڈت انند نراین صاحب تنخواہ اور پنڈت بشیشر ناتھ صاحب ہانگل اور پنڈت پریم نراین صاحب کول شریک امتحان وکالت عدالت ماتحت ہوئے ایشور کامیاب کرے ۔
اٹاوہ ۔ پنڈت کاشی پرشاد صاحب کول امتحان انٹرنس مین کامیاب ہوئے ۔
آگرہ ۔ پنڈت نندکشور صاحب زتشی مرحوم کی والدہ ضعیفہ بیکنٹھ باس ہوئین ۔
ایضاً ۔ بوجہ منتقل ہوجانے دفتر ریلوے کے اکثر ارباب قوم یہان سے اجمیر تشریف لے گئے تاہم ناجی لونکے اخبار اجمیر مین درج ہین آگرہ اس قوم سے خالی ہوتا جاتا ہے ۔
امرتسر ۔ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب صاحبزادہ پنڈت امر ناتھ صاحب زتشی ڈپٹی سوپرنٹنڈنٹ انٹرنس پنجاب یونیورسٹی کا امتحان مین کامیاب ہوئے ۔
ایضاً ۔ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب کول خلف پنڈت دیبی پرشاد صاحب کی تنخواہ مین صہ کا اضافہ ہوا اب تیس روپیہ پائین گے ۔
ایضاً ۔ پنڈت کشن لال صاحب اور پنڈت جانکی ناتھ صاحب مع اور چند صاحبون کے جو امرتسر مین آئے تھے اپنے اپنے مقام پر تشریف لے گئے ۔
ایضاً ۔ پنڈت امر ناتھ صاحب جہان امرتسر مین تشریف لا کر عارضہ ہیضہ مین مبتلا ہو گئے تھے مگر بفضل الہی و بہ تین دن مین شفا حاصل ہوئی اور بعد صحت لاہور تشریف لے گئے ۔
ایضاً ۔ پنڈت پران ناتھ صاحب بقایا وغیرہ جو جو امرتسر سے شاہ پور بضرورت شرکت جشن شادی صاحبزادی پنڈت جیا لال صاحب بقایا اور صاحبزادی پنڈت بشمبر ناتھ صاحب کول اور نیز شادی صاحبزادہ پنڈت شام لال صاحب بقایا و دیگر تقریبات تشریف لیگئے تھے سب صاحب بعد فراغ

جشن ہائے مسطورہ یہان واپس تشریف لائے ۔
ایضاً ۔ پنڈت رتن لال صاحب سنی بی ۔ دکلرک ڈاکخانہ امرتسر جو پچاس روپے مشاہرہ پاتے تھے بہ سبب گم ہوجانے ایک منی آرڈر کے برخاست ہو گئے ۔ اب پنڈت صاحب نے بوجہ بیقصوری کے ڈایرکٹر جنرل بہادر کے محکمہ مین اپیل کیا ہے نارلین کامیاب کرے ۔
بنارس ۔ پنڈت رتن لال صاحب کول و آتل ڈپٹی کلکٹر بہادر امتحان ڈپٹی کلکٹری مین کامیاب ہوے ۔
بھاولپور ۔ بتقریب شادی دختر پنڈت بیشمبر ناتھ صاحب عرف لقایا میونشی ریاست بھاولپور صاحبان قوم مندرجہ ذیل بخانہ پنڈت صاحب موصوف تشریف لائے ۔

۱۹ ۔ نومبر ۱۹۰۷ء

قبایل پنڈت پران ناتھ صاحب عرف رتقی از منٹگمری ۔ قبایل پنڈت سرکیش صاحب عرف رتقی از ملتان ۔ قبایل پنڈت بشمبر ناتھ صاحب عرف کول از ملتان ۔

۲۵ ۔ نومبر ۱۹۰۷ء

مہاراج کشن جی گرو از میرٹھ ۔ پنڈت صاحبرام صاحب عرف طوطا از لاہور ۔ پنڈت نیم مجن لال صاحب عرف کول مع والدہ صاحبہ خود از ملتان ۔ مہتاب رائے خوشنیز از ملتان ۔

۲۶ ۔ نومبر ۱۹۰۷ء

پنڈت گوپی ناتھ صاحب عرف لقایا از خیرپور علاقہ ریاست ۔ پنڈت لالجی پرشاد صاحب عرف گوبہ مع قبایل از خیرپور ۔ پنڈت جگل کشور صاحب عرف لقایا مع قبایل از خیرپور ۔ پنڈت شیو نراین صاحب عرف در مع قبایل از حاصل پور علاقہ ریاست ۔ پنڈت رام چند صاحب از حاصل پور ۔ پنڈت سرکیش صاحب عرف رتقی از ملتان ۔ پنڈت مادھو رام صاحب از ملتان ۔ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب عرف کول از ملتان ۔

۲۷ ۔ نومبر ۱۹۰۷ء

پنڈت ہیم نراین صاحب عرف لقایا مع پنڈت نرنجن ناتھ صاحب پسر خود از لاہور ۔ مہاراج ٹھاکر جی گرو عرف گیرو از لاہور ۔ قبایل پنڈت کشن نراین صاحب عرف ریخہ از دہلی ۔ مکند رام خوشنیز از لاہور ۔ پنڈت پران ناتھ صاحب عرف رتقی از منٹگمری
۲۹ نومبر ۱۹۰۷ء ۔ پنڈت سپتی ناتھ صاحب عرف شران از دہلی ۔

الیضاً - ۲۴ نومبر ۱۹۰۰ء کو قبایل پنڈت انند نراین صاحب عرف نہرو مع سہجرام جی خوشیمرا وغیرہ ۲۶ نومبر ۱۹۰۰ء کو پنڈت اندر نراین صاحب عرف نہرو خود بتقریب شادی پنڈت منوہر لال صاحب پسر خود داخل لاہور ہوئے - اور ۲۷ نومبر ۱۹۰۰ء کو مہاراج بنسی دہر جی گرو مع فرزندان خود بھی بمکان پنڈت اندر نراین صاحب عرف نہرو فروکش ہوئے -

الیضاً - ۲۷ نومبر ۱۹۰۰ء کو پنڈت کشن پرشاد صاحب عرف منشی ملتان سے پہونچے - اور ۲۸ نومبر ۱۹۰۰ء کو واپس تشریف لے گئے -

الیضاً - ۲۴ نومبر ۱۹۰۰ء کو بمکان پنڈت شمبرناتھ صاحب عرف لقایا اور ۲۸ نومبر ۱۹۰۰ء کو بمکان پنڈت اندر نراین جی صاحب عرف نہرو دعوت مہندی کی ہوئی - ۲۹ نومبر ۱۹۰۰ء کو شادی کتخدائی پنڈت منوہر لال صاحب خلف پنڈت اندر نراین صاحب عرف نہرو ساتھ صبیہ پنڈت شمبرناتھ صاحب عرف لقایا کے بخیر و خوبی ہو گئی برات میں فقط مہتاب واسطے روشنی کے اچھے بھلے تھے - دیگر قسم کی آتشبازی وغیرہ جس سے نقصان عام متصور ہے بالکل نہ تھی یکم و دوم و چہارم و پنجم اور ششم و ہفتم دسمبر ۱۹۰۰ء کو بتقریب سمدملاوہ یا دعوت بمکان پنڈت شمبرناتھ صاحب عرف لقایا کے ہوئی - دوسری دسمبر ۱۹۰۰ء کو پنڈت سیاں ناتھ صاحب عرف زتشی یعنی خسر خانہ پنڈت شمبرناتھ صاحب عرف لقایا کی طرف سے دعوت سمدملاوہ کی ہوئی

الیضاً - ۵ دسمبر ۱۹۰۰ء کو پنڈت جگل کشور صاحب عرف لقایا نے بتقریب متبنیٰ کیے جانے پنڈت برج کشور جی نواسے اپنے کے دعوت سمد پیاو کی -

الیضاً - جو جو صاحب بتقریب شادی تشریف لائے تھے بتواریخ ذیل واپس تشریف لیگئے

۳ - دسمبر ۱۹۰۰ء

مہاراج بنسی دہر جی گرو مع فرزندان خود - پنڈت ہرکشن صاحب عرف زتشی - پنڈت مادہو رام صاحب -

۴ دسمبر ۱۹۰۰ء

پنڈت شمبرناتھ صاحب عرف کول مع قبایل -

۵ - دسمبر ۱۹۰۰ء

پنڈت جیون ناتھ صاحب عرف زتشی - پنڈت صاحب رام صاحب عرف طوطا -

۷ - دسمبر ۱۹۰۰ء

پنڈت اندر نراین صاحب عرف نہرو مع قبایل ۔ شیو رام جی خوشنیر ۔ مہاراج ٹھاکر داس جی گرو ۔ کمن رام جی خوشنیر

۸ - دسمبر ۱۸۹۸ء

پنڈت رام چند صاحب ۔ قبایل پنڈت سری کشن صاحب عرف زتشی ۔ مہتاب رام جی خوشنیر

۹ - دسمبر ۱۸۹۸ء

پنڈت نرنجن لال صاحب عرف کول ۔

۱۰ دسمبر ۱۸۹۸ء

پنڈت ہیم نراین صاحب عرف بقایا مع پنڈت نرنجن ناتھ صاحب وکیل نہ با ۔ قبایل پنڈت ہردے نراین صاحب عرف کول بمقام کانپور ۔ قبایل پنڈت کشن نراین صاحب عرف ... پنڈت بیجی ناتھ صاحب عرف نشتران ۔ پنڈت گوپی ناتھ صاحب عرف بقایا ۔ پنڈت جگل کشور صاحب عرف بقایا مع قبایل ۔ پنڈت بالجی پرشاد صاحب عرف ٹکو مع قبایل ۔ مہاراج کشن جی

۱۵ - دسمبر ۱۸۹۸ء

قبایل پنڈت پران ناتھ صاحب عرف زتشی ۔ والدہ پنڈت نرنجن لال صاحب عرف کول ۔

۱۶ - دسمبر ۱۸۹۸ء

پنڈت شیو نراین صاحب عرف ... مع قبایل

میرٹھ اب گڈھ ۔ اودھ ۔ پنڈت گوپی ناتھ صاحب ہیڈ ماسٹر جو بغرض تبدیل آب و ہوا بوجہ علالت طبیعت کے جے پور تشریف لے گئے تھے ۲۰ - نومبر ۱۸۹۸ء کو بعد صحت مرض لاحقہ کے واپس تشریف لائے اور چارج اپنے کام کا لیا ۔ نہایت مسرت کا مقام ہے کہ اب پنڈت صاحب کو صحت کامل حاصل ہے ۔ اور کوئی شکایت کسی قسم کی باقی نہیں ہے ۔

ایضاً ۔ ۱۴ - دسمبر ۱۸۹۸ء کو پنڈت مہاراج کشن صاحب تیمنی سب پوسٹ ماسٹر بجنور ضلع مذا جو رخصت ایکماہ پر تھے اپنے انسپکٹر صاحب حلقہ سے ملاقات کرنے تشریف لائے تھے اب پنڈت صاحب کا تبادلہ ضلع اناؤ کو ہو گیا ہے اور بعد اختتام ایام رخصت ضلع مذکور میں کام کریں گے ۔

ایضاً ۔ پنڈت نند لال صاحب نہرو وکیل ہائی کورٹ الٰہ آباد نے بابت پیروی ایک تعداد

چار مرتبہ اسی مہینہ دسمبر ۱۸۹۸ء مین یہان تشریف لائے تھے۔
ایضاً۔ پنڈت راج ناتھ صاحب سپرنٹنڈنٹ دہلی سے یہان تشریف لائے اور بعد قیام چار روز کے اپنے برادر خورد پنڈت منوہر لال جی کے ہمراہ دہلی مین بخدمت جناب پنڈت کشمیر ناتھ صاحب سپرنٹنڈنٹ مرحوم والد بزرگوار اپنے کے تشریف لے گئے۔
ایضاً۔ بوجہ تعطیل سالانہ مدرسہ کے پنڈت کشمیر ناتھ صاحب ہیڈ ماسٹر تفریحاً سیر و سیاحت کی غرض سے تشریف لے گئے ہین اول ہفتہ جنوری مین جب پنڈت صاحب ممدوح بخیریت تشریف لائین گے تو حال مفصل اونکے سفر کا جو معلوم ہوگا راقم اخبار ارسال کریگا۔
ایضاً۔ مہاراج ٹھاکر جی کرو سلطان پور سے تشریف لائے اور بعد ایک روز کے واپس گئے۔
ایضاً۔ پنڈت کدار ناتھ صاحب شال سلطان پور سے بضرورت کار نجی یہان تشریف لائے ہوئے ہین۔
ایضاً۔ ۱۹۔ دسمبر ۱۸۹۸ء کو بخانۂ پنڈت کدار ناتھ صاحب وکیل بتقریب ختنہ پنڈی صاحبزادہ کے اصحاب قوم مقام ہذا کی دعوت ہوئی۔
ایضاً۔ ۲۶ دسمبر ۱۸۹۸ء یوم یکشنبہ بوقت ۱ بجے شب کے بخانۂ پنڈت تربھون ناتھ صاحب سپرنٹنڈنٹ دختر نیک اختر تولد ہوئی۔
ایضاً۔ اس ضلع کے ہائی اسکول مین اپنی قوم کے چار صاحبزادے بکلاسہاے مختلف تعلیم پاتے ہین۔ چنانچہ سالانہ امتحان مین چارون صاحبزادے بعد محنت شاقہ شریک ہوکر امتحان دیا منجملہ اونکے صرف نتیجہ امتحان پنڈت نرنجن لال صاحب کا جو اسوقت تک معلوم ہوا ہے قابل اطمینان اور تعریف کے ہے یعنی یہہ کہ عزیز مسطور اپنے ہمسبقون مین نمبر دوم رہا۔ باقی لڑکون کے نتیجہ کا حال بعد صحت اور دریافت عقب سے لکھا جائیگا۔
ایضاً مہاراج شام نراین صاحب وانشور ۔ دسمبر ۱۸۹۸ء کو اپنے قبایل کے بھیجنے کے واسطے کچھ آباد تشریف لے گئے تھے ۱۲ دسمبر ۱۸۹۸ء کو واپس تشریف لائے اور یہان سے ڈاکخانہ مرسح ضلع ہذا کو پنڈت صاحب مذکور ایک مہینہ کے لیے تعینات کیے گئے ہین۔
ایضاً۔ ۔ دسمبر ۱۸۹۸ء کو والدہ پنڈت شام صاحب کپتان بخانۂ پنڈت موتی لال صاحب متحصل دیوان ریاست بے پور آئین تھین اور پھر بتاریخ ۳۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء دہلی کو واپس گئین۔

ایضاً - ۲۹ - ستمبر سنہ ۷۶ء کو پنڈت برجناتھ صاحب لنگر گنگا پور سے واپس آ گئے پنڈت شام لال صاحب لنگر فروکش ہوئے تھے اور پھر بعد ہفتہ عشرہ کے دہلی کو روانہ ہو گئے۔

ایضاً - ۱۷ - اکتوبر سنہ ۷۶ء کو پنڈت شام نراین صاحب کپتان فتح پلٹن و پنڈت مادہو پرشاد صاحب کول بغرض شمول شادی فرزندان پنڈت رام نراین صاحب تکو دہلی گئے تھے پنڈت مادہو پرشاد صاحب بعد فراغ شادی کے بتاریخ ۵ - نومبر سنہ ۷۶ء جے پور میں واپس آ گئے اور پنڈت شام نراین صاحب بھی ۱۲ - نومبر سنہ ۷۶ء کو جے پور میں تشریف لائے -

ایضاً - ۲۰ - اکتوبر سنہ ۷۶ء کو دیوان موتی لال صاحب دہلی تشریف لے گئے اور بعد شادی دختران پنڈت رام نراین صاحب تکو بتاریخ ۷ - نومبر سنہ ۷۶ء واپس جے پور میں تشریف لائے -

ایضاً - ۱۲ - نومبر سنہ ۷۶ء کو پنڈت بہاری لال صاحب رینہ اور پنڈت اندر نراین صاحب رینہ جو دہلی سے بغرض سیر جے پور تشریف لائے تھے آج دہلی کو واپس تشریف لے گئے

ایضاً - پنڈت بشمبر ناتھ صاحب تکو تحصیلدار حوالہ آگلڈہ راج جے پور سے موقوف ہو گئے بظاہر کوئی جرم اونکے نسبت قایم نہیں ہوا - ایشر اونکی بحالی پھر کرنے بلاقصور موقوفی سے تعجب آتا ہے -

ایضاً - ۲۳ - نومبر سنہ ۷۶ء کو پنڈت شام نراین صاحب رینہ مع قبایل بغرض اشتراک شادی کتخدائی پنڈت بشیشر ناتھ صاحب رینہ دہلی تشریف لے گئے -

ایضاً - ۲۵ - نومبر سنہ ۷۶ء کو پنڈت برجناتھ صاحب تکو بغرض شرکت شادی دختران پنڈت بشیشر ناتھ صاحب رینہ دہلی گئے - اور والدہ پنڈت بیجناتھ صاحب کول آگرہ تشریف لے گئیں - اور پنڈت تیج نراین صاحب شیولپوری جو عرصہ سے بغرض تجارت اسپان یہان تشریف لائے تھے اور شنکر جی سے گئے تھے یہاں سے ۲۷ - نومبر سنہ ۷۶ء کو دہلی روانہ ہوئے

ایضاً - ۲۶ - نومبر سنہ ۷۶ء کو اہلیہ پنڈت انند سروپ صاحب تکو اسٹیشن باشرنے لیجا کر

ایضاً - ۲۸ - نومبر سنہ ۷۶ء کو والدہ پنڈت کشن لال صاحب کشل جو بغرض شرکت شادی صاحبزادی ہاے پنڈت رام نراین صاحب تکو دہلی گئیں تھیں واپس تشریف لائیں -

ایضاً - پنڈت دینا ناتھ صاحب کول جو حصول رخصت دہلی گئے تھے ...

ایضاً ۔ ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو پنڈت سروپ نراین صاحب [illegible] اجمیر سے یہان تشریف لائے ہوئے ہیں۔

ایضاً ۔ ۵ دسمبر ۱۸۹۶ء کو [illegible] پنڈت بیج ناتھ صاحب ٹوپہ چوہرمنہ سے مکان پنڈت سادھو پرشاد صاحب [illegible] بغرض سوداگری دہلی یہان سے [illegible] کو روانہ ہوئین۔

ایضاً ۔ پنڈت بیان ناتھ صاحب بکو پوسٹ ماسٹر ریلوے جے پور (حال [illegible]) سے اجمیر کو تبدیل ہوئے اور بعد ازان [illegible] شادی کر دو از غرہ [illegible] چاند پول روانہ جے پور مین تعینات تھے اسٹیشن ریلوے جے پور پر تبدیل ہوئے۔

ایضاً ۔ ۲ نومبر ۱۸۹۶ء کو پنڈت گلزاری مل صاحب والد پنڈت بہاری لال صاحب نائب تحصیلدار مالپورہ نے انتقال کیا۔

ایضاً ۔ ۱۰ نومبر ۱۸۹۶ء کو پنڈت جگموہن ناتھ صاحب رینہ خلف پنڈت [illegible] جو [illegible] یہان آئے تھے ۱۵ نومبر ۱۸۹۶ء کو واپس دہلی تشریف لے گئے اور پنڈت [illegible] ناتھ صاحب بکو بعد انفراغ شادی دہلی سے واپس آئے۔

ایضاً ۔ پنڈت بہاری لال صاحب پیشکار مالپورہ بلا قصور موقوف ہو گئے۔

جیون پور ۔ پنڈت شام نراین صاحب [illegible] تحصیلدار امتحان تحصیلداری سے سیغہ مال میں کامیاب ہوئے۔

جموں ۔ ایک کونسل قانونی ارکان مفصلہ تحت اس مراد سے مقرر ہوئی ہے کہ قوانین مروجہ کو بغور تمام معائنہ کر کے ایسی مناسب اصلاحین کرین جس سے رعایا کے فلاح و رفاہ مین ترقی ہو۔
میان پرتاپ سنگھ صاحب بہادر ولیعہد سلطنت ۔ پریزیڈنٹ ۔ [illegible] گنیش پرشاد صاحب سابق چیف جج ممبر ۔ پنڈت مہانند جو صاحب ور سابق اکونٹنٹ جنرل کشمیر ممبر ۔ دیوان [illegible] ناتھ صاحب کول منتظر ممبر ۔ پنڈت رادھا کشن صاحب سابق جج عدالت کشمیر ممبر ۔ پنڈت [illegible] ناتھ صاحب سابق افسر ترقیات کشمیر ممبر ۔ خواجہ شاہ صاحب [illegible] ممبر ۔ [illegible] صاحب [illegible]۔

ایضاً ۔ [illegible] نے [illegible] قلعہ [illegible] محاصرہ اٹھا لیا اور وہان سے چلے گئے اور [illegible] رفع ہو گئی۔

جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان - پنڈت بیجناتھ صاحب نائب تحصیلدار جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان کو یکم دسمبر ۹۸ء سے تین مہینے کی رخصت رعایتی عطا ہوئی۔

ایضاً - پنڈت نندلال صاحب ناظر محکمہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع ڈیرہ غازی خان جو امتحان تحصیلداری کا دیچکے ہیں اور نام اونکا فہرست امیدواران تحصیلداری میں درج ہے بجاے پنڈت بیجناتھ صاحب رخصتی کے قایم مقام تحصیلدار تحصیل جام پور مقرر ہوے۔

دربھنگہ - پنڈت لچھمی نراین صاحب صراف سب ڈپٹی کلکٹر و اسسٹنٹ مہتمم بندوبست دربھنگہ بہ مشاہرہ حیۃ سو ماہواری مقرر ہوئے۔

دیواس - پنڈت شام ناتھ صاحب بلٹو انجنیر کی تبدیلی یہان سے علیگڈہ کو پہلے ہوئی تھی مگر اب شاہجہان پور مین تعینات ہوگئے۔

دہلی - ۲۷ - نومبر ۹۸ء کو شادی کتخدائی صاحبزادہ پنڈت گوری شنکر صاحب کول خلف پنڈت بھولاناتھ صاحب ہنہ کی صاحبزادی سے بخیر و خوبی ہوگئی - پنڈت گوری شنکر صاحب نے بنظر فایدہ عام کے بہت پابندی مراسلہ قومی کی سامان برات اور آرایش مین فرمائی - بہ لحاظ بعض ارباب فقط بقدر ضرورت آرایش کے تھے اور آتشبازی متروک کی - ایسے لایق اور مستقل اور خیراندیشان قوم کا شکریہ جہانتک ادا ہو بجا ہے - ایشور اسیطرح سب کو امور منضر عام کے ترک کی توفیق دے۔

ایضاً - ۵ - دسمبر ۹۸ء کو پنڈت موہن کشن صاحب در بعد انفراغ شادی بمعہ خود روانہ شاہجہانپور ہوے۔

ایضاً - ۸ - دسمبر ۹۸ء کو پنڈت گوری شنکر صاحب کول بعد انفراغ شادی بمعہ خود روانہ اوناو ضلع لکھنؤ ہوئے۔

ایضاً - ۳ - نومبر ۹۸ء کو پنڈت ہرنراین صاحب گنجو جو واسطے ملنے اپنے والدین کے دہلی مین آئے تھے واپس واسطے تحصیل علم کے لاہور روانہ ہوے۔

ایضاً - ۱۱ - دسمبر ۹۸ء کو پنڈت گنگا دہر صاحب لنگر جو واسطے شمول شادی صاحبزادہ پنڈت پیارے کشن صاحب در کے دہلی مین آئے تھے واپس روانہ شاہجہانپور ہوئے اور متعلقات پنڈت پیارے کشن صاحب در بھی اونکے ہمراہ روانہ ہوے

ایضاً۔ ۱ دسمبر سنہ ء کو پنڈت کدارناتھ صاحب لنگر لاہور سے واپس دہلی میں پہونچے۔

ایضاً۔ ۱۳ دسمبر سنہ ء رسم توک نسبت شادی کتخدائی دختر پنڈت پریم کشن صاحب گرٹو باصاحبزادہ پنڈت بھگوان صاحب کاتو ظہور میں آئی۔ اور اس تقریب میں پنڈت رگھ ناتھ صاحب تنجور کے یہاں سے لڈو جملہ برادری میں تقسیم ہوئے۔

ایضاً۔ ۱۹ دسمبر سنہ ء کو پنڈت بشمبر ناتھ صاحب عرف متوجی رینہ روانہ اندور ہوئے۔

ایضاً۔ ۲۰ دسمبر سنہ ء کو بابوجی صاحب رینہ برادر خورد پنڈت صاحب مسطور جے پور روانہ ہوئے۔

ایضاً۔ پنڈت بھولاناتھ صاحب رینہ بعد الفراغ شادی دختر خود روانہ اندور ہوئے۔

ایضاً۔ اسی ماہ دسمبر سنہ ء میں منجملہ صاحبزادگان توام پنڈت بہان کشن صاحب ہنڈو کے ایک صاحبزادہ نے انتقال کیا۔

ایضاً۔ پنڈت پیارے کشن صاحب ہنڈو کے صاحبزادہ کلان بمشاہرہ بیس روپیہ ماہوار سپرکار ایکسٹر صاحب میں مقرر ہوکر روانہ حصار ہوئے۔

ایضاً۔ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب خلف پنڈت جوالا ناتھ صاحب مہاراجہ اجمیر سے بوجہ تعطیل مع متعلقین خود وارد دہلی ہوئے۔

ایضاً۔ ۲۵ دسمبر سنہ ء کو پنڈت کدارناتھ صاحب اوگرہ ڈپٹی کلکٹر آگرہ بوجہ تعطیل بڑے دن کے واسطے دو تین روز کے دہلی میں آئے۔

ایضاً۔ اسی ماہ دسمبر سنہ ء میں مہاراج گوپال گرٹو کے یہاں پوتہ پیدا ہوا۔

ایضاً۔ پنڈت لچھو دہیا ناتھ صاحب کاربلو مع عیال و اطفال کے بمقام بلوہ علاقہ جادوں تشریف لے گئے۔

ریواں۔ پنڈت شام نراین صاحب کول سررشتہ دار محکمہ دیوانی نے وقت گدی نشینی مہاراج ریواں کے پوشری دربار میں جنرل ڈیلی صاحب کو دی تھی اور سپر ایجنٹ گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا نے ایک گھڑی قیمتی سو روپیہ کی اور ایک دوشالہ قیمتی سو روپیہ کا مرحمت فرمایا۔

راولپنڈی۔ ۱ دسمبر سنہ ء کو پنڈت بشمبر ناتھ صاحب کول مع اپنے عزیزوں کے کشمیر سے اس جگہ پہونچ گئے مگر بباعث ایام ماہ پوہ کے اپنے مکان قیام نہیں

ٹھہرے دوسرے مکان مین ٹھہرے۔

ایضاً۔ ۲۲ ڈسمبر ۱۸۸۷ء کو پنڈت امرناتھ صاحب بالکل مع اپنے قبائل کے بسبب [illegible]
مین آنے اپنے عہدہ کے لاہور تشریف لے گئے۔

ایضاً۔ صاحبان ذیل بسبب آنے دفتر ریلوے کے لاہور سے اپنی جگہہ تشریف لائے ہین۔
پنڈت واسدیو صاحب۔ پنڈت پریم ناتھ صاحب ہمشو ڈپٹی اگزمینر محکمہ صیغہ تعمیرات سرکاری [illegible]

ایضاً۔ ۲۵ ڈسمبر ۱۸۸۷ء کو پنڈت رتن لال صاحب معروف لٹو بہ لاہور سے مع صاحبزادہ کے
واسطے ملاقات پنڈت کنہیالال صاحب چھچھبی خسر اپنے کے تشریف لائے اور بعد چند روز
کے واپس تشریف لے گئے۔

سلطان پور۔ پنڈت کشن لال صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر جو تعطیل یوم
کلان مین فیض آباد تشریف لے گئے تھے بعد ختم تعطیل پھر اپنے مقام پر واپس تشریف لائے۔

ایضاً۔ پنڈت جواہر نراین صاحب تنخواہ بعد حصول صحت پھر اپنے مقام ہلگرام ضلع ہردوئی
کو واپس تشریف لے گئے۔

ایضاً۔ پنڈت سہجی ناتھ صاحب کاچرا کونٹنٹ محکمہ کورٹ جو اس تعطیل مین فیض آباد اور
گونڈہ اور لکھنو گئے تھے بعد تعطیل کے ختم ہونے کے اپنے کام پر آ گئے۔

ایضاً۔ پنڈت گوپی ناتھ صاحب کاچرچیان آجکل تشریف لائے ہین۔

ایضاً۔ پنڈت روپ نراین صاحب تنخواہ برادر خورد پنڈت گوپی ناتھ صاحب تنخواہ امتحان
انٹرنس درجہ اعلیٰ مین کامیاب ہوئے۔

سلطان پور۔ مقام ہادی پور۔ پنڈت رام ناتھ صاحب بہ توجہ پنڈت شمبھو ناتھ صاحب کول [illegible]
بعہدہ محرری مردم شماری تحصیل کادی پور ضلع سلطان پور مقرر ہوئے۔

سیتاپور۔ پنڈت شیشنر ناتھ صاحب بھان ناظر سفعی بسوان ضلع سیتاپور باضافہ [illegible] بعہدہ
سررشتہ داری سفعی مقرر ہوئے اب بجائے [illegible] کے [illegible] ماہواری پائین گے۔

شاہ پور پنجاب۔ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب خلف پنڈت [illegible] صاحب [illegible]
تقریب رفعی بخیر و خوبی ہوگئی۔

ایضاً۔ ۹ نومبر ۱۸۸۷ء کو پنڈت شمبھو ناتھ صاحب کول مع فرزند [illegible]
[illegible] شادی وزنا [illegible] فرزندان اپنے کے [illegible]

ایضاً - ۱۴ - نومبر سنہ ء کو پنڈت رام نراین صاحب معروف وکیل عدالت عالیہ چیف کورٹ پنجاب ہمراہی عزیزان خویش اور پنڈت سروپ نراین صاحب معروف گگلو اور پنڈت بشمبر ناتھ صاحب کول کتابی وغیرہ واسطے اپنی شادی کرنے کے رونق افروز ہوئے اور اسی تاریخ پنڈت شنکر پرشاد صاحب شمل بھی لاہور سے تشریف لائے -

ایضاً - ۱۷ - نومبر سنہ ء کو پنڈت پیارے لال صاحب معروف ... بتقریب شمول شادی عزیزان پنڈت بشمبر ناتھ صاحب کول لاہور سے آئے -

ایضاً - ۱۸ - نومبر سنہ ء کو دیوگن اور ۱۹ - نومبر سنہ ء کو زنار بندی اور ۲۰ نومبر سنہ ء کو برات زنار بندی عزیزان پنڈت دینا ناتھ صاحب و مرلی منوہر صاحب صاحبزادگان پنڈت بشمبر ناتھ صاحب کول کی بخیر و خوبی ہو گئی -

ایضاً - ۲۴ - نومبر سنہ ء مطابق اگہن بدی ... سمبت ۱۹۸۷ روز چہار شنبہ کو شادی کتخدائی پنڈت رام نراین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب خلف پنڈت گلاب رائے صاحب و صبیہ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب کول سے بخیر و خوبی ہو گئی -

ایضاً - پنڈت صاحبان یعنی پنڈت شام لال صاحب بقایا و پنڈت دیبی پرشاد صاحب کول و پنڈت ... ناتھ صاحب معروف وانچو اور پنڈت جگموہن ناتھ صاحب کول صاحبزادہ پنڈت دیبی پرشاد صاحب کول اور پنڈت ... ناتھ صاحب بقایا اور مہاراج جیا گورجی وغیرہ صاحبان گجرات اور امرتسر اور ملتان اور لاہور سے واسطے شمول شادی اور زنار بندی کے بخانہ پنڈت جیا لال صاحب بقایا کے رونق افروز ہوئے -

ایضاً - ۲۶ - نومبر سنہ ء کو پنڈت رام نراین صاحب دولہا اور پنڈت سروپ نراین صاحب گگلو اور پنڈت بشمبر ناتھ صاحب کتابی وغیرہ مع عزیزان کے بعد فراغت شادی کے روانہ لاہور ہو گئے -

ایضاً - ۲۷ - نومبر سنہ ء کو پنڈت پیارے لال صاحب معروف ... بعد فراغت کار خیر زنار بندی عزیزان کے و شادی صبیہ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب کول بنا بر پیروی ایک مقدمہ ... کے روانہ لاہور ہو گئے -

ایضاً - ... نومبر سنہ ء کو دیوگن اور ... نومبر سنہ ء کو زنار بندی اور ... نومبر سنہ ء کو برات زنار بندی عزیزان پنڈت ... لال جی صاحبزادہ پنڈت شام لال صاحب بقایا

داروغۂ مجلس ضلع گجرات بخیر و خوبی ہو گئی۔

ایضاً۔ ۶ دسمبر ۱۸۷۸ء کو پنڈت رام نراین صاحب دراو پنڈت پیارے لال صاحب معروف و ریناپر شمول کا خیر شادی عزیز پنڈت دینا ناتھ صاحب فرزند پنڈت بشمبر ناتھ صاحب کول کے لاہور سے آئے۔

ایضاً۔ ۹ دسمبر ۱۸۷۸ء مطابق اگہن سُدی استمی سمبت ۳۵ وار روز پنجشنبہ شادی عزیز پنڈت دینا ناتھ صاحب فرزند پنڈت بشمبر ناتھ صاحب کول باصبیۂ پنڈت جیالال صاحب و بقایا بخیر و خوبی ہو گئی۔

ایضاً۔ بعد فراغ شادی کتخدائی پنڈت دینا ناتھ صاحب کے جو جو عزیز و اقارب بخانہ پنڈت جیالال صاحب بقایا و پنڈت بشمبر ناتھ صاحب کول تشریف لائے تھے مع الخیر پس و پیش اپنے اپنے مقامات پر تشریف لے گئے۔

ایضاً۔ ۱۰ دسمبر ۱۸۷۸ء کو پنڈت بشمبر ناتھ صاحب کول مع عزیزان و کیلینہ بخیریت متعلم راولپنڈی ہوئے۔

شاہپورہ راجپوتانہ۔ پنڈت موہن کشن صاحب در کامدار اور اونکے بڑے بھائی صاحب پنڈت پیارے کشن صاحب حاکم کا چھوٹا اور اونکے قرابتی پنڈت لنکا دہر جی کوتوال یہاں کے اور پنڈت کشن نراین صاحب تکو تحصیلدار پھولیہ کہ بمن ا... پنڈت شام لال صاحب منشی تحصیلدار ہیں اور اونکے گروجی مہاراج جیند ریشر جی زاد و منصرم تعمیر و باغ جو پچھلے مہینے میں تقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ پنڈت پیارے کشن صاحب در نیمان سے دہلی گئے تھے اس مہینے میں واپس آئے۔ اور پنڈت موہن کشن صاحب در کامدار ہمراہ مہاراجہ صاحب بہادر چھاونی دیولی کو گئے اور دیگر اصحاب بعلاقۂ متعلقۂ خود ہا گئے اور یہاں بخدمات متعلقۂ خود ہا مصروف ہوئے۔

ایضاً۔ آمد تحریر خیر خانہ پنڈت لچھمی نراین صاحب کول تیر حاکم صدر عدالت فوجداری لکھنؤ سے دریافت ہوا کہ وہاں بہتی بوس ببی پر یوالیوم جمعہ وقت ۲ بجے دن کے بخانہ پنڈت صاحب دختر مرد و پیدا ہوئی۔ الحمد للہ پنڈت صاحب پیشتر کی بابت تحریرات میں

ایضاً۔ امسال کے نصف میں یہاں اور قرب و جوار میں کسی قدر سخت ہو گیا تھا سردی اچھی پڑتی ہے۔

شملہ - پنڈت دھرم چند صاحب ہنڈوہ ۶ ماہ دسمبر ۹۹ء کو شملہ سے پٹیالہ کو بغرض سیر کی جشن روانہ ہوئے اور ارادہ ہے کہ لاہور اور امرتسر وغیرہ کی سیر کر کے واپس آئیں۔

فیض آباد - پنڈت بیجناتھ صاحب (خلف اکبر پنڈت کدار ناتھ صاحب کول وتیا) انٹرنس کے امتحان میں کامیاب ہوئے۔

کشمیر - پنڈت مہاراج کشن صاحب بدن عرف پنڈت جے کشن صاحب جو بعہدہ مہتمم بندوبست وزارت اننت ناگ مقرر ہیں اپنے کار مفوضہ کو بکمال لیاقت اور صداقت انجام دے رہے ہیں۔

ایضاً - دیوان پنڈت بدری ناتھ صاحب مین گورنر کشمیر کو سرکار حضور مہاراجہ صاحب بہادر نے دس ہزار روپے نقد بصیغہ بخشش جو اراضی جاگیر یعنی معافی دو ہزار روپیہ سالانہ علاوہ جاگیر سابق بصلہ حسن کارگذاری کے عطا فرمائے۔

ایضاً - پنڈت دیبی پرشاد صاحب دراوب کی خوشدامن صاحبہ ابھی یہاں مقیم ہیں۔

ایضاً - پنڈت دیبی پرشاد صاحب شنگلو سابق تھانہ دار ملک اودھ حال بمقام [illegible] متعلقہ [illegible] سررشتہ دار عدالت ہیں بوجہ انتقال مادر خود [illegible] صاحب مع اہلیہ و دادی مادر مغفورہ کے مع قبایل تشریف لائے ہیں۔

کانپور - پنڈت سورج نراین صاحب (خلف اصغر پنڈت کشن نراین صاحب مرحوم عرف ...) کا نام بسفارش پنڈت جگت نراین صاحب جج بہادر کانپور حسب رپورٹ صاحب کلکٹر بہادر کانپور منظوری صدر بورڈ درجہ امیدواران نائب تحصیلداری میں درج ہوا۔ اب وہ تحصیل کانپور میں کام نائب تحصیلداری کا بہ نگرانی تحصیلدار صاحب سیکھتے ہیں ہنگام خلو عہدہ تقرر عمل میں آوے گا۔ اور نہایت مسرت کا مقام ہے کہ امسال پنڈت سورج نراین صاحب امتحان انٹرنس میں بھی کامیاب ہوئے۔

گونڈہ - پنڈت پریم نراین صاحب (خلف اصغر پنڈت شام نراین صاحب کول سب جج بہادر گونڈہ) کا نام حسب سفارش صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و منظوری صاحب کمشنر بہادر رجسٹر امیدواران تحصیلداری میں مندرج ہوا۔ اب بہ نگرانی تحصیلدار صاحب کام سیکھتے ہیں بروقت خلو عہدہ تقرر عمل میں آئیگا اور پنڈت پریم نراین صاحب نے وکالت کا امتحان بھی دیا ہے ایشور کامیاب کرے۔

لاہور - پنڈت کشن نراین صاحب کی والدہ مغفورہ دہلی سے لاہور میں آئیں اور

اور لاہور سے واسطے شامل ہونے شادی کے اپنے بھائی صاحب کے پاس گیئن تھیں اور وہان سے بعد فراغت شادی لاہور مین تشریف لائین ۔

ایضاً ۔ پنڈت شام پرشاد صاحب واچو کسی کار ضروری کے واسطے دہلی گئے ۔

ایضاً ۔ پنڈت اندر ناتھ صاحب لنگر دہلی تشریف لے گئے ۔

ایضاً ۔ والدہ پنڈت مہاراج کشن صاحب کول دہلی سے لاہور مین تشریف لائین ۔

ایضاً ۔ پنڈت رام نراین صاحب درجو واسطے شامل ہونے شادی خسر پورہ خود بمقام شاہ پورہ گئے تھے بخیریت تمام واپس آئے ۔

ایضاً ۔ فرزند پنڈت رتن لال صاحب کنجو دہلی سے لاہور مین بخانہ پنڈت اشیر پرشاد صاحب آئے ۔

ایضاً ۔ پنڈت ٹھاکر داس صاحب سپرو نے وفات پائی ۔

ایضاً ۔ پنڈت رادہا کشن صاحب سپرو لاہور مین آئے ۔

ایضاً ۔ پنڈت رتن لال صاحب خلف پنڈت کنہیا لال صاحب سپرو دہلی تشریف لیگئے ۔

ایضاً ۔ پنڈت بدری ناتھ صاحب کتابی بعد امتحان اول قانون وانہ ہوشیارپور ہوئے ۔

ایضاً ۔ پنڈت شیو نراین صاحب رینہ واسطے امتحان وکالت کے لاہور مین تشریف لائے تھے اور بعد امتحان کے روانہ جالندھر ہوئے ۔

ایضاً ۔ پنڈت جانکی ناتھ صاحب کتابی سوپرنٹنڈنٹ بندوبست بحصول رخصت لاہور مین تشریف لائے ۔

ایضاً کسیقدر بارش لاہور مین ہوگئی ہے جس سے فصل کو بہت فایدہ پہونچا ۔

صحت خبر لاہور ۔ مراسلۂ کشمیر نمبر ۹۰ بابت ماہ نومبر [illegible]ء کے صفحہ ۔ ۳ سطر ۳ مین سہواً فقط چار صاحبونکا ۱۰ نومبر [illegible]ء کے دربار گورنری لاہور مین کرسی پانا تحریر ہوا تھا ۔ درحقیقت اپنی قوم کے صاحبان معززین ذیل نے دربار موصوف مین [illegible] دربار گورنری کے کرسی پائی ۔ دیوان پنڈت نرندر ناتھ صاحب پسر دیوان پنڈت بیجناتھ صاحب رئیس لاہور ۔ دیوان پنڈت امرناتھ صاحب نبیرہ راجہ پنڈت دینا ناتھ صاحب بہادر رئیس لاہور کنور پنڈت نرنجن ناتھ صاحب فرزند اصغر راجہ پنڈت دینا ناتھ صاحب بہادر رئیس لاہور ۔ پنڈت مکند رام صاحب گرٹو مالک اخبار عام و شرلاس لاہور ۔ پنڈت گوبند سہائے صاحب (فرزند پنڈت مکند رام صاحب [illegible]) اڈیٹر اخبار عام لاہور ۔ پنڈت گوپی ناتھ صاحب (فرزند اصغر پنڈت مکند رام

صاحب گرٹو اڈیٹر اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور۔ پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب کنزرو مالک اخبار انڈین ہیرلڈ الہ آباد۔ پنڈت بیناتھ صاحب بھٹو ڈپٹی اکزیکٹیو محکمہ تعمیرات سرکاری۔

لکھیم پور کھیری۔ پنڈت شام کشن صاحب خلف اصغر پنڈت سری کشن صاحب کول داروغہ آبکاری کھیری امتحان سالانہ مین پاس ہوکر درجہ سوم سے درجہ دوم انٹرنس میں ترقی پائی۔

ایضاً۔ پنڈت رام ناتھ صاحب (خلف اصغر پنڈت شیو ناتھ صاحب بھٹ) امتحان سالانہ مین پاس ہوکر دفعہ دوم درجہ چہارم سے دفعہ اول درجہ چہارم مین ترقی پائی۔

ایضاً۔ پنڈت دینا ناتھ صاحب کول اگرہ تحصیلدار نگھاسن جو بوجہ طیاری نے مکان تحصیل کے اب تک مقام صدر لکھیم پور مین کچہری کرتے تھے اب بوجہ طیار ہوجانے مکان تحصیل بمقام نگھاسن تشریف لیگئے مگر متعلقان فی الحال بوجہ عدم تیاری مکان سکونت بہ نگھاسن ابھی یہان مقیم ہین۔

ایضاً۔ پنڈت دوارکا ناتھ صاحب (خلف اکبر پنڈت شیو ناتھ صاحب بھٹ) طالب العلم ضلع اسکول ضلع لکھیم پور کھیری انٹرنس پاس ہوئے۔

لکھنو۔ پنڈت مہاراج نراین صاحب تنخواہ اکسترا اسسٹنٹ کمشنر بہادر اوناو کے گھر مین بتاریخ ۱۴ دسمبر ۱۸۹۸ء ایک فرزند ارجمند اور ایک دختر نیک اختر تولد ہوئی مزاج اہلیہ پنڈت صاحب کا بعد تولد کے لطف الٰہی سے صحیح ہے۔

ایضاً۔ ڈپٹی پنڈت کالیسہاے صاحب ملہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر جو تعطیل مین تشریف لائے تھے نواب گنج تشریف لیگئے۔

ایضاً۔ پنڈت مہاراج نراین صاحب اکسترا اسسٹنٹ کمشنر بہادر جو تعطیل مین تشریف لائے تھے اوناو تشریف لیگئے۔

ایضاً۔ پنڈت بیجناتھ صاحب کول تنرضہ کے گھر مین دختر نیک اختر تولد ہوئی۔

ایضاً۔ پنڈت بخت نراین صاحب کول بخشی سنصف جو تعطیل مین تشریف لائے تھے فتحپور ضلع ابگنج تشریف لیگئے۔

ایضاً۔ پنڈت بیجناتھ صاحب تکو جو تعطیل مین تشریف لائے تھے مع عیال و اطفال خانہ کوچ بکا ضلع فتحپور مین اپنی نوکری پر گئے۔

ایضاً۔ پنڈت پیارےلال صاحب کول جو تعطیل مین تشریف لائے تھے فتحپور ملک آئین تشریف لیگئے۔

ایضاً۔ پنڈت گوپی ناتھ صاحب مشران جو تعطیل میں تشریف لائے تھے الٰہ آباد تشریف لے گئے

ایضاً۔ جو جو صاحب اس تعطیل میں جا بجا سے تشریف لائے تھے سب صاحب اپنے اپنے کام اور مقام پر تشریف لے گئے

ایضاً۔ پنڈت پران ناتھ صاحب ماسٹر عرف تبہ ز کا صاحبزادہ ابھی علیل ہے ایشور جلد صحت بخشے۔

ایضاً۔ لکھنو کے اسکول اور کالج مین ارباب قوم نے بشرح ذیل کامیابی امتحان کی حاصل کی اور ترقی پائی۔

پنڈت جگت نراین جی (خلف اصغر ڈپٹی پنڈت کالیسہائے صاحب ملہ) ال اے کے دفعہ ۲ سے دفعہ ۱۔ پنڈت تربھون ناتھ جی (خلف اکبر پنڈت ہر بہر ناتھ صاحب شیوپوری ڈپٹی منصرم) ال اے کے دفعہ ۲ سے دفعہ ۱۔ پنڈت اقبال کشن جی (خلف اکبر پنڈت گنگا پرشاد صاحب شرن کلرک خزانہ نے) نمبر اول مین انٹرنس پاس کیا۔ پنڈت سورج نراین جی (خلف اصغر پنڈت کشن نراین صاحب زر درجہ ب) نے نمبر دوم انٹرنس مین پاس کیا۔ پنڈت سورج نراین جی (خلف پنڈت ہر سہائے صاحب بہادر جج ریاست کشمیر) درجہ دوم سے درجہ اول مین۔ پنڈت کاشی ناتھ جی (خلف اصغر پنڈت [illegible] صاحب گنجو مرحوم) درجہ دوم سے درجہ اول مین۔ پنڈت سنگم لال جی (خلف پنڈت مادہو پرشاد صاحب چک اکسترا اسسٹنٹ کمشنر بہادر) درجہ دوم سے درجہ اول مین۔ پنڈت سدر کشن جی (خلف اصغر پنڈت [illegible] ریاست [illegible] صاحب میر منشی ریاست بلرامپور) درجہ سوم دفعہ اول سے درجہ دوم مین۔ پنڈت منوہر [illegible] جی (خلف پنڈت کیشو ناتھ صاحب گرٹو وکیل عدالت) درجہ سوم دفعہ دوم سے درجہ [illegible] پنڈت بالکشن جی (خلف پنڈت بدری ناتھ صاحب کچلو) درجہ [illegible] سے درجہ دوم مین۔ پنڈت رتن لال جی (خلف اصغر ڈپٹی پنڈت مادہو پرشاد [illegible]) درجہ سوم دفعہ دوم سے درجہ دوم مین۔ پنڈت کاشی ناتھ جی (خلف پنڈت [illegible] صاحب تنرفہ مرحوم) درجہ چہارم دفعہ اول سے درجہ سوم دفعہ دوم مین۔ پنڈت [illegible] جی [illegible] درجہ چہارم دفعہ سوم سے درجہ سوم دفعہ دوم مین۔ پنڈت [illegible] ناتھ (خلف [illegible] ناتھ جی [illegible]) درجہ پنجم دفعہ اول سے درجہ چہارم دفعہ اول

پنڈت درگا شنکر جی (خلف اصغر پنڈت چندر شیکھر صاحب شرغہ مرحوم) درجہ پنجم دفعۂ اول سے درجہ چہارم دفعہ دوم مین - پنڈت سروپ نراین جی (خلف اصغر پنڈت مہر دیا نراین صاحب کول وکیل) درجۂ پنجم دفعۂ اول سے درجہ چہارم دفعہ دوم مین - پنڈت للتا پرشاد جی گرد واننڈو درجۂ پنجم دفعۂ دوم سے درجۂ چہارم دفعہ اول مین - پنڈت برج موہن کشن جی (خلف اصغر پنڈت بدرے نراین صاحب مشکہ دان) درجۂ پنجم دفعہ سوم سے درجہ چہارم دفعہ سوم مین - پنڈت موہن کشن جی (خلف پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب بخشی مرحوم) درجۂ ششم دفعۂ اول سے درجۂ پنجم دفعہ دوم مین - پنڈت کنور کشن جی گرد واننڈو درجۂ ششم دفعۂ دوم سے درجۂ پنجم دفعۂ اول مین - پنڈت موہن لال جی خلف پنڈت بہاری لال صاحب در مرحوم) درجۂ ششم دفعہ سوم سے درجۂ ششم دفعۂ دوم مین -

میرٹھ کچہری - نہایت خوشی کا مقام ہے کہ پنڈت بنسی دہر صاحب محافظ دفتر کلکٹری قائمقام سررشتہ دار مقرر ہوئے -

الٰہ آباد - پنڈت راج نراین صاحب شنگلو عرف ببرو بریلی سے تبدیل ہو کر مین پوری مین آگئے تھے اب وہ ڈپٹی صاحب کے ہان پیشکار مقرر ہوئے - ۲۴ دسمبر ۱۸۹۱ء کو بوقت شام یہان سے بنارس کو روانہ ہوئے اور اب اپنے کام پر آگئے -

مراد آباد - جناب پنڈت جوالا ناتھ صاحب ٹکو بعالم ضعیفی بکینٹھ باس ہوئے -

ملیح آباد - پنڈت بیجناتھ صاحب ہانگل تحصیلدار کو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے دو اشتے تین مہینے کے معطل کر دیا - الزام یہ عاید ہوا کہ مردم شماری کے کام مین خاطر خواہ نگرانی انہون نے نہ کی - اب پنڈت صاحب مردم شماری و پٹواریون کے کام کی نگرانی مین مصروف ہین اور قائم مقام تحصیلدار تحصیل کے کام مین مصروف ہین امید ہے کہ تکمیل مردم شماری او پٹواری کے بعد پھر پنڈت صاحب بدستور بحال ہون -

---

فہرستان مراسلۂ کشمیر پرکار مدت سے میرا ارادہ ہے کہ کلام نظم سخن سے عدیل جناب پنڈت سدا سکھ کاک صاحب سخور تخلص - کامل کا جمع کر کے ان اجزا تحفہ دان ناک بھائے نام اوس مغفران مآب کا ہو اور شایقینِ ذوق بھی اوسکے مطالعہ سے حظ وافی

اوٹھائین چنانچہ ساقی نامہ اور چند اشعار متفرقہ مع چند غزلون کے جو کہ ہنگام قیام لکھنو ارشاد ہوئے تھے بکمال دقت اور جانفشانی مینے جمع کیے ہین اور زبانی مرحوم و مغفور کی مینے سنا ہے کہ اونکا دیوان قریب الاختتام دہلی مین جہان کے وہ باشندے تھے اونکے کسی شاگرد رشید کے پاس جسکا نام اسوقت مجھے سہو ہوگیا موجود ہے لہذا مستدعی خدمت ہون کہ آپ میری اس التجا کو مراسلۂ کشمیر ماہ دسمبر سنہ ۱۸۷۹ع مین انطباع فرمادین تاکہ جس ارباب برادری کے پاس اونکا کلام جسقدر موجود ہو براہ عنایت عموماً اور ازباب دہلی خصوصاً اور خاصکر وہ صاحب جنکے پاس دیوان مذکور ہے آپ کے پاس بھیجدین اور آپ بعد وصول کے اونکو طبع فرمادیجیے خواہ اشتہار وصول لکھدیجیے تاکہ مین خود حاضر خدمت ہوکر آپ سے حاصل کرون اور بعد ترتیب طبع کراکر اپنے غمگین دل کو خوش کرون اور آپ ضابطکا ممنون ہون اور روح جنت نصیب کو تازگی حاصل ہو اور بقاے نام دنیا مین قایم رہے ساقی نامہ اگرچہ مکمل موجود ہے لیکن اسلیے چھپوایا نہین گیا کہ اگر تمام دیوان دستیاب ہوجاے تو دونو کتابین علیحدہ علیحدہ چھاپی جائین ورنہ یہہ اشعار متفرقہ بھی اوسکے شامل کردیے جائین

ایک شخص مراسلۂ کشمیر کا دیکھنے والا

مہتممان مراسلۂ کشمیر نمسکار — بندہ نے چند ماہ قبل کشمیر مین بذریعہ پنڈت جانکی ناتھ صاحب پاس دیوان پنڈت بدری ناتھ صاحب مدن کے ۵ عدد کلدار عرصہ ہوا کہ بھیجے تھے وہ آپ کی میزان مین شامل نہ ہون گے براہ مہربانی اونکو درج مراسلہ کرکے ممنون فرمایئے کہ کشمیر سے روپیہ آگئی تھی سہواً اطلاع کرنا بھول گیا۔

اشتہار

عرصۂ قریب دو ماہ سے کمترین ضعف دماغ اور کمزوری دل مین مبتلا ہے تھوڑا قدم چلنے سے عرق آجاتا ہے اور سانس پھولنے لگتی ہے تاوقتیکہ پانچ منٹ تک قیام نکیا جاے اندھیرا سامنے سے نہین جاتا — ہرچند علاج مین مشغول ہون مگر کوئی دوا کارگر نہین ہوتی اگر کسی صاحب کو کوئی نسخہ مجرب و مقوی معلوم ہو براہ عنایت و رحمت ہو تاکہ اس بلا سے نجات حاصل ہووے

پنڈت اوتار کشن آغا از علیگڈہ باغ پنڈت آفتاب

جمع خرچ مراسلۂ کشمیر نمبر ۹ بابت ماہ نومبر ۱۸ء

جمع

[illegible] نزد پنڈت کشن [illegible] حساب [illegible]

[illegible]

حال

بقایا

[illegible] نزد پنڈت کشن نرائن [illegible]

[illegible]

خرچ

[illegible]

کمیشن [illegible] نمبر ۹	[illegible] نمبر ۹	[illegible] مراسلہ	پوسٹ کارڈ	محصول خطوط بیرنگ	اجرت تحریر و تقسیم مراسلہ نمبر ۹	فاضلات خرچ ماہ اکتوبر
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲	۲	[illegible]	[illegible]

باقی

[illegible] فاضل

جمع خرچ مطبع بہار کشمیر لکھنؤ بابت ماہ نومبر ۱۸ء

جمع

[illegible]

بقایا

[illegible]

حال

[illegible]

از پنڈت کنہیالال صاحب بابت باقیات حساب سابق	از پنڈت کنہیالال صاحب [illegible] بابت قیمت [illegible]	از پنڈت [illegible] صاحب بابت کاغذ و چھپائی وغیرہ مراسلہ نمبر ۹ بابت ماہ نومبر	از پنڈت [illegible] صاحب بابت چھپائی و کاغذ وغیرہ مرآۃ [illegible] ماہ نومبر
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

خرچ

[illegible]

تنخواہ کارکنان بابت ماہ اکتوبر	تنخواہ ایجنٹ	سیاہی سا	پرسیمین	سیاہی کاپی	جز دانی کاغذ	ٹکٹ محصول	[illegible]
[illegible]	۳	[illegible]	[illegible]	۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]

روغن [illegible]	لکڑی مصطگی کاپی	[illegible]	سنگ ساز	استر	کاغذ ۲۹۲۲	لیتھو
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲	[illegible]	[illegible]	۱

روغن چراغ — [illegible] و جاروب — [illegible] کوشش — [illegible]

رسید زر اعانت مراسلہ کشمیر

پنڈت نرندر ناتھ صاحب رئیس لاہور
پنڈت امرناتھ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ امرتسر
پنڈت جگل کشور صاحب ... از ... مع پنڈت کاشی ناتھ صاحب ... و پنڈت ... لال صاحب ... سکھیات

پنڈت بھگت ناتھ صاحب لقایا تحصیلدار ... مرآۃ الہند لغایت دسمبر ۱۸۹۹
پنڈت کیلاش ناتھ صاحب ... سلطان ...

میزان کل

فہرست مراسلہ کشمیر نمبر ۹۹ بابت ماہ دسمبر ۱۸۹۹ عیسوی

किइन तकलीफ़ात के सबब दुनियासे गुज़र गए औरत
कलीफ़ की हालत में बसर कर रहे हैं तो इस सोचने के बा
द आपकी यही राय होगी आपके आज्ञानुसार चलने
वाले पुरुष यह प्रकाश कर रहे हैं कि स्त्रियों की आज्ञा अ
भी नहीं हुई यह कहना उनका एक तरह पर आप सब पति
व्रता और सत्य धर्मानुसार चलने वालियों के बाब में
शास्त्र और लोक दोनों से निंदित है क्योंकि स्त्रियों का पर
म धर्म पुरुष के आज्ञानुसार चलना है जैसा कि नीचे लिखे
श्लोक का अभिप्राय है श्लोक पत्युराज्ञां विना नारी उपोष्य
व्रतचारिणी आयुष्यं हरते भर्तुः सा नारी नरकं व्रजेत ॥ १ ॥
याने बिना शौहर के इजाज़त जो औरत व्रत और पूजा
भी करेगी उस पूजासे उसके शौहर की उमर कम होगी औ
र औरत नरक में जावेगी ॥ श्लोक ॥ न दानैः शुध्यते नारी
नोपवासशतैरपि ॥ न तीर्थसेव्यया पूजा भर्तुः पादोदकैर्यथा
॥ १ ॥ याने दान से औरत पाक होसक्ती न सौ व्रत और उपवास
से न तीर्थ जाने से जैसा कि शौहर के क़दम धोकर पीने से
इसके सिवाय लोक में यह क्या नाम मशहूर होता है कि औ
रतें पण्डितों की ऐसी जाहिल ख़्वाह ऐसी खुदराय ख़्वाह प
ण्डितें ऐसे ज़नान में भी हैं इसलिये मैं बहुत बहुत नम-
स्कार और आजज़ी से यह दरख़्वास्त पेश करता हूं कि आप
लोग मन देके सुनें और ख़राब मुरसिलों को भी फ़ुज़ूली छोड़
कर तसर्रुफ़ की सीधी व मुफ़ीद आम राह पर चल कर सब को
उस दुख से जो फ़ुज़ूली के निमित्त रिशवत लेने या कर्ज़ वग़ैरह
वग़ैरह से होता है छुड़ावें और इस खेद से छूट कर सुखपूर्वक
आनन्द करें ॥ समाप्तम् ॥ पंडित महाराजकिशन आगा
मरादाबादी ॥
पंडित काशीनाथ जी

दरख्वास्त

श्री शक्तिमान देवीस्वरूप स्त्रियों की खिदमत में नमस्कार
प्रत्यक्ष है कि शक्ति अन्त आपही लोग हैं आपके अन-
कूल जो किया जाय परिश्रम व्यर्थ है अगर आप अपनी
शक्ति को खींच लेवें सब शक्तिहीन हो जाते हैं आपही के
बल से चलना फिरना उठना बैठना सब हो सक्ता है बु-
द्धि की दाता आपही सरस्वती रूप हैं पण्डित साहबों ने जो दर-
ख्वास्त इजराय रसूम ज़रूरी व तखफ़ीफ़ मसारिफ़ शादी की
अहल बिरादरी से कि मेरे नज़दीक आम लोगों से दरख्वास्त
उचित थी इस लिये मैं बहुत [illegible] और हिदायत करके
यह दरख्वास्त आप लोगों के [illegible] पेश करती हूं आप सब
इस बातपर विचार फ़रमावेंगी कि पुरुषों को किस [illegible]
से रूपया मिलता है और उनका धर्म उनका पुरुषार्थ उनकी
इज्ज़त में कैसे कैसे तरद्दुद इस रूपये के वास्ते होते हैं उनको
किस किस तरह की ज़िल्लत अपने से छोटे लोगों की [illegible]
मद में होती है कितने बिरादरी के लोग फ़ुज़ूली के [illegible]
खत नादार होगए और आख़िर में कैसी कैसी तक्लीं-
फ़ात उनको और उनके घर और बाल बच्चों को हुई फिर हर
एक अपनेही हाल पर गौर फ़रमावें कि बज़ुज़ जहां तक शाद-
यों के सब बेमसरफ़ बे मिलकियत और बे जायदाद और बे
मकान रहते हैं क्या धर्म है कि जिन लड़के लड़कियों की
शादी मूंडन जनेऊ में ऐसी ऐसी तैयारियां हों उन बच्चों के लि-
ये कुछ पस अंदाज़ न रहे और वे प्यारे [illegible] तमाम
ज़िंदगी बदमज़गी से काटें मैंने बहुत से लोगों को जिनका
नाम कहना मुनासिब नहीं है देखा और वे मौजूद भी हैं

جلد ۹

THE-CASHMIRI-PANDIT

بابت ماہ جنوری ۱۸۹۱ء

مراسلہ کشمیر نمبر ۱۰۰ NO 100

یعنی بہارستان کشمیر
۱۳۰۹

مجاریہ پنڈت شیو نراین بہار مرحوم حبیب وطن

مطبع بہار کشمیر لکھنو محلہ جھوائی ٹولہ مین باہتمام پنڈت
شام نراین چھپا اور شایع ہوا

درخواست و یاددہی

۱ - ایک دو برادر صاحب ہر مقام مین اہتمام تحریر اخبار قوم از راہ مہربانی اپنے ذمہ لیکر جملہ حالات مفصل دریافت کر کے ہر مہینے بذریعہ تحریر شہر لکھنؤ محلہ اہلی کٹرہ مین پاس پنڈت شام نرائن صاحب کے اس حساب سے ارسال فرمایا کرین کہ قبل ازچھبیسوین ہر مہینے کے پہونچ جایا کرے تاکہ جملہ ارباب قوم کل حالات سے واقف ہو کر آپ صاحبون کے مشکور ہون -

۲ - بمنشاے مذہب مندرجہ مراسلہ کشمیر نمبر ۲۲ و ۴۳ اسوہ مذہبی کی جانب توجہ ہو -

۳ - بمنشاے ترتیب تاریخ قوم مندرجہ مراسلہ کشمیر نمبر ۲۲ و ۲۳ شجرہ مع حالات عمدہ خاندانی مرتب ہو کر عنایت ہو -

۴ - بمنشاے اشتہار اصلاح عرف ہاے خلاف تہذیب مندرجہ مراسلہ نمبر ۲۲ و ۲۳ ہر ایک مقام سے فہرست مندرجہ ذیل عنایت ہو -
نام مع ولدیت و سکونت - لقب واجب التحریر - عرف واجب الترک - گوتر - کیفیت لقب قدیم وغیرہ -

۵ - تجویز ترقی مندرجہ مراسلہ کشمیر نمبر ۳۳ و عدد باہمی مندرجہ مراسلہ کشمیر نمبر ۳۴ پر توجہ ہو -

۶ - تخفیف خرچ آتشبازی مندرجہ صفحہ ۴۵ تا ۵۵ مراسلہ نمبر ۴۳ کی نسبت توجہ ہو -

۷ - مضمون شادی کتخدائی مندرجہ صفحہ ۳۵ تا ۵ مراسلہ نمبر ۳۴ پر التفات ہو -

۸ - بہ نسبت تخفیف اور تعین مصارف شادی وغیرہ (بملاحظہ قانون کشمیر و دیگر تحریرات مراسلہ) توجہ ہو -

۹ - اطفال کو زیور پہنانے کے نقصانات پر (بملاحظہ تحریرات مندرجہ مراسلہ نمبر ۳۴ و ۳۵ وغیرہ) نظر فرما کے اس رسم مضر اطفال کے ترک کے نسبت توجہ ہو -

۱۰ - اعانت مراسلہ قومی کی ہر فرد بشر قوم کی طرف سے ہونی چاہیے - یہ کوئی لین دین تقریبات برادری کا سا نہین ہے کہ گھر یا خاندان کی قید لگائی جاوے -

۱۱ - مطبع بہار کشمیر لکھنؤ مین ہر قسم کا کام عمدہ اردو و فارسی و انگریزی کا نہایت عمدہ خوش خط بہ نرخ مناسب چھپتا ہے سب برادر صاحبان ہر ایک قسم کا کام واسطے طبع عنایت فرمایا کرین -

۱۲۔ رسالہ مرآۃ الہند از جانب ارباب قوم ماہ بماہ شایع ہوتا ہے جملہ ارباب قوم اس رسالہ مفید عام ہندوستان کی اعانت فرماکر اپنے اپنے احباب کو بھی خریدار بنی اور اعانت مین آمادہ فرمائین۔ قیمت سالانہ پیشگی اس رسالہ مفید عام کی فقط تین روپیہ چھ آنے اور مابعد چار روپے چودہ آنے مع محصول ڈاک ہے۔

۱۳۔ بمنشاے اشتہار مندرجہ مراسلہ کشمیر مورخہ ۹ مارچ ۱۸۸۲ء منظور ہے کہ قاعدہ مراسلہ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۸۸۱ء کے ساتھ ضمن ہاے ذیل کا لحاظ فرمایا جاوے۔

ضمن ۱۔ کوئی لفظ یا مضمون یا فقرہ جو کہ خلاف تہذیب اور خلاف مصلحت ہو درج نہ فرمایا جاوے۔

ضمن ۲۔ کوئی لفظ یا مضمون یا فقرہ طنز آمیز اور نفسانیت انگیز اور باعث اشتعال طبع قوم تحریر فرمانا پسند نہ کیا جائے۔

ضمن ۳۔ کوئی مضمون یا فقرہ یا عبارت یا لفظ جو باعث تحقیر اور توہین اور رنج دہی قوم یا خلاف رسم و رواج متعلقہ مذہب ہو حوالہ قلم نہ کیا جاوے۔

ضمن ۴۔ کوئی مضمون یا فقرہ یا لفظ بانضمام اسماے نسوان اور خلاف شرم و حیا ملک تحریر مین نہ آوے۔

ضمن ۵۔ کوئی مضمون یا عبارت یا فقرہ یا لفظ جو بطور مباحثہ یا مناظرہ یا مسودہ ہو مہمل اور فضولی اور برہم زن اتفاق فیمابین ہو یا کوئی ایسی راے جو خلاف مصلحت عام و خلاف اصول اطاعت حاکم وقت ہو زبان قلم پر نہ آوے۔

۱۴۔ بمنشاے مضمون کشمیری روپے کے چلن کی تدبیر بہ تراضی باہمی مندرجہ مراسلہ نمبر ۲ فہرست دستخطی عنایت ہو۔

۱۵۔ حسب عملدرآمد جناب راے پنڈت پریم کرار صاحب شیوپوری مندرجہ مراسلہ نمبر ۶ گوٹہ کناری کا مصنوعی زیور ترک کرکے بدستور قدیم پھولوں کا گہنا برہمن ہونے کے رفیق سمجھا پسند فرمایا جاوے۔

۱۶۔ مضمون مضارف فضول مندرجہ مراسلہ نمبر ۴۷ پر توجہ فرماکر مصارف بیجا اور خلاف تہذیب عیاشی اور رقص و سرود کو ترک کرکے علم شایستگی پسند فرمایا جاوے۔

۱۷۔ مضمون پانیر مندرجہ صفحہ ۱۳ مراسلہ کشمیر نمبر ۱۰ پر توجہ ہو۔

الف ۔ بے کی تر و خشک باتون کا بقیہ مندرجہ صفحہ ۴۲۰ لغایت ۴۲۴ مراسلہ نمبر ۹ بابت ماہ دسمبر ۱۸۷۹ء

مد ۷ ۔ ہنود کیا اہل اسلام بھی دیوالی و غیر دیوالی مین جوا کھیلتے ہین ۔

جواب مد ۷ ۔ دیوالی مین تو اہل اسلام مین جوے کے جرم کے ارتکاب کا وہ وجہ شبہ نہین ہوتا جو ہنود مین ہوتا ہے کیونکہ اہل اسلام مین ابھی تک یہہ بات باقی ہے کہ لڑکا اگر کچھہ نہ پڑھا ہو تو خیر مگر قران شریف اور دو ایک کتابین مذہبی خواہ فارسی خواہ اردو ہی کیون نہون پڑھا دیتے ہین کہ وہ حرام حلال محرمات و واجبات سے کسیقدر واقف ہوجاتا ہے اور اس سبب سے کم سنی ہی سے یہہ اوسکو معلوم ہوجاتا ہے کہ جوا بھی داخل گناہ ہے ۔ اس وہم مین کوئی اہل اسلام کے یہان مبتلا نہین ہے کہ جوے کے جرم کو دیوالی مین مستثنیٰ خیال کرے مگر ہان اس فرقہ مین بھی جو لوگ پابند شرع نہین ہین اور حرام حلال سے اونکو کچھہ مطلب نہین ہے اور اخلاق اور عادات اونکے نہایت خراب ہین اور عقل سے بہرہ نہین رکھتے وہ دیوالی اور غیر دیوالی دونو مین جوا کھیلتے ہین اور چوری بھی کرتے ہین لیکن اوس گروہ کے سب لایق اور شریف لوگ اون پر لعنت ہی کرتے ہین اور اونکے سایہ سے بھاگتے ہین اور اوس مجرم کو خود بھی باہمہ وضعی یہ منبط و اشگیر نہین ہوتا کہ اپنے اس فعل کو مستثنیٰ بتاوے اور شرع پر بھی خلاف عقل اور مخالف اخلاق حاشیہ لگا دے غرض جب جوے کے فعل مین خود دیوالی یا غیر دیوالی کسی فصل مین ہو اور دون کے نقصان پہونچانے کی بدنیتی ثابت ہے تو وہ جرم ہے اور جو جرم ہے وہ جس انسان کی جانب سے وقوع مین آئے وہ مجرم اور گنہگار ہے عام اس سے کہ وہ آریہ ہو یا مسلمان ۔ عیسائی ہو یا یہودی ۔ ہندی ہو یا ولایتی ۔

مد ۸ ۔ کیا یہہ ساری دنیا کا رواج اور علدرآمد فضول ہے ۔

جواب مد ۸ ۔ اول یہہ کہ ساری دنیا مین رایج نہین ہے بلکہ دنیا مین بہت سے ملک اور مقامات ہین جہان جوے کا ذکر بھی نہین ہے اور اگر ساری دنیا سے یہان مراد آپکی سارے ہندوستان سے ہے تو ہندوستان مین سواے بعض مجرمانے جوے

شہرون اور قصبون کے اکثر ایسے مقامات بھی ہین جہان اسکا رواج نہین ہے ہندکے
بہولی دیہات مین جوا نہین ہوتا۔ اور اگر یہہ فرض بھی کر لیا جائے کہ خدا نکرے ساری
دنیا میں جوے کی وبا پھیلی ہوئی ہے تو کیا اگر کبھی عیب یا جرم کا ساری دنیا مین عمل ہونی ثابت
ہوجانے تو اس سے وہ عیب ہنر مین داخل ہوجائیگا یا وہ گناہ ثواب خیال کیا جائیگا
ہرگز نہین۔ اس مقدمہ مین امر تنقیح طلب یہہ تھا کہ جوا یا دیوالی کا جوا داخل گناہ ہے
یا نہین اور یہہ باسف بخوبی ثابت ہوگئی کہ دیوالی کے جوے یا کسی اور فصل کے جوے
دونو مین دوسرون کی نقصان رسانی نیت مین ہوتی ہے اس سے ہر ایک جوا عام اس سے
کہ دیوالی مین ہو یا غیر دیوالی مین ہو داخل گناہ ہے۔ پس اب اگر ایک شخص یا ایک
ملک یا ایک گروہ مرتکب اس جرم کا ہوتا ہے تو ایک وہی شخص یا ملک یا گروہ مجرم ہے
اور اگر ساری دنیا مرتکب اس جرم کی ہوتی ہے تو ساری دنیا گناہ گار ہے۔

ﻋ ۹۔ کیا سوائے آپ کے اور کسی کو خدا نے عقل نہین دی ہے۔

جواب ﻋ ۹ – جوہر عقل تو خدا نے ہر ایک انسان کو عطا فرمایا ہے مگر اوسکا مناسب
موقع پر صرف ہونا اور اوسکو ادائے فرائض انسانی و شائستگی صرف کرنا تحصیل علوم اور
صحبت نیک پر منحصر ہے اور یہہ بات نہ آپ کو حاصل ہے اور نہ مجھکو کیونکہ اگر یہ بات ہمکو
حاصل ہوتی تو آپ ایسی مضر عام بات کے خواہ مخواہ مستحسن اور مستثنیٰ بنانے مین اپنا وقت عزیز
صرف نہ کرتے اور اگر مجھکو یہہ بات حاصل ہوتی تو میری تقریر کو ایسی قوت ہوتی اور میرے
بیان مین ایسا اثر ہوتا کہ سب صاحب میری گذارش پر التفات فرماتے اور اگر آپ کا یہ
سوال ہے کہ خدا نے آپکو عقل زیادہ دی ہے یا مجھکو تو مین بجواب اسکے یہہ کہہ سکتا ہون کہ آپکی
عقل میری عقل ضعیف سے بدرجہا زیادہ تر تیز اور تند اور بڑہی ہوئی ہے کیونکہ سچی
اور مفید عام بات بیان کرنیکے واسطے چندان جودت عقل و ذکاوت کی ضرورت نہین ہے۔ ہان
مضر عام بات کو مفید بنانا اور مستثنیٰ بنانا اور جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ کرنا البتہ نہایت مشکل کام ہے
قانون قدرت یا تجربہ کے خلاف کسی مضر عام بات کو مفید بیان کرنا ہر ایک ایسے ویسے کا کام نہین یہ
یہ آپ ہی جیسے لوگونکی تطبع اور حدید الذہن لوگونکا کام ہے۔ ہم لوگ اگر سو سو مفید بات کی فوائد
یا مضر بات کے نقایص بیان کیا کرین تو فایدہ متصور ہے اور آپ ایسے لایق اور تیز عقل اور
کند ذہن لوگ اگر ضعیف و نحیف کو سچا اور مفید عام باتون سے مشیوع اور جھوٹی اور نا ثمر باتون
کے ترک مین متوجہ ہون تو بہت جلد ایک عالم کو فایدہ پہونچ سکتا ہے۔ پس مشیرۂ من جلد لاؤ کہ آپ ایسے سب تیز فہم لوگ فایدہ عام کی جانب بدل متوجہ ہو کر ہندوستان کو اول درجہ کا
مہذب بنائین۔ باقی آیندہ۔

مراسلات

اوم

پہلا خط بنام دانشمندان قوم

مین تسلیم کرتا ہون کہ پنڈت شیو نراین صاحب بہار مغفور کو ہمدردی اور طاقت
معلوم اس کمال کی بخشی ہوئی تھی کہ تمام دنیا مین صرف دو تین ہی اشخاص اوسکے مقابلہ کے
پائے جائین گے۔ اونے اوس طاقت سے جملہ حالات اور عادات قوم سے پوری طرح
واقفیت حاصل کرکے دیکھا کہ اب بزرگی اور ہمدردی ہم لوگون سے علٰحدہ ہونیوالی ہے
اور اکثران اوصاف حمیدہ سے محروم ہوکر قومی مخالفت کے رفیق بنگئی ہین جسکو وہ
اپنے روزمرہ کے چلن سے دیکھلاتے ہین۔ اس بات پر آپ نے سوچا کہ اسطرح ہماری
قوم تھوڑے عرصہ مین بے عزت ہوگی اور وہ وقت عنقریب آنے والا ہے جبکہ قوم سے کے
روبرو ہم حقیر سمجھے جائین گے۔ اس خیال پر اوسکے دلمین حُبِّ قومی کا جوش آیا ایسا
جوش کہ اوسکے بخارات تمام آریاورت مین پھیلے۔ ان بخارات کی نادر خوشبو نے
صاحبان دماغ کو اپنی طرف متوجہ کرکے اونکو ایسا آنند بخشا جیسا چاہیے عالی دماغان قوم کا
کو بہت طاقتور بنایا۔ یہانتک کہ اونھون نے بہ پیروی اس خیال کے کاستھ سبھا جاری
جاری کردیا اور بہت سے ہمدردان قوم نے ہزارہا روپیہ اوسکے وقف کردیا۔ مینے دیکھا کہ
ایک کایستھ صاحب نے پانچہزار روپیہ یکمشت اوسکے تصدق کردیا۔ باشندگان
سغنہ بی نے آپکی اس ارادے پر یہہ راے بیان کی کہ پنڈتان کشمیر بابوان بنگالی سے کچھ
کم نہین ہین۔ (بنگالی اسوقت اپنے علم و شایستگی سے یونانیان ہند کہلاتے ہین کیا ہمکو یونان سے زیادہ
فضیلت نہین رکھتے ہین!!) مگر ہمنے اس عمدہ ارادے کی نسبت کیا رایہ دی! اوسکو ہمنے ہنسی مین اڑا یا ہمنے
[illegible] آپ ہین کون اور لیا۔ اس قوم شریف کی اصلاح کسنے کی۔ کہ آپ کر سکینگے۔ مجبور
ہو گئے اور کچھ نہ کر سکے۔ (آنہہ بدہ بسیر تہہ یہہ وگرہ ٹیر) ایسی ہی کلمات ہر دو
طرف سے اسوقت سننے مین آتے تھے۔ یعنی بجائے قدردانی اور تعریف اور مدد کے انہو

الفاظ بے معنے جیسے حسد اور مخالفت بیرحم پائی جاتی تھی اوس سفید خاص و عام ارادی کے نذر کیے - واقعی یہہ فہم قابل ہزار تحسین ہے - اور ہمکو اسپر ناز کرنا چاہیے - دروغ اور بدبو صاحب دماغ کے پاس راستی یا صداقت کو کبھی پوشیدہ نہیں رکھہ سکتے ہیں - مگر از حق مابگذشت - چند اشخاص ایسے بھی دیکھے جو اس ارادے کی تعریف کرتے رہتے مگر ہوا اس تعریف کے ابتک کچھہ نہ کر سکے یا تو وہ اس لایق نہ تھے - اور اگر لایق تھے تو طرح دیگئے کیونکہ طرح دیدینا ہماری قوم شریف کے خمیر مین پڑا ہوا ہے - دوم ہم بدبو کے عادی ہو گئے ہین اسلیے وہ باد خوشبو ہمارے دماغ تک نہ پہونچی -

ہمنے یکو اپنے مکان کے دروازے نہین کھولتے ہین مگر اوس دولتمند و خوشامدی کے جو کفایت شعاری اور دانش سے نفرت رکھتا ہو - ہماری قوم مین خورد سالی مین شادی ہوتی ہے اور وہ بھی لاکھہ تالون کے ساتھہ - پھر کس بات کی - یہہ سونا چاندی وا ومین کام آیا کرتا ہے - سیکڑون گھر اسی ناعاقبت اندیشی سے برباد ہو گئے اور ہوتے جاتے ہین - مین اون اشخاص کی تعریف کرتا ہون جو واقعی خوش فہم ہین - اور ایسا ہو کر ایسی رسوم مذموم کی بیخ کنی نہین کرتے ہین - اسطرف رغبت نہین آپکی طرف سے قطعی اجازت دیتا ہے کہ عادات بد و مضر کی ترقی قوم شریف مین روز افزون ہو - یہ خیال آپکا آپکو ہمارے نزدیک مخالف قوم تبلاتا ہے اور اس مخالفت کا نتیجہ اگر اب نہین تو چند روز کے بعد ضرور آپ پر بھی ظاہر اور ہویدا ہوگا - ظاہر ہونا کیسا اوسکا اثر بہت جلد آپکے دماغ مین بھی ایک خرخرہ بجایگا اور پھر آپکی آنکھین کھل جاوینگی اور بیساختہ آپ یہہ زبان پر لاوینگے ہاے پنڈت شیونراین بہار مرحوم نے ہمارے ساتھ عمدہ سلوک کیا تھا مگر ہم نے اپنی (ہٹ اور حسد اور غرور سے نہین) بدبختی سے اوسکا کہنا نہ مانا - کجا بو و مرکب کجا تاختم - پنڈت شیونراین صاحب بہار نے غالبًا عرصہ دراز تک قومی اصلاح پر بہت غور و تامل کیا ہوگا جسکا یہ نتیجہ نکلا کہ ایک مراسلہ جسمین تسمیہ رسوم قوم مع اونکے حسن و قبح کے درج ہو اکثر شایع ہو کر جملہ برادران قوم کے پاس ارسال ہوا کرے تاکہ وہ اون رسوم اور عادات سے جو واقعی بد ہین متنفر ہو کر درپے اصلاح ہو جاوین - یہہ تجویز فی الحقیقت اونکے ایسی نکالی جسنے جملہ اقوام شایستہ کو اس پر پہونچایا ہے اور یہہ ایسی عمدہ تجویز ہے جیسے ہمارے دو جانب کانون کے لگائے جانے لازم ہوتی ہے - اس تجربہ اور سوچ کے بعد یہہ مراسلہ موسوم بہ مراسلۂ کشمیر بہ کہ حکم

صاحبون کے پاس ارسال ہونا شروع ہوا مگر افسوس ابھی اسکی ابتدا ہی تھی کہ یہہ فخر قوم عین شباب مین اپنے قالب عنصری کو چھوڑکر راہی ملک بقا ہوے اور تمام اپنے خیالات اور امیدین جو انکے دل و دماغ مین جاگزین ہوئین تھین اپنے ہی ساتھہ لیگیا (ور اپنا تمام کام اپنے ہمخیال بھائیون پر چھوڑا (ایسی ہمدرد قوم کی ہمنے کوئی یادگار نبنائی !!!) - یادگار سے یہ مراد ہے کہ کوئی سرمایہ بنایا نگیا جسکے سرنافع سے مساکین اور محتاجان قوم کی دستگیری ہوتی رہتی - مجھکو یاد نہین کہ کوئی صاحب بیرونجات مین اوسکا ہمخیال اسوقت تک پیدا ہوا ہوگر مگر مہتمان مراسلہ جنہون نے اجرا ے مراسلہ پر کمر ہمت چست باندہی اور وہ متعاہد نظر آکر اس کارروائی مین مصروف ہوے جنکو اسکا بدلہ بعض نا فہمون نے یہہ دیا کہ مہتمان مراسلہ نے یہہ بھی ایک ذریعہ آمدنی کا نکالا ہے - برین عقل و دانش بباید گریست - ایسے خیالات ہمیشہ مانع ترقی ہوتے ہین - سچ یہہ ہے کہ حسد دیکھہ نہین سکتا اور نادانی انصاف نہین کرسکتی ہے - مہتمان مراسلہ خاص تحسین اور عزت کے لایق ہین - ہم اگر اونکے کلام کا انصاف کرسکین تو صاف معلوم ہوگا کہ وہ بہت ہی بڑے ارادے کی تکمیل کرتے ہین - جس سے کل قوم مالدار اور معزز اور فرد انہ یادگار بن سکتی ہے - ایسے کار اہم کے پورا ہونیکے لیے ہم کیا مدد دے رہے ہین - ہم اوسکی طرف دیکھتے بھی نہین ہین اور جو اوسکو مجبورا دیکھنا ہی پڑا تو نہنسا کرتے ہین اور بیجا بے اصلاح گے ایسے ایسے الفاظ مونہہ سے نکالا کرتے ہین جو دوسرون کی دلشکنی کا باعث ہوتے ہین (یہہ کسی اور خط مین عرض کیا جائیگا) اسکو ہم دانش اور دولتمندی اور رئیس ہونا جانتے اور مانتے ہین - ان باتون نے آپ کی عجیب عجلہ شین کہ ہم آپکو اپنا معزز بنائین - معلوم نہین کہ آپ کے نزدیک معزز کسکو کہتے ہین کیا یہہ کسی سبب آتشبازی - آرایش - تقسیم شیرینی - یا نانونکا نام ہے جسکو ہم انسان معزز جانین - صاحبان ہوش ایسا نہین جانتے ہین طلا او مروارید کو دیکھکر اونکے صاحب کو معزز خیال کرسکتے ہین - یا اوسکو جو آدمیت اور انسانیت اپنے چین سے دکھیلاتا ہے سونا چاندی بذات خود بے جان چیزین ہین جو ہمکو دانائی کی تعلیم نہین دیسکتی ہین مگر (اندہون کے ملک مین کانا ہی بادشاہ ہوتا ہے) جہان وہ نایاب ہوتی ہین وہان یہ دیکھنے مین آتا ہے کہ فلان شخص کے پاس سونا اور چاندی ہے - یا یعنی کہیے کہ ایک شخص کے اوسکے مکان مین ایک طویلہ ہے - دیوان خانہ ہے - سونا ہے - ایک باورچیخانہ ہے

چاندی ہے۔ ایک صندوق ہے دغیرہ وغیرہ۔ یہان ہمنے موجودگی اشیا بیان کی۔ اور
اس بیان مین کوئی صفت ذاتی اونکے صاحب کی ظاہر نہوئی اسیلئے پائی جاسکتی ہے باین ہمہ
مالدار بجز اوسکی شے نہین جو قدردانی کا باعث ہے۔ یا بالفاظ دیگر۔ اوسکا سکا ایسا ہے جو بارش
سردی اور گرمی سے اوسکو بچاتا ہے۔ اوسمین سونا چاندی ہے جسکی تبدیلی سے وہ شکم سیر ہوکے
روٹیان کھاتا ہے۔ نہ اوسکا سردی سے بچاو اور شکم سیر ہوکر کھانا اوسکو کسی قاعدہ سے
معزز نہین بنا سکتا ہے اسلیے بقاعدہ خواہش کبھی پوری نہین ہوسکتی ہے۔ افسوس
ہماری قوم مین کوئی وسیلہ نہین جو ہمکو لایق ہونے کے لیے ترغیب دے سکے۔ یہ حالت
ہمارے دولتمندون کی ہے۔ جو صاحب معزز ہونیکے لیے دعوی کرنا چاہین۔ اونکو لازم ہے
کہ وہ اونکو معزز ہونیکے وسایل پیدا کرین ورنہ ایسی خواہشین محض فضول اور بیکار رہتی ہین۔
جب کل جمع وخرچ ماہواری مراسلہ مین درج ہونے لگا تو الزام دہندہ نے یہہ زبردست
معقولیت پیش کی کہ (اتنے برس سے مراسلہ جاری ہے قوم مین کیا اصلاح ہوئی) یہ بالکل
درست ہے۔ کیونکہ اونکی طبیعت مین بہت کچھ فرق نہین آیا اور نہ وہ انصاف کو کام مین لانا چاہتے
ہین کام مین کیونکر لاسکتے ہین جب وہ انصاف کرنا جانتے ہی نہین ہین۔ ایسے آدمی کو سنہرا
بھی عیب دکھلائی دیتا ہے۔ اب معاونان کا حال سنیے یہہ تین قسم کے ہین۔ اول وہ جو
ابتدا سے معاون مراسلہ بنگئے تھے۔ دوم وہ جو بعد مین معاون ہوے۔ سوم وہ جو اب
معاون ہوتے جاتے ہین۔ اول الذکر صاحبان نے چند عرصہ تک مراسلہ کو رونق بخشی مگر
بعد ازان تحریری اعانت کلیۃً ترک کردی۔ باعث بر عدیم الفرصتی۔ ممکن نہین سمجھا گیا
شاید جو کچھ سرمایہ اونکے پاس موجود تھا وہ سب خرچ ہوگیا۔ یا قومی فواید کے لیے کوشش
کرنا فضول اور بیکار محض سمجھا گیا۔ یا یہ کہ قوم مین کوئی بھی سمجھدار نہ پایا جسکے روبرو اپنی
فلاسفی ومنطق کو ظاہر کرتے۔ یا وہ یہہ سمجھہ بیٹھے ہون کہ اس قوم شریف کے مراسم مین
اصلاح ممکن نہین ہے۔ یا بمقابلہ قومی دانش کے اونھون نے اپنے تئین بہت ہی
کمزور پایا۔ وجوہات بالا مین کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوگی جو اونکو امداد تحریری سے مانع
ہوئی۔ یہہ سب باتین غیر مستقل مزاجی اور ناعاقبت اندیشی سے خبر دیتی ہین۔
صاحبان درجہ دوم اونکو دیکھکر اونکے شامل ہوئی تھی جو طاقت مہمان نداشت خانہ بہ مہمان
گذاشت کہکر کنارہ کش ہوے۔ صاحبان درجہ سوم دیکھیے وہ کب امداد تحریری

سے ہمکو مسرت بخشین گے ۔ نامہ نگاران مراسلہ اتبک ہر یکے ناصح برای دیگران ہے ہین یہ بات دیکھنے مین نہین آئی کہ جو صاحب جو بات اصلاح کی اپنے مونہہ سے نکالتے ہین وہ اوسپر خود عمل بھی کرتے ہون ۔ اس بے عملی سے انتظام قوم نہین ہو سکتا ہے کوئی شخص دوسرے کو کامیابی کے ساتھہ نصیحت نہین کر سکتا ہے جب تک کہ وہ خود اوسپر عمل نہ کرتا ہو ۔ دوم ہم اپنی دولتمندی کے خیال ہانسے شیرینی اور نانون کی داد دہش سے اپنی برادری پر ظاہر کرتے ہین ۔ اور عام فواید کی غرض سے ناداری کو پیش کرتے ہین ۔ آجتک ایک بھی معاون ایسا نظر نہ آیا جسنے دس بیس ہزار روپے مراسلہ قومی کے نام پر وقف کر دیے ہون ۔ ایک بنگالی نے تکیشت تین لاکھہ روپے نقد عام فواید کے لئے نذر فرمائے ۔ مرحبا تیری ہمت مردانہ پر ۔ بنگالیون پر یہہ عام باتین ہین مگر ہماری قوم مین خاص بھی نہین ہے ۔ باشندگان یورپ کا تذکرہ اندرین باب دانستہ نہین کرتا ہون کیونکہ جب ہم اپنے ہمسایون سے کار ہائے نیک کا سبق نہین سیکھتے ہین تو اونکی کیا پیروی کر سکتی ہین جہان عورتین تک اپنی کل جایداد فلاح عام قومی کے کامون مین دیدینا ایک فرض عظیم جانتی ہین ۔ اسمقام پر یہہ گمان درستی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے کہ ہماری قوم مین کوئی بھی مالدار نہین ہے ۔ اور اگر ہے تو ایسا عالی حوصلہ کوئی نہین ہے ۔ ایسا کہنا اس قوم شریف کی نسبت بالکل غلط ہے ۔ یہہ شایستہ ہے خوش فہم عالی حوصلہ ہے اور دولتمند ہے جبکو مردہ نانون کی داد و دہش اور اپنی بربادی سے ظاہر کر رہی ہے ۔ اسواسطے رفاہ عام کیطرف توجہ کرنا ہمارے مذہب مین گناہ عظیم تصور کیا جاتا ہے ۔ دانشمندان قوم پر قاعدہ کلیہ ہے کہ روشنی دانش ہمیشہ نادانی کی تاریکی کو دور کرتی رہتی ہے اسلیے مین یقین کرتا ہون کہ آپ اوس فخر قوم کا ارادہ ضروری کامون کے سوچ توجہ مین رکھکر اوسکے پورا کرنے مین امداد فرماتے رہین گے تاکہ یہہ قوم راہ راست پر آکر آپکو قیامت تک تحسین کے ساتھہ یاد کرتی رہے گی ۔ دانش مین اسقدر طاقت ہے جسکا اندازہ عقل بنی آدم نہین کر سکتی ہے وہ سلسلہ کوہ ہمالیہ کو زمین کے ساتھہ برابر کرتی ہے ۔ مراسم قوم کی اصلاح کرنا نزدیک کوئی بڑی بات نہین ہے ۔ اسلیے ہم اوسی سے مخاطب ہوتے ہین تاکہ تاج کامیابی ہمارے سر پر بہت جلد رکھا جاوے ۔ پرماتما ایسا ہی کرے ۔ آمین

بندہ پنڈت کشن نرائن

دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ملتان

۱

تتمہ ترجمہ سلف ہلپ یعنی استعانت نفس مندرجہ مراسلہ نمبر ۹۹ بابت ماہ مارچ ۱۸۸۱ء

خوشدلی سے کام کرنے کی نظیر نوجوان لوگون کے لیے نہایت بیش بہا اور موثر ہو سکتی ہے ۔
خوشدلی روح کو لچک دیتی ہے یعنے واقعات مخالف انسان کو جبکہ وہ خوش و خرم رہتا ہے
افسردہ خاطر نہین کر سکتے ہین ، اور اسکے سامنے سے مہیب صورتین دُم دبا کر بھاگتی ہین ۔
(مطلب انکا یہہ ہے کہ خوش دل آدمی کے اوپر دنیوی تکالیف کا کچھہ اثر نہین ہوتا ہے) مشکلات
مایوسی کا باعث نہین ہوتی ہین کیونکہ بامید کامیابی انکا مقابلہ کیا جاتا ہے اور دلکو مواقع
سے فایدہ اوٹھانے کے واسطے ایسی خوشی حاصل ہو جاتی ہے کہ اوسکا اثر شاذ و نادر کامیابی
کے نشانہ پر پہونچنے مین خطا کرتا ہے ۔ سرگرم اور مستعد شخص ہمیشہ تندرست اور خوش و خرم
رہتا ہے ۔ وہ خود اطمینان اور جمعی سے کام کرتا ہے اور اوسکے سبب دوسرے لوگون کو
کام کرنے کی ترغیب اور تحریص ہوتی ہے وہ نہایت رسمی اور حقیر کام کو بھی قدر و منزلت
بخشتا ہے (یعنے وہ شخص جو ہوشیار اور سرگرم ہوتا ہے ہر ایک کام کو جو اوسے کرنا ہوتا ہے
معزز خیال کرتا ہے) وہ کام جو خوشدلی سے کیا جاتا ہے ہمیشہ نہایت موثر ہوتا ہے یعنے وہ کام
جو اوس شخص کے ہاتھون یا دماغ کا نتیجہ ہوتا ہے جسکا دل بشاش رہتا ہے ۔ ع کہ مزدور خوشدل
کند کار بیش ۔ ڈیوڈ ہیوم صاحب یہہ فرمایا کرتے تھے کہ مین لاکھہ روپے سالانہ کے
نکاسی کے علاقہ پر افسردہ خاطری سے قابض ہونے کی بہ نسبت ایسی خوش مزاجی پر مالک ہونیکی
زیادہ خواہش کرتا ہون جو چیزونکے روشن پہلو پر ہمیشہ نگاہ ڈالنے کو راغب ہو ۔ جب
گرینول شارپ صاحب غلامون کے فایدہ کے لیے محنت شاقہ گوارا کرتے تھے
وہ شام کے وقت اپنے بھائی کے مکان پر جا کر تفریح طبع کے خاطر گانے یا بانسری اور
ہولی یا بوق وغیرہ کے بجانے مین شریک ہوتے تھے اور یکشنبہ کی شب کو مقدس نغمون
کے جلسون مین جہان قلزمی نقارون پر اپنا ہاتھہ صاف کرتے تھے وہ شاذ اپنا دل ایسے
نقش و نگار کے کھینچنے سے بھی بہلاتے تھے ۔ جسکو دیکھکر لوگ خود بخود ہنستے تھے اور وہ بعض
اوقات سبقی حروف اور علامات مین اپنا نام دستخط کرتے تھے ۔ فوول بکسٹن صاحب
بھی بڑے خوش طبع آدمی تھے وہ شکار کھیلنے اور نشانہ لگانے اور اپنے لڑکون کے ساتھ
دیہات مین سیر کرنے اور انکے ساتھ کھیلنے مین مصروف ہونے مین خاص خوشی

معلوم کرتے تھے۔ کام کے دوسرے دائرہ مین ڈاکٹر آرنلڈ صاحب عالی نسب اور
خوش طبع محنتی شخص تھے۔ وہ اپنی زندگی کا بڑے شغل یعنی نوجوان لوگونکی تعلیم اور تادیب مین
بدل و جان مصروف رہتے تھے۔ اونکے عہدہ سوانح عمری مین یہہ درج ہے کہ مقام رگبی مین
ارنالڈ صاحب کے مسکن کے لوگون کے گرد ستودہ خیالات پاکیزہ او گفتگوے
پسندیدہ قابل دید و شنید ہے یہ ایک ایسا مقام تھا جہان ایک نئے آنے والے کو فوراً دریافت ہوتا تھا
تھا کہ لوگ بڑی سرگرمی سے اپنے اپنے کام مین مصروف ہین ۔ ہر ایک طالبعلم کو یہہ یقین تھا کہ
میرے واسطے کام کرنے کو موجود ہے اور میری خوشی اور نیز میرا فرض ہے کہ مین اوس کام کو
انجام کو پہونچاؤن ۔ اسوجہ سے ایک نوجوان شخص کو زندگی کی نسبت خیال مین وہ حظ
اوٹھتا تھا کہ اوسکا بیان نہین ہوسکتا ہے جب وہ یہہ معلوم کرتا تھا کہ مفید ہونے او
اسطرح کی خوشی حاصل کرنے کے وسایل میرے حیطہ امکان مین ہین تو عجب طور سے اوسکو
شادمانی کا نشہ چڑھ جاتا ہے اور اوس شخص کی جانب جس نے اوس کو اپنی زندگی
اور اپنے خاص نفس کی قدر کرنا اور دنیا مین اپنے کام اور ہستی کی غرض کی منزلت کرنا سکھایا
تھا تعظیم کا از حد خیال او محنت کا بڑے انتہا شوق پیدا ہوا ۔ یہہ سب باتین آرنلڈ صاحب
کی وضع کی وسعت اور کشادگی اور نیز اونکی حیرت افزا راستی او حقیقت او جماعت کے نتیجہ
مجموعہ اور افراد کی حفاظت اور ترقی دونو کے واسطے انواع و اقسام کے کام کی نسبت زیادہ
لحاظ اور اوسکی قدر و منزلت کے خیال پر مبنی تھین (اسکا مطلب یہہ ہے کہ نوجوان
لوگون کے دلون پر یہہ سب مفید نتایج اس سبب سے پیدا ہوئے کہ آرنلڈ صاحب کے
مزاج مین مطلق تعصب یا کم حوصلگی نہ تھی وہ بلا مکر و فریب راستی سے صاف اور سیدھے
راستہ پر قدم جما کر چلتے تھے اور وہ تمام قسم کے کامون کی نہایت قدر و منزلت کرتے تھے
کیونکہ اونکو یقین کامل تھا کہ تمام لوگونکی بہتری اور بہبودی محنت ہی پر منحصر ہے اور یہہ کاہلی
اور دیگر اغوائے شیطانی کے برخلاف تھے ہر ایک شخص کے لیے میسر ہوسکتی ہے
اور اوسکو دلکو افعال بد کیطرف خیال دوڑانے کی مہلت نہین دیتی ہے ۔ ان مین کسی
قسم کا بیکار جوش و خروش نہ تھا ۔ ایک قسم کے کام کو دوسری قسم کے کام پر ترجیح
دینے کے واسطے جنبہ یا تعصب نہ تھا ۔ اور ایکطرفہ مقصد کے واسطے سرگرمی بھی نہ تھی
(یعنی کوئی شخص ایسے کام پر جسمین فایدہ عام کی امید نہ تھی لگا ہوا نہ تھا) برعکس اسکے

لوگون کے دلون پر خاکساری اور اس خیال کا تسلط تھا کہ انسان کے واسطے دنیا مین کام
کسب مقرر ہے۔ اسی مقصد کے واسطے انواع اقسام کی قوتین عطا ہوئین ہین۔
بنی آدم کے مقدر مین اسی غرض مین ہاتھ پانون پھیلانا لکھا ہوا ہے اور یہی وہ سیدہی
راہ ہے جسکے ذریعہ سے وہ ترقی کر کے بہشت مین بار پا سکتا ہے۔ اسکا مطلب یہہ ہے کہ
کام بھی وہ آلہ معینہ ہے جس سے بنی نوع انسان کمال کے شجر بلند کی چوٹی پر پہونچنے کے لایق
ہوتا ہے اور کام ہی کے وسیلہ سے وہ ہستی کے اعلیٰ تر درجہ مین قدم رکھنے کی جرأت کر سکتا ہے
اون بہت سے آدمیون مین جنکو آرنلڈ صاحب نے بنظر دنیوی کاروبار اور استفادہ تعلیم طیار
کیا تھا ایک صاحب کا نام ہاڈسن صاحب بہادر تھا جو رسالہ ہاڈسن کے افسر تھے (جنہون
نے بلوہ مین اپنی تیغ شجاعت کے جوہر دکھائے تھے) صاحب موصوف نے کئی برس کے بعد جب
اپنے وطن مالوفہ کو خط بھیجا تو اوسمین اونہون نے اپنے محترم معلم کا اسطرح تذکرہ کیا کہ اوس
تعلیم اور تدریس کے نتایج جو مجھکو اپنے ماسٹر صاحب کی بدولت نصیب ہوے تھے نہایت محکم
اور عجیب ثابت ہوے ہین۔ چونکہ آرنلڈ صاحب کی تادیب کا اثر ہندوستان ایسے دور دراز
ملک مین بھی پایا جاتا ہے اسلیے مین اسکی نسبت زیادہ بیان نہین کر سکتا ہون۔ اسکا
مطلب یہہ ہے کہ ہاڈسن صاحب ہندوستان مین تھے اور اونکے اوستاد گرامی انگلستان
مین رہتے تھے۔ ان دونون ملکون مین کالے کوسون کا فاصلہ ہے۔ آرنلڈ صاحب کی تعلیم
کی وسعت اس بات سے ثابت ہوتی ہے کہ ہندوستان ایسے دور دراز ملک مین اونکے شاگرد
ہاڈسن صاحب کو بوجہ اونکی تعلیم کے دلیری اور شجاعت کے کام کرنے کا حوصلہ ہوا۔ اندرینوجہ
ہاڈسن صاحب فرماتے ہین کہ مجھکو اپنے اوستاد کے اثر تعلیم کے پایدار اور قوی ہونے کے
نسبت اور زیادہ دلیل پیش کرنے کی ضرورت نہین ہے۔ باقی آیندہ۔

کمترین مخلوقات از پرتاب گڈھ

انگریزی مثلون کا ترجمہ

کاہل آدمی شیطان کو اغوا کرتا ہے

اسکا مطلب یہہ ہے کہ جب انسان بیکار رہتا ہے اور کسی شغل سے واسطہ نہین رکھتا ہے تو بیوقوفی
کی کی چاہ عمیق مین گرنے کا اوسکو دہیند خدشہ لگا رہتا ہے۔ ع بیکار مباش کچھ کیا کر۔

۲۔ جھوٹ کی ٹانگین نہین ہوتی ہین (جھوٹ کے پانون کتنے۔)
اس سے یہ مراد ہے کہ مصنوعی قصہ کی عمارت خود بخود قایم نہین رہ سکتی ہے بلکہ اسکے قایم رکھنے کے واسطے دوسری
دروغ آمیز باتین گڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے اور پھر ان گڑھی ہوئی باتون کے استحکام کے لیئے دوسری
جھوٹی باتین ایجاد کرنی پڑتی ہین اور علیٰ ہذا القیاس اسکا سلسلہ چلا جاتا ہے اور اسکے انجام کو نہین سوچتا ہے۔
مذہبنو یہ مثل مشہور ہے۔ دروغگو را حافظہ خوب درکار است ،،

۳۔ آخری تنکے سے گھوڑے کی پشت ٹوٹ جاتی ہے ...
اسکے معنے یہ ہین کہ جس صورت مین انسان کو اوسقدر ضرر پہونچایا جاتا ہے جسقدر کہ وہ برداشت کرسکتا ہے
یا اوسقدر کام کا بوجھ اوسکی پیٹھ پر لادا جاتا ہے جسقدر کہ وہ اوٹھا سکتا ہے اوس صورت مین وہ ایک نہایت
ہی ناچیز شے کی زیادتی کا تحمل نہ ہو سکے گا۔

۴۔ دروغگو خدا کی جانب اور بزدل انسان کی جانب دلیر ہوتا ہے۔
یعنی دروغگو اپنے تئین الزام یا سزا سے بچانے کے واسطے جھوٹ بولتا ہے کیونکہ وہ انسان سے بہ نسبت
خدا کے زیادہ خوف رکھتا ہے۔

۵۔ شکم پرست کھانے کے واسطے زندہ رہتا ہے برخلاف اسکے دانشمند زندہ رہنے کے
لیے کھاتا ہے۔
خوردن برای زیستن و ذکر کردن است ،،

۶۔ ڈھلکنے والا اور گردش کرنے والے پتھر مین کائی نہین لگتی۔
یہ مثل اون لوگون پر عاید ہوتی ہے جو اپنا پیشہ یا جاے سکونت ہمیشہ تبدیل کرنے کی [illegible] سے اپنے تئین
مفلس کر ڈالتے ہین۔ پتھر صرف اوسی حالت مین کائی سے ملبوس ہو سکتا ہے جبکہ وہ عرصہ دراز تک
ایک جگہ پڑا رہتا ہے۔

۷۔ سیدھے درخت کی جڑین شاید خمدار ہون۔
بعض افعال جو دنیا کے لوگون کو بہت عمدہ معلوم ہوتے ہین اور اعلیٰ نیکی کی تمثیلات فی الواقع کینہ اور خودغرضی
کے اسباب سے (جو ایک درخت کی خمدار جڑون کے مثل جنکو زمین پوشیدہ کرتی ہے نظر سے غایب ہین)
پیدا ہو سکتی ہین۔

۸۔ ایک بیوقوف کا تیر جلدی چھوٹ جاتا ہے۔
ایسا بیوقوف شخص بغیر شست باندھنے کے بہت جلد تیر لگانے کو دلیل ہوتا ہے اور وہ مطلق نشانہ لگانا نہین جانتا ہے اسی طرح ایک نادان بے سوچے [illegible]

امر کی نسبت بغیر غور و تحقیقات کے فوراً اپنا عندیہ ظاہر کریگا اپنی یکا یک رای بموجب امر حق کی جانب پہونچنے سے باز رہیگا۔
وہ شخص جو صبح کو کھانیکے وقت چپ چاپ کرجاتا ہے اور اسکو شام کو کھانیکے وقت کچھہ میسر نہین آتا ہے۔
اگر تم جوانی کیوقت جب تم کام کرنے کے لایق ہو ہر ایک شے جسوقت تم حاصل کرو اوسی وقت صرف کر ڈالو تو اغلب ہے کہ ضعیفی مین محتاج ہو۔
۱۰۔ وہ شخص جسکو شام کے کھانے کی خواہش ہوتی ہے بستر پر رکھو کا کیونکہ خواہشون مین اوقات اور خیالات کو ضایع کرنا بیوقوفی مین داخل ہے حتی الامکان جہانتک جلد ممکن ہو اپنے تئین کام مین مصروف کرنا افضل ہے۔ باقی آیندہ

کمترین مخلوقات از پرتاب گڈہ

مہتمان مراسلۂ کشمیر۔ نمسکار۔ شکر صد شکر کہ توجہ اہل برادری کی روز بروز نسبت پرچہ مراسلہ کے ہوتی جاتی ہے۔ آج دستخط اہل برادری بنارس بھی میرے پاس آئے جسمین دستخط پنڈت رتن لال صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر اور پنڈت کالکا پرشاد صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر وغیرہ ثبت ہوے ہین اشہد کہ بجنسہ اسکو درج مراسلہ قومی فرمایئے باقی بجمیع وجوہ خیریت ہی۔
راقم بندہ کاشی ناتہ ججہ ۱۴۔ جنوری ۱۸۸۲ء

عرض التماس بامید درجۂ پذیرائی

خداوند کارساز نے بہ نسبت غیر کے آپکی اہل دل اور مستطیع کے کلام کو ہر امور دنیا اور عقبی مین زیادہ ترجیح دی ہے اور جس مشکل کو صاحب اقبال ایک اشارہ مین آسان فرماتے ہین اگر ایک گروہ عزبا بالاتفاق اوسمین تمام عمر کوشش کرین انجام نہین ہوسکتا اور نیز بخیال امر ظاہری کہ بہ نسبت دیگر اقوام ہنود کے کہ اکثرون کے خاندان مین دولت نسلاً بعد نسلاً بھی دیر پا رہتی ہے بالخصوص خاص ہماری قوم مین قیام مال و مکنت کم سنا اور دیکھا جاتا ہے جسکی دو وجہین متصور ہوتی ہین۔
ایک زمین اور تجارت سے کم توجہی اور مدار کل نوکری پر جسکا کچھہ قیام نہین۔
دوسرے اسراف رسومات شادی وغیرہ مین رسم و طریق جاریہ بزرگان کشمیر سے بے التفاتی کرکے مصارف نمایان مین بلند نامی ہے مگر دولت جدائی پاکی کرتی ہے اور غریب بھائی

کہ جو عمدہ روزگار نہین ہین وہ حوصلہ سے زاید صرف کرکے بضاعت حاصلہ کہ جسمین سفاہ حال و مآل
اور تعلیم اطفال اور بنا بنایا عزت اور حرمت خانہ داری کا منحصر ہے کہو بیٹھتے ہین اور بدین وجہ
بقیۃ العمر رفاہیت رخصت اور تعلیم شایستہ سے لڑکے بے علم رہجاتے ہین الغرض سوا ے
حسرت اور نقصان عظیم کے کوئی فایدہ مترتب نہین ہوتا۔ دربنصورت یہہ کمترین داعی انجمن
اور خادم برادران خدمات بابرکات بزرگان و اکابران برادری کے دست بستہ عرض
رسا ہے کہ بطرف بوقلمونی زمانہ حال اور نیز آیندہ کہ کل یوم بدتر خاص بحق شرفاء کشمیرین
آتا ہے نظر خداوندی فرماکر خیال بطرف خَیرُ الاُمُورِ اَوسَطُهَا فرمائین اور جیسا کہ
بزرگان اسلاف کشمیر نے آسانی ہر امور شادی مین مرعی فرمائی ہے ویسے بذات خاص
اونکا اجرا اور قایم رکہنا خاصکر خداوندان دول ملحوظ خاطر مبارک فرمائین تو اغلب ہے کہ
غنی اور غریب کے حق مین نتیجہ کار اچہا ہی نظر آوے گا اور اگر ہمت حاتمانہ شاید مقتضی
نہووے۔ درانصورت بعد ادا ے رسوم عالی حوصلگی سے جسقدر توفیق ہوسکے حساب
دوستان دردل سمجہکر جو چاہین بوجہ یکجہتی اور یکدلی کے سبہی صاحبان کی خدمت مین
گذرانین تاکہ بصورت مفلسی ومصیبت قرض دوامی سے غربا نجات پائین اور مال دار
کبھی زیربار نہون۔

پنڈت منگل سرپشاد کچہور

राम

خادم برادران کمترین کدارناتھ پنڈت عرف حجہ عرض پرداز ہے کہ کثرت رآے جس جانب کی
ہے وہ کام پسندیدہ خاص و عام ہوتا ہے اور اتفاق ملکی کو ہر امور دینی اور دنیوی مین دانایان
دوراندیش کثرت آرا پر بہی زیادہ تر ترجیح دیتے اور مستحسن سمجہتے ہین یہانتک کہ اداے ہمائی
او زبان ملکی اور حب وطنی مین ہر قوم اور مذہب والے پیرو راہ رسم بزرگان قوم کے
رہتے ہین اور رواج اور طریق وطن پر عمل کرنے سے ہر فرد بشر شناخت قوم غور اکرلیتا ہے
اور دانشمندان ہر مذہب اداے رسمیات قومی اور ملکی مین ہرگز عیب جوئی کسی قوم کی
نہین کرتے۔ بلکہ اہل برادری بہی ادا کرنے رسم ملکی اور پیروی طریق اور رواج بزرگان
سے خوش ہوکر آفرین فرماتے ہین اور مآل کار بہی اداے رسم ورہ بزرگان سے اچہا ہوگا

ہر گاہ وطن مالوف یعنی کشمیر آباد ہے تو کثرت سے اجلہ اکابر و بزرگان برادری ہندوستان
مقدمات شادی وغیرہ مین اگر مطابق دستور ملکی اتفاق یا دے رکھتے ناقص ہیچمیرز مین
بہرحال نتیجہ خیر و برکت ہوگی اور جسقدر اسراف بیجا اور زاید بعد دو چار شادیون کے کام
کرنے سے صورت درماندگی اور افلاس دکھاتے ہین اوس سے بچ کے آیندہ کو تنگی معیشت سے محفوظ
رہینگے اور عیال اور اطفال کے واسطے جسقدر سرمایہ چھوڑ جانے مین مطعون خلایق
نہ ہونگے۔ خوب جاے غور اور انصاف ہے کہ انسان بے زر مثل طایر بے پر کے ہوتا ہے
اور کوئی انتظام امور دینی اور دنیوی اوس سے حسب دلخواہ بن نہین پڑتا۔ درینصورت کمترین
خاکپاے برادران نظر بحالت زمانۂ حال اور منشاے بادشاہ وقت یہہ عرض کرتا ہے کہ اگر
دستور سلامت اور میانہ روی اور رسم و راہ بزرگان وطن پر بعضی ذیشان و عالی ہمتان
تو ہم شاید اتفاق نہ فرمائین اور عالی ہمتی اور حصول جاہ و مکنت حاصلہ سے بحوصلۂ فراخ دلی
راے ناقص لایق پسند اور پذیرائی نہ ہووے تو امیدوار ہے کہ ہرزہ سرائی کمترین پر
ہرگز التفات نہ فرماکے جانب طریق اور آئین بزرگان سلف اور برادران وطن البتہ
لحاظ فرمائین نیز اکہ عمل فرمانا اور قایم رکھنا اقوال و طریقہ بزرگان اور ہم وطنان سے
عزت افزائی اور بزرگی کی افزایش اور آخر ہر نوع موجب سایش ہوتی ہے پس امیدوار
ہے کہ خاص امور شادی وغیرہ مین ہو بہو دستور وطن اور آئین سعتیۂ بزرگان جاری
اور مرعی رہے اور علو ہمتی سے جسقدر ہمت حاتمانہ مقتضی ہو بعد شادی ٹیڈالین یکجہتی و
یگانگت مین داد و ستد بہرحال روا ہے آیندہ جو راے عالم آراے بزرگان کرام ہو مناسب
اور احسن وہی ہے۔ فقط

راقم پنڈت کیدار ناتھ حجہ۔

برادر صاحب مکرم بندہ ۔ مینے راے آپکی دیکھی حقیقت مین صحیح ہے اور اوس سے مجکو اتفاق ہے

پنڈت بہاری لال در

برادر صاحب ۔ ہمکو آپ کی راے سے بہمہ وجوہ اتفاق ہے ۔

پنڈت امرناتھ ولی۔

جناب مخدومی ام - بندہ کو راے والا سے اتفاق ہے -
پنڈت شنکر ناتھہ

۱ جناب من - بہت صحیح میری علم ظاہر ہے بے نصیب ہر چند کہ تنہا ہے میری راے برکت بزرگان قوم کو التفات ہوگا - لیکن موافق راے پنڈت کدار ناتہ صاحب ججہ مین بھی بزرگان قوم سے سنتا آیا ہون کہ درجہ اعتدال اور اتفاق قوم بہت فایدہ دیتا ہے اور مصارف کل امورات مین مناسب ہونے سے فایدۂ عام ہوتا ہے خاص رسم خانہ داری مین اگر بزرگان قوم سے کوئی صاحب آئندہ بلا کسی خیال کے ابتدا فرمائین تو ضرور ہے کہ کچھہ نہ کچھہ نتیجہ بہتر ہو - کمترین کو اتفاق ہے راے جناب پنڈت کدار ناتھہ صاحب ججہ سے مسئلہ دنی فضول خرچی وغیرہ مین -
پنڈت کالکا پرشاد کول شور مقام نباپیں

احقر دیا شنکر کول اگرچہ اس ضمن مین بہت کچھہ بزرگان قوم بہت کچھہ گذارش کیا جاتا ہے مگر اس وقت صرف اس شعر اور چوپائی پر اکتفا کرتا ہے - شعر - ہمہ اتفاق خیزد + بے دولتی از نفاق خیزد

चौपाई

जहं सुमति तहँ सम्पति नाना　　जहं कुमति तहँ बिपति निदाना
پنڈت دیا شنکر کول

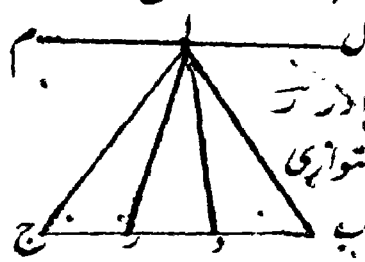
جناب من - بندہ کو بھی آپ کی راے سے بالکل اتفاق ہے -
پنڈت رتن لال -

جناب مہتمم صاحبان مراسلۂ کشمیر نمسکار۔ ایک مضمون مع جواب سوال مندرجہ مراسلۂ کشمیر نمبر ۹ بابت ماہ اکتوبر ۱۸۷۵ء جو بسبب عدم فرصت کے اب دیکھا گیا اور اسکا حل بھی تاحال نہین ہوا اور امید ہے کہ اسکے جواب کا بھی انتظار ہوگا ارسال خدمت فیضدرجت ہے امید ہے براہ قدر نوازی رقیمۂ ہذا کو مراسلۂ قومی کے کسی گوشہ مین جگہ دیکر راقم کو مضمون اور سوال کنندہ کو اسکے جواب سے مطمئن فرمائین گے۔

راقم پنڈت سروپ کشن عرف ملی معروف بابا
شنگلو طالب العلم جماعت سوم مڈل اسکول ضلع
ہوشیار پور۔

حل

فرض کرو کہ مثلث ا ب ج کی تثلیث کرنی مطلوب ہے تو خط ب ج کے نقاط ب اور د اور ز اور ج پر تثلیث کرے۔



بحکم (۵ نتیجہ م ۱) پھر درمیان نقاط ا اور د اور ا اور ز کے وصل کیا بحکم (۱ اصل م ۱) نقطہ ا سے خط ل م متوازی خط ب ج کے کھینچا بحکم (۳۱ شکل م ۱) چونکہ ہرسہ مثلث ا ب د اور ا د ز اور ا ز ج برابر قاعدون ب د اور د ز اور ز ج پر درمیان دو خطوط متوازی ل م اور ب ج کے واقع ہین اسلیے باہم برابر ہین بحکم (۳۸ شکل م ۱)۔ فہو المراد۔

دروغ آدمی را کند بے وقار

دروغگوئی کے معنے ہین (جھوٹ بولنا)۔ یہ ایسی بلائے ناگہانی ہے کہ جو شخص اسکے پنجہ مین پھنسا پھر نہ چھوٹا۔ انسان کو چاہیے کہ کبھی اسکے فریب مین نہ آئے بلکہ راست گوئی کو اپنا شعار بنائے۔ داناؤن نے کہا ہے بیت راستی موجب رضائے خدا است + کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست ۔ راست گو جہان جاتا ہے عزت اور توقیر ہی دیکھتا ہے اور دروغگو بجز خواری و ذلت کے کچھ نہین پاتا۔ پس ہر فرد بشر کو واجب ہے کہ اس سے کوسون دور بھاگے۔ اور اسکے نتیجے کیونکہ دروغگو بعض وقت اگرچہ کوئی بات سچی بھی کہے لیکن کسیکو اسپر یقین نہین

ہوگا کہ یہ راست کہتا ہے اور بسبب بے اعتباری کے سب جھوٹ سمجھیں گے۔ بلکہ لوگوں سے اسکا اعتبار بالکل اوٹھہ جاتا ہے اگر راست گو کبھی جھوٹ بھی بولے تو سب اوسیر یقین کرتے ہین اور بسبب معتبری کے سچ سمجھہ لیتے ہین۔ اسی موقع پر کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ بیت راست گو گرچہ شود باطل مگر + کس نمی گوید کہ او باشد طلاق + اور اعتبار لوگونکا دن بدن اسپر بڑہتا جاتا ہے دنیا اور عقبیٰ مین نیکنامی حاصل کرتا ہے اور جہان جاتا ہے اوس کی قدر و منزلت ہوتی ہے۔ بیت راست گو ہر جا برو قدرش کنند + نزد خود آن مرد را جامی دہند + اور دروغگو بجز بدنامی کے کچھہ نہین دیکھتا۔ جھوٹ کے انجام اور دروغگو کے قول پر بھی اعتماد کا نتیجہ بجز بد کے نہین۔ راست گوئی تو ایک سیدہی سڑک ہے جو اس راستہ سے جائیگا بیشک منزل مقصود پر پہونچے گا اور دروغگوئی ایسا راستہ کج و فریب دہ ہے کہ جو شخص اسپر جاتا ہے ہرگز منزل پر نہین پہونچتا چنانچہ شیخ سعدی کا مقولہ ہے بیت سعدیا راست روان گوی سعادت بردند + راستی کن کہ بمنزل نرسد کجرفتار + اگر اہل ہوش ذرا غور فرمائین تو نظیرین بھی اسکی بہت سی نکل سکتی ہین کہ جنکا درج کرنا داعی طوالت ہے اور چونکہ طول فضول ہے اسلیے اسی پر اکتفا کر کے آخر مین یہ دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ ہم سب کو دروغگوئی کے مرض بد سے بچائے اور راست گوئی کی راہ راست کی ہدایت فرمائے آمین۔ آمین آمین۔

راقم پنڈت سروپ کشن مسیر فصلی
معروف شنگلو طالب العلم جماعت سوم مڈل اسکول
اونہ ضلع ہوشیارپور۔

رانی کی کہانی کا بقیہ مندرجہ صفحہ ۴۳۸ لغایت ۴۴۱ مراسلہ نمبر ۹۹ بابت ماہ دسمبر ۱۸۸۰ء

گنگا سمانی جی۔ خفا ہو کر۔ تجھی تو روپے کی پڑی ہے۔ ہائے رونیتہ ہائے میں تو یہ کہتی ہون کہ میرے جیتے جی ان لڑکیونکا ہو جاتا تو مین بھی آنکھہ بھر کے دیکھہ لیتی اور گنگا سناتی۔ تو جانتا ہے کہ میری طبیعت اچھی نہین رہتی ہے انہین لڑکیون کی تقدیر سے اب تک جیتی ہون اور مین کبھی یہی کہتی ہون کہ ان لڑکیون کے کاج سے چھٹی پا جاؤن

اور ہو بھی تجھکو بادو دن پیچھے بھگوان کی جو مرضی ہو ۔ تجکو تو اپنی آبرو کا خیال نہین ۔ میرے سامنے یہہ لڑکیان کہین اپنی سسرال جائین اور لڑکا بھی ٹھکانے لگجائے تو مین چھٹی پاؤن میرے پیچھے تو تیری ہنت جیسی ہے وہ ظاہر ہے ۔ لڑکیونکو تو تو گھر مین گھسنے بھی نہ دیگا ۔ سب کیا کرایا اٹھا دے گی ۔ ارے تجھکو کیا ہوگیا ہے تیری عقل کہان گئی ہے بس بہی مینے کہدیا ہے تو میرے معاملین دخل مت دیا کر ۔ مین ضرور سب کی شادیان اپنے سامنے اسی سال مین کر ڈالون گی پیچھے مجھکو اپنے جینے کا بھروسہ نہین ہے مین تو اپنی طرف سے ان سبکو ٹھکانے لگا جاؤن پھر یہہ جانین اور انکی قسمت ۔ اور اس لڑکی کی شادی تو مین اسی ماگھ مین کر ڈالون گی اگر زایچہ ملگیا اور لگن بھی نکلا ۔

لڑکیون کے باپ ۔ ہان ۔ اگر آپ دو حرف ناگری کے بھی پڑھی ہوتین اور دو چار کتابین اخلاق و فرائض کی بھی آپ نے دیکھی اور سنی ہوتین تو ایسی باتین ہرگز نہ فرماتین ۔ مستورات کی ناخواندگی ہی کے سبب ہمارے یہان یہہ سب خرابیان ہین ۔ خیر اگر آپ ابھی سے کتخدائی کے جھگڑے مین اس شش سالہ معصوم لڑکی کو بھی پھنسایا چاہتی ہین تو اتنا ضرور خیال رکھیے گا کہ لڑکے کی عمر لڑکی سے دونی ہو ۔ ہر ایک قسم کی صحت اور تندرستی اوسکو حاصل ہو ۔ کسی قسم کی بیماری اوسکو نہو ۔ اوسکے والدین کے اخلاق اور خیالات عمدہ ہون ۔ اپنے لڑکے کی تعلیم و تربیت کا اونکو از حد خیال ہو ۔ لڑکا کبوتر ۔ بٹیر ۔ کنکوے ۔ ڈمرو ۔ نیلا پیلا ۔ ناچ رنگ ۔ گالی گفتہ ۔ سخت کلامی وغیرہ منفر اخلاق باتون کا شایق نہو ۔ حافظہ اچھا ہو ۔ ذکی ہو ۔ ہونہار ہو ۔ تیز ہوش ہو ۔

گنگا سمائی جی ۔ اب تک تو عورتون کو پڑھانا لکھانا عیب مین داخل تھا اب اس کلجگ مین جو نہو وہ تھوڑا ہے ۔ ہے تو کان کھول کر سن رکھہ کہ میری جیتی زندگی تو یہہ تیری باتین ایک نہ چلین گی میرے بعد جو تیرا جی چاہے وہ کرنا عورتونکو پڑھانا ۔ اونکو کچہری دربار بھیجنا نوکری کرانا ۔ لڑکے لڑکیون کی صحت کا امتحان لینا ۔ عقل ۔ حلم ۔ ذکاوت و حافظہ جس جس کا چاہنا امتحان لینا ۔ ارے تجھکو کیا ہوا ہے کیون ایسی ایسی بے ڈھنگ باتین کر کے بڑون کے نام پیالا پھیرتا ہے ۔ ارے بیٹا جو لڑکیون کی تقدیر مین لکھا ہے وہی ہوگا آدمی لاکھہ تدبیر کرے ہوتا وہی ہے جو پرمیشر کو منظور ہوتا ہے ۔ یہہ سب آدمی کی بھول ہے ۔ جو جسکا جوڑا ہے وہ وقت پر ملیگا ۔ ہان زایچہ دیکھنا بزرگون کی مرجاد اور شاستر کی لیکھہ ہے زایچہ دیکھنا ضرور ہے ۔

زا لیجہ سے بغیر ہرگز نہ کرون گی ۔

گرو جی کو زا لیجہ واسطے صلاحیت کے بلا یا گیا ۔ گرو جی بعد ایک ہفتہ کے تشریف لائے اور اظہار کیا کہ زا لیجہ تو ملگیا ہے مگر ایڈ شیٹہک ہے سو وہ شتر گری نہین ہنے ہتر گرے ہے اور زبان ایسے کے گرہ لڑکی بہو زبردست ہین ۔

گنگا بھائی جی ۔ گرو جی ایڈ سپٹک تو شتر گرو کی بری ہوتی ہے ہتر گرو کی تو اچھی ہوتی ہے ۔ اسکا یہی پھل ہے کہ کھیلتے کھیلتے آپسمین کھٹ پٹ ہوجایا کرے اور پھر ملجایا کرین گے تو اسکا کیا ڈر ہے اور لڑکے کا زبردست ہونا تو بہت اچھی بات ہے ۔ شیر کا زبردست ہونا ہی پڑیگا اچھا گرو جی اب جلدی سے لگن کی ساعت بھی دیکھ دو تو ایک ہی ساتھ لگن بھی کہلا بھجوان ۔

بعد پانچ سات روز کے لگن دیکھ بھال کر گرو جی تشریف لائے ۔

گرو جی ۔ لو مہاراج اسی ماگھ بدی سعتمی کو لگن نکلا ہے ۔ سمدھیون کو کہلا بھیجیے اور جلد طیاری کیجیے ۔ باقی آئیندہ ۔

۲۵ جنوری سنہ ء از دہلی

اخبار قومی

امرتسر ۔ پنڈت ہرکشن صاحب کچلو بضرورت شرکت جشن شادی صاحبزادی پنڈت ہر … صاحب خلف پنڈت رام نراین صاحب کول منصف کانپور گئے ہین ۔

الہ آباد ۔ پنڈت نند لال صاحب نہرو وکیل ہائی کورٹ الہ آباد جو بضرورت پیروی کسی مقدمہ کے بریلی ملک اودہ تشریف لے گئے تھے واپس آئے ۔

ایضاً ۔ پنڈت بدری ناتھ صاحب شاہ لکھنو سے پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب کنزرو کی ملاقات کو تشریف لائے ہین ۔

امراوتی ۔ ۱۶ جنوری سنہ ء کو پنڈت کنور شام پرشاد صاحب منفی تحصیلدار ضلع متھرا واسطے انتظام دیہات اور تجویز خرید سکان آگرہ مین تشریف لائے اور ۱۷ جنوری سنہ ء کو تحصیل امراوتی مین تشریف لے گئے ۔

بھرت پور ۔ پنڈت جوالا ناتھ صاحب تنتی بضرورت شادی نبیرہ خود دہلی تشریف لے گئے ۔

ایضاً ۔ ۲۴ جنوری ۱۸۸۹ء کو پنڈت لالجی پرشاد صاحب گنجو پیشکار اول تحصیل پوڑیہات کے سپرد کار وکالت راجپوتانہ اسٹیٹ ریلوی علاقہ بھرت پور کا علاوہ کار رسد و شورہ وغیرہ مفوضہ سابقہ کے ہوا ہے ۔ اب تاریخ مذکور سے کار وکالت ریلوی بھی انجام دیتے ہین حکام اونکی کارروائی سے نہایت خوش ہین ۔

پرتاب گڈہ اودہ ۔ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب کھل ہیڈ ماسٹر جے پور سے واپس تشریف لائے ۔

ایضاً ۔ مہاراج شام پرشاد صاحب وانچو ضلع فیض آباد کو تبدیل ہوے ۔

ایضاً ۔ پنڈت گنگا پرشاد صاحب کچو نے انٹرس کلاس مین اور پنڈت اقبال کشن صاحب ٹوپہ نے سیڈل مین اور پنڈت نرنجن لال صاحب ٹوپہ نے پرائمری سیڈل مین اور پنڈت کشوری لال صاحب ٹوپہ نے درجۂ پنجم مین ترقی پائی ۔

ایضاً ۔ نسبت شادی کتخدائی پنڈت کشوری لال صاحب عرف ٹوپہ خلف اصغر پنڈت پیارے لال صاحب ٹوپہ رئیس دہلی جو اپنی ننہال مین بخانہ پنڈت ہرشنکر صاحب تکو آئے ہوے ہین باصبیہ پنڈت بشیشر پرشاد صاحب پہلوان ساکن سلطان پور قرار پائی ۱۳ جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابقت زائچہ و منظوری نسبت کا خط پنڈت صاحب ممدوح کا سلطان پور سے بخانہ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب سپرو اور پنڈت ہرشنکر صاحب تکو آیا ۔ چنانچہ پنڈت پیارے لال صاحب ٹوپہ کی طرف سے لڈو برادری مین تقسیم ہوے ۔

جے پور ۔ ۲۴ جنوری ۱۸۸۹ء شب گذشتہ کو ۴ بجے بسواری ریل والدہ و ہمشیرہ پنڈت کشن لال صاحب کھل اور متعلقان پنڈت شام نراین صاحب تکو اور اہلخانہ مہاراج کمبا کر پرشاد جی گردو بہمراہی پنڈت بدری ناتھ صاحب تکو بغرض شرکت شادی دختر پنڈت کشن لال صاحب روانہ دہلی ہوئے ۔

ایضاً ۔ ۲۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پنڈت بہاری لال صاحب رازدان سابق نائب تحصیلدار ریاست جے پور خسر پنڈت چیا لال صاحب شیو پوری مع اہلخانہ وغیرہ حسب الطلب مہاراجہ بجے سنگھ صاحب بہادر والی بھیلواڑہ تشریف لے گئے ایشر کامیاب کرے ۔

ایضاً ۔ امرناتھ جی پنڈت دہلوی جو تعلقہ دار رماد ہوسراج پورہ ہین بغرض ادخال ضمانت خود ۱۱ جنوری ۱۸۸۹ء کو جے پور مین آئے اور ۱۹ جنوری ۱۸۸۹ء کو بعد ادخال ضمانت

علاقہ کو گئے - پنڈت جی مذکور العقد تا قیام جموں پر پنڈت شام نراین صاحب ٹکو کپتان فتح پلٹن کے مکان پر مقیم رہے -

ایضاً - ۱۷ جنوری ۹۲ء پنڈت مادہو پرشاد صاحب کول بتقریب ورود جو کیات ہند ریلوے اسٹیشن کو گئے تھے اور ۲۶ جنوری ۹۲ء کو واپس آئے -

ایضاً - پنڈت شام نراین صاحب رینہ بغرض شادی صاحبزادہ خود بقصد روانگی کانپور دہلی گئے تھے وہان سے کانپور تشریف لیگئے پنڈت صاحب ممدوح کے ہمراہ والدہ پنڈت جناتہ صاحب ہکو اور اہلخانہ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب ہکو اور نیز پنڈت بشمبر ناتہ صاحب ہکو بغرض شراکت شادی صاحبزادی پنڈت کشن لال صاحب کھلل دہلی گئے -

ایضاً - شکر صد شکر کہ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب ریو نائب ناظم سابق نہر خشکی آمد بوجہ دایر ہونے چند مقدمات محکمہ فوجداری کے عرصہ ہوا کہ سابقاً درج مراسلہ ہو چکی ہے بعد صفائی اور اخراج مقدمات کے بوجہ عدم ثبوت اپنے عہدہ پر بحال ہو کر تشریف لے گئے پر پیشتر انکو مبارک کرے - ہم دعا کرتے ہین کہ مثل پنڈت صاحب موصوف کے اور ارباب قوم کو بھی ہر ایک امر مین بفضل پرمیشر ملک خدا کی حاصل ہوا ور دشمن کوتہ اندیش کے پنجہ سے نجات کلی ملے -

ایضاً - پنڈت رتن لال صاحب خلف پنڈت کشن لال صاحب کھلل ۳ جنوری ۹۲ء کو یہان آئے اور ۱۰ جنوری ۹۲ء کو مع الخیر دہلی کو روانہ ہوئے - پنڈت صاحب ممدوح بعد فراغ شادی اپنی خسر خانہ مین بغرض تحصیل علم رہ گئے تھے اور یہان اہل برادری کان اور عزیزان سے ملنے کو عرصہ ہوا تھا تشریف لائے تھے -

ایضاً - ۴ جنوری ۹۲ء کو صاحبزادہ پنڈت ہردے نراین صاحب رینہ یعنی پنڈت راج نراین صاحب رینہ بہمراہی اہلیہ پنڈت برجناتھ صاحب بخشی اور اہلیہ اور دختر مہاراج لچھمن جی گرو کوتوال سابق امرتسر اور مہاراج سہجرام جی گرو جودہپور سے اجمیر جیپور مین آئے - ۶ جنوری ۹۲ء کو مستورات آگرہ روانہ ہوئین و ۶ جنوری ۹۲ء کو پنڈت راج نراین صاحب رینہ اور مہاراج سہجرام جی گرو بسمت اجمیر روانہ ہوئے -

ایضاً - ۲۲ دسمبر ۹۱ء کو پنڈت بشمبر ناتھ صاحب کھلل ماسٹر پرتاب گڈہ یہان بطور سیر آئے اور ۹ جنوری ۹۲ء کو واپس پرتاب گڈہ کو تشریف لیگئے پنڈت صاحب ممدوح

تا قیام جے پور دیوان پنڈت موتی لال صاحب ٹھسل کے مکان پر مقیم ہے۔

ایضاً ۱۴ ڈسمبر ۱۸۸۷ء کو صاحبزادہ پنڈت رام ناتھ صاحب نگرو نبیرہ دیوان پنڈت موتی لال صاحب ٹھسل بمرض چیچک مبتلا ہوکر رہ گرائے ملک بقا ہوا نارائن اوسکے بزرگون کو صبر بخشے۔

ایضاً ۔ ۵ جنوری ۱۸۸۸ء کو پنڈت گردھاری لال صاحب اوگھل بحصول رخصت یکماہہ باستماع خبر وفات پنڈت موتی لال صاحب سکھیا بقصد روانگی متھراجی کے دہلی تشریف لے گئے۔

ایضاً ۔ ۵ ۲ جنوری ۱۸۸۸ء کو پنڈت نانک چند جی تھانہ دار یہان آئے اور ۲۸ جنوری ۱۸۸۸ء کو بہمراہی پنڈت جے ناتھ صاحب ٹھسل بغرض شراکت شادی کتخدائی دختر پنڈت کشن لال صاحب دہلی گئے۔

دیواس ۔ پنڈت کالکا پرشاد صاحب لنگر میر منشی ریاست دیواس کے یہان بتاریخ ۲۹ ڈسمبر ۱۸۸۷ء روز چہارشنبہ وقت شب فرزند ارجمند تولد ہوا۔

دہلی ۔ ۲۰ ڈسمبر ۱۸۸۷ء کو پنڈت بجناتھ صاحب عرف کانگرو گوالیار سے دہلی مین تشریف لائے اور ۱۲ جنوری ۱۸۸۸ء کو واپس گئے۔

ایضاً ۔ پنڈت شام نرائن صاحب رینہ ۲۲ ڈسمبر ۱۸۸۷ء کو جے پور گئے تھے سولہ جنوری ۱۸۸۸ء کو واپس آئے۔ اور ۲۵ جنوری ۱۸۸۸ء کو برائے انصرام شادی کتخدائی فرزند خود مع جملہ عزیزان خود روانہ کانپور ہوئے۔

ایضاً ۔ ۳۰ ڈسمبر ۱۸۸۷ء کو پنڈت اندر پرشاد صاحب کچلو سرسے سے دہلی مین مع عیالدہ خود تشریف لائے اور ۲۵ جنوری ۱۸۸۸ء کو بہمراہی پنڈت شام نرائن صاحب رینہ روانہ کانپور ہوئے۔

ایضاً ۔ پنڈت اندر نرائن صاحب اور پنڈت چاند نرائن صاحب رینہ ۴ جنوری ۱۸۸۸ء کو گنگاجی گئے اور ۱۷ جنوری ۱۸۸۸ء کو مع الخیر واپس آئے اور ۲۵ جنوری ۱۸۸۸ء کو بہمراہی پنڈت شام نرائن صاحب رینہ روانہ کانپور ہوئے۔

ایضاً ۔ پنڈت کشن لال صاحب رینہ عرف پنڈت بہاری لال صاحب ۱۹ جنوری ۱۸۸۸ء کو لکھنؤ سے آئے اور بتاریخ ۲۵ جنوری ۱۸۸۸ء کو بہمراہی پنڈت شام نرائن صاحب رینہ روانہ کانپور ہوئے۔

ایضاً ۔ پنڈت کشن لال صاحب ٹھسل ۴ جنوری ۱۸۸۸ء کو جے پور سے دہلی مین تشریف

لائے اور اب مصروف انصرام شادی کتخدائی صاحبزادی خود کے ہین۔
ایضاً۔ پنڈت پیارے لال صاحب بقایا ۲۰ جنوری ۱۸۸۶ء کو بھاولپور سے تشریف
لائے اور روانہ کانپور ہوئے۔
ایضاً۔ گنگا دھر جی عرف کھنشو ۱۰ جنوری ۱۸۸۶ء کو آگرہ تشریف لے گئے۔
ایضاً۔ اہلیہ پنڈت جوالا ناتھ صاحب تشی بھرت پور سے وارد دہلی ہوئین۔
ایضاً۔ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب ہکو صاحبزادہ کلان پنڈت جوالا ناتھ صاحب مع والدہ
صاحبہ پنڈت برجناتھ صاحب ہکو ۱۰ جنوری ۱۸۸۶ء کو جے پور سے برائے شمول شادی
صاحبزادی پنڈت کشن لال صاحب ٹھلل کے تشریف لائے۔
ایضاً۔ پنڈت رتن لال صاحب خلف اکبر پنڈت کشن لال صاحب ٹھلل بھی لکھنو سے
مع الخیر پہونچ گئے۔
ایضاً۔ گنیش داس خوشنویس ۱۰ جنوری ۱۸۸۶ء کو دہلی مین جے پور سے پہونچا۔
ایضاً۔ دیارام خوشنویس مرادآباد سے دہلی مین پہونچا۔
ایضاً۔ پنڈت ہردے نراین صاحب تکو خلف پنڈت جے نراین صاحب مع والدہ صاحبہ
اور رنڈیہ صاحبہ خود بتاریخ ۲۳ جنوری ۱۸۸۶ء یوم شنبہ کو ملا رنہ ڈونگر سے دہلی مین پہونچے۔
ایضاً۔ پنڈت گوپی ناتھ صاحب مشران مع عزیزان لکھنؤ سے بضرورت انصرام شادی
برادرزادہ و برادرزادی خود دہلی مین پہونچے اور کوٹھی نرسنگھ داس واقع بازار سیتارام
مین فروکش ہوئے اور بروز پہونچنے کے دعوت خام کا ازجانب پنڈت کشن لال صاحب ٹھلل
انصرام ہوا اور اسی تاریخ اہلیہ دیوان پنڈت موتی لال صاحب ٹھلل بھی جے پور سے تشریف لائین۔
ایضاً۔ ۲۴ جنوری ۱۸۸۶ء کو پنڈت جوالا ناتھ صاحب تشی مع عزیزان برائے شادی
ہمشیرہ خود وارد دہلی ہوے اور بمکان راجہ دینا ناتھ صاحب فروکش ہین۔
ایضاً۔ ۲۵ جنوری ۱۸۸۶ء کو پنڈت کالکا پرشاد صاحب کچلو سوپرنٹنڈنٹ بندوبست
سرسہ سے پہونچے اور اوسی روز کانپور بغرض شمول شادی اقارب خود تشریف لے گئے
ایضاً۔ ۲۶ جنوری ۱۸۸۶ء کو صورت گراہی کا بجانہ پنڈت کشن لال صاحب ٹھلل ہوا اور
دو دری مین دونے حلوے کے تقسیم ہوئے۔
ایضاً۔ ۲۶ جنوری ۱۸۸۶ء کو دہ تھال شیرینی کے پنڈت کشن لال صاحب ٹھلل نے

پنڈت شمبھو ناتھ صاحب شرار نے ٹیہری صاحب کے یہان بھیجے۔ ابتک ۳۰ یا شاید انتھا ۳۰ تھا لکھ پانچ ان مین معلوم دہی جاتی تھی لیکن معلوم نہیں کہ پنڈت صاحب نے کیا خیال بنسبت فائدہ عام قوم کے نہایت عمدہ اور قابل تعریف ہے کسو جہ سے اس تجویز میں بمقتضائے تقلید جدید کلسنو کو جائز رکھا۔ سکو امید ہے کہ رواج قوم کا جو روز بروز اور ہر سال جانب امور فضول کے ترقی کر رہا ہے ہماری قوم تعلیم دل پر اثر نہ کریگا کسی امر فضول کی ایجاد جب ایک مقام یا گھر مین قایم ہو تو اثر اسکا دیگر گھرون مین فی الفور دکھائی دیتا ہے اور بنیاد نقصانات آئندہ کی قایم کرتا ہے گو فعل کسی ایک شخص یا ایک گھر کا ہو لیکن بد اثر اوسکا ہر ایک جگہ پہونچ جاتا ہے۔

دیکھیے ایشور وہ دن کب لاتا ہے کہ عمدہ اور مفید عام باتون کی جب ایک گھر سے ابتدا ہو تو فوراً اوسکا اثر نیک ساری قوم پر پھیل جائے۔ پرمیشر وہ دن جلد لائے۔ آمین۔

ریوان۔ پنڈت سروپ نراین صاحب بھان نایب سررشتہ دار ریاست ریوان کو کام صیغہ فوجداری علیحدہ سپرد ہوا۔ اب کل کام صیغہ فوجداری کا پنڈت صاحب بطور سررشتہ داری انجام دیوینگے اور ایک چپراسی بھی بطور اردلی ریاست سے ملا۔

ایضاً۔ پنڈت موتی لال صاحب کول شرعنہ انسپکٹر ڈاکخانہ جات ریوان بتقریب دورہ تشریف لے گئے۔ ریاست سے ایک اسپ نابر سواری اور ایک شتر بار برداری مع خیمہ مرحمت ہوا۔ اب دو سوار اور دو برقنداز اور ایک چپراسی اردلی مین رہیگا علاوہ ازین سفر خرچ بھی شاہانہ ملیگا۔

ایضاً۔ بتقریب گدی نشینی مہاراج کنوار صاحب بہادر ریاست ریوان اور دربار جنرل ڈیلی صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل صاحب پنڈت شام نراین صاحب کول ہیڈ کلرک فوجداری و پنڈت سروپ نراین صاحب بھان سررشتہ دار فوجداری شریک جلسہ ہوئے اور ممبر اور کرسی نشین ہوئے اس دربار مین اہل عملہ سے صرف دو تین آدمی شریک کیے گئے اور ایک ہاتھی واسطے سواری کے تا اختتام جلسہ گدی نشینی سرکار سے واسطے ہر دو صاحبان کے مقرر رہا۔

ایضاً۔ ۲۴ ڈسمبر [illegible] کو پنڈت سروپ نراین صاحب بھان سررشتہ دار فوجداری بتقریب تعطیل نوروز کلان پاس پنڈت کنور شام پرشاد صاحب اوتڑولی ضلع علیگڈھ ساکن الٰہ آباد متعلقان اپنے کے تشریف لے گئے۔ اور مع متعلقان کے بخیریت تمام واپس آئے

باستماع خبر تشریف آوری برادر کلان اپنے کے پنڈت ہر نراین صاحب بھان وکیل اہلکار ریاست بھرت پور مقابل متھرا سے اگرہ اسٹیشن جنکشن سے ہمراہ ہوکر استقبال کو گئے اور بہ رجعت واپسی مقام شہر اگرہ پہنچ گئے۔

ایضاً۔ ۲ جنوری [illegible]ء کو پنڈت شیو نراین صاحب بھان سررشتہ دار اور پنڈت شام نراین صاحب کول بتقریب [illegible] ہمراہ جناب دیوان صاحب بہادر ریاست ریوان کو تشریف لے گئے۔

ایضاً۔ پنڈت رام نراین صاحب [illegible] ریاست ریوان بتقریب زنار بندی خلف پنڈت پران کشن صاحب کول الہ آباد تشریف لے گئے۔

شاہ پور۔ راجپوتانہ۔ متعلقان پنڈت پیارے کشن صاحب در حاکم علاقہ کاچھولہ اور پنڈت موہن کشن صاحب [illegible] راج مع اہلیہ پنڈت کشن نراین صاحب تحصیلدار پھولیہ کھینچن جو بتقریب شادی کتخدائی پنڈت پیارے کشن صاحب دہلی گئے تھے مع عروس بتاریخ ۲۲ ماہ دسمبر [illegible]ء معاً واپس آئے اور اہلیہ پنڈت کشن نراین صاحب یکم جنوری کو پھولیہ گئیں۔

ایضاً۔ پنڈت موہن کشن صاحب درکامدار جو ہمراہی راجہ صاحب بہادر ریاست چھتاری دیولی کو گئے تھے ۳ تاریخ ماہ جنوری [illegible]ء کو واپس آئے۔

ایضاً۔ سنا گیا کہ پنڈت شمبھو ناتھ صاحب رازدان منشی محکمہ حد بست مقام کھیلواڑہ علاقہ راج میواڑ کے ہان چوری ہوگئی جسمین مال نقد و جنس مالیت پانچ سات سو روپیہ کا چوری گیا

علیگڈھ۔ ۷ دسمبر [illegible]ء کو پنڈت نرنجن ناتھ صاحب سب انسپکٹر سکندرہ راؤ واسطے پیروی مقدمہ کے یہان تشریف لائے۔

ایضاً۔ ۹ دسمبر [illegible]ء کو پنڈت اوتار کشن صاحب آغہ باترس سے تشریف لائے اور گیارہ ماہ دسمبر [illegible]ء کو سہارنپور پاس صدر اعلیٰ صاحب کے تشریف لے گئے اور ۱۳ دسمبر [illegible]ء کو وقت واپسی میرٹھ مین قیام کرکے اور صاحب کمشنر بہادر سے ملاقات کرکے ۱۵ دسمبر [illegible]ء کو واپس تشریف لاکر ۱۶ دسمبر [illegible]ء کو اٹاوہ مین پاس جنرل پولر صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس تشریف لے گئے۔

ایضاً۔ ۱۱ دسمبر [illegible]ء کو پنڈت جگت نراین صاحب رازدان واسطے [illegible] عشرۂ محرم لکھنؤ

تشریف لے گئے۔ اور ۱۰ دسمبر ۱۹۰۳ء کو واپس آئے۔

ایضاً۔ ۳۰ دسمبر ۱۹۰۳ء کو اہلخانہ پنڈت جگت نراین صاحب دہلی سے بخیریت واپس آئین۔

فیض آباد۔ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ پنڈت شام نراین صاحب کول کتو نے بعارضۂ درد وفات پائی۔ ایشور انکی زوجہ اور اولاد کو صبر عطا کرے۔

کٹھور ضلع جہلم۔ اہلخانہ پنڈت لچھمی نراین صاحب یہان انسپکٹر پولیس شاہی بخیریت تمام ۱۹۔ نومبر ۱۹۰۳ء کو پہونچین۔

کانپور۔ پنڈت بشیشر ناتھ صاحب تکو بضرورت شادی صاحبزادی صاحبزادی خود لکھنو سے مع عزیزان تشریف لائے۔

ایضاً۔ پنڈت شام نراین صاحب رینہ بضرورت شادی صاحبزادہ خود دہلی سے مع عزیز و اقارب تشریف لائے۔

ایضاً۔ پنڈت کالکا پرشاد صاحب کچلو بضرورت شرکت جشن شادی کتخدائی نواسۂ خود یعنی صاحبزادہ پنڈت شام نراین صاحب رینہ مع عزیزان دہلی سے تشریف لائے۔

ایضاً۔ پنڈت رام نراین صاحب کول منصف کے یہان سے پنڈت بشیشر ناتھ صاحب تکو سمدہی صاحب کے یہان ۵۰ تھال شیرینی کے گئے۔

ایضاً۔ پنڈت بشیشر ناتھ صاحب تکو نے پنڈت شام نراین صاحب رینہ اپنے سمدہی صاحب کے یہان ۵۰ تھال شیرینی کے ارسال کیے۔

ایضاً۔ بضرورت شرکت تقریبات شادی ہاے مسطورہ جاوڑہ امرتسر و لاہور و بہاولپور و دہلی و جے پور و لکھنو وغیرہ بہت سے ارباب قوم کانپور تشریف لائے۔

گجرات پنجاب۔ ۱۰ جنوری ۱۹۰۴ء کو پنڈت برجناتھ صاحب کاچو منصف گجرات ملک پنجاب کے گھر مین فرزند ارجمند تولد ہوا۔

لاہور۔ پنڈت ٹھاکر پرشاد صاحب وانچو تحصیلدار تحصیل لاہور مع متعلقان کے تشریف لائے۔

ایضاً۔ پنڈت لالتا پرشاد صاحب وانچو ژونڈ سے لاہور مین تشریف لائے۔

ایضاً۔ پنڈت شام پرشاد صاحب وانچو دہلی سے لاہور مین تشریف لائے۔

ایضاً۔ مہاراج بشیشر ناتھ جی گرو پہلے لکھنو تشریف نینی تال لے گئے اور پھر لکھنو سے واپس آکر دہلی گئے۔

ایضاً - بخانہ پنڈت مہاراج کشن صاحب کول ۲ جنوری ۱۸۸۲ء کو دختر نیک اختر تولد ہوئی
ایضاً - پنڈت نرندر ناتھ صاحب خلف دیوان پنڈت بجیا ناتھ صاحب امتحان انٹرنس
یونیورسٹی پنجاب مین کامیاب ہوئے
ایضاً - پنڈت شیو نرائن صاحب بھی امتحان وکالت مین کامیاب ہوئے -
ایضاً - پنڈت جانکی ناتھ صاحب لوٹو کے یہان فرزند ارجمند تولد ہوا —
ایضاً - پنڈت مہاراج کشن صاحب کول سررشتہ دار محکمہ صاحب انسپکٹر جنرل پولیس
پنجاب کا نام فہرست امیدواران منصفی مین درج ہوگیا ہے پرمیشر جلد عہدہ مذکور عطا
کرے -
ایضاً - پنڈت ہیم ناتھ صاحب گھسو بسبب تبدیلی دفتر کم جنوری ۱۸۸۲ء کو راولپنڈی ہوئے -
ایضاً - پنڈت اندر ناتھ صاحب کجان بمشاہرہ ۵۰ روپیہ ماہوار قائم مقام ... مقرر ہوئے
ایضاً - پنڈت مہاراج کشن صاحب مخمور واسطے شادی کتخدائی اپنی کے روانہ بھاولپور ہوئے -
ایضاً - اہلیہ پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب ماسٹر مع دیگر عیالون کے بھاولپور تشریف لیگئین
ایضاً - یہان بارش کی ضرورت ہے -
ایضاً - پنڈت رتن لال صاحب نوپرہ راولپنڈی سے واپس تشریف لائے -
لکھنؤ - پنڈت بجیا ناتھ صاحب خلف پنڈت رام ناتھ صاحب کول کے یہان دختر نیک اختر
تولد ہوئی -
ایضاً - راجہ پنڈت شیو ناتھ سنگھ صاحب بہادر کول جو بضرورت ملاقات کو حضور صاحب
بہادر لفٹنٹ گورنر و چیف کمشنر بہادر تشریف لائے تھے بعد حصول ملاقات کانپور
تشریف لے گئے
ایضاً - پنڈت گوپی ناتھ صاحب مشران مع عزیز و اقارب بضرورت شادی کتخدائی
پنڈت بشمبر ناتھ صاحب برادرزادہ اپنے کے دہلی تشریف لے گئے -
ایضاً - پنڈت مہیشر پرشاد صاحب کول برق جو بضرورت کار سرکار آغا علیخان صاحب
بہادر کلکتہ تشریف لے گئے تھے واپس تشریف لائے -
ایضاً - پنڈت منموہن کشن صاحب خلف پنڈت اندر نراین صاحب مسلہ دان
کے ہاتھ مین تکیہ پر بیٹھے گر پڑنے کے سبب سے ضرب آگئی تھی اب بابو نوین چند ڈاکٹر(?) [illegible]

کے علاج سے صحت حاصل ہے

ایضًا - پنڈت اقبال کشن صاحب (خلف پنڈت بدری ناتھ صاحب کچلو) نے تیسری کلاس یعنی مڈل کلاس کے دوسرے درجہ مین پاس کیا اور سند پائی اور اسکالرشپ بھی حاصل کیا۔

ایضًا خوشی کا مقام ہے کہ پنڈت للتا پرشاد صاحب بٹ لپوری بعہدہ سررشتہ داری کورٹ اٹونجہ ضلع لکھنو مقرر ہوئے۔

ایضًا - پنڈت آنند نراین صاحب مسلہ دان علاقہ گوڑ ریچہ سے تشریف لائے۔

ایضًا - پنڈت شام نراین صاحب مسلہ دان بضرورت شرکت جشن شادی صاحبزادی پنڈت ہردے نراین صاحب خلف پنڈت رام نراین صاحب کول منصف کانپور کے تشریف لیگئے

ایضًا - نہایت حسرت اور تاسف کا مقام ہے کہ پنڈت راج نراین جی خلف پنڈت گنگا پرشاد صاحب کول ودگرہ نے بعارضہ تپ عرصہ ۲۲ برس کے سن مین وفات پائی - اس نوجوان کی وفات کا نہایت قلق ہے - ایشر اس مرحوم کی اہلیہ اور والدین کو صبر دیوے -

مرادآباد - پنڈت کاشی ناتھ صاحب کچو واسطے کرنے گیا اپنے والدین کے بمقام گیا جی تشریف لے گئے -

ایضًا - ۱۰ دسمبر ۱۸۸۷ء کو پنڈت اوتار کشن صاحب آغہ ہاترس تشریف لے گئے -

ایضًا - ۱۴ دسمبر ۱۸۸۷ء کو پنڈت لچھمی شنکر صاحب کول مع والدہ صاحبہ خود بجنور تشریف لے گئے -

متھرا - ہمشیرہ کلان پنڈت ہردے نراین صاحب بھان اہلکار ریاست بھرتپور بعد بن جاترا واپس گئین -

ایضًا - بتاریخ ۱۵ جنوری ۱۸۸۸ء جناب پنڈت موتیلال صاحب بینہ سکھیا تحصیلدار پنشنر سرکار سکینٹھ پاس ہوئے - یہہ پنڈت صاحب نہایت متین اور فہمیدہ اور نیک نیت اور خیر اندیش قوم تھے - ایسے بزرگون کی وفات کا جہانتک تاسف ہو بجا ہے -

ہمیرپور - بتاریخ ۱۴ دسمبر ۱۸۸۷ء پنڈت پیارے لال صاحب بہادر کے گھر مین فرزند ارجمند بساعت سعید تولد ہوا -

ایضًا - پنڈت پیارے ناتھ صاحب عرف بقایا تحصیل رخصت چند روزہ واسطے ملاقات

اپنے ماموں صاحب یعنی پنڈت کنہیا لال صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر ہمیرپور کے تشریف لائے اور دو تین روز قیام کرکے ۲۹ جنوری ۱۸۸۳ء روز شنبہ کو واپس گئے۔

ایضاً۔ پنڈت دوارکاناتھ صاحب بنجو بمشاہرہ عنہ ماہنواری محرر مردم شماری ضلع ہذا میں مقرر ہوئے۔

ایضاً۔ پنڈت بیم نراین صاحب (خلف جناب پنڈت رام نراین صاحب کول منصف بدر شہر) پولیس میں ملازم ہوئے۔

جمع خرچ مراسلۂ کشمیر نمبر ۹۹ بابت ماہ دسمبر ۱۸۸۲ء

[illegible]

بقایا

[illegible]

[illegible] نزد پنڈت کشن نراین صاحب بابت وجوہ جرم [illegible]

حال

[illegible]

[illegible]

فاضلات جمع خرچ ماہ نومبر ۱۸۸۲ء	ٹکٹ برائے روانگی مراسلہ نمبر ۹۹	کاپی وغیرہ مراسلہ نمبر ۹۹	کاغذ و چھپائی وغیرہ مراسلہ نمبر [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

پوسٹ کارڈ	اجرت تحریر کرسپتہ	اجرت تقسیم مراسلہ ومزدوری	
۱/۰	۳/	۰/۳	/

[illegible] عذر فاضل

جمع خرچ مطبع بہار کشمیر لکھنو بابت ماہ دسمبر [illegible]

مالیہ [illegible]

بقایا

[illegible]

حال

[illegible]

از پنڈت شام نراین صاحب بابت کاپی و کاغذ و چھپائی وغیرہ مراسلہ نمبر ۹ و بابت ماہ دسمبر [illegible] — [illegible]

از پنڈت پران ناتھ صاحب بابت چھپائی و کاغذ مراسلہ [illegible] ماہ دسمبر [illegible] — [illegible]

از پنڈت کنہیا لال صاحب پینہ سکھیا منجملہ قیمت تاریخ بدیع ہندستان بابت فروخت یکجلد بدست پران ناتھ صاحب [illegible] محصول ڈاک — [illegible]

از رادھے لال سوداگر بابت چھپائی کتاب برج بلاس [illegible] کمیشن — [illegible]

از میر عابد علی صاحب سوداگر بابت چھپائی کتاب [illegible] کمیشن — [illegible]

[illegible]

خرچ

سیاہی چھاپا	پرسیمین	کاغذ	مزدوری کاغذ	تنخواہ آبکش	سنگ ساز	روغن سیاہ	سیاہی کاپی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵ ر	۶ ر	[illegible]	۳ ر	۳ ر
دستر	دودہ	لکڑی مصطگی	روغن بارنش	جرائی سنگ	کاجل	ٹکٹ	کاپی
۶ ر	[illegible]	۴۰ ر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲ ر	[illegible]
مرائی و ٹنکائی رشتہ ازار رسّی وغیرہ	لیپی	کیتہ و رات ستہ و عصارہ ریوند	محصول خط رجسٹری	تنخواہ اہلکاران بابت ماہ دسمبر	کرایہ مکان [illegible] جنوری [illegible] دسمبر [illegible]		
[illegible]	۰ ر	۶ ر	۱ ر	[illegible]	[illegible]		

باقی — [illegible]

رسید زر اعانت مراسلۂ کشمیر

دیوان پنڈت جوالا لال صاحب بھگل فنانشل کمشنر بہادر ریاست جے پور . . . للعہ

پنڈت بنسی پرشاد صاحب ...... بہادر .... للعہ

پنڈت لچھمی نراین صاحب ...... عام فوجداری شاہ پورہ ۲

میزان کل . . . للعہ

فہرست مراسلۂ کشمیر نمبر ۱۰۰ بابت ماہ جنوری ۱۸۸۰ء

جلد ۹

THE-CASHMIRI-PANDIT

بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۰۸ء

مراسلۂ کشمیر نمبر ۱۰۱ NO-101

یعنی بہارستان کشمیر

۱۳۸۹

تصانیف پنڈت شیو نراین صاحب بہار مرحوم حبیب وطن

مطبع بہار کشمیر لکھنؤ محلہ جھوائی ٹولہ میں باہتمام

پنڈت شام نراین چھپا و شایع ہوا

درخواست و یاددہی

۱۔ ایک دو برادر صاحب ہر مقام میں اہتمام تحریر **اخبار قوم** [illegible] اپنے ذمہ لیکر بابہ حالات مفصل دریافت کرکے ہر مہینے بذریعہ [illegible] لکھنؤ محلہ [illegible] میں بنام پنڈت **شام نراین صاحب** کے اس حساب سے ارسال فرمایا کرین کہ قبل پچیسوین مہینے کے پہونچ جایا کرے تاکہ جملہ ارباب قوم کل حالات سے واقف ہوکر آپ صاحبون کے مشکور ہون۔

۲۔ بمنشائے **مذہب** مندرجہ مراسلۂ کشمیر نمبر [illegible] امور مذہبی کی جانب توجہ ہو۔

۳۔ بمنشائے ترتیب تاریخ قوم مندرجہ مراسلۂ کشمیر نمبر [illegible] **شجرہ** مع حالات عمدہ خاندانی مرتب ہوکر عنایت ہو۔

۴۔ بمنشائے اشتہار **اصلاح عرف ہائے** خلاف تہذیب مندرجہ مراسلہ نمبر [illegible] ہر ایک مقام سے فہرست مندرجہ ذیل عنایت ہو۔

نام مع ولدیت و سکونت۔ لقب واجب التحریر۔ عرف واجب الترک۔ گوتر۔ کیفیت لقب قدیم وغیرہ۔

۵۔ تجویز ترقی مندرجہ مراسلۂ کشمیر نمبر [illegible] و **دیا ہمی** مندرجہ مراسلۂ کشمیر نمبر [illegible] پر توجہ ہو۔

۶۔ تخفیف خرچ **آتشبازی** مندرجہ صفحہ [illegible] تا [illegible] مراسلہ نمبر [illegible] کی نسبت توجہ ہو۔

۷۔ مضمون **شادی کتخدائی** مندرجہ صفحہ [illegible] تا [illegible] مراسلہ نمبر [illegible] پر التفات ہو۔

۸۔ بہ نسبت **تخفیف** اور تعین مصارف شادی وغیرہ (بملاحظہ قانون کشمیر و دیگر تحریرات مراسلہ) توجہ ہو۔

۹۔ اطفال کو **زیور** پہنانے کے نقصانات پر (بملاحظہ تحریرات مندرجہ مراسلہ نمبر [illegible] وغیرہ) نظر فرماکے اس رسم مضر اطفال کے ترک کی نسبت توجہ ہو۔

۱۰۔ **اعانت** مراسلۂ قومی کی ہر فرد بشر قوم کیطرف سے ہونی چاہئے [illegible] کوئی لین دین یا تقرریات برادری کا نہین ہے کہ گھر یا خاندان کی قید لگائی جائے۔

۱۱۔ **مطبع بہار کشمیر** لکھنؤ مین ہر قسم کا کام عمدہ اردو و فارسی اور انگریزی نہایت عمدہ اور خوش خط بہ نرخ مناسب چھپتا ہے سب برادر صاحبان ہر ایک قسم کا کام واسطے چھاپنے کے عنایت فرمایا کرین۔

۱۲ - رسالہ **مرآۃ الہند** زجانب [illegible] تو جہ [illegible] باب عموماً بین
رسالۂ مفید عام ہندوستان کی [illegible] اپنے احباب کو اسکی خریداری و رعانت
میں آمادہ فرمائیں - قیمت سالانہ [illegible] رسالہ مفید عام کی [illegible] آنے اور
مابعد چار روپیے چودہ آنے مع محصول [illegible] ہے -

۱۳ - منشائے اشتہار مندرجہ مراسلۂ کشمیر [illegible] ۲۹ مارچ [illegible] ملاحظہ فرمایا جاوے قاعدہ مراسلہ
مورخہ ۲۰ جولائے [illegible] کے ساتھ ضمن ہائے ذیل کا لحاظ فرمایا جاوے -

ضمن ۱ - کوئی لفظ یا مضمون یا فقرہ جو کہ خلاف تہذیب اور خلاف مصلحت درج
نہ فرمایا جائے -

ضمن ۲ - کوئی لفظ یا مضمون یا فقرہ طنز آمیز اور نفسانیت انگیز اور باعث اشتعال
طبع قوم تحریر فرمانا پسند نہ کیا جائے -

ضمن ۳ - کوئی مضمون یا فقرہ یا عبارت یا لفظ جو باعث تحقیر اور توہین اور رنج دہی
قوم یا خلاف رسم و رواج متعلقہ مذہب ہو حوالہ قلم نہ کیا جائے -

ضمن ۴ - کوئی مضمون یا فقرہ یا لفظ باندراج اسمائے نسوان اور خلاف شرم و حیا
سلک تحریر میں نہ آئے -

ضمن ۵ - کوئی مضمون یا عبارت یا فقرہ یا لفظ جو بطور مباحثہ یا مناظرہ یا تسوید تحو
مہمل اور فضول اور برہمزن اتفاق فیمابین ہو یا کوئی ایسی بات جو خلاف مصلحت عام
اور خلاف اصول اطاعت حاکم وقت ہو زبان قلم پر نہ آئے -

۱۴ - منشائے مضمون **کشمیری روپیے کے چلن کی** [illegible] **راضی باہمی**
مندرجہ مراسلۂ نمبر ۲ فہرست دستخطی عنایت ہو -

۱۵ - جب عملدرآمد جناب رائے پنڈت بہا کر رام صاحب شیولپوری مندرجہ مراسلۂ
نمبر ۲ گوٹہ کناری کا مصنوعی زیور ترک کر کے بدستور قدیم پھولوں کا گہنا برہمن
کے [illegible] پسند فرمایا جائے -

۱۶ - مضمون [illegible] **فضول** مندرجہ مراسلۂ [illegible] توجہ [illegible] مصالحت [illegible]
خلاف تہذیب عیاشی اور [illegible] ترک کر کے [illegible] -

۱۷ - مضمون یا خبر مندرجہ صفحہ ۱۰ مراسلۂ [illegible] -

الف۔ بے کی تر و خشک باتوں کا بقیہ مندرجہ صفحہ ۴۸۰ لغایت ۴۸۴ مراسلہ نمبر ۱۰۰ بابت ماہ جنوری سنہ [illegible] ع

مد ۱۰۔ اوروں پر کیا موقوف ہے آپ بھی دیوالی مین ضرور جوا کھیلتے ہونگے۔

جواب مد ۱۰۔ اگرچہ جو برائیان کسی ملک مین عام ہوجاتی ہین اونسے وہان کے آدمیونکا بچنا محال ہوجاتا ہی اور اگر اپنے والدین کی تعلیم سے کوئی ابتدا مین بچا بھی تو بعد بلوغ یا لوگ اوسکو اپنے رنگ پر لگا لیتے ہین مگر جنکو والدین نے بھی بذریعہ تعلیم نظری کبھی برائیون سے بچایا سنا اور آیندہ صحبت بد سے بھی محفوظ رہے ہین اور اکثر صحبت نیک اور کتب اخلاق کی سیر کے شایق رہے ہین وہ البتہ ان برائیوں سے محفوظ بھی رہے ہین لیکن چند آدمی اگر ایسے ہوے بھی تو اونسے کیا ہوسکتا ہے۔ کلیہ یہی ہے کہ جب ملک مین بھلائی کی کثرت ہوتی ہے تو سب بھلے خیال کیے جاتے ہین اور جب برائی کی کثرت ہوتی ہے تو سب برے سمجھے جاتے ہین اور یہی کلیہ آپ کے اس خیال کی بنیاد ہے اور اگر آپ یہی فرض کرلین کہ دیوالی مین جوا کھیلنے کے بعد جو تجربہ اسکے نقصانات کا ہوا وہی بیان ہو تو ایسے بیان پر زیادہ وثوق اور التفات چاہیے۔ جناب من آپ کے یا میرے کھیلنے نہ کھیلنے پر جوے کا حسن و قبح منحصر نہین ہے۔ تفصیل یہ ہے کہ جس فعل مین اوروں کی نقصان رسانی کی نیت سے اپنا فایدہ نکالا جاے وہ گناہ ہے۔ ہر ایک جوے مین (تمام اہل ہنود کہ وہ دیوالی مین ہو یا شیوراتری مین بسنت مین ہو یا نوروز مین) ایسی ہی نیت ہوتی ہے۔ نتیجہ نکلا کہ ہر ایک جوا گناہ ہے۔ اور جب جوا گناہ ہے تو مین ہون یا آپ یا اور کوئی جو کھیلے وہ گنہگار رہے۔

مد ۱۱۔ دیوالی مین ہزاروں کا بھلا ہوجاتا ہے۔

جواب مد ۱۱۔ اول یہ کہ جب دیوالی کا جوا ہو نقصان رسانی کے گناہ مین داخل ہے تو گناہ کے ذریعہ سے بھلا بھلا کہان ممکن ہے دوسرے یہ کہ دیوالی کے جواریون مین بھی اگرچہ آخر مین ہارے رہتے سب کو سنا ہے۔ مگر بالفرض آپ دیوالی کے جواریون کی دو قسم قرار دیجیے ایک وہ جو ہار مین رہے اور دوسرے وہ جو جیت مین رہے۔ ہارنے والون نے تو نقصان بھی اوٹھایا اور گناہگار بھی ہو رہے جیتنے والے جن حضرات نے اپنے ساتھیون کا۔ وہ بلا کسی معاوضہ کے ہتیا کر اونکو نقصان دے پہونچایا اور پھر اوسکو مال مفت جان کر لوس اور شتل اور بغل مین اٹھایا اور جو دے لیکر بچا دیا الغنون نے کھایا اور دیا اور سنا جائز اور حرام مطلق سے زنا وغیرہ وغیرہ گناہ سرزد ہوے

کہ خدا کی پناہ۔ کیون جناب کیا اسطرح سے کسیکو نقصان پہونچا کر جو مال کسی کے ہاتھ سے چھڑ جاے اوسکا نام بھلا ہوجانا ہے اگر اسیکا نام بھلا ہوجانا ہے تو پھر اسصورت مین تو چوری بھی ایک بھلا ہوجانے کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ چوری مین بھی دوسرے کو نقصان پہونچا کر اپنا فایدہ مطلوب ہوتا ہے اور جوے مین بھی اگر جوے کے واسطے دیوالی رات اس نظر سے مستثنیٰ ہوگی کہ اوس رات کو جوا خوب ہوتا ہے تو چوری کو واسطے بھی اندھیری رات۔ کیونکہ اندھیری رات مین بھی چوری خوب ہوتی ہے۔ اے جناب بھلا اوسی ذریعہ سے ہوتا ہے جو محنت اور تجارت اور علم و ہنر وغیرہ جائز وسائل سے نیک نیتی کے ساتھ حاصل ہو۔

مد ۱۴۔ لکھپتی مہاجن بھی جوا کھیلتے ہین۔

جواب مد ۱۴۔ یہ بات نہایت لایق افسوس ہے کہ اس ملک کے لکھپتی مہاجن بھی دیوالی مین جوا کھیلتے اور ایسی فعل بد کے مرتکب ہوتے ہین اور یہ سب جہل کے نتایج ہین۔ مخفی نہ رہے کہ جس ملک مین علم کی ترقی کیجاتی ہے اور علم اخلاق اور علم تمدن اور اصول مفید عام وغیرہ کے عالم باعمل باقی نہین رہتے وہان ابتدا مین چند بزرگون کی تعلیم نظری اور خیالات مذہبی کے بدولت عمدہ باتین عادتاً باقی رہتی ہین اور بعد چندے جاہل امیرون کی بدولت اچھی باتون کی کمی اور ناقص اور مضر عام باتون کی زیادتی ہوتی جاتی ہے۔ جب ملک مین نہ علم ہے نہ علم کا چرچہ ہے تو عوام لوگ بھی جو جاہل محض ہین آخر نیک اور بد کا تمیز مطلق نہین رکھتے اونھین مالدارون کی بری عادتین اختیار کرتے جاتے ہین اور بجاے خود یہ فخر کرتے ہین کہ ہم اپنے ملک کے امیرون اور لکھپتی لوگون کے قدم بقدم چلتے ہین اور رفتہ رفتہ اسیطرح اونکی عقل پر کثرت جہالت سے ایسے غفلت کے پردے پڑ جاتے ہین کہ وہ ناقص اور مضر عام اور رسم آزادی کی باتون کو اچھا اور انصاف اور اچھی اور مفید عام باتون کو برا اور داخل ظلم جانتے ہین اور جب سب امیرون اور حاکمون اور مالدارون کی طبایع کا یہی حال ہوتا ہے تو وہان اگر کوئی پڑھا لکھا یا مذہبی اصول کا جاننے والا بچا کچا باقی بھی ہوتا ہے تو وہ فایدہ اوٹھانے کی کوشش اور اپنے اسکان سے باہر او سچ کہنے کو اپنے حق مین مضر جانکر بحکم اونھین نالایقون امیرون کے یا خوشامد یا طمع یا خوف اونھین لوگون کے بری بری سب اونکی عادتون کے فضایل کی نسبت اپنے فقرے اور مسایل اور کہانیان گڑھ گڑھ کر بڑے بڑے سقد سونکی کلام کا اونکو ایک جزو بنا رہتا ہے بمرور ایام اونھین خوشامدی فقرون کو جاہل لوگ مسایل مذہبی اور احکام شرعی سے بھی مقدم خیال کرتے ہین بلکہ اپنی نالایقی سے اپنے بزرگون کی عظمت و

[illegible] لوگوں کے [illegible] نکلتے ہیں اور جب کوئی دوسرے ملک [illegible] عادات [illegible] کرتا ہے تو اون عادات بد کا ترک کرنا تو بجیر بلکہ [illegible] وہ فضول [illegible] بنیاد حجتیں پیش کرتے ہیں کہ خدا کی پناہ — غرض [illegible] ملک [illegible] اسباب میں ہوا دیر غرض کیے گئے [illegible] آگ نے خاک سے یاد کر دیا ہے مگر پھر بھی اپنے [illegible] اون وحشیوں کے مانند [illegible] افسر اعلےٰ گھانس کھاتا ہے [illegible] اور افریقہ [illegible] انسانوں کے شکل ایسی خراب حالت میں نہیں ہے [illegible] نقصانات کو اور اچھی باتوں کے فوائد کو نہ سمجھ سکیں [illegible] غور کیجیے کہ اگر آپ کے روپیے کو جواری [illegible] دیوالی [illegible] نقصان پہونچایا یا نہیں اور آپ کے دلکو اونسے [illegible] نقصان پہونچا اور رنج ہوا تو وہ نقصان پہونچانے والا [illegible] اگر یہہ کہیے کہ اس حساب سے تو دیوالی کے جوئے جیتنے [illegible] نقصان پہونچایا اور رنج دیا گنہگار ہوا اور ہارنے والا [illegible] ہو پہتی مہاجن دیوالی کے جوئے میں جیتے ہیں [illegible] گنہگار نہیں ہوتے آپ کر تھوڑا سا بھی غور کیجیے تو یہ [illegible] گنہگار ہونے کا عام اس سے کہ وہ جیتے یا ہارے [illegible] یقین ہو جاتا ہے [illegible] ہے کہ اپ جو [illegible] نیت یہی ہوتی ہے کہ میں اپنے شرکا کی سب دولت سمیٹ لوں [illegible] ہر ایک کو نقصان پہونچاؤں اور ہر ایک گناہ میں نیت ہی دیکھی جاتی ہے پس ہر ایک دیوالی کا جوا [illegible] والا [illegible] مہاجن عام اس سے کہ وہ جیتے یا ہارے بپاداش اپنی اپنی اوسی نقصان رسانی [illegible] سے گنہگار رہتا — نیت ہی کے اوپر سزا بھی موقوف ہے — ورنہ ایسا [illegible] جو چوری کرنے جاوے اور وہاں جا کر ناکام رہے یا اوسکا ساتھی [illegible] پاوے —

باقی آیندہ

۲۰ فروری ۱۸۸۱ء

مراسلات

ہم الزام اونکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

اب تک ہم بھی زعم ناقص میں تھے کہ ہماری قوم بزرگ میں ایسے کریم النفس لوگ عنقا ہیں کہ جو کسی مفید عام امر میں ابتدا کرنے کی جرأت رکھتے ہوں مگر دہلی کی حال کی شادیوں نے ہمکو یہ بتلا دیا کہ کوئی ملک کوئی فرقہ کوئی قوم شایستہ اور معقول پسند آدمیوں سے خالی نہیں ہوتی اور بہت سے ایسے ہوتے ہیں کہ جو اپنے قوم یا اپنے جنس کی بہتری کے واسطے اپنے ذاتی فواید پر نظر نہیں کرتے۔ اور اتنا نہیں تو یہ ضرور ہوتا ہے کہ جب بہت سے آدمی کسی امر خاص میں ابتدا ہونے کے منتظر ہوتے ہیں تو کسی نہ کسی کے دلمین قدرتی طور پر ایسا جوش پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ خواہ مخواہ اوس فعل مفید کو کر ہی گزرتا ہے۔ پس اگر وہ قوم ہر طرح سے شایستہ ہے تو وہ اوس شخص کی اس جرأت پر ہزار جان سے ممنون ہو کے پیروی شروع کر دیتے ہیں۔ اور اگر وہ قوم اور فرقہ مصلحت اندیش اور فہمیدہ نہیں ہے تو معاملہ برعکس ہوتا ہے اور مسرت اوسکا فایدہ نہیں ہوتا۔ ان دنون پنڈت پیارے کشن صاحب در حاکم نال اور پنڈت موہن کشن صاحب در دیوان ریاست پٹیالہ جو بتقریب شادی فرزند کے دہلی مین تشریف لائے تھے تو اونہون نے اپنے سمدھی صاحب پنڈت بشیشر ناتھ صاحب نیہ وکیل ریاست جاوڑہ کی خدمت مین ایک رقعہ بدین استدعا بھیجا کہ ہم آپکے بڑے ممنون اور مشکور ہونگے اگر آپ آٹھ آنہ کا کشمیری سکہ لین دین مین شروع کرینگے اور چونکہ کل سے تقریبات کا آغاز ہے بہتر ہے کہ کل ہی سے جملہ مراسم بیاداری مین تو یہی سکہ وطن کا جاری کیا جائے اور ہم بڑی مسرت اور مشکوری سے اسکو قبول کرینگے۔ چونکہ یہ امر رفاہ عام قومی کے اعلیٰ ترین اصول پر مبنی تھا) پنڈت بشیشر ناتھ صاحب نے ان کی اس معقول تحریر پر کمال مسرت ظاہر فرمائی اور تجویز تھی کہ دوسرے سمدھیوں سے بھی اسکا مشورہ ہو کیونکہ پنڈت بشیشر ناتھ صاحب کی دو صاحبزادیون کی شادی ایک روز تھی مگر ایک صاحب نے پنڈت پیارے کشن اور پنڈت موہن کشن صاحب دُر کی اس رائے پسندیدہ اور مفید عام سے سخت مخالفت ظاہر کی اور انکی اس تجویز مفید قوم کو معلوم نہین کس غرض خاص سے

... وا ... آیندہ کے لیے پنڈت صاحبان موصوف کو اس قسم کی مفید عام تحریکون سے باز رکھا ... ان حالات پر نگاہ کرکے ہمکو سخت افسوس آتا ہے - اب تک ہم اس خط مین لکھے کہ ایک دلمین مفید عام کام کے ارتکاب اور اقدام کا حوصلہ اور جرات ہی باقی نہین ہے مگر اب ہم یہہ سکتے ہین کہ لوگ سب کچہہ کر سکتے ہین مگر جب ہمارے حضرات بھی کسیکو کچہہ کرنے اور ہاتھہ پیر ہلانے دین - بعض صاحب شاید یہہ اعتراض کرینگے کہ جب وہ شخص جن کے مابین انعقاد کسی واسطہ کا ہے باہم کسی امر مفید عام کے اجرا پر راضی ہین تو کسی تیسرے شخص کی دراندازی اور اختلاف راے سے کوئی نتیجہ نہین نکلسکتا - گو یہہ صحیح ہے مگر ہم لوگ جہانتک اصراف ... والد ... کے واقف ہین وسیقہ ... زیادہ اس امر کے بھی پابند ہین کہ کسی موقع شادی غیرہ پر کسی عزیز کو ناراض نہین کرین گو اون کی راے اور خیالات سراپا مضر ہی کیون نہ ہون - ہم اس امر خاص کے موئید ہین کہ اپنے عزیزون کی رضامندی اعلی فرایض مین سے ہے مگر جب وہ منتج نتایج قبیحہ اور مضر عام ہو تو ویسے درگذر کرنا یا اونکو اپنی مفید راے سے متفق کرنا کوئی نادرست بات نہین ہے - عزیز وہی ہے جو اپنے اقوال اور حرکات سے عزیزون کو مہذب بنائے - سو مند باتون سے اپنے ابناے قوم کو فرایض انسانی سے واقف کرے - منہیات سے بچائے - راہ راست پر لگائے - نہ وہ کہ جو خود بھی مضر عام راہ پر چلتا ہے اور اونکو بھی اوسی راہ پر لگاتا ہے - ہم زیادہ اس امر کی تصریح اور تشریح نہین کرنا چاہتے اور حق و باطل کا تمیز اپنے معزز اور لایق ناظرین مراسلہ پر چھوڑتے ہین اور عرض کرتے ہین کہ مراسلہ قومی کو چشم بد دور اب عرصہ ہوا مگر ہنوز روز اول ہے - ہمکو ابتدا مین امید یہہ تھی کہ اس ہونہار بچہ کی بوجہ امر مفید عام کے موجد ہونے کے سب دستگیری کرینگے اور چونکہ طفولیت ہی کے زمانہ سے یہہ یتیم ہوگیا تھا تو اور بھی زیادہ اس بندہ گئی تھی کہ سب اسکو چھاتی سے لگائین گے جز جان خیال کرین گے - اور اگر کبھی شاذ و نادر اس معصوم کی ہمت بوجہ یتیمی کے شکستہ دیکھین گے تو مہربانی سے دلاسا اور تشفی دینے کو مستعد ہونگے - اسکا ہاتھہ بٹائین گے - مگر خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم ہمارے غمگسار محب قوم پنڈت شیو نراین صاحب بہار بکلنٹھ پاس کو یہہ کیا خبر تھی کہ خیر اندیشان قوم جو مفید عام باتین بیان کرینگے ہم اوسپر التفات نہ کرین گے - وہ ترویج تعلیم نسوان کی تدبیرین سوچین گے ہم اناث کے کندہ ناتراش او ... کی تائید کرینگی - وہ لڑکون کو زیور

پہنانے سے قبایح بیان کرینگے ہم اور اسکے فواید مین رطب اللسان ہوکر یہہ دلیل جمائینگے کہ جب
مزدور کو بابت انکے پہنانے سے تعمیر مکان سو توقف نہین رہ سکتی تو لڑکا اگر زیور پہنانے سے
مرجانے لگے تو کیونکر زیور پہنانا ترک ہو سکتا ہے ۔ وہ لڑکون کی شادی سے اونکی تعلیم اور تہذیب و
صحت کو مقدم بیان کرینگے ہم کمسنی تعلیم کو کرسٹان بنانا اور بعد بلوغ اور تحصیل علم کے شادی
کرنے کو گناہ عظیم و ناک کٹجانا خیال کرینگے ۔ وہ مصارف بیجا کو مذموم و مضر ثابت کرینگے ہم اسطرح
زندگی بیان کرینگے ۔ وہ مسئلہ کو مفید ثابت کرینگے ہم ہنڈیا مر یا مرنا مر رکھین گے ۔ وہ
کمیٹیان اور نفیس عام انجمنین قایم کرنے کی سعی کرینگے ہم کمیٹی کو بالکل [illegible] کہینگے
وہ بیان کرینگے کہ اپنے ابناے جنس اور ابنائے قوم کی بہبودی کے لیے دامے ۔ درمے قدمے ۔
سخنے مدد دینا فرض انسانی اور باعث مسرت اور نیکنامی ہے ہم کہین گے کہ آرایش و آتشبازی
اور ناچ رنگ وغیرہ مین روپیہ پھونکنا باعث شہرت و اظہار ثروت ہے ۔ وہ ثابت
کرینگے کہ تجارت سے قوم متمول و معزز ہوگی ہم بیان کرینگے کہ تجارت بنیون اور رذیلون
کا کام ہے ۔ روپیہ پیسہ قسمت کا ہے جتنا نصیب مین ہوگا مل رہےگا ۔ وہ نوجوانان قوم کو سمجھاینگے
کہ بھانگ نوشی اور شراب خواری موجد امراض اور مضر صحت ہے ہم اور شہ دینگے کہ خوب
پیو کبھی ہوا نہ لگے یہی مزے ہین ۔ وہ بیان کرینگے کہ پتنگ بازی کبوتر بازی ۔ قماربازی
سخت معیوب ہین ۔ مطالعہ کتب [illegible] ہر طرح سے مفید ہے ہم جواب دین گے کہ زیادہ
کتب بینی سے آدمی سڑی ہوجاتا ہے ۔ دنیا مین روپیہ اسی واسطے ہے کہ خوب ہوا و ہوس اور
روپیہ کا حظ اوٹھائے ۔ وہ ظاہر کرینگے کہ اتفاقی آتش زنی کالا ے قوم ہے اور
بیاہ شادی مین روپیہ لٹانا فقط فضول ہی نہین بلکہ ساری قوم کو نقصان پہونچانا ہے ہم
کہین گے کہ ہر شخص کو آزادی حاصل ہے کون کسی کے معاملات مصارف زر مین دخل
دینے کا مجاز ہے ۔ شادی بیاہ مین ارمان نکلتے روپے کی خوب داد نہ لے تو پھر کیا زیر و
دفن کرنے کے واسطے ہے ۔ وہ سستی اور غفلت اور آرام [illegible] اور جھوٹ اور خودغرضی و نقصان
رسانی وغیرہ کے نقصانات بیان کرینگے ہم ان سب رذایل کی ترغیب دین گے ۔ وہ تمثیلاً
بنگالیون ۔ مہاراشٹون ۔ پارسیون وغیرہ کی لیاقت اور ثروت کو اپنی قوم کی لیاقت
اور ثروت کے مقابلہ مین پیش کرینگے ہم اوسکا بیان کرینگے کہ ہر ایک قوم کے اقبال
اور زوال کا زمانہ ڈھلتی پھرتی چھاؤن ہے یہی ہوتا آیا ہے ۔ وہ ان سب باتون سے

بھی درگذر کر کے فایدہ عام قومی کی غرض سے کسی مفید قومی بات کی ابتدا کی جرات کرینگے
ہم اونکے عمدہ سے عمدہ مفید عام کام کو بھی فضول بیان کر کے سب مفید باتون سے باز رہینگے
ان سب برباد کن قوم خیالات کو دیکھکر فقط یہی افسوس نہین ہوتا کہ ہم خود
برباد ہو رہے ہین اور موجودہ ارباب قوم کو اپنی آگے فقیر کر کے برباد کر رہے ہین بلکہ
افسوس تو اس بات کا ہے کہ آیندہ نسل کو بھی اس بربادی سے بچانے کی کوئی تدبیر نہین کرتے
باقی پھر کبھی

از دہلی ۲۰ فروری ۱۸۷۳ء

گر قبول افتد زہے عز و شرف

للہ الحمد کہ گلزار ہمیشہ بہار تہذیب قومی آمد بہار خردمندی سے سرسبز اور شاداب ہے اور خزان جہالت کو شکست فاش اور پیچ و تاب یعنی اظہار فواید علم اور اخلاق مدنظر ہے اور ہر گذر۔ فواید بیشمار مراسلہ کشمیر اور پند و نصایح ممدوح بزرگان و اکابران قوم سے فیضیاب ہو ہو کر بارہا فکر رسا ترغیب دیتی رہی کہ یہہ ذرہ بمقدار بھی اپنی زبان دستی علم اپنے خیالات پیشکش کر کے ذریعہ سعادت اور افتخار حاصل کرے مگر بخوف اسکے کہ مبادا خیالات سونہ ٹٹی بات سبادا کوئی امر ناپسند ہوے جرات نہ پڑی لیکن اب مضمون فواید علم مندرجہ مراسلہ ماہ اکتوبر و نومبر ۱۸۷۲ء سے طبع تعلیم پسند بے اختیار جوش زن ہوئی کہ دربارہ تعلیم حصول دولت لازوال علم و اخلاق کچھہ خامہ فرسائی کیجاوے فلہذا ذیل مین گذارش کرتا ہون ہمارے علم دوست پنڈت سنگم لال صاحب چیک طالبعلم درجہ اول کیننگ کالج لکھنو کا مضمون گہربار جو فواید علم مین درج مراسلہ ماہ اکتوبر و نومبر ۱۸۷۲ء ہوا ہے آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ پنڈت صاحب کے خیالات عمدہ ہر طرح پسندیدہ ہین واقعی یہہ دولت لازوال ہے اسکے حاصل کرنے مین تہ دل سے کوشش بلیغ ہم پر واجب و لازم ہے عاقل او صاحب اقبال و ہر دل عزیز اور صاحب تعظیم وہی لایق تسلیم ہے جو جوہر علم رکھتا ہو ورنہ جو اس دولت سے محروم ہین وہ جاہل کہلاتے ہین اور ہر ایک کی نظرون مین حقیر اور خوار دکھائی دیتے ہین۔ دیکھو دانایان فرنگ صرف علم ہی کی وجہ سے مشہور و معروف ہین۔ ہمکو یہہ وقت غنیمت سمجھنا چاہیے۔ تاکید ہمارے بزرگون کی اسوقت مین واسطے تحصیل علم کے آیندہ بہت

عمدہ نتیجہ نیک پیدا کرے گا اسوقت کی تھوڑی سی تکلیف اور محنت سے آیندہ راحت ہوگی
اور ہم اس دولت لازوال سے جو تعلیم ہے مالامال ہو جاوینگے اسلیے ہر طرح ہمکو کوشش کرنا چاہیے
اور ممنوعات سے بچنا چاہیے ورنہ اگر اسوقت ذرا بھی سستی اور کاہلی ہوگی اور چند روزہ
لطف شباب میں [illegible] تو [illegible] افسوس ملنا پڑے گا اور اپنے ہمقوموں میں
ذلیل و خوار ہونا ہوگا [illegible] بھائی صاحبان اپنے اپنے مقامات کے اسکول
اور کالج میں تحصیل علم کیا کرتے ہیں [illegible] ان میں کوئی وقت بحث علمی کا نہیں ملتا
ہے کہ جس میں عقل کو ترقی اور [illegible] قوت اور خیالات کو وسعت حاصل ہووے ہر چند ہم لوگ
اپنے اپنے مکانوں پر علیحدہ [illegible] کوشش کریں مگر تا وقتیکہ باقاعدہ التزام نہوگا
ترقی معقول کسطرح ہو سکتی [illegible] کی رائے ناقص [illegible]
شہروں میں مثل لکھنؤ اور دہلی اور [illegible] الہ آباد و آگرہ و امرتسر وغیرہ میں [illegible] کمیٹی
قرار دینی چاہیے کہ ہر تعطیل کو ایک مکان میں سب بھائی صاحبان جو جس [illegible] میں تحصیل علم
کیا کرتے ہیں تشریف لایا کریں اور دس بجے تک بحث [illegible] ہوا کرے یعنی فواید حصول علم و
قبایح ممنوعات ظاہر ہوا کریں اور اس جلسہ میں وہ بھائی صاحبان ممبر پریسیڈنٹ ہوا کریں جو اول درجہ
میں تحصیل کرتے ہیں و [illegible] کمیٹی میں باتفاق رائے ممبران ایک پریسیڈنٹ و سکرٹری مقرر ہو کر ایک [illegible] قایم ہو
اور ہر ایک جلسہ میں ایک امر تجویز ہوا کرے کہ اوسکی نسبت جملہ بھائی صاحبان حاضرین جلسہ اپنی
اپنی رائے بذریعہ تحریر ظاہر فرمایا کریں اور وہ جلسہ آیندہ میں پیش ہوا کرے اور وہ تجویز
واسطے اطلاع اون برادر صاحبوں کے جو بیرونجات میں قیام پذیر ہیں اور ضلع اسکولوں میں
پڑھتے ہیں درج مراسلہ قومی ہوا کرے تاکہ وہ بھی اوس بارہ میں اپنی اپنی [illegible] تحریر فرماکر
بذریعہ مراسلہ یا بذریعہ خطوط جداگانہ اوس کمیٹی میں بھیجا کریں اور ہر ماہ [illegible] اول کی کمیٹی
میں ہر ایک مقامات کی تحریر پیش ہوا کریں اور جو مضمون یا رائے باتفاق رائے ممبران
کمیٹی عمدہ اور پسندیدہ ہو از جانب کمیٹی بحوالہ نام اون بھائی صاحب کے جنکا وہ مضمون یا
رائے ہو تحریر ہو کر مراسلہ کشمیر میں شایع ہوا کرے اور اس کمیٹی کا نام **اسٹوڈنٹ
سوسائٹی** یعنی کمیٹی طالب العلم رکھا جائے ۔ کمیٹی لکھنؤ میں اضلاع ممالک [illegible] کے
بھائی صاحبان اپنے اپنے لکچر بھیجا کریں اور اسیطرح سے کمیٹی دہلی میں جو قریب قریب و متعلق دہلی کے
ہوں اور کمیٹی لاہور و امرتسر میں ممالک پنجاب اور کمیٹی آگرہ اور الہ آباد میں اضلاع [illegible] شمالی

بھیجا کرین اور جس ضلع مین پانچ بھائی صاحبون سے زیادہ قیام پذیر ہون وہان بھی کمیٹی کا قایم ہونا ضرور ہے۔

مین امید کرتا ہون کہ شہر لکھنؤ مین درصورت منظوری اس ہیری تجویز کی کمیٹی کے قایم ہونے مین ہمارے بندہ پرور صاحبان عنایت فرمایان ذیل پنڈت رامیشور ناتھ صاحب سبعی - پنڈت اقبال کشن صاحب کوچک - پنڈت بشمبر ناتھ صاحب بشران - پنڈت جگت نراین صاحب ملہ - پنڈت سنگم لال صاحب چک - پنڈت ترکھون ناتھ صاحب شیوپوری - پنڈت اقبال کشن صاحب شرقہ - پنڈت اقبال کشن صاحب کچلو وغیرہ وغیرہ کوشش بلیغ فرماکر بندہ کو ممنون منت بے پایان فرمائینگے -

یہ ناچیز بھی وعدہ کرتا ہے کہ بروقت منظوری کمیٹی اور اطلاع امر بحث طلب جو کچھ عقل ناقص مین آئیگا بشرط خیریت گذارش کرکے پیشکش ممبران کمیٹی کیا کریگا -

غور فرمایا جاوے کہ اگر ہر ایک مقام پر کمیٹی قایم ہوجاوے اور بحث علمی ہوا کرے تو کیا کیا فواید متصور ہین -

بندہ شام کشن کول طالبعلم درجہ دوم
ضلع اسکول لکھیم پور کھیری -

بخدمت جناب مہتمان مراسلۂ کشمیر بعد عرض مدعا گذارش ہے کہ چند سوالات حل طلب ارسال کرتا ہون اگر پسند آنے والا ہو تو کسی گوشہ پرچہ مراسلۂ کشمیر مین جگہ دیکر اس ناچیز کو ممنون منت بے پایان فرماوین -

جو صاحب ان سوالات کو حل فرماکر خاکسار کو معزز فرمائینگے بندہ نہایت مشکور ہوگا -

خاکسار پنڈت شام کشن کول طالبعلم
درجہ دوم اسکول لکھیم پور کھیری -

سوالات حل طلب

۱ - [ ] (ا - م) - ن { ب ÷ } (ا م) ن { - ب] [۳ ا س ÷ ۱/۳ - س) ب کو (س ا م - ۱) ن (ن - ۱) م) (س ن - د م) ۶۲۵ ۱/۳ سے تقسیم کرو -

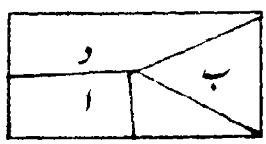
۲ - دو عدد ایسے بتلاؤ کہ جنکی جمع = م اور حاصل ضرب = ن ہو -

۳ - (و) ۲۴۲ د - ۱۳ = ۱۶ تو بتلاؤ کہ د اور ر کس کے برابر ہونگے (جدا جدا) ۱/۴

+ ج ء س۲

(ب) اگر ۱/ق + ۱/ر = ۲/ب ہے تو ۱/ج و ۱/ج + ۱/ق و ۱/ہ ۲ کس کے برابر ہون گے ۱/ا + ۱/ج ء ص۲ +

۴-(ا) پانچ ضلع کی شکل کثیر الزاویہ ( ) دائرہ مفروضہ مین کھینچو اور اوسکے عکس کو بھی ثابت کرو (ب) ایک دائرہ مین اینسا مثلث کھینچو جسکے دو ہ زاویے ہون تیسرے سے۔



۵- فرض کرو یہہ شکل متوازی الاضلاع ہے شکل مستقیم الاضلاع د کا رقبہ ۹۶۰۰۰ مربع فٹ ہے ایک فٹ مین ۱/۴ پاونڈ ( ) جسکی قیمت ۲ ۹ شلنگ ہے غلہ پیدا ہوتا ہے۔ مثلث ب کا رقبہ ۹۶۰۰ مربع پول ہے اور اسمین نسبت اوسکے دو چند غلہ پیدا ہوتا ہے اور قیمت اوس غلہ کی فی فٹ ۲ پاونڈ ہے تو بتلاؤ کہ شکل مستقیم الاضلاع آ مین کسقدر روپے کی پیداوار ہوگی۔

جناب مہتمم صاحب مراسلۂ کشمیر۔ نمسکار۔ ایک مضمون مرسل خدمت عالی ہے ازراہ لطف کسی کوشہ مراسلۂ قومی مین جگہہ دیکر ممنون احسان فرمائیے۔

راقم یکے از ارباب قوم

بیاروپی کی کہانی

دھنپت رام جی کے دو لڑکے ایک **رگھو جی** اور دوسرے **سریرام جی** تھے۔ رگھو جی کی عمر ۱۵ برس اور سریرام جی کی ۱۰ برس کی تھی۔ دھنپت رام جی کو انکی شادی کی بڑی فکر تھی کہ انکا کھانا اور رات کا سونا حرام تھا۔ دھنپت رام جی ایک دن دالان مین بیٹھے ہوئے تھے کہ پروہت جی داخل ہوئے۔

پروہت جی۔ نمسکار مہاراج۔

دھنپت رام جی۔ نمسکار نمسکار۔ مہاراج جی۔ بڑے بھاگ ہمارے کہ آج آپ نے اپنے درشن دیئے اب تو آپ خوب غائب رہتے ہین۔

پروہت جی۔ مہاراج غائب کیا کچھہ پوچھیے مت۔ کہیں کہیں لڑکون کا کیا۔

دھنپت رام جی ۔ مہاراج کیا کہین ۔ آپ تو کچھ متوجہ ہی نہین ہوتے دیکھیے تو خرچ بھوگ کیا ہے ۔ ہمارے خاندان مین کسی کی شادی دیر سے نہین ہوئی ۔ سب کی آٹھ آٹھ نو برس کے سن مین شادی ہوگئی انکو نہین معلوم کیا بدا ہے ۔

پروہت جی ۔ ہان مہاراج اسمین اپنا دوکچھ تھوڑی ہے یہہ لڑکا لاڑکا ہے پڑا لیہین اسمین آپ کی فکر کرنے سے کچھ نہین ہوگا ۔ جب بھاگ مین بدا ہوگا تب آپ سے آپ شادی ہوجاوے گی ۔

دھنپت رام جی ۔ مجھکو آپکے سر کی قسم ہے مہاراج دن رات اسی فکر مین ہون کہ کہین جلد دونون کا بیاہ ہوجاوے مگر کیا معلوم کیا پرمیشر کی مرضی ہے ۔

دیبی جی (زوجہ دھنپت رام جی) ۔ پروہت جی کچھ کیا کرم کیے ہین انکی شادی کی آس پر چڑھ گئی ہے ۔ ہمارے سامنے ہوجاتی ابھی سب طرح کا ہوین جو کچھ باقی تھا سب کچھ کر سکتی تھی چھوٹی چھوٹی بہوین آتین اونکے ساتھ دو گھڑی جی بہلاتی ۔ جی کا ہوس نکلتا ۔ پرمیشر نے سب کچھ دیا ہے مین تو کہتی ہون جو کچھ انکی شادی مین خرچ جاوے سو تھوڑا ہے کیا جانیے آگے کیا ہو ۔ ابھی انکی شادی ہوجاتی تو بہوون کو گھربار سونپ دیتے ۔ آپ دیرانی تیرتھ جاترا کو چلتے کچھ اوس جنم کے واسطے بھی رکھتی ۔ مگر وہ جب بھگوان کو بھی منظور ہو ۔

پروہت جی ۔ ہان دیبی جی ٹھیک ہے ۔ یہہ بھی کرم کی لیکھ ہے ۔

دھنپت رام جی ۔ مہاراج جی ضم تیرہ ذرا دیکھیے کاکب کا جوگ ہے ۔ اور دیکھیے آگرہ مین سیوہ رام جی کے یہان ہمارے رگھو کی نقل تو گئی ہے مگر کچھ اونھون نے جواب نہین بھیجا ہے بیچ والے سے کہا تھا کہ نقل ہماری پھیر دیجاے اگر نہ ملی ہو ۔ مگر اوسنے ابھی جواب نہین بھیجا معلوم ہوتا ہے کہ نہین ملی ہے ۔

پروہت جی ۔ معلوم تو ہوتا ہے کہ نہین ملی ۔ مگر شاید اونکے کنٹھ پر بھگوان ٹھیک جاوے

رگھو ۔ (بڑا لڑکا دھنپت رام جی کا جو دالان کے گوشہ مین بیٹھا ہوا سن رہا تھا ۔) بھائی صاحب جی گو مین آپکے سامنے اپنی حیا اوٹھا کر کہنا نہین چاہتا ہون مگر آپ کی اس تقریر اور فسانہ کے سننے سے نہایت متردد ہوکر مجبوراً شرم کو اوٹھا کر عرض کرتا ہون کہ جو خیال آپکا ہم دونو بھائیون کی ایسی جلدی شادی کرنے کے واسطے ہے کچھ ہمارے واسطے بہتر نہین ہے بلکہ مضر ہے ۔ یعنی صغر سنی کی شادی ہماری کرنا گویا ہمارے پانون بیڑی

اور ہم تھوڑی عمرون مین بیڑی ڈالکر ہمکو ایک ایسے کنج قفس مین قید کرنا ہے جہان کہ ہم نہ کچھ علم
اور نہ ادب نہ عمدہ خیالات اپنی بہتری اور اپنے ملک اور اپنی قوم کی بہبودی کے واسطے
سیکھہ پا کر سکتے ہین سوائے اسکے کہ قفس کی تیلیان گنا کرین گے - بیڑی ہمکو اور ہم بیڑی کو
رو یا کرین گے اور جب ہمنے علم و ادب نہ سیکھا تب ہمکو کون پوچھے گا - اولاد کو کوڑی کوڑی
کو محتاج رہین گے اور دن رات جہالت کے عمیق چاہ مین ہاتھہ پانون مار کر نکلے اور کچھہ حصول
نہ ہوگا - اسلیے میری عرض یہہ ہے کہ آپ اس تاکید سے کہ ہم دونو کو قید کرین باز رہیے اور
تا وقتیکہ ہم علم و ادب حاصل کرکے اپنا بار آپ نہ اوٹھا سکین ہمپر دوسرے کا بوجھہ نہ لا دیتے
ہمارے دین آپ پر یہی ہے کہ آپ ہمکو علم اور ادب اور اخلاق سکھائین نہ یہہ کہ شادی کی زنجیر مین
پا بجولان کرنا - آپ اپنے دین سے اوسوقت ادا ہونگے جب ہمکو لائق بنائین - آپکا اسوقت
شادی کرنا ہمارے واسطے غیر ممکن ہونا چاہیئے ہے - میری ناقص مین جو تھا وہ مینے عرض کیا

دھنپت رام جی - (غصہ مین ہوکر) تم کیا ہوا اور تمہاری رائے کیا - تمہین ان باتون
مین کیا دخل ہے - جاؤ تم لکھو پڑھو - ابھی ہم لوگ زندہ ہین - تمہاری رائے کی کچھہ
ضرورت نہین ہے -

دیبی جی - لو دیکھو - یہہ ابھی سے ہمکو الگ تھلگ کیے دیتا ہے بیاہ بھی اپنا آپ ہی
کیا چاہتا ہے اب آگے اوس سے کیا توقع کرنی چاہیے - یہہ ابھی سے ہم کو کونے مین بٹھانا
چاہتا ہے - ہان جی کلجگ کے لڑکے ایسے ہی (یہہ کہکر رونے لگین -)

رگھو - ماتا جی مین نہین جانتا تھا کہ آپ ایسی رنجیدہ ہوجائینگی بلکہ برخلاف اسکے جانتا
تھا کہ آپ میری رائے کے موافق ہونگی - یہہ کہکر رنجیدہ خاطر ہوکر رگھو جی یہہ کہتے باہر آئے
کہ افسوس ہمارے بزرگ لوگون کے خیالات سخت عام ہین - (باہر کمرے پر بیٹھے اتنے مین
اونکے دوست بدیا ساگر جی اور بدیا سروپ جی آئے -

بدیا سروپ جی - رگھو بھائی سست کیون ہو -

بدیا ساگر جی - ارے میان ہان تمہارا چہرہ اوترسا گیا ہے -

رگھو جی - کچھہ نہین یون ہین -

بدیا سروپ جی - آخر کچھہ تو ہے - بتلاؤ بتلاؤ - تمہین ہمارے سر کی قسم -

رگھو جی - بھائی کیا کہون ہمارے والدین ہمارے واسطے قید خانہ تجویز کرتے ہین -

بدیا ساگر جی - قیدخانہ کیسا! -

رگھو جی - جی ہان قیدخانہ - بھائی آجکا ماجرا سنو - ہماری شادی کی باتین والدہ میری پروہت جی سے کر رہے تھے کہ کہین ہم دونو بھائیون کی شادی ہو جائے - اور اپنی فکر بہ قسمیہ پروہت جی سے بیان کرنے لگے - اور اسیطرح کلی او [illegible] رہی - جب مجھسے خاموش نہ رہا گیا تب مینے اونسے بہت منت اور سماجت کے ساتھ عرض کیا کہ ابھی ہم لوگون کی شادی کرنے سے باز رہیے اور دن رات اس فکر مین آپ نہ گھلیں مگر اونھون نے زبان لعن طعن درازکی اور ماتاجی نے تو اور ہی سوانگ بنایا اور پھر رونے لگین جب مینے دیکھا کہ میرے اتنے ہی کہنے پر ناراض ہوتی ہین تب مین خاموش ہو رہا - اور باہر چلا آیا -

بدیا سروپ جی - افسوس افسوس - اسی جہالت نے ہماری قوم کو خراب کر رکھا ہے بھائی میری گھر مین بھی یہی واردات پرسون ہوئی تھی مین تو خود تو بولا نہین مگر میری طرف سے میرے چچا بولتے رہے - بھائی جو لوگ اونکو سمجھانے اور نقصانات ذہن نشین کرنے سے کچھہ سمجھہ بھی جاتے ہین مگر اناث جو ہین وہ کسی کے سمجھائے نہین سمجھتین لاکھہ اونکو نقصانات بتلائے جائین مگر وہ نہین مانتین [illegible] - اون کو سوائے اسکے کہ برات دھوم سے ہو - لوازمہ خوب ہو - برادری مین [illegible] نہ کٹے - اور کوئی بات اونکے خیال مین نہین آتی مگر اونسے جو کوئی پوچھے کہ بھلا برات دھوم دھوم سے نکلے تو اسسے کیا فایدہ اور اسیطرح برادری کو [illegible] کھان سے آوے - تو جواب دیتی ہین کہ یہہ ہم کیا جانین - مرسلات رہین مرد جانین - یہہ مردونکا کام ہے - عورتونکا کام نہین ہے - اور بہت سی ایسی باتین جو اونکے وہم کے محیط رہتی ہین [illegible] خیال کرنے سے باز رکھتی ہین -

رگھو جی - بھلا اسکا باعث بھی جانتے ہو -

بدیا [illegible] جی - [illegible] ہے کہ عورتین جاہل ہوتی ہین - یعنی لکھی پڑھی نہین

بدیا ساگر جی - [illegible] سنیے - آپکو یاد ہو کہ آپ ہمارے گھر ایکدن پڑھنے کے لیے چلنے کو [illegible] تھے اور آپ مین دونو چلنے کو تیار ہو رہے ہی تھے کہ ایک بلی دروازہ سے رستہ کاٹ گئی تھی - تب میری والدہ نے مجھسے کہا تھا کہ ابھی [illegible] پان کھا کر جاؤ - بلی راستہ

کاٹ گئی ہے۔ اور اس بات کو بدشگونی میں ہم آپ وغیرہ سمجھتے تھے۔ اور اب یہ کہ ایک نہیں اگر ہزار بلیان بھی راستہ کاٹ جاوین تو بدشگونی نہ سمجھی جاوے۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ جب تک ہمکو اتنا علم نہ تھا۔

رگھو جی۔ ٹھیک ہے۔ علاوہ اسکے وہ سوطرح کی بہتری ہے۔ اگر انات تعلیم پاوین تو اتنی شائستگی ہماری قوم مین ہو کہ بالکل [illegible] کے فایدے آپ بڑا ور ہمہ پہ خوب طرح منکشف ہین کچھہ اظہار کی ضرورت نہین ہے۔

بدیا ساگر جی۔ یہہ سب صحیح ہے مگر تعلیم کی تدبیر تو ذرا مشکل ہے کیونکہ بعض اشخاص بہت برا سمجھتے ہین اور خلاف تہذیب گردانتے ہین اسلیئے ذرا مشکل بیچ مین حایل ہوتی ہے۔

بدیا سروپ جی۔ لیکن بعض اشخاص نے اپنی لڑکیون کو بھی پڑہانا شروع کر دیا ہے اسیطرح سے سب پڑہانے لگین گے۔ مگر ہان یہہ اہم کام ایکبارگی تو طے ہو نہین سکتا ہے۔ رفتہ رفتہ جیسا آپ چاہتے ہین ویسا ہی ہو جاوے گا۔

بدیا ساگر جی۔ خیر بھئی خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

بدیا سروپ جی۔ بھئی چلوگے کہ نہین۔

بدیا ساگر جی۔ چلو۔ بندگی بھائی رگھو جی اب جاتے ہین۔

بدیا ساگر جی اور بدیا سروپ جی اپنے اپنے مکان پر تشریف لے گئے۔ رگھو جی آرام کرنے گئے۔ دوسرے دن چار بجے دن کے (اسمین جو غلطی نہین ہے) ایک خط آگرہ سے بنام دھنپت رام جی آیا۔

دھنپت رام جی۔ ہین خیر تو ہے میوہ رام جی کا خط کیون آیا۔ ! خط کو پڑہ کر مارے خوشی کے پھولے نہ سمائے۔

دیبی جی۔ کسکا خط ہے۔

دھنپت رام جی۔ آگرہ سے میوہ رام جی کا ہے۔ لکھا ہے کہ (ہمنے لڑکی آپکو دی) جیت بدی دشمی کو رسم تواک ہوگا۔ اور حیان خینین لکھی ہے۔

دیبی جی۔ ہان لو۔ صبح سے کوا ٹائین ٹائین کر رہا تھا۔ مین کہتی تھی کوئی نہ کوئی آئیگا خط آیا نہ۔ خیر بھگوان سرخروئی سے شادی کر دے۔ بھئی دیکھو اب مجھ کسی بات مین کنا جو میرا جی چاہے گا وہ مین خرچ کرون گی۔

بواجی ۔ ارے تو جی کی دودھ مان) دیبی جی تمکو مبارک ہو ۔ تمنے کبھی اور کیا کھایا کہ کڑے ہاتھون کے تجھے بنوا دونگی سو بھول نجانا ۔

دیبی جی ۔ بوا ہنین بھلا کبھی بھولونگی کیا ۔ اچھا جا تو حلوائی سے کہہ دے کہ دو من دودھ کل ۔۔۔ اس شیوالے مین چڑھایا جائیگا ۔ مینے نذر کی تھی ہے ۔ اور باقی دودھ چاول ملا کر تو ون کو کھلاؤنگی ۔

دھنپت رام جی ۔ اب دشمی کو کے دن ہین ۔

دیبی جی ۔ اب دشمی کو کے دن ہون گے ۔ ۸ دن اور ہون گے ۔

دیبی جی ۔ تو اک کے دن دعوت کرنی چاہیے ۔

دھنپت رام جی ۔ ہان ہان دعوت تو ہووے ہی گی ۔ کل مین فرد تیار کر لونگا ناچ بھی ہونا ضرور ہے ۔ ناچ والون کو بھی کل بیعانہ دیدیا جاے گا ۔

دیبی جی ۔ ہان اور کیا ۔ میرے نزدیک باہر مردانہ مین رہس ہوا ور زنانہ مین ڈومنیان بلائی جائین ۔

بواجی ۔ کبھی مین باتن سبھا کرونگی ۔

دیبی جی ۔ بیٹھیہ تو کیا کرے گی ہم تو کرتے ہین ۔

بواجی ۔ کیون مین کیون نہ کرون آج بھگوان نے یہہ دن کھایا ہے ۔ مین نے ہاتھون بیچے رگھو کو کھلایا ہے ۔ تم اسمین دخل نہ دو ۔

دیبی جی ۔ اچھا بہنی جو تیرا جی چاہے سو کر ۔ مین آج کے دن منع نہین کرتی ۔

بواجی ۔ بڑے مہاراج جی (دھنپت رام جی) جب تم رہس کو بیعانہ دو گے تو یہہ میرا ایک روپیہ باتن سبھا کا بیعانہ بھی دینا ۔

دھنپت رام جی ۔ تو اب تین تین ناچ ہونگے ۔ ہان جب کھانیکو کیا بنیگا ۔ باقی آیندہ

رانی کی کہانی کا بقیہ مندرجہ صفحہ ۳۴۲ لغایت ۳۴۳ مراسلہ نمبر ۹ بابت ماہ جنوری ۱۸۸۱ء

غرض ماگھ کے مہینہ مین بہ کمال زور و شور تیسری لڑکی کی شادی بھی چھٹے برس کی عمر مین ہو گئی ۔

سبھون سے باپ تو [illegible] مین پریشان اور سرگردان نہ آمد کوڑی کی نہین گہر کا روپیہ سب خرچ ہوا جاتا ہے انجام [illegible] کا کیا ہوتا ہے اور اونکی والدہ اس دہن مین کہ چوتھی پوتی کی شادی ہوتی نہین جلدی سے کرون اور بہو کی پیٹہ ہاتھون سے لے آؤن ۔

ایک روز سب گہر مین بیٹہے ہوئے تھے کہ چپراسی تار برقی کا لفافہ لایا ۔ تار کا نام سنتے ہی سب کے ہوش جاتے رہے ۔ لفافہ جو کہولا اور پڑہا گیا تو معلوم ہوا کہ دامادکی طبیعت نصیب اعدا بہت علیل ہے نہ [illegible] پر یشانی چہاگئی سبھون کی طبیعت فکر مین پڑگئی ۔ کہانا پینا تمسنا اور لنا حرام ہوگیا ۔ ہر لحظہ اور ساعت یہ مشیر ہے سب لوگ دعا مانگنے لگے اور کہنے لگے ایسے وقت [illegible] مین سوا اوسکے فضل کے اور کون مدد دیسکتا ہے ۔ نہ تان کام آتی ہین نہ [illegible] کی سبیل نہ برات نہ آرایش اور آتشبازی یہہ سب دو دن کی نمائشین ختم ہو گئین لیکن افسوس اپنی کج رائی اور حماقت پر باقی رہ گیا ۔ اب ہر شخص کی ہوش درست ہوگئے ہر شخص اسی فکر مین پڑا کہ پر میشر کیون ہم سے خفا ہے ۔ خفا کیون نہ جب ہم سے فعال ایسے حماقت کے ہون تو اوسکا عتاب ہر وقت موجود ہے ۔ گہر بہرنے اب سکوت سا اختیار کیا گویا اپنے افعال پر ندامت کا اظہار کیا اور منتظر اس بات کے رہے کہ جلد پر میشر اوسکی صحت کی بہیجے ۔ فی الفور اوسکی طبیعت کا حال بذریعہ تار برقی کے دریافت کرایا ایک روز ودیا ساگر جی تشریف لائے اور گنگا سروپ کی تعلیم کی نسبت اونکے والد سے یون فرمانے لگے ۔

ودیا ساگر جی ۔ ارے میان تمکو اپنے صاحبزادہ کی تعلیم کی بھی کچھ فکر ہے ۔ یہی دن اوسکے لکہنے پڑہنے کے ہین اور تم اوسکی عمر یون برباد کرتے ہو ۔ مین اسکے اطوار اچہے نہین پاتا ۔ مدرسہ سے بہاگ کے پہرون نالایق رذیل لڑکون کے ساتھ کوچہ گردی مین رہتا ہے ۔ مینے سنا ہے کہ نشہ بھی پیتا ہے ۔ کل مینے اوسکا سبق سنا تھا ایک حرف یاد نہ تہا ۔ اگر ابھی سے اسکا یہہ حال اور آپ کی نگرانی کی یہی صورت ہے تو لڑکا دکوڑی کا ہو جاویگا ۔ [illegible] قسم کی بدافعالی مین طاق ہو جائیگا ۔ آپ کو ہر طرح سے بفضل ایزدی فارغ البالی ہے اگر مدرسہ کی تعلیم ناقص ہے تو ایک لایق انگریزی دان نوکر رکھ لیجیے یا کسی کالج مین بہیج دیجیے کہ وہان جاکر پڑہے ۔

گنگا سروپ کے والد بزرگوار ۔ بہائی صاحب کیا عرض کرون ۔ ان عورتون

کے لاڈ اور پیار نے اس لڑکے کی یہہ نوبت پہونچائی ہے۔ اگر کہین کچہہ تنبیہ کیجاتی ہے تو والدہ صاحبہ بگڑ جاتی ہین۔ میری بہی یہی تجویز تہی کہ اسکو لاہور کالج بہیجدون مگر گہر مین کوئی اسکی مفارقت گوارا نہین کرتا۔ اگر سب گہر کو بہیجدون تو مضائقہ نہین۔ الا آپ جانتے ہین کہ اندنون نہیا زیربار ہو رہا ہون کہ اسقدر خرچ کثیر کا متحمل نہین ہو سکتا۔ اور اب پانچ چہہ مہینے مین اسکی شادی بہی درپیش ہے۔ وہ ایک اور خرچ عظیم ہے۔

دیا ساگر جی۔ تو کیا آپ تعلیم کو مقدم شادی سے نہین خیال کرتے۔ جناب پہلے اسکی تعلیم و تربیت کی فکر کیجیے کہ جس سے آپ کی نامآوری آیندہ کو قایم رہے بلکہ یوماً فیوماً زیادہ ہو اور اسکی عمر باسایش تمام بسر ہو۔ اگر خدانخواستہ لڑکا نالایق اور ناہموار نکلا تو شادیون مین ہزار ہا روپیہ فضول خرچ کرنے سے ہرگز نامآوری قایم نہین رہ سکتی۔

اگر بیس برس کی عمر مین بعد تکمیل علوم کے آپ صاحبزادہ کی شادی کرین گے تو کوئی قباحت کی بات نہین ہے بلکہ سراسر مفید ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ ہم لوگ اول تعلیم و تربیت کی تو فکر نہین کرتے جس سے لڑکے کی ساری عمر آرام اور آسایش سے بسر ہو۔ بزرگونکا نام روشن ہو۔ ساری دنیا کے فرایض کو تو ہم بہول گئے فقط شادی کا ایک خیال رہ گیا ہے۔ اسی کو سب پر مقدم سمجہہ لیا ہے کہ کسیطرح جلد ہی شادی ہوجاے لڑکا ناشایستہ اور نالایق اور ناہموار ہو۔ بلا سے مگر ہم تو اس شادی کے خیالی فرض سے سبکدوش ہو جائین۔ بہائی صاحب والدین کے ذمہ لڑکے کا گیتون یعنی زنا۔ بندی اور اسکو دینی اور دنیوی علوم و فنون کی معقول تعلیم دینا فرض ہے۔ شادی کرنا کچہہ فرض نہین ہے ہان لڑکی کی شادی کردینا البتہ فرض ہے مگر اوس لڑکے سے جو بڈہا یا وان گن وان پیوتر ہو۔ اگر آپ معقول کے قایل نہین اور منقولات ہی کو مقدم جانتے اور اوسی کو مانتے ہین تو از روے شاستر برہمن کے لیے اول علوم کا عالم ہونا ضرور ہے۔ بدون تکمیل علوم کے شادی کرنا جائز نہین جب مان باپ لڑکے کو ہر طرح عالم اور لایق دیکہین یعنی بعد تکمیل علم و درستی عقل و اخلاق اوسکی شادی کرادین۔ میری راے ہرگز نہین ہے کہ آپ اس لڑکے کی شادی ابہی کرین۔ اول آپ اسکی تربیت اور تعلیم کا خیال کیجیے اور صرف مین اصلا دریغ نہ کیجیے اور ہر طرح سے نگرانی کے ساتہہ اسکو صرف اوقات مین ایسی آسانی دیجیے کہ وہ جی لگاکر پڑہے کبہی کسی ہوئی اور بے راہہ روی سے گرد نجائے۔ باقی آیندہ

زدہلی۔ ۲۵۔ فروری ۱۸۸۱ء

قطعات تاریخ وفات پنڈت کشن نراین صاحب زر چوب تصنیف پنڈت شیوناتھہ صاحب کول متخلص بہ منتظر پرایوٹ سکرٹری مہاراجہ صاحب بہادر جموں و کشمیر

عیسوی

ہزار حیف بدر دِل زجہان جانب جنان شد قہر
نوشت منتظر این سال آن نکو اعمال
ہزار حیف کہ در دم
بسبت ختّۂ دہر ۱۹۳۰ء

بکرمی

چون کرد وداع کشن نراین
زین غم دل دوستانش بشکست
ہمت زسرِ الم نوشتم
افسوس زدنیا رخت بربست ۱۹۳۰

قطعات تاریخ وفات پنڈت سوج بھان صاحب گرداپون تصنیف پنڈت شیوناتھہ صاحب کول متخلص بہ منتظر پرایوٹ سکرٹری مہاراجہ صاحب بہادر جموں و کشمیر

بکرمی

نوجوان مرد ہائے سوج بھان
آرزو ہا بدل ربود افسوس
منتظر سالِ رحلتش این گفت
مرضِ سل ستم نمود افسوس ۱۸۷

عیسوی

مردِ سوج بھان در عین شباب
حسرتا رد انہزار افسوس وائے
منتظر سالِ وصالش این نوشت
نوجوان بگذشت ۱۹۳۰ء سوج بہان ہائے

راقم پنڈت شیوناتھ کول منتظر

معنی الفاظ دیوان حافظ بعلم صوفیہ مؤلفہ پنڈت شیوناتھہ صاحب عرف کول متخلص بہ منتظر پرایوٹ سکرٹری مہاراجہ صاحب بہادر جموں و کشمیر

ردیف (ب)

بر	صفت ربوبیت را گویند که درمیان محب و محبوب باشد
بازو	اشارت الهی را گویند
باده	عشق را گویند وقتیکه بموصوف باشد بحسب مذاق
بامداد	مقام نشستن احوال را گویند
بیابان	وقایع طریق را گویند
بدل	عدول از چیزے را گویند
بوستان	محل کشادگی مشاهده است نتیجه باطن را گویند که در دل پیدا آید از روح
بنفشه	تفکرے را گویند که قوت ادراک بیان کاآید
باران	نزول فیض را گویند
بوسه	استعداد قبول کیفیت کلام را گویند و معنی کلام را نیز
بام	محل تجلی را گویند
بیماری	انفراح دل را گویند
بینوائی	ناتوانی را گویند
بیداری	ظهور انوار فیض الهی را گویند
بندگی	مقام و عالم تکلف

(ت)

تونگری	حضور جمیع کمالات را گویند
ترکتاز	جذبهٔ الهی را گویند که بواسطه سلوک اعمال مقدم باشد
تاراج	سبب اختیار سالک را گویند در جمیع احوال
تاب زلف	کتمان اسرار الهی را گویند
تیر غمزه	رد کردن اعمال عبادت را گویند
تیر مژه	اهمال نا کردن سالک را گویند
ترسا	معنی حقیقت را گویند وقتیکه عظیم دقیق باشد
ترسابچه	تفکر حقیقت معنی را گویند
ترس	یاد کردن مقام تفرقه را گویند

توبہ	بازگشتن از چیزے ناقص
ترک	تدبیر اجتماع خود را گویند
تابستان	مقام معرفت را گویند
ترانہ	آئین محبت را گویند -

باقی آئندہ

اخبار قومی

الہ آباد - پنڈت پرانکشن صاحب کول کے صاحبزادہ کی زنار بندی بخیر و خوبی ہوگئی جملہ ارباب قوم کو پنڈت صاحب موصوف کا شکرگذار ہونا چاہیئے کہ پنڈت صاحب نے آرایش اور آتشبازی وغیرہ امور فضول اور صرف عام سے اجتناب کیا -

ایضاً - پنڈت مہاراج نراین صاحب شیوپوری اور پنڈت کاشی پرشاد صاحب مکھیا سررشتہ دار صدر راجپوتانہ سے تشریف لائے -

امرتسر - ۰۰ - فروری سنہء کو پنڈت شیو پرشاد صاحب ٹالی کی صاحبزادی کی شادی کتخدائی پنڈت [illegible] صاحب ساکن کشمیر سے ہوگئی -

ایضاً - آخر فروری سنہء میں پنڈت بہاری لال صاحب کچلو جوڈشل اسسٹنٹ کمشنر بہادر مع عیال و اطفال و عزیز و اقارب بضرورت شادی صاحبزادہ پنڈت منوہر لال صاحب تحصیلدار پسر کلان پنڈت صاحب ممدوح دہلی گئے - اور پنڈت ہرکشن صاحب اور ان کے فرزند جو کانپور گئے تھے وہ بھی دہلی میں گئے ہیں اور پنڈت پریم ناتھ صاحب اور پنڈت ہرکشن صاحب بھی دہلی گئے -

ایضاً - پنڈت جیالال صاحب بقایا نے امتحان تحصیلداری کا پاس کیا ہے اور نام انکا رجسٹر امیدواران تحصیلداری میں درج ہوا - امید ہے کہ جلد تحصیلدار ہوجاینگے حکام انکی لیاقت اور صداقت سے نہایت رضامند ہیں -

ایضاً - پنڈت جیالال صاحب بقایا نے رخصت تین یوم کی واسطے لانے اپنی دختر کی ہے

اور پنڈت [illegible] ناتھ صاحب کول [illegible] اعلیٰ باقی نویس شاہ پور جو [illegible] ماہواری پاتے ہین راول پنڈی سے اپنی [illegible] تک بھیجا گیا گئے۔

بھرت پور۔ پنڈت جوالا ناتھ صاحب زتشی بعد الفراغ شادی نبیرہ خود مع عروس نو بخیریت تمام بھرت پور مین واپس تشریف لائے۔

ایضاً۔ پنڈت رادہا کشن صاحب سپرو ڈپٹی کلکٹر بہادر مظفرنگر مع تمامی کہہ و مہ خانہ واسطے شرکت جشن زنار بندی نواسہ خود یعنی صاحبزادہ پنڈت نندلال صاحب کول اتل یہان تشریف لائے۔

ایضاً بدر لتلکنؤ پنڈت سبہ لال صاحب کول اتل تقریب زنار بندی صاحبزادگان پنڈت نندلال صاحب کول اتل اور پنڈت بشن لال صاحب بخیر و خوبی ہوگئی۔ اور یہہ بات قابل مشکوری مدار باب قوم آپ کی جانب سے ظہور مین آئی کہ بروز برات آرایش اور آتشبازی وغیرہ اشیاء سے بغرض فضول کو آپ کے ہان دخل نہ تھا صرف تھوڑے مہتاب واسطے روشنی کے تھے مگر غارت ہونے والی چیز بالکل نہ تھی۔ بچون کے شادی بیاہ مین اونکے والدین کس شوق و تکلف سے سامان کرتے ہین اور وہ ایسا سعید وقت ہوتا ہے کہ الفاظ بدشگونی کا زبان پر آنا نہایت ہی ناگوار ہوتا ہے اچھے اچھے شگون دیکھے جاتے ہین۔ مگر یہ نہایت حیرت اور افسوس کی بات ہے کہ برات مین سامان اس قسم کا کیا جاتا ہے کہ جسکے قدمون سے غارت ہونا لگا ہوا ہے اور برات مکان پر پہونچی مین خوشی کا وقت آیا اور مکان مین آواز غل آئی کہ برات لٹ گئی۔ الحمد للہ کہ پنڈت صاحب نے اس فضول اور منحوس سامان برات ہی کو متروک فرما کے سب کو مشکور فرمایا۔

ایضاً۔ پنڈت جگناتھ صاحب کنزرو آگرہ سے اور پنڈت جانکی ناتھ صاحب مدان اجمیر سے بخانہ پنڈت جیالال صاحب برائے شرکت شادی زنار بندی تشریف لائے تھے۔

ایضاً ۱۹۔ فروری [illegible]ء کو جناب پنڈت جیالال صاحب کے ہان تبقریب ولادت پوتہ کے دعوت برادری کی ہوئی۔

ایضاً۔ ۲۱۔ فروری [illegible]ء کو پنڈت رادہا کشن صاحب عرف سپرو مظفرنگر تشریف لے گئے۔

ایضاً۔ ۲۲۔ فروری [illegible]ء کو بر لتحانہ جناب پنڈت جوالا ناتھ صاحب عرف زتشی تبقریب شادی کتخدائی پوتہ کے جو بمقام دہلی ۳۔ فروری [illegible] کو باصبیہ پنڈت درگا پرشاد صاحب عرف مشران [illegible] دعوت اصحاب قوم مقیم بھرت پور کی ہوئی۔

ایضاً ۔ پنڈت لالجی پرشاد صاحب عرف لنجو کے گھر مین بتاریخ ۹ فروری ۱۸۸۲ء فرزند ارجمند تولد ہوا ۔

ایضاً ۔ جو جو ارباب قوم اور گرو جی صاحبان واسطے شمول شادی کتخدائی بندی کے بخانۂ پنڈت جیالال صاحب کے آئے تھے بعد الفراغ کتخدائی اپنے اپنے مقامات پر تشریف لے گئے ۔

بھاولپور ۔ پنڈت دیا کشن صاحب غمخوار کی ترقی ڈپٹی انسپکٹری پر عہدہ دوم ڈیرہ اسمعیل خان سے درجۂ اول پر ہوئی اب پنڈت صاحب موصوف ۱۵۰ ماہوار پائینگے ۔

ایضاً ۔ پنڈت مہاراج کشن صاحب غمخوار رئیس ڈیرہ اسمعیل خان خلف رائے بہادر پنڈت دیا کشن صاحب غمخوار آنریری اسسٹنٹ کمشنر مرحوم مع جملہ خویش و اقارب اسر انجام کار خیر شادی خود مقام بھاولپور مع الخیر بتاریخ ۲۵ جنوری ۱۸۸۲ء پہونچ گئے ۔

ایضاً ۔ پنڈت جواہرلال صاحب منشی واسطے شرکت کار خیر مسطور مقام خیرپور ریاست قبتہ سے تشریف لائے اور بعد ہونے شادی مسطور کو واپس اپنے قیامگاہ پر تشریف لے گئے ۔

ایضاً ۔ مہاراج بنسی دہر جی گرو عرف وامو اور مہاراج لچھمی نراین جی گرو واسطے پوجا کار خیر مذکور کے لاہور سے تشریف لائے ۔

ایضاً ۔ بتاریخ ۲ فروری ۱۸۸۲ء روز چہار شنبہ شادی کتخدائی پنڈت مہاراج کشن صاحب غمخوار کی بخیر وخوبی ہوگئی اور اس بارات مین مصارف بیسود اور مصرف عام آرائش اور آتشبازی کی فضولی سے اجتناب رہا ۔ شکریہ اسکا جہانتک ادا ہو بجا ہے ۔

ایضاً ۔ بتاریخ ۱۲ فروری ۱۸۸۲ء روز یکشنبہ جملہ صاحبان بعد فراغت کار خیر شادی کتخدائی مذکور کے تشریف لے گئے اور وہان سے ڈیرہ اسمعیل خان جانیکا ارادہ ہے ۔

پرتاب گڈہ اودہ ۔ پنڈت راج نراین صاحب کول بنارس تشریف لے گئے ۔ پنڈت صاحب موصوف نے دو مہینہ کی رخصت لی ہے ۔ اس درمیان مین انکی تزویج کی تقریب ہوگی ۔

ایضاً ۔ پنڈت کدار ناتھ صاحب کھل بی اے جو الہ آباد سے بعد دینے امتحان وکالت ہائی کورٹ الہ آباد کے بنارس تشریف لے گئے تھے واپس تشریف لائے ۔

ایضاً ۔ پنڈت تربھون ناتھ صاحب سپرو چند روز کے واسطے الہ آباد گئے تھے ۔ آج تشریف لائے ۔

ایضاً - قبایل پنڈت بشمبر ناتھ صاحب جھلل کے بانس بریلی تشریف لیگئے
ایضاً - ۳ - فروری ۱۸۸۱ء بسنت پنچمی کو ٹھاکر جی مہاراج و ساطان پورت مرسلہ پنڈت بشیشر شادصاحب پہلوان یہاں تشریف لائے اور مراسم تواک نسبت شادی کتخدائی دختر پنڈت کشوری لال جی لویہ ازجانب پنڈت صاحب ممدوح بجانہ پنڈت بشمبر صاحب بسیرو بخیر دخوبی ادا ہوئے -

جے پور - ۲ فروری ۱۸۸۱ء کو پنڈت بیجناتھ صاحب پونچ قبایل کو پنڈت بشمبر ناتھ صاحب ناظم کے پاس بمقام سانبھر پہونچا کر یہاں آئے اور بمکان پنڈت مادہو پرشاد صاحب کے مقیم ہو کر تا بتاریخ ۱۳ ماہ فروری ۱۸۸۱ء بمقام ۔۔۔ گئے -

ایضاً - ۸ فروری ۱۸۸۱ء کو پنڈت نانکچند صاحب تھانہ دار دہلی سے بعد انفراغ شادی دختر پنڈت کشن لال صاحب واپس آکر بعد قیام دو یوم اپنے تھانہ تو ڈو رائے سنگھ کو تشریف لے گئے -

ایضاً - ۱۲ - فروری ۱۸۸۱ء کو پنڈت جے ناتھ صاحب خلف بسنابق دیوان پنڈت تی لال صاحب جھلل دہلی سے واپس آئے -

ایضاً - ۱۳ - فروری ۱۸۸۱ء کو والدہ پنڈت کشن لال صاحب جھلل و اہلخانہ پنڈت شیام سندر صاحب تکلو اور اہلیہ مہاراج ٹھاکر پرشاد جی گرو اور زوجہ پنڈت برجناتھ صاحب کو بہراہی پنڈت برجناتھ صاحب کو مع الخیر جشن شادی دختر پنڈت کشن لال صاحب سے فارغ ہو کر جے پور میں واپس آئیں -

ایضاً - پنڈت بیجناتھ صاحب راول بقصد روانگی بھیلواڑہ کے الور سے آئے دو ایک دن یہاں رہ کر بھیلواڑہ کو تشریف لے گئے -

دہلی - ۲۹ - جنوری ۱۸۸۱ء کو پنڈت بشمبر ناتھ صاحب خلف پنڈت جوالا ناتھ صاحب مہاراجہ مع برادر خورد بعد ایام تعطیل اپنی جاکری پر روانہ جے پور ہوئے -

ایضاً - ۲۹ جنوری ۱۸۸۱ء کو مہاراج بشمبر ناتھ جی گبولا ہور سے وارد دہلی ہوئے -

ایضاً - ۳۱ - جنوری ۱۸۸۱ء کو پنڈت بیکنٹھ پرشاد صاحب مع اہلیہ وکیلانہ جو دہرا ئے شمول شادی کتخدائی پسر پنڈت جوالا ناتھ صاحب تشتی لاہور سے آئے -

ایضاً - ۲ - فروری ۱۸۸۱ء کو شادی کتخدائی پنڈت بشمبر ناتھ صاحب صاحبزادہ پنڈت درگا پرشاد

صاحب مشران پنڈت کشن لال صاحب ٹھٹھل کی صاحبزادی سے بخیر و خوبی ہوگئی۔

ایضاً۔ ۳۔ فروری سنہ ء کو شادی کتخدائی نبیرہ پنڈت جوالا ناتھ صاحب زتشی پنڈت درگا پرشاد صاحب مشران کی صاحبزادی سے بخیر و خوبی ہوگئی۔

ایضاً۔ ۴۔ فروری سنہ ء کو برات شادی زنار بندی صاحبزادگان پنڈت کشن لال صاحب ٹھٹھل بخیر و خوبی ہوگئی۔ اس برات میں آرایش و آتشبازی موقوفوں اور مضر عام و خلاف تہذیب سے اجتناب رہا۔ نیکی اسکا مبالغہ تک ادا ہو جائے۔

ایضاً۔ ۹۔ فروری سنہ ء کو پنڈت درگا پرشاد صاحب مشران بعد انصرام شادی کتخدائی فرزند دختر صاحبزادی خود واپس الہ آباد تشریف لے گئے۔

ایضاً۔ ۱۱۔ فروری سنہ ء کو پنڈت راج ناتھ صاحب بتقریب شمول شادی زنار بندی حسب طلب پوتے خود دہرہ دون بھرت پور گئے۔

ایضاً۔ ۱۲۔ فروری سنہ ء کو پنڈت جوالا ناتھ صاحب زتشی بعد فراغ شادی نبیرہ خود دھولپور تشریف لے گئے۔

ایضاً۔ پنڈت کالکا پرشاد صاحب مع اہلیہ خود واپس لاہور تشریف لے گئے اور کپلیٹ کو برائے شمول شادی کتخدائی نبیرہ پنڈت بہاری لال صاحب کچلو دہلی میں بخانہ پنڈت تج نرائن صاحب گنجور ماموں صاحب عزیزہ کے چھوڑ گئے۔ لیکن صاحبزادہ خورد عزیزہ موصوفہ کو اسی روز بخار شروع ہوا اور بعد چار پانچ روز کے چیچک نمایاں ہوئی اور ایک ہفتہ تک عزیز خورد سال کی طبیعت نہایت علیل رہی مگر اب بفضل الہی ہے۔

ایضاً۔ ۱۴۔ فروری سنہ ء کو پنڈت گوپی ناتھ صاحب برادر خورد پنڈت درگا پرشاد صاحب مشران مع عزیزان بعد فراغ شادی برادر زادہ روانہ لکھنؤ ہوئے۔

ایضاً۔ پنڈت پردمن کشن صاحب خلف پنڈت بہاری لال صاحب کچلو امرتسر سے واسطے انصرام شادی برادر زادہ کے تشریف لائے۔

ایضاً۔ ۱۳۔ فروری سنہ ء کو پنڈت شام نرائن صاحب عرف ریہ لجان مع متعلقان خود لکھنؤ سے واسطے انصرام شادی کتخدائی صاحبزادی خود دہلی میں تشریف لائے اور بہ مکان پنڈت شیو نرائن صاحب کاک سکونت پذیر ہوئے۔

ایضاً۔ ۱۷۔ فروری سنہ ء کو پنڈت پیارے لال صاحب لقبا یا جو کہ بنوں گئے تھے وہ واپس

پہونچے اور ۱۹ - فروری [illegible]ء کو روانہ بھاولپور ہوئے -
ایضاً - ۱۸ - فروری [illegible]ء کو پنڈت ہرکشن صاحب عرف کچلو صاحبزادہ پنڈت بہاری لال صاحب کچلو امرتسر سے اور پنڈت جے نرائن صاحب کچلو مظفر نگر سے رونق افروز دہلی ہوئے - اور مکان زینت محل واقع لال چاہ مین قیام فرمایا -
ایضاً - ۱۹ - فروری [illegible]ء کو پنڈت کالکا پرشاد صاحب کچلو مع متعلقان بعد انصرام شادی نواسہ خود بخیریت تمام کانپور سے دہلی مین پہونچے اور دو روز قیام فرما کر روانہ میرٹھ ہوئے اور متعلقان کو دہلی مین چھوڑا -
ایضاً - ۱۹ - فروری [illegible]ء کو پنڈت ہرکشن صاحب مہتمم اسٹیشن پولیس بخیت گڈہ ضلع میرٹھ بضرورت کار دہلی مین آئے اور اوسی روز واپس تشریف لے گئے -
ایضاً - پنڈت دیبی سہائے صاحب عرف پیرو جو برای شرکت شادی ناربندی صاحبزادگان پنڈت جیالال صاحب واتل جھبوہ گئے تھے بخیریت ۱۵ - فروری [illegible]ء کو پہونچے -
ایضاً - ۲۴ - فروری [illegible]ء کو متعلقان پنڈت بشمبر ناتھ صاحب عرف صاحب بتقریب شمول شادی نواسی خود الہ آباد سے پہونچے اور بمکان پنڈت بشن نرائن صاحب ہاکچر معروف مکان شادیخانہ اور پنڈت دینا ناتھ صاحب مدن مین سکونت پذیر ہوئے -
ایضاً - ۲۴ - فروری [illegible]ء کو پنڈت بیجناتھ صاحب کچلو بھی امرتسر سے تشریف لائے اور بمکان زینت محل فروکش ہوئے -
ایضاً - ۲۳ - فروری [illegible]ء کو بوصول خط معلوم ہوا کہ ۱۹ - فروری [illegible]ء کو والدہ پنڈت مرنا تھ صاحب تشی نے بمقام تلام حیدر و بیمار ہو کر وفات پائی - مرحومہ سکینہ پاس کی تھی سکا سخت رنج و الم ہوا -
ایضاً - ۲۴ - فروری [illegible]ء کو پنڈت بہاری لال صاحب کچلو ڈپٹی اسسٹنٹ کرنال بضرورت انصرام شادی کتخدائی نبیرہ خود رونق افروز دہلی بمکان زینت محل ہوئے اور اسی شب کو پنڈت سیتل پرشاد صاحب کچلو جھبلا ہری مظفر نگر سے واسطے شمول شادی کتخدائی مسطور بخیریت پہونچ گئے -
دیواس - ۳ - فروری [illegible]ء کو جناب پنڈت سروپ نرائن صاحب ہاکچر ڈپٹی بھیں بخیف ایجنٹ و پولیٹیکل اسسٹنٹ کی دو صاحبزادون کی تقریب سوتراشی بمقام اندور ہوئی اس تقریب مین بدالہ صاحب پنڈت کالکا پرشاد صاحب لنگہ میرنشی ناسٹ دیواس مع خورد و کلان کے اندور تشریف لے گئیں

اور ڈپٹی صاحب بہادر ممدوح لاٹ صاحب سے ملاقات کے بعد پنڈت لکا پرشاد صاحب لنگر بھی اندر تشریف لے گئے۔

سلطان پور۔ راے پنڈت کشن لال رینہ سکھیا اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر بوجہ سرگباش ہونے خانہ پنڈت موتی لال صاحب اینو والد کے بحصول رخصت ایکماہ کے متھرا جی تشریف لے گئے تھے ۱۰ فروری ۱۸۹۳ء کو اپنے کام پر واپس آئے۔

ایضاً۔ پنڈت روپ نراین صاحب تنخواہ جو انٹرنس کے درجہ اعلیٰ مین کامیاب ہوے تھے اونکا وظیفہ بھی سرکار سے مقرر ہوا اور اب یہان کے اسکول سے انعامات وغیرہ پاکر واسطے پڑھنے ایف اے کلاس کے لکھنؤ گئے ایشر شل امتحان انٹرنس آل مین بھی اونکو کامیاب کرے اور آیندہ کامیاب کرتا رہے۔

ایضاً۔ پنڈت رام ناتھ صاحب تنخواہ پسر پنڈت گوپی ناتھ صاحب تنخواہ ماسٹر اسکول سلطانپور امسال درجہ چہارم ضلع اسکول سے مڈل کلاس مین اور پنڈت دوارکا ناتھ صاحب تنخواہ پسر پنڈت کیشو ناتھ صاحب تنخواہ مرحوم نے بھی بشرح ایضاً اور پنڈت رنجن ناتھ صاحب صاحبزادہ پنڈت تبیشر پرشاد صاحب پھلوان نے درجہ ششم سے ہفتم مین اور پنڈت راج کشن صاحب مدن نے بھی بشرح ایضاً ترقی پائی اور نیز انعامات سرکاری ان صاحبزادون نے حاصل کیے۔

ایضاً۔ پنڈت لچھمی نراین صاحب منشی ایمٹھی سے یہان تشریف لائے تھے اور اب بحصول رخصت یکماہ واسطے انصرام شادی ہمشیرہ خانہ اپنی کے فیض آباد گئے۔

ایضاً۔ پنڈت داسو دہر صاحب والد پنڈت کیلاس ناتھ صاحب سررشتہ دار محکمہ کورٹ سلطانپور بالفعل بنارس سے یہان تشریف لائے ہین۔

ایضاً۔ پنڈت گوپی ناتھ صاحب ماسٹر بحصول رخصت دو ہفتہ بغرض شرکت تاریخ بندی برادر زادہ اپنے کے مع جمیع عزیزان خاندانی کے لکھنؤ گئے ہین۔

شاہ پورہ راجپوتانہ۔ پنڈت شام لال صاحب منشی تحصیلدار ریٹیوری بحصول رخصت لکھنؤ گئے۔

ایضاً۔ پنڈت گوری شنکر صاحب راول معتمد راج میواڑ متعلقہ بندوبست اور پنڈت بشمبر ناتھ صاحب راز دان منشی محکمہ بندوبست مقامی بھیلواڑہ بکار خود یہان آئے اور واپس گئے

ایضاً۔ مہاراج چند پنسرجی گرد منصرم باغ و تعمیر حسب الطلب پنڈت گوری شنکر صاحب راول و انکے خوشدامن صاحبہ کی برسی کرانے ماہ فروری ۱۸۹۳ء کی نوین کو یہان سے بھیلواڑہ گئے

اور ۱۴ فروری ۱۸۸۰ء کو بعد فراغ برسی واپس آئے اور بضرورت خود رخصت لیکر سترہ فروری ۱۸۸۰ء کو لکھنؤ اپنے گھر تشریف لے گئے۔

ایضاً - پنڈت گنگادہر صاحب لنگر کو توال شاہجہانپور بضرورت خود رخصت لیکر ۱۰ فروری ۱۸۸۰ء کو ہردوار وغیرہ گئے اور والدہ کے ساتھ لیکر پنڈت پیارے کشن صاحب اپنی سرکار بمقام آگرہ

ایضاً - پنڈت پیارے کشن صاحب ڈپٹی کلکٹر چھولہ بضرورت خود کام ہموا سے یہان سے اور چند روز رہ کر واپس گئے۔

شملہ - پنڈت دہرم چند صاحب ہنڈو بعد اختتام ہونے ایام رخصت کے ۱۰ فروری ۱۸۸۰ء کو واپس شملہ مین داخل ہوئے - اثنائے راہ مین پٹیالہ - انبالہ - لودہیانہ - امرتسر - لاہور وغیرہ کی سیر کی -

علیگڈہ - ۵ - فروری ۱۸۸۰ء کو پنڈت اوتارکشن صاحب مراد آباد تشریف لے گئے - اور ۸ فروری ۱۸۸۰ء کو مراد آباد سے بلاری ہوتے ہوئے ۹ کو علیگڈہ واپس آئے اور دوسرے یوم علیگڈہ مین قیام کر کے ہاترس تشریف لے گئے -

ایضاً - ۱۲ - فروری ۱۸۸۰ء کو پنڈت جگت نرائن صاحب زاندار خاندان راجہ صاحب ہاترس کے واسطے شرکت شادی نواب صاحب کے بجنور تشریف لے گئے اور ۱۹ فروری ۱۸۸۰ء کو واپس تشریف لائے -

ایضاً - پنڈت کاشی پرشاد صاحب سکیا سررشتہ دار صدر بورڈ ہمراہ جناب **کالون صاحب** **سکل** حاکم صدر بورڈ بتقریب دورہ تشریف لائے اور ۱۰ - فروری ۱۸۸۰ء کو تشریف لے گئے -

ایضاً - ۱۷ - فروری ۱۸۸۰ء کو پنڈت امبکا پرشاد صاحب میر واصل منصفی ہاترس سرکاری کار سرکار یہان تشریف لائے اور اوسی روز واپس تشریف لے گئے -

ایضاً - پنڈت نرنجن ناتھ صاحب سب انسپکٹر پولیس سکندرہ راؤ ضلع علیگڈہ بوجہ مخالفت کے کسی شخص ساکن سکندرراؤ نے چند مقدمات بے بنیاد قایم کرا دیے تھے منجملہ انکے ایک مقدمہ مین پنڈت صاحب پر سو روپیہ جرمانہ ہو گیا اور دوسرا مقدمہ جو کہ اجلاس مسٹر **میولاک** صاحب بہادر جائینٹ مجسٹریٹ مین تھا اوسمین بوجہ عدم ثبوت سب انسپکٹر صاحب بری کیے گئے - صاحب موصوف نے جنکے اجلاس مین مقدمہ سابق پیش تھا بریت کی صاحب کمشنر بہادر کو رپورٹ کی تھی مگر کمشنر صاحب نے ازراہ منصفت بہ حکم ناطق فرمایا اور تبدیلی پنڈت صاحب کی ضلع بستی کو کر دی -

فتحپور ضلع نواب گنج بارہ بنکی اودھ - زنار بندی پنڈت منوہر ناتھ جی و پنڈت اوتار کشن ناتھ جی صاحبزادگان پنڈت رتن ناتھ صاحب ڈپٹی انسپکٹر اودھ اخبار او پنڈت پشمبر ناتھ صاحب وکیل عدالت دیوانی بخیر وخوبی ہوگئی - اس تقریب مین آرایش اور آتشبازی وغیرہ کا اسقدر فضول خرچ نہوا اور خیال رکھا گیا ہے - شکریہ اسکا جہانتک ادا ہوجاوے -

ایضاً - جو جو صاحب بیرون جات سے بضرورت شرکت جشن زنار بندی تشریف لائے تھے سب اپنے اپنے مقامات پر تشریف لے گئے -

ایضاً - پنڈت تیج نراین جی صاحب بسنتا دہ پنڈت بخت نراین صاحب مٹو کی نسبت شادی کتخدائی پنڈت سروپ نراین صاحب کول تحصیلدار اسٹیٹ ریاست گوالیار کی صاحبزادی سے قرار پائی اور مراسم لگن بذریعہ پنڈت سروپ نراین صاحب بذریعہ پنڈت رتن ناتھ صاحب ادا ہوئے -

ایضاً - مسماۃ لچھمی جو سابق مین پنڈت ششیشر ناتھ صاحب سبحی عرف منگل بابو صاحب کے یہان نوکر تھی اور اب پنڈت جواہر ناتھ صاحب منشی سرشتہ فتحپور کے یہان نوکر تھی اسکو بند کرکے ایک شخص محمود نامی باشندہ کے پنڈت جواہر ناتھ صاحب منشی نے موقوف کیا یہہ ایسی بدچلن اور بدچلن ہے کہ شرفا کے یہان کی آمد و رفت کے قابل نہین ہے لہذا بابت اطلاع قوم گذارش کیجاتی ہے تاکہ آیندہ کوئی صاحب قوم اسکو نوکر رکھکر یا اسکی آمد و رفت سے نقصان نہ اوٹھاوین - اکثر ارباب قوم اس سے واقف ہین لہذا حلیہ لکھنے کی کوئی ضرورت نہین ہے اسکے ساتھ دسمبر گیارہ برس کا ایک لڑکا بھی رہتا ہے -

کلکتہ - خوشی کا مقام ہے کہ پنڈت دوارکا ناتھ صاحب چکبست منصرم ہائی کورٹ کی ترقی بعہدہ جائنٹ کلرک ہائی کورٹ بتنخواہ ساڑھے تین سو ہوئی -

ایضاً - پنڈت پران ناتھ صاحب ایم اے سرستی بی ال وکیل ہائی کورٹ کلکتہ کے صاحبزادہ کی موترا شی بخیر وخوبی ہوگئی -

ایضاً - پنڈت سرکشن صاحب تکرو وکیل ملک اودھ بضرورت شرکت جشن موتراشی بعوض اُنکے صاحبزادہ پنڈت پران ناتھ صاحب ایم اے سرستی تشریف لائے تھے بعد فراغ جشن سرکار نے کلکتہ سے لکھنو تشریف لیگئے -

کرنال - پنڈت شام کشن صاحب اوکھل (خلف اصغر پنڈت پیارے کشن صاحب اوکھل سپرنٹنڈنٹ محکمہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کرنال) نے امتحان جماعت چہارم اپر پرائمری اسکول ضلع کرنال پاس کرکے جماعت پنجم مین ترقی پائی اب ارادہ ہے کہ امتحان جماعت پنجم کا بھی ماہ اپریل

مین پاس کرکے جماعت ششم حصہ اول مڈل مین داخل ہوے خدا تعالیٰ کامیاب کرے ۔
ایضاً ۔ پنڈت شام کشن صاحب خلف الصدق پنڈت پران کشن صاحب بوکھل جو بغرض شرکت
جشن شادی کتخدائی صاحبزادی پنڈت کشن لال صاحب کچلو دہلی تشریف لے گئے تھے دسوین
فروری [illegible] کو داخل کرنال ہوئے ۔
ایضاً ۔ پنڈت کشوری لال صاحب ہکو وکیل نواب صاحب بہاولپور بتقریب ڈیپوٹیشن وہمراہ
جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے یہان تشریف لائے تھے پنڈت پران کشن صاحب اوکھل نے
انکی دعوت کی تو پنڈت صاحب ممدوح نے دعوت قبول کرکے پنڈت پران کشن صاحب اوکھل کو شکور کیا ۔
ایضاً ۔ پنڈت اندر نراین صاحب خلف پنڈت سستیل پرشاد صاحب عرف کچلو کہ جو بتقریب
امیدواران عہدہ نائب تحصیلداری ہمراہ ڈپٹی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع کرنال ہین خدا اونکو
اونکی محنت و مشقت کا اجر دے اور کامیاب کرے ۔
ایضاً ۔ پنڈت بہاری لال صاحب کچلو جو ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ بہادر یہانسے ڈیرہ اسمٰعیل خانکو تبدیل ہوے
ایضاً ۔ پنڈت جیون رام صاحب کول سابق تحصیلدار حال پنشندار اور پنڈت مہاراج کشن
صاحب [illegible] جو ہوشیارپور تشریف لے گئے تھے بمقام کرنال اپنی نوکری پر تشریف لائے
ایضاً ۔ شکر ہے کہ بتقریب دورہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنڈت سری کشن صاحب کول تحصیلدار کیتھل و
پنڈت پران کشن صاحب اوکھل سوپرنٹنڈنٹ محکمہ ڈپٹی کمشنر بہادر اور پنڈت رادھا کشن صاحب
کول [illegible] پنڈت سری کشن صاحب کول تحصیلدار کیتھل امیدوار نائب تحصیلداری اور پنڈت
دھرم چند صاحب بشنوی جمعدار کیتھل اور پنڈت سری کشن صاحب لنگر جو بوجہ رشتہ داری پاس
تحصیلدار کیتھل قیام پذیر ہین وغیرہ اکثر اہل قوم ان دنون یہان جمع ہوا اور باہم خوب عہ تین پائین
ایضاً ۔ پنڈت گلاب رائے صاحب نبراتز انسپکٹر دہلی سے یہان تبدیل ہوکر مع عیال و
اطفال کے کرنال مین تشریف لائے ۔
ایضاً ۔ پنڈت جانکی ناتھ صاحب پڈر ومع ہمشیرہ صاحبہ و ہمشیرہ زادگان کے ہوشیارپور
سے بمقام کرنال تشریف لائے اور ایک روز پنڈت پران کشن صاحب اوکھل کے یہان قیام پذیر
رہ کر واسطے پہونچانے اپنی ہمشیرہ کے بمقام کیتھل تشریف لے گئے اور آج بتاریخ اکتیسوین
فروری [illegible] واپس آکر ۲۴ فروری [illegible] کو ہوشیارپور اپنے عہدہ نقل نویسی پر روانہ ہوے ۔
ایضاً ۔ پنڈت بال کشن صاحب خلف پنڈت پران کشن صاحب اوکھل جو بتقریب ملاقات

پانی پت تشریف لے گئے تھے بخیریت تمام واپس آئے۔

ایضاً - مہاراج گنیش گرو جی خلف [illegible] ہوئے ہندو [illegible] کشمیر [illegible] تبدیل پنڈت پیارے کشن صاحب اوکھل میں [illegible]

ایضاً - پنڈت کدار ناتھ صاحب لنگر [illegible] بندوبست [illegible] بندوبست دہلی تشریف لے گئے [illegible] بہت بڑے لایق اور [illegible] اور خلیق [illegible] یقین ہے کہ اب جلد کسی عہدۂ مستقل تحصیلداری پر ممتاز ہوں

ایضاً - پنڈت پرسن کشن جی [illegible] پنڈت بہاری لال صاحب [illegible] واسطے ملاقات اپنے والد ماجد کے امرتسر [illegible] تھے واپس [illegible]

ایضاً - مہاراج بہاری لال [illegible] واسطے [illegible] خوشدامن صاحبہ معہ پنڈت پیارے کشن صاحب [illegible] دہلی سے آگئے [illegible] انجام کار متعلقہ کے دہلی گئے۔

ایضاً - پنڈت [illegible] ناتھ صاحب اوکھل جو [illegible] پنجاب واسطے ملازمت ریل کے تشریف لے گئے تھے ریل کی نوکری [illegible] اپنے عہدہ [illegible] کلاس ضلع کرنال پر تشریف [illegible]

ایضاً - پنڈت [illegible] ناتھ صاحب اوکھل قایم مقام [illegible] سوم محکمہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کرنال مقرر ہوے۔

کانپور - پنڈت بشیشر ناتھ صاحب تکو کے صاحبزادہ اصغر کی شادی کتخدائی پنڈت ہردے نراین صاحب (خلف پنڈت رام نراین صاحب کول منصف) کی صاحبزادی سے بخیر و خوبی ہوگئی - پنڈت بشیشر ناتھ صاحب تکو نے [illegible] حتی الامکان رسم اور آتشبازی کی زیادتی پسند نہ فرمائی اور سوانگ بیٹھا رہ کی اکثر ناجائز اور مصارف عام فضولیوں سے بھی اجتناب فرمایا - برات بھی ایسے اچھے وقت پر سمدھیانہ پہونچی کہ سب ارباب قوم کو کھانے کے معمولی وقت پر گرما گرم کھانا نصیب ہوا - کھانا بے وقت کھانے سے جو صحت اور تندرستی کو نقصان پہونچتا ہے اوس سے سب کو نجات رہی تب ارباب قوم نے بھوک در وقت پہ بہ رغبت کھانا کھایا او ثنا خوان ہوے - شکر یہ ان سب باتونکا جبا [illegible] دا ہو بجا ہے - جو لوگ فضول باتون کے پیچھے پڑ کھانے کے وقت کا خیال نہین کرتے

اور بنوقت کھلا کر لوگون کی صحت کو نقصان پہونچاتے ہین وہ دوست نہین بلکہ صریح عداوت کرتے ہین ۔

ایضاً ۔ پنڈت شام نراین صاحب پنہ کے صاحبزادہ کی شادی کتخدائی پنڈت بشنیشر ناتھ صاحب ٹکبرو کی صاحبزادی سے بخیر و خوبی ہوگئی ۔ اسمین برات مین آتشبازی سے جو نوشہ کی سواری کا ہاتھی بگڑ کر بھاگا اور نوشہ رونے لگا تو اوسوقت کا انتشار بیان نہین ہو سکتا جب فیلبان کی لیاقت سے تھوڑی دور پر جاکر ہاتھی رکا اور راہ راست پر آیا تب انتشار اٹھہ دور ہوا اور سب نے شکریہ پنیشر کا ادا کیا ۔

ایضاً ۔ پنڈت شام نراین صاحب پنہ مع جملہ عزیز و اقارب کے بعد انفراغ شادی صاحبزادہ اپنے مقام پر تشریف لے گئے ۔

ایضاً ۔ پنڈت بشنیشر ناتھ صاحب ٹکرو بعد فراغ شادی صاحبزادہ کے مع عزیز و اقارب بضرورت شادی کتخدائی نبیرہ یعنے صاحبزادہ پنڈت دوارکا ناتھ صاحب خلف خود بمقام مین پوری تشریف لیگئے ۔

ایضاً ۔ پنڈت کالکا پرشاد صاحب کچلو سوپرنٹنڈنٹ بندوبست میرٹھ جو بضرورت شرکت شادی کتخدائی نواسہ خود یہان تشریف لائے تھے بعد فراغ شادی کے مع عزیزان بہان سے دہلی تشریف لے گئے اور دہلی سے میرٹھ تشریف لے گئے ۔

ایضاً ۔ جو جو صاحب برادری امرتسر و لاہور و دہلی و لکھنو و جاوڑہ و بھاولپور و بجنور و اکبرآباد و بانس بریلی و چھبرامؤ و فاضلکا و میرٹھ و آلور و فتحپور وغیرہ اکثر مقامات سے بغرض شرکت جشن شادی ہاے مصرحہ صدر کانپور آئے تھے سب صاحب بعد فراغ شادی اپنے اپنے مقامات پر واپس تشریف لے گئے ۔

لاہور ۔ بتاریخ ۳ فروری سنہ ء بوقت ۹ بجے ۵ منٹ صبح کے بخانہ پنڈت بالکرام صاحب کول ملازم سندہ پنجاب دہلی ریلوے دفتر اڈیٹر فرزند ارجمند تولد ہوا اور نام اوس نونہال کا پنڈت جیون لال رکھا گیا اور نیز پنڈت صاحب موصوف کی ترقی اول ماہ جنوری سنہ ء سے ۰ روپے سے ۰ تنخواہ ماہواری پر ہوئی ۔

ایضاً ۔ پنڈت گنگارام صاحب کول برادر پنڈت بالکرام صاحب کول کو جو کہ مادون ضلع کانگڑہ مین راجہ صاحب کلو کے اتالیق ہین بتاریخ ۳ فروری سنہ ء بتقریب شادی راجہ صاحب موصوف کے خلعت عطا ہوا ۔

ایضاً - پنڈت گوپی ناتھ صاحب گرٹو اڈیٹر اخبار متر بلاس ولد پنڈت مکند رام صاحب گرٹو مہتمم و مالک مطبع بتقریب شادی کتخدائی دختر نیک اختر (پونا رینہ) پنڈت صاحب اخبار گلدستہ پنڈت کشن لال صاحب مہتمم سابق پرائیوٹ سکرٹری مہاراجہ صاحب جے پور اسر پانچ ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو روانہ بطرف دہلی ہوئے اور چند روز وہاں مقیم رہ کر تا پنج ماہ فروری بخیر و خوبی لاہور پہونچ گئے -

ایضاً - پنڈت ٹھاکر پرشاد صاحب وانکو جو تقریب شادی بخانہ پنڈت جوالا ناتھ صاحب زتشی بمقام دہلی تشریف لے گئے تھے بعد فراغ شادی واپس تشریف لائے -

ایضاً - والدہ صاحبہ پنڈت مہاراج کشن صاحب کول دہلی تشریف لے گئین -

ایضاً - ہمشیرہ پنڈت برج ناتھ صاحب کول واسطے بیوہانے کیلئے اپنی کے بمقام دہلی تشریف لے گئین -

ایضاً - پنڈت مہاراج کشن صاحب مجنو بعد فراغ شادی بھاولپور سے واپس تشریف لائے -

ایضاً - پنڈت راج نراین صاحب گنجو مع والدہ صاحبہ خود جو واسطے شمول شادی پنڈت مہاراج کشن صاحب مجنو بھاولپور تشریف لے گئے تھے واپس آئے -

ایضاً - پنڈت گنگا پرشاد صاحب بمقام لکھنو مشاہرہ اکیسو روپیہ ماہوار مقرر ہوئے -

ایضاً - تقریب موترا شی نبیرہ پنڈت پرکاش رام صاحب صفایا بخیر و خوبی ہوگئی -

ایضاً - تقریب موترا شی فرزند خورد پنڈت بدری ناتھ صاحب کرنیل بخیر و خوبی ہوگئی -

ایضاً - پنڈت جانکی ناتھ صاحب بکو جو یہان تشریف لائے تھے واپس تشریف لے گئے -

ایضاً - پنڈت شیو پرشاد صاحب جو جہنگ سے لاہور مین تشریف لائے تھے واپس تشریف لے گئے -

صحت خبر لاہور - سطر ۲ مراسلۂ نمبر ۹۹ بابت ماہ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء مین پنڈت گوبند سہاے صاحب اور پنڈت گوپی ناتھ صاحب پسران پنڈت مکند رام صاحب گرٹو مالک اخبار عام متر بلاس کے شریک دربار گورنری ہونے کی خبر مین سہواً کاتب سے جو غلطی ہوگئی اوسکی صحت ذیل مین کیجاتی ہے پنڈت گوبند سہاے صاحب (ولد پنڈت مکند رام صاحب گرٹو) اڈیٹر اخبار عام لاہور اور پنڈت گوپی ناتھ صاحب (ولد پنڈت مکند رام صاحب گرٹو) اڈیٹر اخبار متر بلاس لاہور بذریعۂ اڈیٹری شریک دربار گورنری ہوئے -

لکھنو - پنڈت اقبال کشن صاحب شرغہ طالب العلم کنیگ کالج لکھنو نے وظیفہ پایا اور بی اے کے درجہ مین تحصیل علم کرتے ہین -

ایضاً - پنڈت شام نراین صاحب مسلہ ذان جمعہ ۴ فروری ۱۸۸۱ء کو بضرورت شرکت جشن شادی صاحبزادی پنڈت ہردے نراین صاحب خلف پنڈت رام نراین صاحب کول لاہور گئے تھے ۱۲ فروری ۱۸۸۱ء کو واپس آئے۔

ایضاً - پنڈت گوپی ناتھ صاحب مشیران بعد فراغ شادی صاحبزادہ مع [illegible] عزیزان دہلی سے تشریف لائے اور بعد چند سے الہ آباد اپنے کام پر تشریف لے گئے۔

ایضاً - پنڈت درگا پرشاد صاحب خلف بابو شمبھو ناتھ صاحب مشیران کی کیلیئ جو دہلی سے آئین تھیں بعد ایک ہفتہ کے حسب الطلب پنڈت کشن لال صاحب محمل لینے والے کے ہمراہی پنڈت وشمبر ناتھ صاحب ٹکو اپنے ماموں کے دہلی گئیں۔

ایضاً - پنڈت آنند نراین صاحب ٹکو منصف فتحپور کے صاحبزادی کی چھٹی بخیر و خوبی ہو گئی۔

ایضاً - پنڈت آنند نراین صاحب ٹکو منصف کے صاحبزادہ کی ہوتراشی بتاریخ ۱۰ فروری روز پنجشنبہ بخیر و خوبی ہو گئی۔

ایضاً - پنڈت پران کشن صاحب کول کے صاحبزادہ اکبر کی شادی کتخدائی پنڈت شیو ناتھ صاحب سپرو کی صاحبزادی سے بخیر و خوبی ہو گئی۔

ایضاً - پنڈت بخت نراین صاحب کول [illegible] کے گھر میں بتاریخ ۲ فروری ۱۸۸۱ء فرزند ارجمند تولد ہوا۔

ایضاً - پنڈت بدری ناتھ صاحب [illegible] الہ آباد تشریف لے گئے۔

ایضاً - پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب بخشی مرحوم کی دوادشی ہو گئی۔

ایضاً - پنڈت کشن نراین صاحب [illegible] مرحوم کی دوادشی ہو گئی۔

ایضاً - پنڈت مہاراج نراین صاحب [illegible] کے پسر توام نے وفات پائی۔

ایضاً - پنڈت لچھمی نراین صاحب کول کی بیوہ ہشتاد سالہ نے بتاریخ ۱۵ فروری ۱۸۸۱ء روز شنبہ وقت شام وفات پائی۔

ایضاً - پنڈت برجن داس صاحب سپرو کی بیوہ نے ہفتاد برس کی عمر بتاریخ ۲ فروری ۱۸۸۱ء وفات پائی۔

لکھیم پور کھیری - پنڈت دوارکا ناتھ صاحب صاحبزادہ پنڈت شیو ناتھ صاحب [illegible] انٹرنس پاس ہو جانے کے [illegible] واسطے تحصیل علم کے [illegible] ایف اے کے درجہ میں [illegible]

ہوئے ہیں -

ملتان - پنڈت بیسویشور ناتھ صاحب عرف منشی کے صاحبزادہ کی نسبت شادی کتخدائی پنڈت ہاتھی ناتھ صاحب منشی کی صاحبزادی سے قرار پائی اور بتاریخ ۴ - فروری ۱۸۸۱ء مراسم تلک بھی عمل میں آئے -

مین پوری - پنڈت بنسی شنکر صاحب جو مین پوری میں سررشتہ دار بندوبست تھے ۲ - جنوری ۱۸۸۱ء کو مین پوری میں آئے اور چند روز بعد بتاریخ ۲ - فروری ۱۸۸۱ء دہلی کو تشریف لے گئے -

ایضاً - بتاریخ ۱۳ جنوری ۱۸۸۱ء والدہ پنڈت موہن لال صاحب منشان اور اہلیہ پنڈت منشی دھر صاحب بجہہ دہلی تشریف لے گئیں تھیں اور بتاریخ ۱۲ - فروری ۱۸۸۱ء واپس تشریف لائیں -

ایضاً ۴ فروری ۱۸۸۱ء کو پنڈت شام نراین صاحب تنخواہ واسطے پہونچانے عزیزان کے دہلی تشریف لے گئے اور ۵ - فروری ۱۸۸۱ء کو واپس تشریف لائے -

ایضاً - نہایت خوشی کا مقام ہے کہ پنڈت شام نراین صاحب تنخواہ مستقل ناظر عدالت ججی مقرر ہوئے اب نارین جیا ہا تو پنڈت صاحب مستورات جلد مقصد دلی کو پہونچیں -

مرزاپور - پنڈت کاشی ناتھ صاحب جیسہ تحصیلدار بنارس صاحب بہادر بنارس جو بتقریب کار سرکار بنارس و رام نگر تشریف لے گئے تھے بعد فراغت کام کے بعد چند روز بخیریت واپس آئے -

ایضاً - پنڈت لچھمی دھر صاحب منشی سب انسپکٹر پرمٹ شاہی الہ آباد سے تبدیل ہو کر یہاں تشریف لائے اور دو روز کے قیام کے بعد علاقہ پر بتقریب دورہ تشریف لے گئے -

ایضاً - ۲ فروری ۱۸۸۱ء کو پنڈت کیدار ناتھ صاحب عرف ججہ جو بنارس سے بنا بر کرنے سوتراشی اپنے چھوٹے لڑکے کے مقام بدا چل میں تشریف لائے تھے ۳ - فروری ۱۸۸۱ء کو سوتراشی بخیر و خوبی ہو گئی اور دو روز تک پنڈت صاحب موصوف اپنے برادر خورد کے یہاں مقیم رہے

ترجمہ سارٹیفکیٹ عنایتہ مسٹر چارلس ولیمس صاحب بہادر جنٹ مجسٹریٹ وقایم مقام کلکٹر فتحپور مورخہ ۱۵ فروری ۱۸۸۱ء بنام پنڈت پرتھی ناتھ صاحب خلف پنڈت کیشو ناتھ صاحب بلگو

جمع خرچ مطبع بہار کشمیر لکھنؤ بابت ماہ جنوری ۱۸۸۱ء

بابت ماہ [illegible]

باقی سابق

[illegible]

حال

[illegible]

از پنڈت شام نرائن صاحب بابت کاپی و کاغذ و چھپائی وغیرہ مراسلہ نمبر ۱ بابت ماہ جنوری ۱۸۸۱ء — [illegible]

از پنڈت کنہیا لال صاحب رئیس سکھیا بابت قیمت چھپائی بدیع ہندوستان — [illegible]

منجملہ پنڈت بیتر ناتھ صاحب بابت فروخت مجلد — [illegible]

بابت چھپائی تیرہ ہندی — [illegible] کمیشن [illegible]

از پنڈت برجناتھ صاحب بابت چھپائی و کاپی و کاغذ مراسلہ نمبر ۹ بابت ماہ جنوری ۱۸۸۱ء — [illegible]

از حافظ عبد الواحد صاحب بابت چھپائی کتاب بیان — [illegible] کمیشن [illegible]

از میر عابد علی صاحب بابت چھپائی کتاب — [illegible] کمیشن [illegible]

از پنڈت کنہیا لال صاحب رئیس سکھیا بابت قیمت [illegible] — [illegible]

خرچ

[illegible]

پریس مین	سیاہی کاپی	دودہ	گلٹری مصطلی	روغن برائے نقش	سیاہی کما	صافی	عمارہ	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
کاغذ	کاپی	لیتی	مرمت طیاری دو ... و تکلی وغیرہ	آب کش	کرایہ مکان بابت ماہ جنوری ۱۸۸۱ء	استر		
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
مزدوراں	...	مصور	چیزہ کول طیاری	ٹکٹ	ظروف گلی	متفرقات		
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		

باقی

[illegible]